قرآن مجید کی عظیم پیشگوئیاں

نوعِ انسان کی ہلاکت کے بارے میں

ڈاکٹر صفدر محمود

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات ادارہ کتابیات پاکستان نمبر ۱

فہرستِ مخطوطاتِ اُردو

قومی عجائب گھر پاکستان کراچی

ڈاکٹر ظفر اقبال

ادارہ کتابیات پاکستان
پوسٹ بکس نمبر ۸۴۲۱ کراچی ۷۵۲۷۰، پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

137534

اشاعت اوّل ---------- ۱۹۹۱ء

تعداد اشاعت ---------- ۵۰۰

ناشر: ادارہ کتابیات پاکستان، پوسٹ بکس نمبر ۸۴۲۱
جامعہ کراچی، کراچی ۷۵۲۷۰ پاکستان

طابع: العباس پرنٹرز، پاکستان چوک کراچی ۷۴۲۰۰ پاکستان
ٹیلیفون: ۲۱۹۹۰۹ - ۲۱۸۹۰۹

قیمت : پانچ سو روپے ــ پچیس امریکی ڈالر ــ دس ہزار جاپانی ین

۰

۹۵۴۰۹ء ۱۲۰

ظفر فہرست مخطوطات اردو، قومی عجائب گھر، کراچی
مرتبہ ڈاکٹر ظفر اقبال۔ کراچی: ادارہ کتابیات پاکستان، ۱۹۹۱ء
۴۵۹ ص۔ قیمت: ۵۰۰ روپے
اشاریہ: ۴۴۴ - ۳۵۹ ص

۱۔ اردو مخطوطات، کیٹلاگ ۲۔ قومی عجائب گھر، کراچی
۳۔ ظفر اقبال ۴۔ ادارہ کتابیات پاکستان

Published with the Financial Assistance of
Daido Foundation, Osaka, Japan

Marfat.com

انتساب

جاپان میں

اردو کے بے لوث خدمت گار

پروفیسر

سوزوکی تاکیشی

کے نام

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

مذہبیات

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	الف
۲	تجوید و قرأت	۱
۳	ترجمہ و تفسیر	۲
۴	اوراد و وظائف	۱۸
۵	احادیث	۲۱
۶	عقائد و کلام	۲۳
۷	فقہ	۴۷
۸	سلوک و آداب	۷۶
۹	عملیات	۱۰۰
۱۰	اصلاح نفس	۱۰۱
۱۱	ردود و مناظرہ	۱۰۴
۱۲	ہندومت	۱۲۳

تاریخیات

۱۳	تاریخ عالم	۱۲۶
۱۴	تاریخ اسلام	۱۲۷
۱۵	تاریخ یورپ	۱۳۴
۱۶	تاریخ ہند	۱۳۵
۱۷	تاریخ ممالک و بلاد	۱۳۹
۱۸	سیرۃ النبیؐ	۱۴۸
۱۹	تذکرہ بزرگان دین	۱۶۸
۲۰	تذکرہ ائمہ	۱۸۶
۲۱	تذکرہ اولیاء	۱۸۷
۲۲	تذکرہ علماء	۱۹۲
۲۳	تذکرہ ملوک	۱۹۶
۲۴	تذکرہ امراء	۱۹۹

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۲۵	سوانح	۲۰۰
۲۶	انساب وشجرات	۲۰۳
۲۷	سفرنامے	۲۰۷
۲۸	روزنامچہ	۲۱۱
۲۹	جغرافیہ	۲۱۲
۳۰	تذکرہ شعراء	۲۱۳
	اَدبیات	
۳۱	دواوین وکلیات	۲۱۵
۳۲	بیانیں وانتخابات	۳۱۲
۳۳	مثنویاں	۳۲۱
۳۴	مراثی	۳۵۲
۳۵	قصص وحکایات	۳۶۴
۳۶	صرف ونحو وقواعد	۳۹۲
۳۷	لغات	۴۰۲
۳۸	علم قافیہ	۴۰۹
۳۹	انشاء	۴۱۰
۴۰	رسم الخط	۴۱۱
	معقولات	
۴۱	معمّا	۴۱۳
۴۲	جوتش ونجوم	۴۱۴
۴۳	ہئیت	۴۱۵
۴۴	علم النظار	۴۱۷
۴۵	ہندسہ حساب اور ریاضی	۴۱۸
۴۶	موسیقی	۴۲۱
۴۷	طب وجنسیات	۴۲۲
۴۸	تیراندازی	۴۲۳
۴۹	انتظام وقوانین	۴۳۴
۵۰	اخلاقیات	۴۳۷
۵۱	متفرقات	۴۳۸
۵۲	عنوانی اشاریہ	۴۴۴
۵۳	اسمی اشاریہ	۴۵۳

Marfat.com

مقدمہ

زیر نظر فہرست کی ترتیب کے دوران مندرجہ ذیل نکات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

۱۔ مخطوطہ نمبر: چونکہ مخطوطات پر تمام نمبر انگریزی ہندسوں میں درج ہیں لہٰذا راقم نے بھی اسی طریقے کو برقرار رکھا ہے تاکہ ان مخطوطات سے استفادہ کرنے والوں اور نیشنل میوزیم کراچی کے شعبہ مخطوطات کے متعلقہ کارکنوں کو تلاش کرنے میں کسی الجھن یا زحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۲۔ مصنف اور عنوان: مخطوطے پر مصنف اور تصنیف کا جو اور جتنا نام تحریر تھا وہی درج کیا گیا ہے۔

۳۔ مخطوطے کے بابت بنیادی معلومات مثلاً تقطیع، اوراق اور سطور فی صفحہ وغیرہ کے اندراج میں خاص احتیاط کی گئی ہے اس کے لیے تمام مخطوطات کی ازسرنو ورق شماری کی گئی ہے۔

۴۔ سنہ تصنیف: اگر کسی مخطوطے کی ابتدائی عبارت، اختتامی عبارت، قطعہ تاریخ یا ترقیمہ سے اس کا سال تصنیف مستخرج ہوتا تھا تو اسے درج کیا گیا ہے

۵۔ مہریں: اگر مخطوطہ پر کہیں بھی کوئی مہر یا آبی نشان تھا تو اس کے اندراج کو بعینہٖ درج کیا گیا ہے۔

۶۔ کاغذ: مخطوطہ میں کس قسم کا کاغذ استعمال کیا گیا ہے، مختصراً اس کی تصریح کی گئی ہے۔

۷۔ روشنائی: مخطوطہ میں ایک یا ایک سے زیادہ رنگوں کی روشنائی کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ متن کس رنگ کی روشنائی سے لکھا گیا ہے اور عنوانات وغیرہ میں کس رنگ کی روشنائی استعمال کی گئی ہے۔ اگر متن میں ایک سے زیادہ رنگوں کی روشنائیاں استعمال کی گئیں ہیں تو اس کی بھی تصریح کر دی گئی ہے۔

۸۔ کیفیت: اس عنوان کے تحت مخطوطے کی ظاہری حالت بیان کی گئی ہے اور اس ضمن میں دو قدیم اصطلاحات (۱) حوضہ بندی (۲) چٹ بندی، استعمال کی گئی ہیں۔ قدیم دستاویزات و مخطوطات کی مرمت اور درستگی کے دوران کسی ورق کے چاروں طرف کاغذ کی باریک پٹی چسپاں کی جاتی ہے۔ اس عمل کو حوضہ بندی کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی ورق درمیان سے یا کنارے سے ٹوٹ رہا ہو یا خستہ ہو کر ضائع ہونے کے قریب ہو، تو ایسے مقامات کو محفوظ کرنے کے لیے کاغذ کا چھوٹا ٹکڑا متعلقہ مقام پر چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل کو چٹ بندی کہا جاتا ہے۔ مخطوطے کی جلد، جز بندی، کرم خوردگی آب رسیدگی، بوسیدگی اور خستگی وغیرہ کی بھی تصریح کر دی گئی ہے۔ اگر کسی وجہ سے متن متاثر ہوا ہے یا متعدد آفات برداشت کرنے کے باوجود متن محفوظ ہے تو اس کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ایسے مقامات جو کرم خوردگی یا کسی اور وجہ سے ناخوانا ہو گئے ہیں وہاں ..... نقطے لگائے گئے ہیں۔

ایسے مقامات کہ جہاں سخت فحش الفاظ درج تھے وہاں بھی یہی عمل کیا گیا ہے، لیکن اس امر کا التزام کیا گیا ہے کہ دونوں کے مابین تفریق نمایاں رہے۔

۹۔ تصاویر و نقشہ جات وغیرہ: مخطوطے میں اگر تصاویر، نقشے یا اشکال وغیرہ ہیں۔ تو ان کی تعداد کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱۰۔ آغاز و اختتام: اس ضمن میں مخطوطے کی چند ابتدائی و آخری سطریں بعینہٖ درج کی گئی ہیں تاکہ اس کا مختصر نمونہ پیش کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں بطور خاص یہ خیال رکھا گیا ہے کہ املا بعینہٖ برقرار رہے تاکہ اس کی املائی خصوصیات واضح ہو سکیں۔ راقم نے کہیں بھی از خود رموز و اوقاف کا اہتمام نہیں کیا ہے کیونکہ یہ امر منشائے مصنف کے منافی ہوتا ہے۔ متعدد مخطوطات کا آغاز طویل آیات سے ہوتا ہے جن کی طوالت بعض اوقات تو نصف ورق تک پہنچ جاتی ہے، لہٰذا راقم نے ایسے مقامات پر آیات کے چند ابتدائی حروف نقل کرنے کے بعد بین قلابین (الخ) لکھ دیا ہے۔ جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عربی عبارت مختصر کی گئی ہے تفہیم متن کے دوران جہاں جہاں بعض الفاظ پڑھے نہ جا سکے وہاں بین قوسین (کذا) لکھ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

۱۱۔ ترقیمہ: اس موضوع کے تحت کاتب کی اختتامی عبارت کو بعینہٖ درج کیا گیا ہے۔ متعدد مخطوطات میں ترقیمہ اختتام کے بجائے کسی اور مقام پر درج تھا۔ ایسی عبارت کو بھی ترقیمے کے تحت ہی درج کیا گیا ہے۔ لیکن اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

۱۲۔ مندرجات: اس عنوان کے تحت مخطوطے کے مختصر مشتملات بیان کیے گئے ہیں۔ اگر کہیں مصنف نے اپنے بابت یا کسی اور کے بابت کچھ معلومات فراہم کی ہیں تو انہیں بھی اسی عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے۔

موجودہ صورت میں اس فہرست میں قدرے تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔ متعدد ایسے مخطوطات کہ جن پر مصنف یا تصنیف کا نامکمل نام درج تھا یا سرے سے کوئی نام یا عنوان ہی درج نہیں تھا۔ ایسی تصانیف کے مصنفین اور عنوانات کا سراغ لگایا جا سکتا تھا لیکن ٹوکیو میں حوالہ جاتی کتب کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو سکا۔ اب میرے سامنے دو صورتیں تھیں پہلی صورت تو یہ کہ مندرجہ بالا امور کی تفتیش کے لیے اس فہرست کی اشاعت کو غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی کر دوں۔ دوسری صورت یہ تھی کہ اس فہرست کو بعینہٖ طبع کرا دیا جائے تاکہ اہل علم حضرات اس اہم ذخیرہ مخطوطات سے جلد از جلد متعارف ہو سکیں۔ راقم اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے انتہائی عجز کے ساتھ دوسری صورت کو اختیار کر رہا ہے۔

اس فہرست کی تیاری میں بڑی کھکھیڑ اٹھانی پڑی۔ نیشنل میوزیم کراچی میں موجود فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت، پشتو، سندھی اور پنجابی زبان کے ہزارہا غیر مرتب مخطوطات میں سے اردو مخطوطات کے علیحدہ کرنے کا مرحلہ بے حد دشوار اور جاں گسل تھا۔ اس چھان پھٹک میں بہت وقت لگا۔ ایک ایک مخطوطے کو دیکھنا اور پھر ان میں سے اردو مخطوطات الگ کرنا بیزار کن اور صبر آزما مرحلہ تھا لیکن یہ ضروری تھا کیونکہ فارسی و عربی کی متعدد بیاضوں میں اردو تصانیف بھی درج تھیں، اسی طرح متعدد ایسی فارسی کی مجلد کتب تھیں کہ جن کے درمیان یا آخر میں اردو مخطوطات بھی بندھے ہوئے تھے۔ اس تلاش مسلسل کے مثبت نتائج ۵۹۶، مخطوطات پر مشتمل فہرست کی صورت میں آپ کے سامنے ہیں راقم نے اس فہرست کی تیاری میں مشفق خواجہ کی تالیف "جائزہ مخطوطات اردو جلد اوّل" سے استفادہ کیا ہے۔ (مشفق خواجہ کی تالیف میں نیشنل میوزیم کے ۸۴ مخطوطات شامل ہیں) زیر نظر فہرست کی تیاری کے دوران نیشنل میوزیم کراچی کے شعبہ مخطوطات کے نگران جناب کمال الدین صاحب نے انتہائی محبت کے ساتھ بیش از بیش سہولیات بہم پہنچائیں، اس کے لیے راقم موصوف کا انتہائی ممنون ہے۔

ٹوکیو (جاپان)

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۹۰ء

ظفر اقبال

پس نوشت: چونکہ یہ فہرست مشینی کتابت کے ذریعے کمپوز کرائی گئی ہے لہٰذا اس میں بعض جگہ حروف کے جوڑ اور نقاط کے صحیح مقام پر نہ ہونے سے غرابت کا احساس ہوتا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ قارئین کرام مشینی کتابت کی ان خامیوں کو اس امید کے ساتھ گوارا کریں گے کہ انشاء اللہ مستقبل میں اردو کی مشینی کتابت اپنے نقائص کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

Marfat.com

مذہبیات

تجوید وقرأت

سلسلہ نمبر: ۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1652

مصنف: نامعلوم

عنوان: رسالہ قرأت

تقطیع: ۱۳ x ۱۲، س م

اوراق: ۱۸

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہء کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا زرد، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ کرم خوردہ

آغاز: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ ۔۔۔ الخ۔ بوجہ کہ تحقیق نون ساکن اور تنوین کو ساتھ حرف ہجی کے چار حال ہیں۔ اول اظہار، دوسرا ادغام اور تیسرا اخفا اور چوتھا قلب"۔

اختتام: "وساتھ قول اللہ تعالیٰ کے انعمت علیہم پس تحقیق کفر کیا وہ اور پانچ امر سے ہیچ سورہ البقر کے ہیں"۔

مندرجات: یہ رسالہ قراءت کے بیان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1275

مصنف: نامعلوم

عنوان: رسالہ تجوید

تقطیع: ۱/۲ ۲۰ x ۱۳، س م

Marfat.com

اوراق: ۶
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، معمولی
سنہء کتابت: ۱۲۹۲ ھ
کاتب: سلطان سنجر مرزا
کاغذ: نیلا اور سبز، باریک چکنا
روشنائی: اردو متن سیاہ اور عربی آیات و الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔
کیفیت: تمام اوراق الگ الگ ہیں۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ آخری تین اوراق سادہ۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۳ب، ۷۸ الف تک ہے۔ ورق ۸۷، ب پر فن تجوید کو ایک غزل میں بیان کیا گیا ہے، اس غزل کا رسالے سے کوئی تعلق نہیں اس غزل کا کاتب بھی علیحدہ ہے۔
آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہ ہمزہ کا مخرج حلق کی جڑ سے ہے، صفت ہمزہ کی سخت باریک اور صفت ہ کی نرم باریک۔ ب میم کا مخرج دونوں ہونٹ بند کرنے سے ہے"۔
اختتام: "باوجود زبر کے مثل قَطَرَ مَطَرَ مِرَ صَادِ آخر حروف مستعلیہ کے جمع خصضططغق"۔
ترقیمہ: "بتاریخ پانزدہم ماہ شوال المکرم ۱۲۹۲ ہجری بروز یکشنبہ بوقت یک پہر روز برآمدہ بخط خام سلطان سنجر مرزا عفی عنہ، اتمام رسید بصدق نبی و آلہ"۔
مندرجات: یہ رسالہ فن تجوید کے بیان میں ہے۔

۴
ترجمہ و تفسیر

سلسلہ نمبر: ۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1962- 149 (a)
مصنف: شاہ عبد القادر دہلوی
عنوان: موضح القرآن (جلد اول)
تقطیع: ۲۸x ۲/۱۶، س م
اوراق: ۲۸۷
سطور: ۱۵
سنہ تصنیف: ۱۲۰۵ھ۔
خط: عربی الفاظ عمدہ نسخ میں اور اردو عمدہ نستعلیق میں لکھے گئے ہیں۔
سنہء کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: غلام حسین

کاغذ: مٹیالا باریک۔

روشنائی: عربی آیات سرخ اور اردو ترجمہ سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

کیفیت: مجلد، کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ کنارے چوہوں کے کترے ہوئے۔ سرلوح طلاکار، سبز و سرخ و نیلے رنگوں سے بیل بوٹے بنائے گئے ہیں۔ ہر ورق پر سرخ و نیلی حد ولیں۔ مخطوطے کے تمام اوراق کو الگ الگ موی کاغذ میں محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: "الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان کو پاکی اپنے نام کر اور دل کو روشنی ---- اپنے کلام کر اور امت میں کیا اپنے رسول مقبول کی"۔

اختتام: "پھر پانی اس میں ایک دیوار گرا چاہتی تھی اس کو سیدھا کیا۔ بولا موسیٰ اگر تو چاہتا لیتا اس پر مزدوری۔ یعنی گاؤں کے لوگوں نے مسافر کا حق نہ سمجھا کہ مہمانی کریں ان کی دیوار مفت بنائی"۔

مندرجات: یہ ابتدائی پندرہ پاروں کا ترجمہ و تفسیر ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1962- 149/(B)

مصنف: شاہ عبد القادر دہلوی

عنوان: موضح قرآن (جلد دوم)

اوراق: ۲۷۸۔ بقیہ تمام چیزیں مطابق جلد اول

آغاز: "کہا اب جدائی ہے میرے تیرے بیچ۔ اب جتاتا ہوں تجھ کو پھر ان باتوں کا جس پر تو نہ ٹہر سکا اب کے موسیٰ نے جان کر پوچھا رخصت ہونے کو"۔

اختتام: "جنوں میں یا آدمیوں میں۔ حدیث میں فرمایا ان سورتوں برابر کوئی دعا نہیں پناہ کے واسطے"۔

ترقیمہ: "موضح قرآن تصنیف مولوی عبد القادر دہلوی کتبہ غلام حسین"۔

مندرجات: آخری پندرہ پاروں کا ترجمہ و تفسیر ہے۔ ورق ۲۸۹، الف پر ٹھیٹھ ہندی لفظوں کی فرہنگ مترادفات ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 14

مصنف: شاہ عبد القادر دہلوی

عنوان: موضح قرآن

تقطیع: ۲۹ x ۱۶ ۱/۲، س م

اوراق: ۵۷۲

Marfat.com

سطور: ۱۵

خط: عربی آیات عمدہ نسخ میں اور اردو ترجمہ و تفسیر عمدہ نستعلیق میں لکھے گئے ہیں۔

سنہء کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: غلام حسین

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: عربی آیات سرخ اور اردو ترجمہ سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

مہریں: ورق اول الف پر دو سیاہ مستطیل مہریں۔ ا۔ "مختار الدولہ محمود خان بہادر جنگ"۔ ۲۔ "یا خدایا مصطفےٰ از طفیل چار یار با آل نبی محمد درا دوست دار۔ ۱۲۲۸" مرقوم ہے۔ دوسری مہر مخطوطے کے آخری ورق پر بھی ہے۔

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ جلد بندی کے دوران اوراق کی ترتیب غلط کر دی گئی ہے۔ نسخہ آب رسیدہ ہے۔ جس کی وجہ سے متعدد اوراق باہم پیوست ہو گئے ہیں اور متعدد اوراق پھٹ گئے ہیں۔ متعدد اوراق کی چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔ یہ نسخہ بہت اہتمام سے لکھا گیا ہے۔ سرلوح مشجر۔ سنہری، نیلی، سیاہ اور سرخ روشنائی سے خوبصورت بیل بوٹے بنائے گئے ہیں۔ دوہری طلائی و سرخ حد ولیں۔ سیاہ باریکا۔ ورق ۴ کے بعد دوہری سرخ اور نیلی حد ولیں بنائی گئی ہیں۔

آغاز: "الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان کو پاکی اپنے نام کر"

اختتام: "حدیث میں فرمایا ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں پناہ کے واسطے"۔

ترقیمہ: موضح قرآن تصنیف شاہ عبد القادر بن شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیم محدث دہلوی غفرلہ،۔ کتبہ غلام حسین کمترین از شاگردان حضرت حافظ عظیم اللہ صاحب غفرلہ"۔

مندرجات: یہ مکمل قرآن کا ترجمہ و تفسیر ہے۔

سلسلہ نمبر: ۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/1

مصنف: شاہ عبد القادر دہلوی

عنوان: موضح قرآن

تقطیع: ۱/۲ ۲۷ x ۱۶، س م

اوراق: ۳۵۴

سطور: ۱۷

خط: قرآنی آیات عمدہ نسخ میں اور ترجمہ عمدہ نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔

سنہء کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، باریک چکنا

Marfat.com

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ

آغاز: "سورہ الاسریٰ مکیہ وھی مائتہ احد وعشر آیتہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الیٰ المسجد الاقصیٰ"

اختتام: "جنوں میں یا آدمیوں میں۔ ف۔ حدیث میں فرمایا ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں پناہ کے واسطے"۔

مندرجات: یہ قرآن مجید کے آخری سولہ پاروں کا ترجمہ و تفسیر ہے۔

سلسلہ نمبر: ۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 528_ 199

مصنف: نامعلوم

عنوان: موضع القرآن

تقطیع: ۱۳½ x ۱۵، س م

اوراق: ۸۳

سطور: ۲۵

خط: نستعلیق، اوسط

سنہء کتابت: ۱۳۴۶ھ

کاتب: نظام الدین

کاغذ: بادامی، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام

آغاز: "الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم۔ اللھم صل علی سیدنا النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ افضل"۔

اختتام: اعمال یہ ہیں کہ حاجات دینوی اور دینی میں سے نباہ لوں گا شروع قرآن کا بھی اس پر استعین باللہ اور ختم بھی اس پر اور بیچ میں بھی یہی مسئلہ"۔

ترقیمہ: "الحمد للہ کہ تمام شد ایں کتاب بعون الوہاب حسن فرمائش شمس العماء جناب مولوی نجم الدین صاحب ڈریالوی ۱۵، ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ کمترین نظام الدین سکنہ ساموال تحریر پذیرفت"۔

مندرجات: یہ متفرق آیات قرآنی کی مختصر تفسیر ہے۔

سلسلہ نمبر: ۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 413

Marfat.com

مصنف: سید احسان علی

عنوان: تفسیر سورہ رحمٰن

تقطیع: ۱۹ x ۱۲ ½، س م

اوراق: ۹

سطور: ۱۰ سے ۱۱

سنہ تصنیف: ۱۲۳۲ھ

مقام تصنیف: میرٹھ

خط: نستعلیق عمدہ

سنہء کتابت: ۱۲۳۲ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: آیات، سرخ۔ ترجمہ و تفسیر، سیاہ

مہریں: ورق ۹، الف پر ایک گول سیاہ مہر ہے جس میں "احسان علی ولد سید عظمت اللہ قادری ۱۲۳۲" لکھا ہے۔

کیفیت: محفوظہ مجلد اور اچھی حالت میں ہے۔ یہ تفسیر اس مجموعے میں ورق ۱ سے ورق ۹، ب تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سورہ رحمٰن مکیہ ستر اور آٹھ آیت میں سو پچاس اور ایک کلمہ ایک ہزار چھ سو تیس آنی ہیں"۔

اختتام: "خداوند ہے بڑائی دبدبہ کا اور بخشش کا"۔

ترقیمہ: "تمام شد بعون المستعان کاتب الحروف خط خام فدویت التیام معاصیت انجام خاکسار سراپا نیاز احقر المطیع سید احسان علی سنّی خلف سید عظمت اللہ قادری الحسنی الحسینی دیوبندی عملہ پرگنہ سہارن پور مضاف صوبہ دار الخلافہ شاہجہاں بمقام شیخ کریم بخش صاحب، بچمار دروازہ در شہر میرٹھ بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی روز دوشنبہ بعجلت ۱۲۳۲ھ اتمام یافت"۔

مندرجات: اس رسالہ میں سورہ رحمٰن کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۹

محفوظہ نمبر: N.M. 1958- 202/14

مصنف: نامعلوم

عنوان: تفسیر تنزیل

تقطیع: ۲/۱۳۹ x ۲/۱۲۱، س م

اوراق: ۲۷۶

سطور: ۲۳

Marfat.com

نستعلیق عمدہ

کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

ب: نامعلوم

ر: ہلکا مٹیالا، چکنا دبیز

شائی: متن، سیاہ اور عنوانات، سرخ روشائی سے لکھے گئے ہیں۔

یں: ورق ۲۷۶، ب پر ایک گول سیاہ مہر ہے جس میں "لطیف الدین ۲۸۸" لکھا ہوا ہے۔

یت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ تمام اوراق علیحدہ ہو چکے ہیں۔ متعدد اوراق کے کچھ حصے ضائع ہو گئے ہیں۔

ز: "کرد و لہذا نظر بر وفور اشتیاق ایشاں نمودہ خواست کہ آنچہ در فہم ناقص آید بزبان ہندی ترجمہ کلام ربانی و بعضی شان نزول بقید قلم آرد"۔

تمام: "و کافر ہیں ہیچ عذر خواہی کے باہم رجوع طرف دنیا کے ولا... استرضاء الہٰی... کہیں گے ان کو خشنود کرو... حق تعالیٰ کو بغیر... واسطے کہ آخرت سرائے تکلیف نہیں"۔

ندرجات: قرآن مجید کی بہت عمدہ تفسیر ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مفسر نے ربط آیات کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ مفسر نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اس نے یہ تفسیر ۱۲۳۰ھ میں لکھنا شروع کی اور عہد نواب سکندر جاہ بہادر ۱۲۳۷ھ میں مکمل کی۔

لسلہ نمبر: ۱۰

نطوطہ نمبر: N.M. 1961- 599

صنف: نامعلوم

نوان: تفسیر سورہ یٰسین

قطیع: ۱۸ x ۱۲، س م

وراق: ۹

طور: ۶

خط: قرآنی آیات، نسخ میں اور اردو متن اوسط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔

نہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زرد، دبیز

روشائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ بعض اوراق پر دوہری سرخ حد ولیں۔ شروع کے دو اوراق پر متفرق احادیث درج ہیں۔

آغاز: "و بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نعمت دینے والا۔ سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے

Marfat.com

جہاں کا بہت مہربان نہایت رحیم"۔

اختتام: "و پس دانم پاک بودن آنکہ بدست اوست پادشاہی چیز و بسوی او برگردانیدہ میشود"۔

مندرجات: یہ سورہ یٰسین کی تفسیر و ترجمہ ہے۔ سطور میں آیات لکھی گئی ہیں ان کے نیچے اردو ترجمہ اور بغلی حاشیوں میں تفسیر درج ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 178

مصنف: محمد سلیم الدین تسلیم عثمانی

عنوان: تشریح القرآن

تقطیع: ۱/۲ ۱۲ x ۱/۲ ۱۶، س م

اوراق: ۱۹۳

سطور: ۱۴

خط: قرآنی آیات اور اردو متن دونوں عمدہ نستعلیق میں لکھی گئی ہیں۔

سنہء کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا دبیز

روشنائی: قرآنی آیات سرخ ہنگلی اور اردو متن سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ آب رسیدہ۔ ورق ۱۴۱ کے بعد قرآنی آیات سرخ روشنائی سے لکھنے کے لیے جگہ خالی چھوڑی گئی ہے۔

آغاز: "و شفا کنز فاتحہ وافعیہ صلوۃ ام الکتاب، ام القرآن۔ سبع المثانی بھی کہتے ہیں۔ مکہ میں اتری اور پھر مدینے میں۔ آیتیں سات بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے"۔

اختتام: "و اللہ ہی کو زمین و آسمان کا اختیار (خالی جگہ) اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہیں ان کا اختیار اور کوئی خدا کا نہ بیٹا (خالی جگہ) اور وہ سب کچھ کر سکنے والا ہے۔ ختم ہوا مدنی سورتوں کا بڑا حصہ"۔

مندرجات: قرآن مجید کی آسان تفسیر ہے۔ مصنف کا پورا نام علامہ ابو البیان مولانا محمد سلیم الدین تسلیم عثمانی نارنولی ثم جے پوری تھا

سلسلہ نمبر: ۱۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/19

مصنف: امام علی بن سید نجف علی اکبر آبادی

عنوان: جواہر القرآن

Marfat.com

تقطیع: ۲۱x ۱۵، س م

اوراق: ۱۶۸

سطور: ۱۲

خط: قرآنی آیات خط نسخ میں اور اردو متن اوسط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔

سنہ ء کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: حافظ قمر الدین

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: قرآنی آیات سرخ روشنائی سے، ان کا ترجمہ سنہری روشنائی سے اور تفسیر سیاہ روشنائی سے لکھی گئی ہے۔

کیفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ دوہری سیاہ و سرخ حد و لیں۔

آغاز: "دل میں تھا یہی کہ سب سے اول مضمون سر نامہ حمد ہو موزوں، پر کلک و زباں کو کب ہے یارا کہ کرے"۔

اختتام: "اور جو کچھ زمین میں اور جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ بیٹے مریم کے"۔

ترقیمہ: تمت تمام شد کار من نظام شد بدستخط حافظ قمر الدین سکنہ منہبرانے پاس خاطر داشتم شیخ احسان اللہ۔ نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید"۔

مندرجات: یہ قرآن مجید کی متفرق آیات کا ترجمہ و تفسیر ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 208

مصنف: مولوی امام الدین

عنوان: مطالب قرآن (جلد اول)

تقطیع: ۲۵ ۱/۲x ۲۰، س م۔

اوراق: ۳۶۱

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر انیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا، چکنا دبیز

روشنائی: قرآنی آیات سرخ اور اردو متن سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

کیفیت: مجلد معمولی کرم خوردہ۔ اوراق پر ہنگنی روشنائی سے دوہری حد و لیں بنائی گئی ہیں۔ مخطوطہ پر کوئی عنوان درج نہیں۔ یہ

Marfat.com

عنوان مرتب فہرست ہذا نے اس کے مندرجات کو ملحوظ رکھ کر تجویز کیا ہے۔

آغاز: "ابراہیم کے دین کی پیروی کرنے کا محمد رسول اللہ حکم ملا۔ دین حنیف یا ملت ابراہیم کی تابعداری چاہیے۔ فہرست آیات قرآن مجید کی جن سے پایا جاتا ہے کہ ملت ابراہیم کی پیروی اختیار کرنی چاہیے اور جناب رسول اللہ اسی ملت ابراہیمی کے پیرو تھے"۔

اختتام: تفسیر ۳۔ تفسیر حسینی: "و لنظیرہ تا ظاہر و غالب گرداند دین خود را علی الدین کلہ بر ہمہ دینہا صفحہ ۲۵۴ سطر ۸ جلد اول تفسیر حسینی"۔

مندرجات: زیر نظر مخطوطہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان مجلدات میں قرآن مجید سے متعلق مختلف موضوعات مباحث، مضامین، متعلقات اور مطالب پر حسن ترتیب کے ساتھ کامل تبصرہ کیا گیا ہے۔ کتاب کے مصنف مولوی امام الدین پنجاب کے مختلف شہروں میں بحیثیت منصف تعنیات رہے۔ بیسویں صدی کے اوائل میں پنشن لے کر لاہور میں اقامت گزیں ہو گئے جہاں انہوں نے ۱۹۱۴ء میں وفات پائی۔ انہوں نے یہ کتاب ۱۸۸۶ء میں لکھنا شروع کی اس کی چھٹی جلد ۱۹۰۴ء میں مکمل ہوئی۔ اس تصنیف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مصنف اس میں ہر تحریر کے آخر میں اپنے نام کے ساتھ مقام تحریر، تاریخ اور وقت تحریر تک درج کرتے جاتے ہیں۔ اس کتاب کے ساتھ مولانا غلام رسول مہر کا تحریر کردہ دو صفحات کا ایک نوٹ منسلک ہے جس سے مذکورہ کتاب پر جامع روشنی پڑتی ہے۔ اس نوٹ کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:

"مصنف نے زندگی کے ابتدائی دور میں ہی قرآن مجید کا گہرا تحقیقی مطالعہ شروع کر دیا تھا اور یہ مطالعہ تقابلی ہونے کے ساتھ ساتھ وہ تورات، زبور اور انجیل کا بھی مطالعہ کرتے جاتے تھے۔ موجودہ جلدوں کو پیش نظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ نہ محض قرآن مجید بلکہ تمام کتب سماویہ پر مصنف کی نظر بہت گہری تھی۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جس مسئلہ کو لیتے اس کے متعلق نہ صرف قرآن مجید بلکہ تورات، انجیل اور دیگر اہم تفاسیر مثلاً مدارک، خازن، بیضاوی، کشاف، الدر المنثور، تفسیر کبیر، فتح البیان، روح المعانی، سواطع الالہام وغیرہ کے حوالے بھی درج کرتے چلے جاتے تھے۔ اتنے مسائل پر الگ الگ مواد کی فراہمی کا کام اس پیمانے پر آج تک کوئی دوسرا مصنف نہیں کر سکا۔ ہر مسئلہ کے متعلق مختلف کتابوں سے اتنے حوالے شاید ہی کسی دوسری کتاب میں مل سکیں مصنف کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ ہر مسئلہ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر دیتے ہیں تاکہ پڑھنے والے کو آخری رائے قائم کرنے میں سہولت رہے اور مسئلہ کی حقیقی حیثیت کو واضح کرنے کے سوا خود کچھ نہیں کرتے۔ میرے نزدیک اس کتاب کو قرآن مجید کے متعلق غور و تحقیق کے لیے ایک قیمتی علمی سرمانے کی حیثیت حاصل ہے اور جس حد تک میرا محدود علم مساعدت کرتا ہے، میں نے آج تک ایسی کوئی کتاب کسی زبان میں نہیں دیکھی"۔

سلسلہ نمبر: ۱۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 209

مصنف: مولوی امام الدین

عنوان: مطالب قرآن (جلد دوم)

تقطیع: ۱/۴ x۳۳ ۱/۲ ۲۰، س م

اوراق: ۳۸۸

Marfat.com

سطور: مختلف السطور (اس مخطوطہ کی بقیہ جلدوں کے بیان میں سطور، کاتب، خط، روشنائی اور کاغذ و کیفیت وغیرہ کی تفاصیل بوجہ یکسانیت حذف کردی جائیں گی)۔

آغاز: ”آیات بینات کی تعبیر قرآن مجید عربی میں جلفظ قرآن درج ہے“۔

اختتام: ”عباسی صفحہ ۱۸۸، سطر ۱۳۔ فتح البیان جلد دوم صفحہ ۴۰۱“۔

سلسلہ نمبر: ۱۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 210

مصنف: مولوی امام الدین

عنوان: مطالب القرآن (جلد سوم)

تقطیع: ۱/۲ ۲۱ x ۱۷، س م

اوراق: ۹۶

کاتب: نامعلوم

آغاز: ”آزمائش ہماری کس کس امر کی بجاآوری میں ہوگی؟ آزمائش ہماری بجاآوری احکام الٰہی میں ہوگی یعنی (لیبلوکم فیما آتاکم“۔

اختتام: ”سورہ تغابن مدنی عربی شصت (۶۴) وچہارم داخلی سیپارہ تدسمع (کذا) لبیبت وہشتم کے مورخہ ۱۴، اکتوبر ۱۸۹۶ء وقت ۱/۲ ۵ بجے شام کے“۔

سلسلہ نمبر: ۱۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 211

مصنف: مولوی امام الدین

عنوان: مطالب القرآن (جلد چہارم)

تقطیع: ۱/۲ ۳۲ x ۱/۲ ۲۰، س م

اوراق: ۶۸

کاتب: نامعلوم

آغاز: ”اے میرے خالق برحق میں عاجز انسان ترے فضل و کرم اور رحم کا شکر جیسا چاہیے ویسا نہیں کرسکتا ہوں کیونکہ تو نے ہی اپنی قدرت کاملہ سے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور ہر قسم کی مخلوقات، خشکی اور تری پر اس کو سردار کیا“۔

اختتام: ”سنت الرسول جو غیر القرآن کی ہے بوجوہات مندرجہ ذیل اس کے قبول کرنے میں اللہ جل شانہ، کی نافرمانی ہوتی ہے اس لیے (کذا) کرے“۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 212
مصنف: مولوی امام الدین
عنوان: مطالب القرآن (جلد پنجم)
تقطیع: ۲۵ ½ x ۲۲ ½، س م
اوراق: ۱۳۹
کاتب: نامعلوم
آغاز: ”خدا جیسی محبت کسی سے کرے۔ دیکھو آیت عربی ۱۶۵ رکوع ۲۰، سورہ بقر“۔
اختتام: ”الم ترالی الذین اوتو نصیباً من الکتاب ..... الخ“۔

سلسلہ نمبر: ۱۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 213
مصنف: مولوی امام الدین
عنوان: مطالب القرآن (جلد ششم)
تقطیع: ۲۱ ½ x ۱۷، س م
اوراق: ۱۱۴
کاتب: نامعلوم
آغاز: ”ابراہیم خلیل اللہ نے اسحاق کو ذبح کرنا چاہا تھا یا اسمعیل کو، یہ امر بھی محمدیوں کے نزدیک مختلف فیہ ہے“۔
اختتام: ”شرح مسلم الثبوت بحر العلوم صفحہ ۳۳۳ سطر ۴ (فان قلت (کذا) النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیمت من بندہ الامیتہ حتی سألت المیراث قلنا، ۴) مورخہ ۲۱، اگست ۱۹۰۴ء، وقت ۲ بجے دن کے“۔

سلسلہ نمبر: ۱۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/17
مصنف: مولانا احمد حسن فاضل ندوی لکھنوی
عنوان: تفسیر جدید (جلد اول)
تقطیع: ۱۶ x ۲۰، س م
صفحات: ۴۴۹

Marfat.com

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: ۱۹۵۲ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ادنیٰ (اخباری)

روشنائی: نیلی

کیفیت: مخطوطہ عمدہ حالت میں مجلد ہے۔ یہ مخطوطہ گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ بقیہ جلدوں کی تفصیلات میں روشنائی، کاغذ، خط و کیفیت وغیرہ کی توضیحات بوجہ یکسانیت حذف کر دی جائیں گی۔

آغاز: ”حمد و ثنا اس خالق ارض و سماء کو زیب ہے جو ایک اور یکتا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، جو ازلی اور ابدی ہے جس کو کبھی فنا نہیں“۔

اختتام: ”وہ لوگ کہتے تھے کہ ہماری کچھ چلنے بھی پاتی ہے؟ (اگر جیسا کہ ہم لوگ کہہ رہے تھے کہ مدینے کے اندر رہ کر دشمن کا“۔

مندرجات: اس جلد میں آغاز سے چوتھے سیپارے کے پانچویں رکوع تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ مذکورہ تفسیر کے مفسر نے آغاز میں دس صفحات کا ایک مقدمہ لکھا ہے جس کے اہم مندرجات حسب ذیل ہیں:

مولانا احمد حسن کے والد کا نام حکیم حافظ مولانا عبد السبحان تھا۔ وہ ہجرت کے بعد لاہور آکر مکان نمبر ۵، گلی نمبر ۲ بادامی باغ نزد ریلوے اسٹیشن لاہور میں مقیم ہو گئے جہاں انہوں نے یہ تفسیر ۱۰، نومبر ۱۹۵۲ء سے لکھنا شروع کی۔ مفسر مذکور نے اس کتاب کی ضرورت کے ذیل میں لکھا ہے کہ: ”بندہ تفسیر جدید پبلک کے آگے ایک جدید انداز سے پیش کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عوام الناس و خواص کی ایک بڑی تعداد قرآن سے ناواقف ہے اور بجز الفاظ کے طوطے کی طرح دہرانے کے اور اس کے معانی و مطالب تک پہنچنے سے اپنے آپ کو قاصر سمجھتے ہیں۔ اس لیے اپنی روزمرہ کی زندگی میں ان سے جیسا چاہیے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ حالانکہ قرآن ہماری روزمرہ کی زندگی کا ایک اصل اور دستور العمل ہے، جیسے انگریزی قانون وکیلوں اور بیرسٹروں کے دماغ میں ہوتا ہے تاکہ ہر وقت اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور ایک چیستان و معمہ بن کر نہ رہ جائے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے، اس تالیف کی ضرورت ہوئی تاکہ ہر مسلمان قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کرتے ہی اسکے معنی و مطالب کو فوراً صحیح طور سے سمجھ جائے اور اس کو معلوم ہو جائے کہ فلاں آیت سے خدائے تعالیٰ کا کیا منشا ہے اور وہ کیا چاہتا ہے کہ ہم کریں اور کیا چاہتا ہے کہ نہ کریں“۔ (ص: ج)

تفسیر جدید کے مآخذ کے ضمن میں مولف رقم طراز ہیں: ”تفسیر جدید کی تالیف میں احادیث صحیحہ اور سلف صالحین کی تفاسیر متداولہ سے مدد لی گئی ہے جیسے بخاری، مسلم و دیگر صحاح ستہ وغیرہ اور جیسے تفسیر کبیر ابن کثیر، روح المعانی، روح البیان، فتح البیان، ترجمہ شاہ عبد القادر، ترجمہ شاہ رفیع الدین، ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی ترجمہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی، ترجمہ شیخ الہند علامہ محمود الحسن وغیرہ (ص: ج)۔ دوران تفسیر پوری کوشش کی گئی ہے کہ زبان اردو، صاف سلیس، بامحاورہ اور عام فہم ہو جس کو ایک معمولی اردو داں بھی آسانی سے سمجھ سکے اور گھر بیٹھے چند مہینوں میں قرآن کا عالم بنا دے“۔

سلسلہ نمبر: ۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/8

Marfat.com

مصنف: مولانا احمد حسن فاضل ندوی لکھنوی

عنوان: تفسیر جدید (جلد دوم)

تقطیع: ۱۶x ۲۰، س م

صفحات: ۸۸

سطور: ۱۷

کاتب: نامعلوم

آغاز: "اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کو احد والے دن نیند آرہی تھی یہاں تک کہ میرے ہاتھ سے مری تلوار کئی مرتبہ چھوٹ چھوٹ گئی اور میں نے اٹھا اٹھا لیا (بخاری)"۔

اختتام: "ہجرت ایک مسلمان کے لیے ایسی ضروری تھی جیسے ایک کافر کے لیے کلمہ شہادت اور اسلام اور کفر کے درمیان مابہ الامتیاز ہجرت ہی تھی"۔

مندرجات: اس میں چوتھے پارے کے چھٹے رکوع سے پانچویں پارے کے دوسرے رکوع تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/19

مصنف: مولانا احمد حسن فاضل ندوی لکھنوی

عنوان: تفسیر جدید (جلد سوم)

تقطیع: ۱۹x ۲۱/۲، ۲۳، س م

صفحات: ۱۸۴

سطور: ۲۲

کاتب: نامعلوم

آغاز: "حضرت یعلی بن امیہ رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب سے قول خدا"۔

اختتام: "اور (توریت میں ہم نے ان کو یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ) خوف (خدا) رکھنے والوں کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہے تو"۔

مندرجات: اس جلد میں پانچویں پارے کے تیسرے رکوع سے لے کر نویں پارے کے نصف تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/20

مصنف: مولانا احمد حسن ندوی لکھنوی

عنوان: تفسیر جدید (جلد چہارم)

Marfat.com

تقطیع: ۱۶x ۲۰، س م
صفحات: ۱۸۸
سطور: ۱۸
کاتب: نامعلوم
آغاز: ”وشامت کے مارو! کیا (تمہاری عقلوں پر پتھر پڑ گیا ہے کہ) تم (اپنی حماقت کو سمجھتے نہیں)“۔
اختتام: ”وجس کے ایک دفعہ کہتے ہی مانگی مراد مل جانے گی اور وہ اس کے شکریہ میں الحمد اللہ رب العلمین کہیں گے“۔
مندرجات: اس جلد میں نویں پارے کے نصف آخر سے لے کر گیارہویں پارے کے نصف اول تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/21
مصنف: مولانا احمد حسن فاضل ندوی لکھنوی
عنوان: تفسیر جدید (جلد پنجم)
تقطیع: ۱۶x ۲ ۱/۲، ۲۰ س م
صفحات: ۳۵۲
سطور: ۱۸
کاتب: نامعلوم
آغاز: ”ولو یعجل اللہ ---ہ اور اگر لوگوں کو برائی پہنچانے میں عجلت کرے جیسے وہ بھلائی (کے پانے) میں عجلت کرتے ہیں تو ان کا قصہ ہی پاک ہو جانے“۔
اختتام: اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کو تباہ کرنے کا ہوتا ہے تو ہم (کسی رسول یا اس کے تابعین کی معرفت) اس بستی کے عیش وعشرت میں رہنے والے لوگوں کو (ایمان اور اطاعت)“۔
مندرجات: اس جلد میں گیارہویں پارے کے نصف آخر سے لے کر بارہویں پارے کے آغاز تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/22
مصنف: مولانا احمد حسن فاضل ندوی لکھنوی
عنوان: تفسیر جدید (جلد ششم)
تقطیع: ۱۶x ۲۰ ۱/۲، س م
صفحات: ۳۷۰

Marfat.com

سطور: ۱۷

کاتب: نامعلوم

آغاز: ”حکم دیتے ہیں تو وہ لوگ (ایمان لانے اور اطاعت کرنے کے بجائے) نافرمانی کرتے ہیں“۔

اختتام: ”تو جو لوگ ایمان لائے اور (اپنے ایمان لانے کی تصدیق میں) نیک اعمال (بھی) کرتے رہے وہ عیش و آرام کے باغوں میں ہوں گے --- عذاب تھیں“۔

مندرجات: اس جلد میں پندرہویں پارے سے لے کر سترہویں پارے کے نصف اول تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/23

مصنف: مولانا احمد حسن فاضل ندوی لکھنوی

عنوان: تفسیر جدید (جلد ہفتم)

تقطیع: ۱۶x ۲۱، س م

صفحات: ۲۳۲

سطور: ۲۰

کاتب: نامعلوم

آغاز: ”اور جن لوگوں نے (ایمان لانے سے) انکار کیا اور ہماری باتوں کو جھٹلایا تو ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے“۔

اختتام: ”اللہ ہی کا نام سچا ہے اور جن (معبودوں) کو لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں جھوٹے (اور مصنوعی) ہیں اور اللہ ہی سب سے اوپر والا ہے“۔

مندرجات: اس جلد میں سترہویں پارے کے نصف آخر سے لے کر بیسویں پارے تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/24

مصنف: مولانا احمد حسن فاضل ندوی لکھنوی

عنوان: تفسیر جدید (جلد ہشتم)

تقطیع: ۱۶x ۲۰ س م

صفحات: ۲۱۳

سطور: ۱۷

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

روشنائی: سبز

آغاز: ”اے مخاطب کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دریا میں کشتی اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے چلتی ہے“۔

اختتام: ”شیطان کے راستے پر چلنے سے ہم کو یہ سزا ملی اور اگر ہم نبیوں کے راستے پر چلتے تو مزے میں رہتے“۔

مندرجات: اس جلد میں اکیسویں پارے کے آغاز سے لے کر تیئسویں پارے کے بیشتر حصہ تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/25

مصنف: مولانا احمد حسن فاضل لکھنوی

عنوان: تفسیر جدید (جلد نہم)

تقطیع: ۱۷x ۲۰، س م

صفحات: ۳۰۴

سطور: ۲۰

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا سبز

آغاز: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم۔ یہ کتاب اللہ کی نازل کی ہوئی ہے جو بڑا زبردست ہے“۔

اختتام: ”تمام صفات و کمالات الٰہیہ کا مرجع ان دو صفتوں عزیز و حکیم کی طرف ہے چونکہ عزیز کمال قدرت پر اور حکیم کمال علم پر دلالت کرتا ہے اور جتنے کمالات ہیں علم اور قدرت سے کسی نہ کسی طرح وابستہ ہیں اس لیے عزیز کی تکرار مناسب ہے

مندرجات: اس جلد میں تیسویں پارے کے آخری حصہ سے لے کر انتالیسویں پارے کے اولین چوتھائی حصہ تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/26

مصنف: مولانا احمد حسن فاضل بدوی لکھنوی

عنوان: تفسیر جدید (جلد دہم)

تقطیع: ۱۶x ۲ ۱/۲، س م

صفحات: ۲۷۲

سطور: ۱۷

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

آغاز: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یاایہاالذین آمنو۔۔۔الخ اے ایمان والو! اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودگی ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے وطن چھوڑ کر) نکلے ہو“۔

اختتام: ”ان پر آگ کو (ہر طرف سے) بند کر دیا جائے گا (تاکہ کسی طرف سے اس کا دھواں نکلنے نہ پائے اور وہ جلتے اور گھٹتے رہیں“۔

مندرجات: اس جلد میں اٹھائیسویں پارے کے بقیہ حصہ سے کر تیسویں پارے کے پہلے نصف حصہ تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958-1/27

مصنف: مولانا احمد حسین فاضل ندوی لکھنوی

عنوان: تفسیر جدید (جلد یازدہم)

تقطیع: ۱۶ x ۲۰ س م

صفحات: ۶۸

سطور: ۱۸

کاتب: نامعلوم

آغاز: ”والشمس وضحٰھا قسم ہے سورج کی اور اس کے دھوپ چڑھنے کی“۔

اختتام: ”اور فرمایا کہ شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے“۔

مندرجات: اس جلد میں تیسویں پارے کے آخری نصف حصہ کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

اوراد و وظائف

سلسلہ نمبر: ۳۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 982/6

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۸½ x ۱۵½ س م

اوراق: ۴

سطور: ۱۳ تا ۱۹

Marfat.com

خط: نستعلیق، اوسط
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: زردی مائل، چکنا باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۳۶، الف سے ۴۹، ب تک ہے۔
آغاز: "و نماز شب قدر ستاویسوں رمضان المبارک قول صحیح از کتاب احسن الاعمال"۔
اختتام: "و اس کے بعد بسم اللہ، سورہ الحمد تین بار پڑھنا اور یہ درود تین بار پڑھنا"۔
مندرجات: اس مخطوطہ میں مختلف جاگنے والی راتوں میں پڑھے جانے والے اوراد اور نمازوں کا صحیح طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 260/37
مصنف: بدرالدین محسن
عنوان: مجموعہ نظم و نثر
تقطیع: ۲۰ x ۱۳، س م
اوراق: ۲۷
سطور: ۱۱
خط: نسخ
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔
کیفیت: ناقص الاول۔ متعدد اوراق پھٹ گئے ہیں۔
آغاز: "و سنا کسی نے پیغمبر علیہ السلام سے کہ جو ادا کرے صبح کی نماز کو کرے حق تعالیٰ بدلے ایک رکعت کے ہزار حویلی جنت میں دلاوے گا"۔
اختتام: "و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحاب اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین"۔
مندرجات: اس میں ایک عربی قصیدے کا دکھنی نظم میں ترجمہ، قصیدہ غوثیہ معہ منظوم ترجمہ، مخمس کشائش نامہ منظوم، اسناد

Marfat.com

دعائے گنج العرش اور متعدد دعائیں اور ان کے اسناد درج ہیں۔ شاعر نے ایک جگہ لکھا ہے کہ وہ شاہ نظام الدین چشتی کا مرید ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 279
مصنف: نامعلوم
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۱۳x ۱۵، س م
اوراق: ۳
سطور: ۱۱
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق کو دونوں طرف بڑ پیپر چپکا کر محفوظ کیا گیا ہے۔ آب رسیدہ۔
آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اعوذ باللہ من ... الخبیث الخبیث من الشیطان الرجیم۔ یہ دعا تجارت کے وقت پڑے"۔
اختتام: "اور یہ تعزیت کے وقت پڑھے اعظم اللہ اجرک ... الخ"۔
مندرجات: اس میں زندگی کے معمولات میں پڑھی جانے والی قرآنی دعاؤں کا بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/7
مصنف: محمد قطب الدین خان
عنوان: زاد العقبیٰ فی شرح اسماء الحسنیٰ
تقطیع: ۲۶x ۲۱، س م
اوراق: ۳۷
سطور: ۱۷

Marfat.com

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مخطوطہ خستہ اور دریدہ ہے۔ ورق ۳۷، ب سادہ ہے

آغاز: ”و بعد حمد و ثنا رب العالمین اور صلوٰۃ رحمۃ للعالمین کے التماس کرتا ہے محمد قطب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ و جمیع المسلمین کہ اسماء حسنیٰ کی شرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے جو فارسی میں لکھی ہے چونکہ مضامین اوس کے بجانے، مسلمانوں کے لیے مفید تھی، خلاصہ اوس کا اس عاجز نے زبان اردو میں لکھا تاکہ عام فہم ہو اور خاصیتیں جو حاشیہ میں لکھیں ہیں اکثر اونہیں کی شرح سے لکھی ہیں کہ انہوں نے مشائخ کرام کے مکاشفہ اور سماع سے نقل کی ہیں (کذا) اور بعض خاصیتیں حضرت شاہ عبدالرحمٰن چشتی کی شرح میں سے لکھی ہیں۔ اول بزرگ کی شرح علامت حرف ح آخر میں لکھا ہے، اور دوسرے صاحب شرح کی علامت ع ہے اور نام اس کا ذادالعقبیٰ فی الشرح اسماء الحسنیٰ رکھا“۔

اختتام: ”و سوائے ان کے اور کتابوں میں توریت وغیرہ سے بھی نقل کی ہیں۔ للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنیٰ کی، شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ شیخ رحم اللہ کے سے“۔

مندرجات: مندرجات کی تفصیل آغاز میں آگئی ہے۔ محمد قطب الدین خان نے نسخہ کے حواشی پر جگہ جگہ توضیحی عبارتیں بھی لکھی ہیں۔

احادیث

سلسلہ نمبر: ۳۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 529

مصنف: نامعلوم

عنوان: ترجمہ سفینۃ النجات

تقطیع: ۱/۲ x ۱۱ ۳، س م

اوراق: ۱۱

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۳۱۱ھ

Marfat.com

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں

کیفیت: مجلد - خستہ - ناقص الاول - متعدد اوراق دریدہ - آخری چند اوراق پر بڑ پیپر سے چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "چوں پیغمبر آخر الزماں نے حجتہ الوداع سے مدینہ مراجعت فرمائی اثناء راہ تاریخ اٹھارویں ماہ ذالحجہ آیت نازل ہوئی"

اختتام: اس فقیر سراسر تقصیر کو بفاتحہ متحصل بصواب کریں اور خود داخل حسنات ہوں۔ قطعہ المولفہ مترجم:

عرض مقبول اس فقیر کی ہو پیش ارباب منصفان جہاں
جو کوئی اس کتاب کو دیکھے وہ دعا سے کرے مجھے شاداں

ترقیمہ: "و بتاریخ بست و پنجم شہر شوال المکرم ۱۲۹۱ ہجری صلعم باختتام رسید بقلم بد رقم مترجم"۔

مندرجات: یہ فارسی کتاب "سفینۃ النجات" کا ترجمہ ہے۔ اس میں شیعہ اخبار و احادیث بیان کی گئی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/22

مصنف: فاضل

عنوان: رسالہ در فضائل

تقطیع: ۱/۲ x ۱۸ x ۱۲، س م

اوراق: ۹۷

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین - مجلد

آغاز: "اے تم لطف سے اپنے بزرگو بنا دیجو یہ میری عرض سن لو
حدیثوں کا یہ ہے گا ترجمہ سب اسے بھی غور سے بس دیکھیے اب"

اختتام: "جہنم نام ہے پہلے طبق کا بنایا ہے او میرے پاک حق کا

137534

Marfat.com

او گہرا اور چوڑا بے نہایت عذاب اس کے کا کیا لکھوں حکایت

مندرجات: یہ نسخہ بنیادی طور پر احادیث کے منظوم تراجم پر مشتمل ہے۔ ضمنی طور پر مختلف روائتیں اور بزرگوں کے اقوال بھی بیان کیے گئے ہیں۔

عقائد و کلام

سلسلہ نمبر: ۳۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 76

مصنف: خرم علی بلہوری

عنوان: شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل

تقطیع: ۲۷x ۱۶، س م

اوراق: ۱۰۹

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: پسر مترجم

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد خستہ، کرم خوردہ، ہر ورق پر ترک کا التزام۔ آب رسیدہ کی وجہ سے متعدد اوراق باہم چپک گئے ہیں۔ کنارے چوہوں نے کتر لیے ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اما بعد یہ عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ، خدمات اہل دین میں عرض کرتا ہے کہ بعض مخلص احباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی بیان سواء السبیل"۔

اختتام: "مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اس کی ... جو مری بھول چوک اور کج فہمی ... مری کدہ دل کو نورانی فرمانے اور اہل اسلام کو اس ترجمہ سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد۔ ایں کتاب نوشتہ حضرت والد ماجد"۔

مندرجات: یہ شاہ ولی اللہ کی مشہور کتاب "القول الجمیل" کا اردو ترجمہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 909/14

Marfat.com

مصنف: شیخ عبد القادر جیلانی (مترجم کا نام ندارد)

عنوان: وصیت نامہ

تقطیع: ۱/۲ ۲۰ x ۱۷، س م

اوراق: ۴

سطور: ۱۱

خط: نسخ، معمولی

سنہ کتابت: ۱۳۰۶ھ

کاتب: عبد الخالق

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ یہ رسالہ عربی رسائل کے مجموعے میں ورق ۱۷۵، ب سے ۱۷۸، ب تک ہے۔

آغاز: "ترجمہ وصیت نامہ عارف الکامل عالم العالم کاشف الحقائق مقتدی الخلائق قطب الربانی غوث الصمدانی، عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ العزیز کا تیمناً وتبرکا اس فتوی کے ساتھ ضمیمہ کیا گیا ہے۔ اے فرزند میری وصیت کرتا ہوں تجھے اللہ تعالی سے ڈرنے کی اور ماباپ اور پیر کے حقوق بجالانے کی"۔

اختتام: "اللہ رب العزت توفیق دیوے ہم کو ان وصیتوں پر عمل کرنے کی اور اس کے لوازموں کی تحقیق کرنے کی کیونکہ یہ وصیتیں وسیلہ ہیں مقربین کی منزلوں اور عارفین کے مقاموں تک پہنچنے کی۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ"۔

ترقیمہ: "تمت ۱۵، جمادی الاخر ۱۲۷۳ ہجری یہ فتوی میں نے مولوی سلیمان بن اسحاق مرحوم و مغفور سے لیا تھا۔ بہ سبب کاغذ ناکارہ ہونے کے بوسیدہ ہوگیا تو اس کی نقل میں نے اس کاغذ پر کی کہ ضائع نہ ہوجاوے۔ تاریخ ۱۶، ذی الحجہ ۱۳۰۶ھ العبد عبد الخالق عفی عنہ"۔

مندرجات: یہ وصیت نامہ ارکان دین اور پیر کے احکامات کی بجاآوری کے بیان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/9

مصنف: نامعلوم

عنوان: نسخہ رمضان شریف

تقطیع: ۱/۲ ۲۶ x ۱۱، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، معمولی

Marfat.com

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ۔ متعدد مقامات پر اصلاح وترامیم کی گئی ہیں جو کہ بخط مصنف ہونے کی دلیل ہے۔ اس مجموعہ میں یہ رسالہ ورق ۱، الف سے ۳، ب تک ہے۔

آغاز: "جانو اے مومنو کہ رمضان شریف آدم علیہ السلام کے وقت سے ہے اور لوح محفوظ میں حق تعالیٰ نے"۔

اختتام: حوض کوثر کا پانی پیوے جب اسے لے جاویں تب اسے خدا کی مہربانی فرما کر اپنے ہاتھ سے دیویں"۔

مندرجات: اس میں رمضان شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971_ 30

مصنف: عثمان

عنوان: ختم نامہ

تقطیع: ۲۰x ۲/ ۱۳، س م

اوراق: ۱۵

سطور: ۱۵

خط: نسخ، معمولی

سنہ کتابت: ۱۱۶۰ھ

کاتب: شاہ حسین

کاغذ: ہلکا مٹیالا، باریک

روشائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ آب رسیدہ۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۵۰، ب سے ۶۳، ب تک ہے۔

آغاز: "محمد حق زباں وا کر تو اوّل جو ہے تحمید حق ہے نامہ مکمل
سو اللہ ناوں سوں جس کی دلی خلق صفا ہونے سجن جل جوں مصیقل
سو اللہ جو سدا قائم ہے بالذات نہیں اس کوں کدھیں ہستی مبدل"

اختتام: "دگر یک حرف معانی اس میں دھر ہوش تو البتہ نکو راجی فراموش
دعا سوں اس بچارے کوں تو کر یاد تجھے بھی رحمت حق باد از داد

Marfat.com

وصل اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحاب واولاد وازواجہ اجمعین وسلم"۔

ترقیمہ: "و کاتب ایں رسالہ بندہ ضعیف و نحیف است شاہ حسین ولد شاہ علی سیکی، دربان شاہ اسد اللہ جاروب کشی روضہ مندرلی شاہ یاہو، ساکن قمر نگر تحریر فی التاریخ ششم رجب المرجب ۱۱۶۰ ہجری"۔

مندرجات: اس رسالہ میں عقائد دینیہ کو اختیار کرنے کی تشویق دلائی گئی ہے۔ مصنف، شاہ محمد نور دریائے جمجاہ کا مرید تھا اور اس میں ان کی مدح میں چند اشعار بھی لکھے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 799

مصنف: نامعلوم

عنوان: رسالہ در شرک و بدعت

تقطیع: ۲۳ × ۱۴ ۱/۲، س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد - بے حد کرم خوردہ - ہر ورق پر ترک کا التزام - اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۱، الف سے ۳۲، الف تک ہے۔

آغاز: "و اللہ ہمارا بہت دور ہے شریکوں سے اگرچہ لوگ اپنی عقل میں آدم مشت خاک کو اس مالک عرش و افلاک کا شریک جانتے ہیں اور اس غبار ناپائیدار کی تعظیم برابر اس پروردگار کے کرتے ہیں"۔

اختتام: "و جو اللہ کا بندہ اللہ سے ڈرتا ہووے اور دنیا کو ناپائیدار سمجھتا ہووے اس کو ضرور ہے کہ یہ پانچ باتیں موقوف کر دے اللہ اس کو دنیا اور دین میں ہر جگہ آرام دیوے گا۔
ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو -- اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو"

مندرجات: یہ رسالہ دو ابواب ۱، شرک ۲، بدعت، پر مشتمل ہے - دوسرے باب کی آخری فصل میں نکاح کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1053/7

Marfat.com

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲/۱×۳۰،۱/۲ ۱۹، س م

اوراق: ۳۰

سطور: ۱۹

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۸۱ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، چکنا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: بے حد کرم خوردہ، آغاز کے دو اوراق دریدہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعہ میں یہ رسالہ ورق ۱ تا ۳۰ ب تک ہے۔

آغاز: "جمیع حمد ثابت ہیں واسطے اللہ کے جس نے آسانیاں کیں ہمارے لیے راہیں شرائع دین کی اور واضع کیے نشان اوس کے اور ظاہر کیں"۔

اختتام: "وصیت مری تجھ کو اور اللہ خلیفہ میرا ہے اوپر تیرے اور سلام اوپر تیرے اور رحمت خدا کی اور برکتیں اس کی"۔

ترقیمہ: "وقد تم ھذا الرسلہ ۱۳، ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ ہجریہ نبویہ من ہدیہ الاحقر خاکپاے چاردہ معصوم عفی اللہ وعنہ"۔

مندرجات: اس میں اہل تشیع کے عقاید اور ضمناً فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف نے ایک جگہ اپنے والد کا نام ملا محمد تقی لکھا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1053/7

مصنف: نامعلوم

عنوان: خیر الزواجر فی بیان الکبائر

تقطیع: ۲/۱ ×۳۰ ۲/۱ ۱۹، س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق، عمدہ جلی قلم

سنہ کتابت: ۱۲۸۱ھ

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: زردی مائل، چکنا باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ، دریدہ، ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۳۱، الف سے ۴۲، ب تک ہے۔

آغاز: "بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ رسالہ مختصر زبان اردو میں پنج گناہان کبیرہ کے ہے۔ جاننا چاہیے کہ معنی کبیرہ میں اختلاف ہے"۔

اختتام: "پس جب اس دعا کو پڑھے حق تعالیٰ اس مظلمہ کو اس کی طرف سے تقاضا کرے اور صاحب مظلمہ کو اس سے راضی کرے۔ دعا یہ ہے"۔

ترقیمہ: "تمام شد ایں رسالہ مسمی بخزا الزواجر فی بیان الکبائر بتاریخ ہفدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ھ حررہ خاکپائے چہاردہ معصوم غفی اللہ عنہ"۔

مندرجات: اس رسالے میں اہل تشیع کے عقائد کے مطابق گناہان کبیرہ کا بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/8

مترجم: کمال

عنوان: ترجمہ رسالہ چار باب

تقطیع: ۱۹x ۲۰، س م

اوراق: ۲۵

سطور: ۱۷

خط: عربی عبارتیں نسخ اور اردو عبارتیں نستعلیق میں لکھی گئی ہیں۔ دونوں کا خط عمدہ اور جلی ہے۔

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: عبدالحکیم

کاغذ: زرد، دبیز، ولایتی

روشنائی: سیاہ

کیفیت: یہ رسالہ عمدہ حالت میں ہے۔ شروع کے چند اوراق سادہ ہیں اور بعض پر غیر متعلق تحریریں ہیں۔

آغاز: "وانوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر العباد۔ ترجمہ رسالہ چار باب تصنیف شاہ اہل اللہ عم (کذا) شاہ ولی اللہ در مطبع سلطانی اندرون قلعہ مبارک دہلی مطبوع شد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد بس جہاں کے رب کی میں پہلے کروں — پھر درود اس کے حبیب خاص پر اس سے پڑھوں

فارسی میں معتبر ہے گا رسالہ چار باب — مختصر ہیں گے مسائل اس میں دیں کے سب سنوں

Marfat.com

اس لیے یہ دھن ہوئی حق سے کہ حق توفیق دے — چار باب شاہ اہل اللہ کی میں ہندی کہوں
اختتام: „ آرام اولیا کی محبت میں ہو سدا — صحبت میں عالموں کی ہدایت کا ہو نظام
پورا ہوا یہ ترجمہ اب تو کمال چاہ — تو ہوں شفیع حق میں ترے خلق کے امام
شعبان کی ہے پانچویں اور جمعہ ہے کمال — „ نافع عظیم کیا ہوا" کہہ سال اختتام

۱۲۶۴ھ

ترقیمہ: ترقیمہ کو کسی نے مٹانے کی کوشش کی ہے تاہم یہ الفاظ باقی رہ گئے ہیں۔ „... عبدالحکیم ... ریاست پانودی تاریخ پنجم شعبان المعظم ... سنہ ہجری نقل ..."۔

مندرجات: یہ شاہ اہل اللہ کے „رسالہ چار باب" کا ترجمہ ہے۔ مترجم نے تمہید و اختتام کی عبارتیں منظوم کی ہیں۔ مذکورہ رسالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں عقائد، دوسرے میں نماز، روزہ اور حج، تیسرے میں اعمال کے فضائل اور چوتھے میں کچھ نصیحتیں بیان کی گئی ہیں۔ مترجم نے ترجمے کا کام ۲۰، رجب ۱۲۶۴ھ کو شروع کیا اور اسی سال ۵، شعبان کو اس کی تکمیل ہوئی۔

سلسلہ نمبر: ۴۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/20

مصنف: کمال

عنوان: شرح بیت خواجہ بہلول قدس سرہ

تقطیع: ۱/۲ x ۱۱، ۱۵ س م

اوراق: ۸

سطور: ۲

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی، باریک

روشنائی: سیاہ۔

مہریں: لوح پر دو مستطیل سیاہ مہریں ثبت ہیں لیکن روشنائی مدھم ہونے کی وجہ سے ان کے مندرجات پڑھے نہیں جا سکے۔

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ اوراق مائل بہ انتشار۔

آغاز: „ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال — کہ من از خدا بیش بودم دو سال "

اختتام: „ کہیں ثالث کو عالم دنیا — وصف ہر یک کا کر جدا "

مندرجات: اس میں عقاید کے مسائل بیان کیے ہیں۔ کمال نے کسی بزرگ شہ میر سے اپنی ارادت کا اظہار کیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/14
مصنف: شیر علی
عنوان: منہۃ البدعات
تقطیع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲ ۱۵، س م
اوراق: ۶
سطور: ۱۳
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
مہریں: لوح پر ایک سیاہ مربع مہر ہے جس میں "محمد عزیز الدین خان" لکھا ہوا ہے۔
کیفیت: ناقص الاخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعہ میں یہ مخطوطہ ورق ۹، الف سے ۱۳، ب تک ہے۔
آغاز: "حمد اور ثنا ہے خاص اس پروردگار کے جس نے پیدا کیا وہ آسمانوں کے تختے اور زمین کے جس ساتھ قدرت اپنی"۔
اختتام: "آدم علیہ السلام کے نزدیک جا کر کہیں گے تم سب آدمیوں کے باپ ہو اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مسجود ملائک"۔
مندرجات: یہ رسالہ دین میں بدعتیں ختم کرنے اور توحید و سنت کے احیاء کے بیان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 838
مصنف: نامعلوم
عنوان: ترجمہ الجنۃ بالکتاب والسنۃ
تقطیع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲ ۱۵، س م
اوراق: ۹۳
سطور: ۱۹
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: ۱۲۸۸ھ

Marfat.com

تب: نامعلوم

غذ: مٹیالا، باریک

وشنائی: سیاہ

یفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ متعدد اوراق پر حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

غاز: "چونکہ اکثر خواص و عوام شیعہ، اصولی ذکر اخباریوں کا بطعن و تعنّت کرتے ہیں اور بعضے عناد قلبی و بعضے درونی سے ایسے کلمات زبان پر لاتے ہیں جس سے اہل خلاف کے نزدیک خود مستوجب ملامت ہوتے ہیں"۔

ختتام: "در میان کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اور حاصل ہوتا ہے از روئے عمل باخبار آمنا واللہ پس تمسکت بثقلین کتاب اللہ و عترت اہل بیعت نبی اللہ سلام اللہ علیہم اجمعین نصیب... شما باد الحمد اللہ رب العالمین"۔

رقیمہ: "تمت الرسالہ ۵، جمادی الثانی ۱۲۸۸ روز چہار شنبہ"۔

مندرجات: اس میں اخبار ئین امامیہ کے عقائد بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 840

مصنف: نامعلوم

عنوان: بنیاد عقائد

تقطیع: ۱/۲ ۱۳ x ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۱۳

سطور: ۹

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام

آغاز: "بعد از سپاس و حمد خداوند کبریا نعت و درود سیّد و سردار انبیاء تعریف و مدح حیدر کرار کیجے وصف و ثنائے عترت اطہار کیجے"

اختتام: "ان سب کے علم و فضل سے معمور ہے جہاں وہ نور سے خدائی کے پرنور ہے جہاں"

مندرجات: اس رسالے میں اہل تشیع کے عقائد بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے آغاز میں خلفائے ثلاثہ، صحابہ کرام اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سب و شتم کیا گیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 497
مصنف: مولوی رمضان علی
عنوان: حشرنامہ
تقطیع: ۲۰x ۱۳، س م
اوراق: ۸۶
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ مجلد۔ اس مجموعے میں یہ مخطوطہ ورق ۱تا۸۲، ب تک ہے۔ ورق ۸۳، الف سے ۸۵، ب تک اسی مصنف کی ایک نظم "در فرضیت نماز" ہے۔ ورق ۸۶، الف پر رمضان علی کی ایک حمد ہے۔
آغاز: "یا الٰہی یہ غلام بے وفا آیا ہے در پہ ترے بھاگا ہوا
ہے کھڑا در پہ غلام دشت خو تو نے ہی فرمایا ہے لاتقنطوا"
اختتام: "اور اہل نار پر یہی ہو عذاب تا ابداباد باصد رنج و تاب
نے فنا ہوں اہل جنت نے جناں اور نہ ہرگز نار اور نے ناریاں"
ترقیمہ: "تمام شد کتاب حشرنامہ تصنیف مولوی رمضان علی ساکن قصبہ امروہہ"۔
مندرجات: اس منظوم کتاب میں دین پر عمل پیرا ہونے کی تلقین اور اس کے فوائد بیان کیے گئے ہیں۔ محشرنامہ کے آغاز میں حمد و نعت کے بعد چاروں خلفاء اور صحابہ کرام کی مدح کی گئی ہے اور جو لوگ انہیں نہیں مانتے ان کی مذمت کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 498
مصنف: مولوی محمد رمضان جہانمی
عنوان: آخرت نامہ
تقطیع: ۲۳x ۱۵، س م
اوراق: ۹۷
سطور: ۱۳

Marfat.com

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۴۴ھ

کاتب: عبدالنبی پارسانی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ بیشتر اوراق پر حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ متن محفوظ

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہل حمد ہے پاک رحمان کی بنائی ہے جن صورت انسان کی
کیے آپ عالم اٹھارہ ہزار بڑائی کا عالم پہ کیتا اوتار
جو لاشے و مذکور ظاہر کیا سبب خاک نطفہ کا باہر کیا "

اختتام: "ترے دوست کے نام پر ہے ختم محمد نبی جو شفیع الامم
ختم دوست کے نام اوپر ہوئی محمد محمد محمد نبی
محمد محمد علیہ السلام علیک الصلوٰۃ ہمیشہ مدام "

ترقیمہ: "تمت تمام شد بعون الملک بحظ بندہ درگاہ کبریائی عبدالنبی پارسانی بفرمائش والد خود میاں حسین شاہ صاحب جمادی الاول ۱۲۴۴ ہجری روز یکشنبہ صورت اتمام بمقام نجار"۔

مندرجات: اس منظوم کتاب میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کے فوائد، عدم تعمیل کے مضمرات اور آخرت کا خوف وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا تاریخی نام "آخرگت" ہے جس سے اس کی تاریخ تصنیف ۱۱۸۳ھ برآمد ہوتی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 495

مترجم: شیخ محمد ولی الدین ولی

عنوان: پند آخرت

تقطیع: ۱۹ ۱/۴ x ۱۸، ۱/۲ س م

اوراق: ۱۱۰

سطور: ۳

خط: نسخ، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۲۰۰ھ

کاتب: عبداللہ

Marfat.com

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ ابتدائی چند اوراق چوہوں کے کترے ہوئے۔ متن مکمل و محفوظ۔

آغاز: "حمد وثنائے خاص اوس شہنشاہ کو زیباکہ جس کے عقیۂ بوسے سے ہر پیغمبر اور ولی اور سب شاوگدا کو فخر و احترام اور ہر کہہ و مہہ کو اوس کی غلامی اور بندگی سے اعزاز و امتیاز تمام ہے اوس کے سوائے نظم و نسق چودہ طبق کا کون کر سکے"۔

اختتام: "ولی اب ادب کرکے خاموش بن یہاں سیں تو کوتاہ کر یہ سخن
یہاں ختم کر اپنی گفت و شنود نبی جیوپہ صلوٰۃ بھیج اور درود

ترقیمہ: "تمام شد ایں کتاب "آخرگت" تحریر فی التاریخ ۲، ماہ شعبان المعظم از دست عاصی عاجز ملا عبداللہ ولد میاں فتح محمد مرحوم در ساکن دھوراجی روز چہار شنبہ وقت الفجر تمام شد در ۲۷۷"

مندرجات: شیخ ولی محمد نے مولوی محمد رمضان مہائمی کی منظوم کتاب آخرت نامہ (آخرگت) کو نثر کا جامہ پہنایا ہے مولوی شیخ محمد ولی الدین ولد قاضی محمد شریف الدین قصبہ سہا ضلع فرح آباد کے رہنے والے تھے۔

سلسلہ نمبر: ۵۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 528/71

مصنف: نامعلوم

عنوان: متعمد فی المعتقد

تقطیع: ۱/۲ x۲۸ ۱/۴ x۲۱، س م

اوراق: ۱۶۶

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ۔ جلی قلم

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: عبداللہ بن تاج الدین تولائی

کاغذ: بادامی، چکنا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: بے حد بوسیدہ اور جگہ جگہ سے دریدہ ہے۔ تمام اوراق الگ الگ ہیں۔

آغاز: "واے مرے خدا میں خوب تعریف کرتا ہوں جو تیری بندگی کے سزاواری اور درود پڑھتا ہوں"۔

اختتام: "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے امیدوار رکھ، تو ہی ہے آخرت میں مہربان اور احسان کرنے والا"

مندرجات: یہ رسالہ اسلامی علم الاعتقاد کے بیان میں ہے۔ اس کو مصنف نے عربی کتاب "معتمد فی المعتقد" سے ترجمہ کیا ہے۔ بین السطور اور حاشیوں پر کسی نے باریک قلم سے اس کی تشریحات و حواشی لکھے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/10

مصنف: خرم علی بلہوری

عنوان: نصیحت المسلمین

تقطیع: ۲۶x۱۱، س م

اوراق: ۱۱

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، نسخ آمیز

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: خستہ۔ تمام اوراق الگ الگ۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۲، ب سے ۱۳، ب تک ہے۔

آغاز: "سبحان اللہ کیا شان ہے تیری کہ بغیر مدد دوسرے کی اتنے بڑے آسمان و زمین کو کس خوبصورتی کے ساتھ پیدا کیا اور کسی ولی نبی کو اپنے کارخانے میں کچھ اختیار نہیں دیا"۔

اختتام: "اب اتنا اور بھی سن رکھیے حضرت جو حق پر نا چلے اس پر ہے لعنت
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو
تو اپنے حال میں کچھ سوچ خرم زباں اب بند کر واللہ اعلم"

مندرجات: اس رسالہ میں شرک کی تشریح، اقسام شرک، شرک کی مذمت اور شرک و بدعت کی برائیوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں مذکورہ مباحث کو ایک مثنوی میں بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 251/2

مصنف: خرم علی بلہوری

عنوان: نصیحت المسلمین

تقطیع: ۲۵½x۱۳، س م

اوراق: ۳۲

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق اوسط

Marfat.com

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: سید حیدر علی
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام
آغاز: "وسبحان اللہ کیا شان ہے تیری کہ بغیر مدد دوسرے کے اتنے بڑے آسمان وزمین کو کس خوبصورتی کے ساتھ پیدا کیا
اختتام: ہمارا کام کہہ دینا تھا یارو اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو
تو اپنے حال میں اب سوچ خرم زباں اب بند کر واللہ اعلم
مندرجات: مطابق نسخہ گزشتہ

سلسلہ نمبر: ۵۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 980/10
مصنف: نامعلوم
عنوان: ترجمہ دقائق الاخبار
تقطیع: ۲/۱۲ x ۲/۱۲، س م
اوراق: ۶۷
سطور: ۱۹
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ ناقص الاول۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام
آغاز: "سے مروی ہے کہ ہزار شمشیر آسان ہے سختی موت سے اور سختی موت کی ہر مومن وکافر کو ہوتی ہے"۔
اختتام: "اور مثال اوس کی بیچ دنیا کے لڑکا ہے بیچ پیٹ ما(ں) کے، نہ بول کرتا ہے نہ براز، اے پروردگار نصیب کر ہم کو نعمتیں جنت کی بحق محمد صلی اللہ وعلیہ وسلم"
مندرجات: اس میں جنت کے مختلف مناظر اور اس کی نعمتیں بیان کی گئی ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 528_ 51

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۶x ۲۰، س م

اوراق: ۱۷

سطور: ۱۶تا۲۰

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین والاوسط، مجلد

آغاز: ”مشاہدہ حسن حکمت سے نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے کیے پر رضا دیوے اور اس کے کسی حرف پر انگشت نمائی نہ کرے“

اختتام: ”تو اس کے لیے سب سامان میسر کر دیے جاتے ہیں ہدایت کا نور اس کے سینہ“۔

مندرجات: اس میں خدا کی اطاعت کا بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 1/819

مصنف: خواجہ محمد عبید اللہ جامی

عنوان: کتاب الایمان

تقطیع: ۲۰x ۲ 1/2 ،۳ س م

اوراق: ۳

سطور: ۳

خط: نستعلیق، رواں

سنہ کتابت: ۱۳۳۱ھ

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: بلکا بادامی، چکنا دبیز
روشنائی: نیلی
کیفیت: مجلد۔ اوراق پر سیاہ پینسل سے جدولیں بنائی ہیں۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۳۳، الف سے ۴۵، ب تک ہے۔
آغاز: "ہندوستان کی زمین کے خطہ کشمیر سے جہاں نسیم وریحان وگل داودی کی خوشبو میں باد صبا کے کندھوں پر سوار ہو کر طول وعرض عالم پر پہنچیں"۔
اختتام: "حسن خلق یہ ہے کہ انسان میں کلاب، سباغ خازیر کے سے مصائب نہ ہوں۔ باب حب الرسول میں الایمان۔ کیفیت قلبیہ جو مشائخ طریقیت ریاضیں کر کے حاصل کرتے ہیں اس پر حدیث نے لفظ حدود کا اطلاق کیا ہے۔ انشراح صدر، انفساح"۔
مندرجات: خواجہ محمد عبید اللہ نے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں مولانا انور شاہ کاشمیری کے درس بخاری میں شرکت کی اور بخاری کی کتاب الایمان پر مولانا انور شاہ کے ارشادات کو قلمبند کرلیا۔ یہ مجموعہ ان ہی ارشادات پر مبنی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 1/819
مصنف: خواجہ محمد عبید اللہ جامعی
عنوان: مواعظ حسنہ
تقطیع: ۲۰x ۱۳ ۱/۲، س م
اوراق: ۸
سطور: ۱۶
خط: نستعلیق، رواں
سنہ کتابت: ۱۳۴۱ھ
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: ہلکا بادامی، چکنا دبیز
روشنائی: نیلی
کیفیت: مطابق نسخہ گذشتہ۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۵۰، ب سے ۵۷، ب تک ہے۔
آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مورخہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ مسجد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اگر جبرئیل علیہ السلام کی حدیث سنی ہوگی ۹ ہجری میں یہ واقعہ پیش آیا۔ حضور کسی کھلی جگہ پر تشریف فرما تھے، صحابہ کرام نے کوئی چبوترا کچی اینٹوں کا بنا رکھا تھا"۔
اختتام: "دن مسافرت میں شرافت کے ساتھ گزارو پھر اپنے وطن میں پہنچ کر کچھ خدمت دین مبین کی کرلینا۔ آدمیت ہونی چاہیے ہم بھینس تو نہیں ہیں۔ آدمی خادم بھی ہوتا ہے۔ کوئی حرف ہاتھ میں آتا ہے تو اسے سیکھو اور چلتے ہو۔ واخر

Marfat.com

دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلواۃ صلی اللہ وعلی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین"۔

مندرجات: خواجہ محمد عبید اللہ نے مولانا انور شاہ کاشمیری کے ملفوظات قلمبند کیے ہیں۔ ان ملفوظات کا بیشتر حصہ ایمانیات کا احاطہ کرتا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 532

مصنف: سید امداد حسین

عنوان: تحفۃ العارفین

تقطیع: ۱۹ x ۱۵، س م

اوراق: ۳۷

سطور: ۱۲

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۳۰۲ھ

کاتب: عباس علی بیگ

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ خستہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اجدائی چند اوراق کے کنارے دریدہ۔ ورق ۱، الف پر غیر متعلق عبارت درج ہے۔ اس مجموعے میں یہ مخطوطہ ورق ۱، ب سے ۳۷، ب تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ ...الخ۔ امابعد بندہ شرمندہ خاکسار بے سواد امیدوار مغفرت رب العباد سید امداد حسین بن سیّد علی حشر مما اللہ مع خیر خلقہ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین نے چاہا کہ حسب ایمائے حادی فروب کمالات فقیہ کامل عالم عامل جناب فضائل مآب مفتی حقائق آگاہ شریعت پناہ سید محمد عباس"۔

اختتام: "انسان کو چاہیے کہ حضرت کی دوستی میں اور ان کے اہل بیت طاہرین کی دوستی میں اسقدر غلو کرے کہ خداوند عالم کو بھلادے اور نہ اس قدر کمی کرے کہ ان حضرت کو نہ پہچانے بلکہ ہر ایک شخص کو چاہیے کہ ان کے مرتبہ کو پہچانے اور راہ حق میں ثابت قدم رہے جیسا کہ سابق میں اشارہ اس کا ہو چکا ہے اور مبحث امامت میں بھی کچھ بیان ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوہ علی رسول محمد وآلہ الطیبین والطاہرین"۔

ترقیمہ: "تاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم ۱۳۰۲ ہجری میں از خط زشت عباس علی بیگ سے تمام ہوئی"۔

مندرجات: اس میں اہل تشیع کے اصول اعتقادات بیان کیے گئے ہیں۔ مفتی سید محمد عباس نے سید حسین کی کتاب "حدیقہ سلطانیہ" کا اردو ترجمہ کیا تھا۔ سید امداد حسین نے اس اردو ترجمہ کے مباحث کو اختصار کے ساتھ تحریر کر کے اس کا عنوان تحفۃ العارفین رکھا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 133

مصنف: شاہ غوثی

عنوان: حق نامہ

تقطیع: ۱۴ ۱/۴ x ۱۵ ۱/۲، س م

اوراق: ۶۱

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۴۸ھ

کاتب: میر غلام حسین

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور تخلص سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

کیفیت: ناقص الاول۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ سرخ جدولیں۔

آغاز: "ے ہر یک جا تھی افلاکیاں تھی خوش جنتی کرو بیاں
کرے سیر آدم جو ساتو فلک دیکھے علم بر لوح قلم کی سلک
لکھا یہ محمد کا کلمہ صفا کہی دیک آدم بدرگاہ خدا
کہو کون ہے یو محمد بشر کہا حق حبیب میرا شانی حشر"

اختتام: "قلم ہو کہ کاتب کتابت رقم کہا سو ہوا شکر للہ ختم
کیا ہوں سوابیات کا ہے شمار بہتر پوچھے سو ہوئے یک ہزار
ہوا سو مدد حق سے نامہ تمام بحق محمد علیہ السلام"

ترقیمہ: "تمت تمام شد۔ کتبہ میر غلام حسین روز یکشنبہ تاریخ نوزدہم شہر ربیع الثانی در بنگلور ۱۲۴۸ ہجری نبوی صلی اللہ وعلیہ وآلہ واصحاب وسلم"۔

مندرجات: اس منظوم کتاب میں اہل سنت کے عقائد بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۶۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/17

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۲ x ۴، س م

Marfat.com

اوراق: ۶

سطور: ۱۲

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۳۴۲ھ

کاتب: قاضی غلام محمد شاہ

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ناقص الاول

آغاز: "بیان کرتے ہیں سجدیوں کا کہ سجدہ تحیت وغیرہ کتنے وضع کے درست ہیں۔ ایک سجدہ بندے کا ہے اور ایک سجدہ تحیت کا ہے"۔

اختتام: "جن نے نہیں پہچانیا وہ حیوان ہے بلکہ گمراہ ہے۔ یہاں شاہ عبدالحق یوں کہتے ہیں"۔

ترقیمہ: "تمام شد بتاریخ چہارم ماہ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ کاتب ایں رسالہ قاضی غلام محمد شاہ خلیفہ القادری ساکن قصبہ پرگنہ نیل نکہ، در بلدہ فرخندہ بنیاد بر مقام روضہ حسینی الم مرتب نمودہ بہ حمید اللہ شاہ جانے نشین خلیفہ روضہ میراں حسینی خدانما نوشتہ داد شدہ"۔

مندرجات: اس نسخہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سجدہ کس کس کو کرنا جائز ہے۔

سلسلہ نمبر: ۶۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/21

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۳x ۱۵، س م

اوراق: ۱۶

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: ناقص الاخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ اوراق کے کنارے دریدہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام

آغاز: "اللہ بڑا صاحب ہے اس کوں بہوت سرانا بہوت نوازنا اس کی خدائی تے دونوں عالم پیدا کرنے میں عقل کیاں انکھیاں حیران ہیں"۔

اختتام: "خدا کہیا تحقیق یاجوج ہور ماجوج برائیاں دیکھلاتے ہیں اس زمین میں خرابی کرتے جیوں"۔

مندرجات: اس رسالے میں احکامات ایمانی کی تشریحات بیان کی گئی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/36

مصنف: نامعلوم

عنوان: نوٹ بک (جلد اول)

تقطیع: ۲۰ ۱/۲ x ۳۴، س م

صفحات: ۴۴۴

سطور: ۱۶

سنہ تصنیف: ۱۹۳۰ء

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۹۳۰ء اور ۱۹۴۰ء کے مابین (قیاساً)

کاتب: بخط مولف

کاغذ: خاکی، ولایتی

روشنائی: نیلی

کیفیت: مخطوطہ عمدہ حالت میں اور مجلد ہے۔ یہ مخطوطہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے لہذا آئندہ جلدوں کے اندراجات میں یکساں موضوعات مثلاً سنہ تصنیف، خط، کاغذ، روشنائی اور مخطوطہ کی کیفیات درج نہیں کی جائیں گی۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد خلاق دونوں جہاں پس از نعت احمد شہ مرسلاں

سنو کھول کر کان تم اے پسر تمنائے دنیاے دوں چھوڑ کر"۔

اختتام: "جو حضرات اس کا مطالعہ فرما کر فائدہ اٹھاویں وہ مولف کے واسطے دعائے خیر فرماویں"۔

ترقیمہ: "دنوشتہ بماند سیہ بر سفید۔ نویسندہ راس نیست فردا امید"۔

مندرجات: کسی شخص نے قرآن مجید، احادیث مبارکہ، براہین قاطعہ وانوار ساطعہ، طریقہ مولود، گلزار سنت، تحقیق البیان فی البدع والطغیان اور تذکرہ رشیدیہ کی مدد سے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ اس کتاب میں دین کے اصولوں اور اخلاقیات کے مختلف موضوعات کی تشریح بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۶۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/37
مصنف: نامعلوم
عنوان: نوٹ بک (جلد دوم)
تقطیع: ۲۲x۱۲، س م
صفحات: ۲۲۴
سطور: ۱۷
آغاز: "علم چنداں کہ پیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی
علم جتنا تو زیادہ پڑھے مگر جب تجھ میں عمل نہیں تو بیوقوف ہے"
اختتام: ابن عباس سے مشکوٰۃ میں مروی ہے کہ جو عورتیں قبروں کی زیارت کرتی ہیں ان پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے"۔
مندرجات: اس جلد میں زندگی کے مختلف معاملات سے متعلق احکامات دین بیان کیے گئے ہیں۔ مولف نے جابجا مختلف مضامین کو اپنے اشعار سے مزین کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۶۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/38
مصنف: نامعلوم
عنوان: نوٹ بک (جلد سوم)
تقطیع: ۲۱x ۳۴، س م
صفحات: ۲۷۶
سطور: ۱۷
آغاز: "اوسی نے تجھ پر کتاب نازل کی اوس نے بعض آیتیں پکی ہیں اور وہی کتاب کی جڑ ہیں"۔
اختتام: "(اور ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے ایک مسکین کا کھانا فدیہ دینا ہے) نازل ہوئی تو جو شخص چاہتا افطار کرتا اور فدیہ دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد آیت نازل ہوئی اور اس کو منسوخ کر دیا"۔
مندرجات: اس جلد میں مختلف اوامر و نواہی کی تفاصیل و تشریحات بیان کی گئی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۶۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/39
مصنف: نامعلوم

Marfat.com

عنوان: نوٹ بک (جلد چہارم)
تقطیع: ۲۱ x ۳۴ س م
صفحات: ۳۸۶
سطور: ۱۴تا۱۸
روشنائی: نیلی، سیاہ، بیگنی اور سرخ
کیفیت: آغاز کے چند اوراق دریدہ۔ آخری پندرہ صفحات کے نچلے کنارے چوہوں نے کتر لیے ہیں جس کی وجہ سے چند سطور کا متن ضائع ہو گیا ہے۔ مخطوطہ کے وسط کا کچھ حصہ کرم خوردہ۔ اس جلد کے متن میں سرخ روشنائی سے جابجا ترامیم و اضافہ کیا گیا ہے۔ تمام جلدوں کے متن کے خط میں اور اس ترمیمی میں یکسانیت ہے جو کہ بخط مصنف ہونے کی دلیل ہے

آغاز: "عزیزو میں کہتا ہوں جو کچھ سنو ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو
کہانی نہیں ہے نصیحت ہے یہ ہر اک شخص کو جانے عبرت ہے یہ"
اختتام: "ان افعال متذکرہ صفحہ ۸۰، پر انسانی و حیوانی قوتیں محتاج بیان نہیں"۔
مندرجات: اس جلد میں اسلامی عقائد و نظریات۔ ولادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار اور متفرق احادیث کے تراجم بیان کیے گئے ہیں۔ اس جلد کے بیشتر مندرجات منظوم ہیں۔ صفحہ ۳۵۲، پر اظہر دہلوی کی بارہ اشعار پر مشتمل ایک غزل دی گئی ہے جس کا مطلع حسب ذیل ہے:

کوئی رخسار پر شیدا کوئی شیدا ہے گیسو پر
کوئی خواہاں فرنگی کا کوئی مرتا ہے ہندو پر

سلسلہ نمبر: ۶۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/40
مصنف: نامعلوم
عنوان: نوٹ بک (جلد پنجم)
تقطیع: ۲۰ x ۳۳، س م
صفحات: ۵۳۵
سطور: ۱۶
آغاز: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے"۔
اختتام: "سو بڑی برکت کرنے والا ہے اللہ جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ پھر تم اس کے بعد مروگے۔ پھر قیامت کے دن اٹھائے جاوگے"۔
مندرجات: اس جلد میں اطاعت الہیہ، علم کی ضرورت، مال اور اس کی طلب اور حرام و حلال جیسے بنیادی موضوعات کو ۱۸۳ ذیلی عنوانات میں تقسیم کر کے ان کی تشریح کی گئی ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۶۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/28

مترجم: مولانا احمد حسین فاضل ندوی

عنوان: خلاصہ احیاء العلوم (جلد اول)

تقطیع: ۱۶x ۲۰، س م

صفحات: ۵۶۶

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: تقریباً پچاس سال قبل

کاتب: نامعلوم

کاغذ: سفید لیکر دار

روشنائی: نیلی

کیفیت: ناقص الاول، شروع کے ۳۳، صفحات غائب ہونے کی وجہ سے موجودہ صورت میں یہ مخطوطہ صفحہ ۲۰۰ سے شروع ہوتا ہے۔ مخطوطہ مجلد کاپیوں پر تحریر ہے۔ یہ مخطوطہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے لہذا آئندہ جلدوں میں اس کے یکساں عنوانات مثلاً تقطیع، خط، سنہ کتابت، سطور، کاغذ، روشنائی اور کیفیت وغیرہ درج نہیں کی جائیں گی۔

آغاز: "پانچویں دعا حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ

اختتام: "چاہیے کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان پردہ حائل ہو تاکہ ایک دوسرے پر نظر نہ پڑے کیونکہ نظر فساد کا منبیٰ ہے"

مندرجات: مولانا احمد حسن فاضل نے امام غزالی کی مشہور کتاب احیاء العلوم فی الدین کا ترجمہ اور خلاصہ پانچ جلدوں میں تیار کیا تھا یہ اس کی پہلی جلد ہے۔

سلسلہ نمبر: ۶۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/29

مترجم: مولانا احمد حسین فاضل ندوی

عنوان: خلاصہ احیاء العلوم (جلد دوم)

صفحات: ۳۶۹

آغاز: "عورتوں کو مسجد کے اندر نماز کے لیے آنے اور مجالس وعظ میں جانے سے منع کیا جانے جبکہ فتنہ کا خوف ہو"۔

اختتام: "حاجت کا دوسرا کنارہ وہ ہے جو تنعم کے قریب ہو اور اس سے احتراز کرنا چاہیے"۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۶۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/30
مترجم: مولانا احمد حسین فاضل ندوی
عنوان: خلاصہ احیاء العلوم (جلد سوم)
صفحات: ۳۷۰
آغاز: "واضح ہو کہ دنیا ان اشیاء خارجی کا نام ہے جن سے انسان کو حظ حاصل ہوتا ہے"۔
اختتام: "جس کو مغالطہ قوی ہوتا ہے وہ ہر حال میں یکساں ہے جیسے پہلے نہیں مانتا تھا اب بھی نہیں مانتا"۔

سلسلہ نمبر: ۷۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/31
مترجم: مولانا احمد حسن فاضل ندوی
عنوان: خلاصہ احیاء العلوم (جلد چہارم)
صفحات: ۳۸۲
آغاز: "مالدار لوگوں کو بہت سی قسمیں ہیں بعض وہ ہیں جو مسجدوں، مدرسوں اور سراؤں وپلوں کی تعمیر کے حریص ہوتے ہیں"۔
اختتام: "اگر سائل جانے کہ دینے والے کی وجہ یہ ہوئی کہ مجھ سے یا حاضرین جلسہ سے شرما گیا، اگر نہ شرماتا تو کبھی نہ دیتا، تو ایسے مال کا لینا سائل کو حرام محض ہے"۔

سلسلہ نمبر: ۷۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/32
مترجم: مولانا احمد حسن فاضل ندوی
عنوان: خلاصہ احیاء العلوم (جلد پنجم)
صفحات: ۳۳۳۔ ناقص الآخر
آغاز: "سوال کس قدر مال سے حرام ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من سال الناس"۔
اختتام: "پس یہ معرفت جب یقینی ہو جاتی ہے یعنی شک سے خالی ہو جاتی ہے اور پھر دل پر غالب ہو کر اس کو دبا لیتی ہے تو دل کو رقیب کی پاسداری کی طرف لے جاتی ہے اور اس طرح سے آدمی کے"۔

Marfat.com

فقہ

سلسلہ نمبر: ۴۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 413
مصنف: سید احسان علی قادری
عنوان: کنزالمعلّی
تقطیع: ۱۸x ۲½ ۲ سم
اوراق: ۷
سطور: ۱۵تا۱۰
خط: نستعلیق، رواں
سنہ کتابت: ۱۲۳۷ھ
کاتب: سید احسان علی
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔
ہریں: ورق ۱۸، الف پر ایک بیاض مہر ثبت ہے جس میں "سید احسان علی ولد سید عظمت اللہ قادری ۱۲۴۲ھ" تحریر ہے۔
کیفیت: مکمل و مجلد۔ اس مجموعہ میں یہ نسخہ ورق ۱۸، الف سے ۲۴، ب تک ہے۔
آغاز: "خدا کی ثنا اور صفت کر تمام کہوں میں نبی پر درود اور سلام
صفت پھر کروں آل و اصحاب کی کہ تابع ہیں جن کے سب ہی امتی"
اختتام: "نظر تو کرے یہ کہ جب مختصر دعا سے مولف کے ہمیں یاد کر
کیا میں نے اس مختصر کو تمام محمد نبی پر درود اور سلام
ترقیمہ: "تمام شد رسالہ مسمی کنزالمعلی از دست خط فقیر حقیر زشت خط سید احسان علی دیوبندی سنی جا تاریخ سلخ ماہ صفر ۱۲۳۷ ہجری در مقام بچولاس نوشتہ شد ہر کہ دعوی سازد باطل و کاذب گردد"۔
مندرجات: اس منظوم رسالہ میں وضو، استنجا، تیمم، غسل اور فضائل جمعہ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 413
مصنف: سید احسان علی قادری
عنوان: تقریر الصلوۃ

Marfat.com

تقطیع: ۸x ۲ ۱/۲ ، س م

اوراق: ۱۵

سطور: ۱۵

سنہ تصنیف: ۱۳۳۳ھ

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۳۳۳ھ

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

مہریں: ورق ۳۹، ب پر ایک سیاہ مہر ثبت ہے جس میں "سید احسان علی قادری ۱۳۳۳" لکھا ہے۔

کیفیت: ناقص الاول۔ مجلد۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۲۵، الف سے ۳۹، ب تک ہے۔

آغاز: "حکم معلوم کرے اور مرضی نامرضی تحقیق کرے کہ بغیر اس کے بندگی نہیں اور جو بندگی نہ لاوے وہ بندہ نہیں"۔

اختتام: "یہ بھی ہے پھل شریعت کا۔ سب ہی جنس اسی شریعت کی ہیں اور ان کا نام کسی نے طریقت اور حقیقت اور معرفت رکھا ہے"۔

ترقیمہ: "نسخہ تقریر الصلوۃ۔ کاتب الحروف عاصی معاصی فقیر الحقیر سید احسان علی سنی قادری ساکن قصبہ دیوبند بروز جمعہ بتاریخ بست و سویم ماہ جمادی الثانی در بلدہ میرٹھ بپاس خاطر خود بعجلت و سرعت تمام ۱۳۳۳ ہجری صورت تحریر یافت"۔

مندرجات: اس رسالہ میں نماز کے مسائل و فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 413

مصنف: مولوی الٰہی بخش

عنوان: رسالہ کبائر

تقطیع: ۸x ۲ ۱/۲ ، س م

اوراق: ۸

سطور: ۱۱تا۱۳

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۳۳۴ھ

کاتب: سید احسان علی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

Marfat.com

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد، عمدہ حالت۔ اس مجموعے میں رسالہ ورق ۱ب سے ۱۷ب تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی حمد تیری کس کی مقدور تو ہر شئے کے قریب اور سب سے ہے دور

سوا تیرے نہ کچھ ہے گا نہ ہوگا نظر آتا ہے تجھ بن ہے سو دھوکا "

اختتام: " بہر لحظہ بہر ساعت بہر دم علیک اللہ صلی ثم سلم "

ترقیمہ: "کاتب الحروف خاکسار سید احسان علی دیوبندی بتاریخ بست و نہم ماہ رجب روز چہار شنبہ وقت ظہر ۱۲۳۴ھ در موضع بھولا اس تحریر یافت"۔

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں روزمرہ کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۷۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 260/41

مصنف: نامعلوم

عنوان: ترجمہ محب الاتقیا

تقطیع: ۱۳ x ۱/۲ ۱۱ ، س م

اوراق: ۳۹

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، شکستہ آمیز

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ اور قدرے سوختہ ہے۔ متعدد مقامات پر پیلے رنگ کے کاغذ سے چٹ بندی کی گئی ہے جس سے متعلقہ مقامات کا متن چھپ گیا ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اگر کوئی تجھے پوچھے گا مسلمان کداں سوں ہوا، بول کہ روز میثاق سوں۔ روز میثاق کسے کہتے ہیں"۔

اختتام: "دونوں باہاں کے درمیان کے ... اچھے ہور آخر کوں منہہ پر سو بات اتار ناسنت ہے"۔

ترقیمہ: "تمت الکتاب محب الاتقیا فقہ دکھنی ترجمہ کردہ اند تمام شد"۔

Marfat.com

مندرجات: اس رسالہ میں روزمرہ کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۷۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 260/30
مصنف: نامعلوم
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۲/۱۲ x ۲ ، س م
اوراق: ۴
سطور: ۳
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: ہلکا مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ معمولی کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱۵، الف سے ۱۸، ب تک ہے۔
آغاز: "واحکام ہور ارکان کے چودہ فرض نماز میں ہیں، انگ پاک، جاگا پاک، جامہ پاک، ستر عورت ڈھانپنا"۔
اختتام: "سلام کوں بیچ طرف منہہ پھرانا حرام ہے۔ وتر کے غیر میں ہات اوجانا حرام ہے رکوع سجدے"۔
مندرجات: اس رسالے میں نماز کے واجبات و سنن بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: "
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 260/25
مصنف: شاہ صدرالدین قادری
عنوان: کفلت المومنین
تقطیع: ۱۶x ۱۰ ، س م
اوراق: ۵۵
سطور: ۹
خط: نستعلیق معمولی

Marfat.com

سنہ کتابت: ۱۲۷۰ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، باریک، ولاتی

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

سرخیاں: ابتدائی و اختتامی اوراق پر ایک سیاہ مہر ثبت ہے جس میں "اللہ و محمد ۱۲۵۰" تحریر ہے۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام

آغاز: "جان کہ نیک رکھی اللہ تعالی نے تیرے تیں دو جہان میں، شاہ صدر الدین قادری بن احمد شاہ قادری جو کمترین شاگردان اور برادران محمد جلال منشی کا ہے"۔

اختتام: اس مستجب کا عمل کرنے ہار اپر ے اور ثواباں سے اور نیکیاں سے مشہور ہوتا ہے اور آخرت میں چھٹکارا پاتا ہے اللہ ولی التوفیق"۔

ترقیمہ: "تمت الکتاب کفایت المومنین مرقوم فی التاریخ بست ویکم بماہ جمادی الثانی ۱۲۷۰ ہجری تمام شد"۔

مندرجات: یہ فارسی کتاب کفایت المومنین کا ترجمہ ہے۔ اس میں چند فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۷۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 528/269-B

مصنف: محمد عنایت اللہ

عنوان: بیاں عقیقہ میں

تقطیع: ۲۷x ۱۸ ، س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل باریک، ولاتی

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد خستہ۔ تمام اوراق الگ الگ ہو گئے ہیں۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۲۱، ب سے ۲۲، ب تک ہے۔

آغاز: "چونکہ قربانی سے عقیقہ کو مناسبت ہے لہذا معلوم ہوا کہ اس رسالہ کے آخر میں احکام عقیقہ کے بھی لکھے جاویں"۔

Marfat.com

اختتام: ساتویں دن اتفاق عقیقہ کا نہ ہو تو چودھویں دن کرلے یا اکیسویں دن.... الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدائے تعالیٰ اسے قبول فرماوے اور مسلمان بھائیوں کو اس سے نفع دے اور مولف کو نعمائے ظاہری و باطنی عطا فرمائے"۔

مندرجات: اس رسالہ میں عقیقہ کے احکامات و مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۷۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957 - 982/6

مصنف: نامعلوم

عنوان: فقہ شریف

تقطیع: ۱۹ ۱/۲ x ۱۵ ۱/۲ س م

اوراق: ۴۴

سطور: ۹

خط: نسخ آمیز نستعلیق

سنہ کتابت: ۱۲۷۳ھ

کاتب: حافظ خضر محمود

کاغذ: زردی مائل چکنا، باریک، ولاتی

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

مہریں: لوح پر ایک سیاہ مہر ثبت ہے جس میں "خادم آثار شریف سید حمید ۱۲۶۳ھ" درج ہے۔

کیفیت: خستہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ دوہری سرخ جدولیں۔ ورق ۲، دریدہ۔

آغاز: "حمد کے لائق وہی پروردگار جو کیا عالم کو کن سے آشکار
ایک وہ ہی ہے گا رب العالمین وحدہ کوئی شریک اس کا نہیں"

اختتام: "بلکہ خود بھی روزہ رکھے لوگ سات بحر میں یوں ہی ہے اے نیکو صفات
قول کو نیں ہے نجومی کے وتر روزہ رکھتے کھولنے میں اے پسر"

ترقیمہ: "تاریخ نوزدہم شہر ربیع الثانی روز پنجشنبہ ۱۲۷۳ ہجری الراقم حافظ خضر محمود عفی"۔

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں عورتوں سے تعلق رکھنے والے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف کا تعلق مدراس سے ہے کیونکہ اس نے ایک جگہ مدراس کے مشہور امیر دیوان شریف الملک کی مدح لکھی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۸۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 689

Marfat.com

مصنف: منشی حسینی

عنوان: اصول شرع شریف

تقطیع: ۲۰x ۲/۱ ۱۳ ، س م

اوراق: ۷۴

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، رواں

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: جے راج سہانے

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ معمولی دریدہ

آغاز: "ازروئے شرع شریف محمدی کے درباب وراثت کے درمیان مال غیر منقولہ اور منقولہ اور موروثی اور اپنے حاصل کیے ہونے کے کچھ فرق نہیں ہے"۔

اختتام: "جس صورت میں مقدمہ درج کیا جاوے۔ پنچوں کو تو یہ ضروری ہے کہ فیصلہ پنچوں کا بالاتفاق ہووے"۔

رقیمہ: "تمت الکتاب بعون الملک الوہاب۔ العبد جیراج سہانے"۔

مندرجات: یہ W.H. Macnaghton کی کتاب Principles of Mohammadan Law کا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ منشی حسینی نے ۱۸۴۲ء میں کیا تھا اور اس کی اصلاح مولوی سید محمد نے کی۔ کتاب غالباً طبع ہوئی تھی کیونکہ اس نسخہ میں ایک جگہ "دہلی اردو اخبار پریس" لکھا ہوا ہے اور غالباً یہ نسخہ مطبوعہ نسخہ سے نقل کر کے تیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اسلام کے قوانین وراثت بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۸۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 1643

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۸x ۱/۴ ۱۸ ۲/۳ ، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق عمدہ

Marfat.com

سنہ کتابت: ۱۲۶۵ھ

کاتب: عابد حسین

کاغذ: زردی مائل، چکنا باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ نیلا باریکا، سرخ و سیاہ دوہری حد ولیں۔ مجلد۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ور ۸۲، الف سے ۱۱۱، الف تک ہے۔

آغاز: "اے عزیزو سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے جو کوئی مسلمان ہو خدا کے دوستوں میں داخل ہو د میں بھی اس پر رحمت ہو اور عاقبت میں بھی بڑے بڑے درجے بہشت میں پاوے"۔

اختتام: "اگر کسی کا عیب معلوم ہو جاوے ملائمت سے اسے نصیحت کر دے لیکن فضیحت نہ کرے اور رسوا نہ کرے۔ تعالی عمل کی توفیق دے۔ والسلام علی محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین"۔

ترقیمہ: "بخط خام بندہ عابد حسین بمقام اکبر آباد در سہ جمادی الثانی ۱۲۶۵ ہجری صورت اتمام یافت"۔

مندرجات: اس رسالہ میں پانچوں ارکان دین کی صحیح ادائیگی کے طریقے اور ان کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۸۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 690

مصنف: نامعلوم

عنوان: مجموعہ رسائل و مسائل

تقطیع: ۲۷ x ۱۷ ۱/۲ ، س م

اوراق: ۱۱۴

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد خستہ، ہاتھ لگانے سے ورق ٹوٹتے ہیں۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدگی کی وجہ سے متعدد اوراق باہم جڑ گئے ہیں۔ آخری چند اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: "جب کسی کے پاس کچھ زر نقد امانت رکھا جاوے یعنی چند روپے امانت رکھے جاویں اور امین ان روپوں کو اپنے مال

Marfat.com

تجارت سے مخلوط کر دیوے تو مالک اصل روپوں کے سوا کچھ زیادہ پانے کا مستحق ہوتا ہے کہ نہیں"۔

اختتام: "اے نبی بول دے اپنے بیبیوں کو اور بیٹیوں کو اور مسلمان عورتوں کو کہ ڈھانپ لیں چادروں کو اپنے منہ اور بدن پر اس ڈھانپنے سے یہ بات نزدیک ہے کہ وہ عورتیں عصمت والیاں سمجھی جاویں گی اور زانیوں سی اذیت نہ دی جاوے گی

مندرجات: اس میں متفرق فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۸۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971 - 157/1

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۳ x ۱/۲ ۳ ، س م

اوراق: ۷۰

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد - ناقص الاول - آب رسیدہ - کرم خوردہ - ہر ورق پر ترک کا التزام

آغاز: "نامہ اعمال میں اور ملنا اس کا قیامت کے دن اور عذاب قبر اور دبالینا زمین کا بعد موت کے اور مدام رہنا مشرکوں کا دوزخ میں اور نہ رہنا گنہگار مسلمانوں کا"۔

اختتام: "امام محمد سے ایک روایت آئی ہے کہ محلہ اگر مردار کھایا ہو تو اس کو نہ کھاویں اور سلویٰ جس کو ہند میں لوا کہتے ہیں اور فیل مرغ حلال ہیں واللہ اعلم بالصواب واللہ المرجع الماب"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من نکام شد"۔

مندرجات: اس رسالہ میں روزمرہ کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۸۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 799

Marfat.com

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۳ x ۱۳ ۱/۲ ، س م

اوراق: ۹

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱، الف سے ۹، الف تک ہے۔

آغاز: "سب خوبیاں اللہ ہی میں ہیں اور اللہ کے ہوتے دوسرے کی تعریف کرنی اللہ کے دیوانے سے بعید ہے اور در
محمد صلی اللہ وعلیہ وسلم کو اور ان کے آل واصحاب کو کہ سوائے ان کی پیروی کے کسی طرح نجات نہیں"۔

اختتام: "بایں امید کہ شاید کوئی جوان آنے — یہ بیٹھی رہتی ہے بے چاری پاوں پھیلا
ذرا تو رحم کر اپنی جواں بیٹی پر — کسی کو ڈھونڈ کر جلدی نکاح اس کا
وگرنہ دیکھیو مستی پہ جس دن آوے گی — ضرور گھر میں ترے آگ پھر لگاوے گی

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں اہل سنت والجماعت کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۸۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 256/4

مصنف: محمد سلطان خاں شیدا

عنوان: تحفۃ العجم فی فقہ امام الاعظم

تقطیع: ۲۸ x ۱۵ ۱/۲ ، س م

اوراق: ۳۸۲

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: ۱۲۶۱ھ

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

ہلکا مٹیالا، باریک

متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

مجلد۔ نہایت کرم خوردہ۔ نسخہ درمیان میں سے آب رسیدہ ہے جس کی وجہ سے رونشائی پھیل گئی ہے۔ شروع کے چار اوراق پر مضامین کی فہرست تحریر ہے۔

"بندہ عاجز بیچ میدان محمد سلطان خاں عفی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کتاب کے دیکھنے اور سننے والوں کی خدمت شریف میں بعد سلام وسنت الاسلام کو یہ عرض کرتا ہے"۔

"جفا کسی پہ نہ کر سوچ تو یہ آخر کار خدا سے تیرا ہی دارومدار ہووے گا
تو اپنے توشہ کی تو فکر کر یہاں شیدا کلام سعدی تیرا یادگار ہووے گا"

"نسخہ ہذا بتاریخ سیزدہم محرم الحرام ۱۳۶۱ ہجری روز چہارم شنبہ بوقت نماز ظہر در مراد آباد تحریر یافت"۔

یہ کنز الایمان کا ترجمہ و تشریح ہے۔ اس میں عبادات و معاملات سے متعلق فقہی مسائل کو بیان کیا گیا ہے مصنف نے ورق ۲، الف پر یہ تحریر کیا ہے کہ اس وقت تک وہ مندرجہ ذیل کتب تحریر کر چکا ہے۔

۱۔ شرح عقائد نسفی۔ اس کا ہندی اور اردو میں ترجمہ کیا ہے۔
۲۔ نور الایمان۔ یہ کتاب نماز کی تاکید میں ہے۔
۳۔ رشید المومنین۔ یہ کتاب قیامت کے ذکر میں ہے۔
۴۔ تذکیر الاخوان۔ یہ تقویت الایمان کے دوسرے باب کا ترجمہ و تفسیر ہے۔

سلسلہ نمبر: ۸۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/11

مصنف: مولوی وحید الدین
عنوان: فتاوی مولوی وحید الدین
تقطیع: ۲/۱ x ۳۶ ۱۱، س م
اوراق: ۴
سطور: ۱۹
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۱۳۶۷ھ
کاتب: بقلم مولف
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ترقیمے کے نیچے چھ علماء کے تصدیقی دستخط اور ان کی مواہیر کے اندراجات تحریر ہیں۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۳۳، الف سے ۴۷، ب تک ہے۔

Marfat.com

آغاز: "کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص قوم خاکروب سے پاس مسلمانوں کے آیا"۔

اختتام: واجب آنست کہ آں را نصیب خطر کند مکروہ دانستی آں کفرست و مستلزم انکار شرع واللہ اعلم"۔

ترقیمہ: "کتبہ وحید الدین عفی اللہ عنہ، بتاریخ ۱۰، شوال ۱۲۶۰ھ"۔

مندرجات: یہ رسالہ مولوی وحید الدین کے فتاوی پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۸۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 687

مصنف: میرزا نور علی بیگ

عنوان: خزانۃ الفوائد

تقطیع: ۴/۱ ۱۲ x ۱۶، س م

اوراق: ۵۹

سطور: ۹

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۳۰۵ھ

کاتب: بخط مولف

کاغذ: مٹیالا، دبیز ولاتی

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ تمام اوراق پر ترک کا التزام۔ خستہ

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد اللہ الذی ... الخ۔ معنی بخشاں نیک کرے تیرے اللہ تعالی دونوں جہان میں اور جو دیکھا میں عالم کو وہ بے بہرہ ہیں کتاباں سے عربی فارسی کی اس واسطے ترجمہ اس کا دکھنی زبان سے بیان کیے گیا"۔

اختتام: "محمد کو محامد کہنا، نہم اَنَ کو انا کہنا، دسواں فلاح کو مد سے کہنا، یازدہم الصلوۃ بامد کہنا، دوازدہم حی کو بغیر تشدید کے کہنا"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من نظام شد، کتبہ میرزا نور علی بیگ معمور خانی ابن میرزا سیف الدولہ بیگ معمور خانی انعامدار موضع کہودی بنور تعلقہ رتنی ضلع بلگاوں من محالات بلدہ دار لنظیر بیجاپور وحال باشندہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن مقامی وہم انعامدار موضع کلوا کنٹہ تعلقہ کلبگور ضلع میدک محالات بلدہ مذبور کتاب ھذا موسومہ خزانۃ الفوائد بعبارات ہندی باستقاع خاص وعام در علم فقہ بتاریخ چہار دہم روز چہار شنبہ شہر رجب المرجب ۱۳۰۵ ہجری مطابق ۱۹۰۷ فصلی باتمام رسید

مندرجات: اس کتاب میں روزمرہ کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۸۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/35

مصنف: رشید احمد گنگوہی

عنوان: مکاتیب رشیدیہ وفتاوی رشیدیہ

تقطیع: ۱/۲x۱۵ ۲۰، س م

صفحات: ۳۶۳

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اوائل بیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک، ولایتی

روشنائی: نیلی

کیفیت: مخطوطہ مجلد اور عمدہ حالت میں ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حق تعالی محیط بکل شے ہے۔ وہ محکم ہے، اللہ نور السموات والارض ہے یہ سب حق ہے"۔

اختتام: "اسی طرح دریائے چنبل کے قریب راجہ دہار نے یک بارگی دیکھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔۔۔ الخ"

مندرجات: اس مخطوطہ میں مکاتیب رشیدیہ اور فتاوی رشیدیہ کو جمع کیا گیا ہے۔ صفحہ ایک سے صفحہ ۲۸ تک مکاتیب اور صفحہ ۲۹ سے ۳۶۳ تک فتاوی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۸۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1975_ 129

مصنف: رشید احمد گنگوہی

عنوان: جوابات شبہات

تقطیع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۷

سطور: ۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل بیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

مہریں: ورق، پر ایک سیاہ مستطیل مہر ثبت ہے جس میں "رشید احمد" تحریر ہے۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ناقص الطرفین۔ کنارے خستہ۔ آب رسیدہ۔

آغاز: "مشکوہ شریف صفحہ ۱۱، مطبوعہ احمدی: ان الشیطان قد ایسی ان یعبدہ المصلون فی جزیرہ العرب ... الخ (کذا) وجود عدم وقوع شرک پر عرب میں دلالت کرتے ہیں کیونکہ یاس شیطان کی بنی آدم کی شرک سے باوجود اس کے کہ وہ اصل جبلت سے آگاہ ہے قریب محال ہے"۔

اختتام: "مقتدی کی توقع میں دو چار منٹ دیر جائز بلکہ سنت ہے البتہ اتنی دیر نہ کرے کہ حاضرین کو تکلیف ہو کہ یہ مکروہ ہے۔ فقط واللہ اعلم، کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ، الجواب صحیح ابوالحسن غفرلہ"۔

مندرجات: یہ علامہ رشید احمد گنگوہی کے چند فتاوی کا مجموعہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۹۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/34

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۶ x ۲۱، س م

صفحات: ۵۶

سطور: ۱۲

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل بیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: خاکی، ولایتی

روشنائی: نیلی

کیفیت: مخطوطہ عمدہ حالت میں ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انما السبیل علی الذین یظلمون الناس۔ الخ اللہ تعالی نے ان آیتوں سے پہلے دلائل توحید بیان فرمانے ہیں کہ جن کا اقتضا حق تعالیٰ شانہ کو ذات اور تمام صفات کمال میں یکتا و واحد اعتقاد کرنا ہے"۔

اختتام: "درس زمانہ رفیقے کہ خالی از خلل است۔ صراحی مے ناب و سفینہ غزل است۔ دیکھیے حضرت حافظ کتاب کو بھی رفیق فرمارہے ہیں"۔

مندرجات: یہ کتاب مولانا اشرف علی تھانوی کی مختلف کتب کے اقتباسات کا مجموعہ ہے جن کا غالب حصہ فقہی مسائل کا احاطہ کرتا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۹۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/33

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۶x ۲۰، س م

صفحات: ۷۱۰

سطور: ۲

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل بیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: خاکی، ولایتی

روشنائی: نیلی

کیفیت: مخطوطہ عمدہ حالت میں مجلد ہے۔

آغاز: "بلی من اسلم وجہہ للہ وھو۔ الخ پہلے میں رد ہے اہل باطل کے ایک دعوے کا جس کے متعلق رد سے پہلے ارشاد ہے تلک امانیہم، یہ ان کی آرزوئیں ہیں کہ بجز ان کے اور لوگ جنت میں نہیں جاویں گے"۔

اختتام: "مقصود تو رضائے حق تعالیٰ ہے اور وہ عمل سے حاصل ہوجاتی ہے۔ اسرار کے جاننے پر رضا موقوف نہیں پھر تم ان کے درپے کیوں ہوتے ہو"۔

مندرجات: یہ کتاب بھی مولانا اشرف علی تھانوی کی مختلف کتب کے اقتباسات کا مجموعہ ہے اس کا غالب حصہ فقہی مسائل کا احاطہ کرتا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۹۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957_ 1053/7

مصنف: نامعلوم

عنوان: ترجمہ احکام النساء

تقطیع: ۲/۱۳x ۲/۱۸، س م

اوراق: ۸۹

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۷۵ھ

Marfat.com

کاتب: بخط مترجم

کاغذ: بادامی، چکنا باریک، ولایتی

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ اور دریدہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۴۳، ب سے آخر تک ہے۔

آغاز: "مخفی نہ رہے کہ یہ ترجمہ ہے رسالہ احکام النساء کا کہ اس کو شیخ مفید علیہ الرحمہ نے زبان عربی میں تصنیف فرمایا ہے اور مشتمل ہے اوپر اکثر احکام عورتوں کے اور بعض مسائل و احکام جو مشترک ہیں درمیان عورتوں و مردوں کے"۔

اختتام: "اگر از روئے سہو و نسیان کوئی قصور اور نقصان ترجمہ عبارت میں ہو گیا ہو تو اس بے بضاعت کو معذور سمجھیں اور فراغت ہوئی ترجمہ سے اس کتاب مفید چہار شنبہ، جمادی الاخر ۱۲۷۵ ہجری نبویہ میں الحمد للہ اولاً و آخراً تمام ہوا"۔

مندرجات: اس کتاب میں اہل تشیع خواتین کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۹۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 874

مصنف: سید دلاور حسین جعفری

عنوان: توضیح الآیات فی رکعات الصلوٰت

تقطیع: ۱۱ x ۱۴ ۱/۲، س م

اوراق: ۴۱

سطور: ۱۶

سنہء تصنیف: ۱۳۲۳ھ

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الاخر۔ پہلے صفحہ پر سیاہ قلم سے نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ مخطوطہ میں جگہ جگہ پینسل سے تصحیحات و ترامیم کی گئی ہیں۔

آغاز: "اما بعد حضرات شیعان امیر المومنین کی خدمت ذی رفعت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ یہ میرا حمیرا رسالہ آپ کے پیش نظر فیض اثر ہے"۔

اختتام: "جس طرح حقیر نے دو رکعتی نماز کا ثبوت قرآن اور حدیث سے بیان"۔

Marfat.com

مندرجات: اس رسالہ میں نماز کی تعداد رکعت پر بحث کی گئی ہے۔ مصنف نے کتاب کے آغاز میں لکھا ہے کہ وہ اس سے قبل دو رسالے تحریر کر چکے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ عتیق العباد من تقلید الاجتہاد۔

۲۔ الجہر والاخفات فی قرار الصلوۃ،

سلسلہ نمبر: ۹۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 772

مصنف: نامعلوم

عنوان: کتاب نخبہ

تقطیع: ۲۰ ½ x ۱۳ ۲/۳ ، س م

اوراق: ۱۳

سطور: ۹

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مخطوطہ میں تین طرح کا کاغذ استعمال ہوا ہے، بادامی باریک، سبز دبیز اور زرد باریک۔

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۵۲، ب سے ۶۷، الف تک ہے۔ ناقص الاول۔

آغاز: "مقصد دوسرا کتاب نخبہ کا زکوۃ مال میں اور خمس میں۔ اس میں تین مبحث ہیں۔ مبحث اول، زکوۃ مال میں اس میں کتنے باب ہیں۔ باب پہلا شرائط زکوۃ میں اور ان چیزوں میں کہ زکوۃ ان چیزوں کے ساتھ علاقہ پکڑتی ہے"۔

اختتام: "اور اگر ممکن نہ ہووے پہنچانا مجتہد عادل کو اور نہ حفاظت اس کی یاں لگ کہ مجتہد کو خبر کرلے جایز ہے کہ خود یا عادل لوگ مومنین کی بابت مذکور ہیں، سادات کے خمس دیویں"۔

مندرجات: اس رسالہ میں اہل تشیع کے زکوۃ و خمس کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۹۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 530

مصنف: سید مہدی اعلمی

عنوان: تذکرۃ الفواد فی ذکر المعاد

Marfat.com

تقطیع: ۲۱ x ۱/۲ ۱۴ ، س م

اوراق: ۳۸

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد - بے حد کرم خوردہ - ہر ورق پر ترک کا التزام - تمام اوراق پر دونوں طرف بڑ پیپر چسپاں کر کے انہیں الگ الگ محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: "تم سنو اس کو اے اولی الالباب — یہ قلم . . . . . پہلے خطاب
ذکر حق کر تو لوح دل پہ رقم — جس نے پیدا کیے ہیں لوح و قلم

اختتام: "مومنیں یہ دعا تم اب مانگو — خاتمہ بھی بخیر میرا ہو
یہ دعا مانگتا ہوں شام و یگاہ — بخش دے تو مجھے مرے اللہ

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من نظام شد"

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں اہل تشیع کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

۹۶

سلسلہ نمبر: ۹۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966 - 73

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۵ x ۱/۲ ۱۵ ، س م

اوراق: ۴

سطور: ۷

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: ۱۳۱۵ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت:	بے حد خستہ۔ ورق اول دریدہ کناروں کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔ تمام اوراق کو علیحدہ علیحدہ بزپیپر کے لفافے میں رکھ کر محفوظ کرلیا گیا ہے۔
آغاز:	"ترکیب نماز جعفر حضرت صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا۔ حضرت نے کہ نماز جعفر چار رکعت ہے"۔
اختتام:	"لاالہ الا انت المنان ذوالجلال والاکرام"۔
تحریر:	"تاریخ بست و دویم ماہ رجب ۱۳۱۵ھ میں لکھی گئی۔ فقط"۔
مندرجات:	اس میں اہل تشیع کی نماز جو حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ مخطوطہ کے آخری ورق کے دائیں کنارے پر نیلے قلم سے "یکتا امروہوی" تحریر ہے۔

سلسلہ نمبر:	۹۷
مخطوطہ نمبر:	N.M. 1957- 1033/4
مصنف:	حاجی حسن علی
عنوان:	تحفۃ العوام
تقطیع:	۲/۱۲ x ۲/۱ ۱۷ ، س م
اوراق:	۱۷۱
سطور:	۱۱
سنہ تصنیف:	۱۲۵۹ھ
خط:	نستعلیق، اوسط
سنہ کتابت:	۱۲۷۶ھ
کاتب:	نامعلوم
کاغذ:	زردی مائل، دبیز
روشنائی:	متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت:	مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام
آغاز:	"یہ عبارت چھاپے کی کتاب کے شروع صفحہ پر جو لکھی ہے سو یہی قبل اس کے نسخہ فوائد العوام انیس باب پر مرتب کیا تھا مگر بعضے اعمال کم اور مختصر تھے لہذا حسب الفرمائش مرزا جعفر علی کے کچھ اور اعمال ضروریات طولانی زیادہ کر کے اس کا نام تحفۃ العوام رکھا اور حالس باب پر مرتب کیا"۔
اختتام:	"یہ راز الٰہی تھا اے ہوشیار بغیر از اطاعت یہاں دم نہ مار اسی پر مجھے یاد آئی یہ نقل کہ محفوظ ہوں جس کو سن اہل عقل"
ترقیمہ:	"تمت تمام شد ۱۲۷۶ ہجری"

Marfat.com

مندرجات: اس میں اہل تشیع کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۹۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 775

مصنف: سید مرتضیٰ

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۰x ۸ ، س م

اوراق: ۳۴

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا بادامی، ولاتی

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ کنارے خستہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ورق دوم ضائع ہو گیا ہے۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین.....الخ۔ بعد حمد والصلوہ کے یہ فقیر سراپا تقصیر سید مرتضی ابن صادق علی ابن ابراہیم الرضوی غفر اللہ ہم مدراس کا رہنے والا اس رسالہ کے مطالعہ کرنے والوں کے حضور میں گزارش کرتا ہے"۔

اختتام: "اور گناہ کرلے تو وہ داغ بڑھتا جاتا ہے، جب دل تمام کالا ہو جاوے تو پھر ہرگز توفیق توبہ کی نہیں ہوتی"۔

مندرجات: اس کتاب میں معاشرتی حقوق و فرائض کی توضیحات شیعی نقطہ نظر سے کی گئی ہیں۔ کتاب پندرہ ابواب پر منقسم ہے۔

سلسلہ نمبر: ۹۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 764

مترجم: سیف الدین حیدر

عنوان: حدائق اثنا عشری

تقطیع: ۲۵x ۱۵، س م

Marfat.com

اوراق: ۶۱

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۱۳۵ھ

کاتب: سید خیرات علی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ تمام اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین کہ اوس نے آب و آتش باد و خاک سے آدم بنایا اور بہت پسند آیا تو اسے اشرف المخلوقات فرمایا اور خلعت (رسالت) کا عطا کیا اور ابوالبشر آدم صفی اللہ خطاب فرمایا اور آدم مقر کلمہ شہادت کا ہوا"۔

اختتام: "و میت کی قبر میں خاک ڈالنا، قبر کو ماہی پشت بنانا، جب قبر گر پڑے پھر اسے بنانا، قبر پر پاوں رکھنا اور بیٹھنا اور تکیہ لگانا خواہ قبر نئی ہو خواہ پرانی، خاک سوائے قبر سے خاک کے قبر میں ڈالنا"۔

ترقیمہ: "باتمام پیوست نسخہ حدائق اثنا عشری بتاریخ بست و دوم شہر شعبان ۱۱۳۵ھ منمقام سرکار قلعہ گاویل گڑھ صوبہ برار بقلم سید خیرات علی عفی عنہ"۔

مندرجات: سید مہدی علی ابن سید مقصود علی نے ۱۱۳۱ھ میں رسالہ سیفیہ تحریر کیا تھا۔ سیف الدین حیدر نے اس رسالہ کا ترجمہ کر کے اس کا نام حدائق اثنا عشری رکھا ہے۔ اس میں اہل تشیع کے فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

ملسلہ نمبر: ۱۰۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967 - 165

مصنف: شیخ عبدالکریم

عنوان: نجات الایمان

تقطیع: ۱/۲ ۱۱ x ۱۵ ، س م

اوراق: ۹

سطور: ۲

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۰۷۴ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مجلد - کرم خوردہ - ہر ورق پر ترک کا التزام - جابجا دریدہ - پہلے ورق کی حوضہ بندی کی گئی ہے - بغلی اور ذیلی حاشیوں میں پنجابی زبان میں اس کی تشریحات لکھی گئی ہیں۔

آغاز: "حمد و ثنا سب رب کوں خالق کل جہان — لائق حمد و ثنائے کے اور نہ کوئی جان
علم شریعت پالکی بھیجے پاک رسول — جو کچھ بھیجا رب نے ہم سب کیا قبول"

اختتام: "کعبہ آوے نظر میں پڑھے درود و دعا — اور نہ کرو تہلیل کہ جوں ہے امر خدا
فقہ ہندی کوں مومنا آنو زباں پر یاد — مسلہ آوے دین کا مول نہ ہونے فساد"

ترقیمہ: "سنہ ہزار چوہتر بیچ رمضان تمام — اورنگ شاہ کے دور میں نسخہ ہوا نظام
تمت تمام شد"

مندرجات: اس میں فقہ کے متفرق مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۰۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 245/26

مصنف: عبدی

عنوان: فقہ ہندی

تقطیع: ۱۳ x ۲۲ ½ س م

اوراق: ۳۸

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۱۸۱ھ

کاتب: محمد فیض الدین

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

مہریں: لوح پر ایک مستطیل سیاہ مہر ہے جس میں "محمد عزیز الدین خان" لکھا ہے۔

کیفیت: آخری حصہ کرم خوردہ - ہر ورق پر ترک کا التزام - ورق ۳۸، ب پر اسی کاتب کے قلم سے "مدح غوث الاعظم" لکھی ہوئی ہے۔

آغاز: "حمد و ثنا سب رب کوں خالق کل جہان — لائق حمد و ثنا کے اور نہ کوئی جان

اختتام: سنہ ہزار چوہتر بیچ ماہ رمضان تمام — اورنگ شاہ کے دور میں نسخہ ہوا نظام"

ترقیمہ: "تحقیق فراغ دست داد از تسوید ایں ملخص مبین موجز متین ام الفوائد ... تاریخ غرہ جمادی الثانی ۱۱۸۱ ہجری برانے

Marfat.com

تعلیم حسام الدین محمد، حقیر فقیر محمد فیض الدین ابن شیخ قلندر در قصبہ پھلہ سرکار سکیر "صوبہ نجستہ بنیاد محررہ"۔

مندرجات: مطابق مخطوطہ نمبر "165 - 1967 نجات الایمان"۔ دونوں نسخوں کا متن یکساں ہونے کے باوجود دونوں کے عنوانات میں فرق ہے۔ نجات الایمان کا ترقیمہ فقہ ہندی کا آخری شعر ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 909-14

مصنف: مولانا نور الہدیٰ

عنوان: منجی المومنین

تقطیع: ۲½ x ۲۰، ۱۷ س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۰

سنہ تصنیف: ۱۳۳۵ھ

خط: نسخ

سنہ کتابت: ۱۳۰۶ھ

کاتب: عبد الخالق

کاغذ: سفید، چکنا دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی آب رسیدہ۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۱۶۱، الف سے ۱۷۵، ب تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ماتو لکم رحکم اللہ کہ شادیوں اور عرسوں میں کنچنیوں اور بھانڈ، بھگتیوں کو نچانا اور قوالوں کا راگ سننا اور سنانا اور کوئی مشائخ یا عالم سفر سے آوے تو باجے بجانے اور کنچنیاں نچانے اور ان کو شہر میں لانے"۔

اختتام: "چنانچہ حدیث میں آیا ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدالمومنین یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، یعنی مسلمان وہ ہے کہ بچیں مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے اور مومن دوست رکھتا ہے اپنے بھائی کے واسطے وہ جو دوست رکھتا ہے اپنی ذات کے لیے"۔

ترقیمہ: "یہ فتوی اول کلکتہ میں تیار ہو کر چھپا تھا بعد اوس کے مدارس میں چھاپا گیا اب یہ سبب نایابی کے بمبئی میں مطبوع ہوا اور یہ سب مسائل منجی المومنین میں ہیں سو مسلمانوں کو علماء سلف و خلف کے خلاف نہ کرنا چاہیے"۔

مندرجات: اس میں مختلف رسومات کی حلت و حرمت کے بابت فتاوی جمع کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/45

Marfat.com

مصنف: احمد خان شیرانی

عنوان: چار کری

تقطیع: ۱۲x ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۳۹

سطور: ۱۱

سنہ تصنیف: ۱۱۹۶ھ

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۱۹۶ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ابتدائی تین اوراق اور آخری ورق کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔ ہر صفحہ پر سیاہ ٹیڑھا میڑھا باریکا ہے۔ متعدد مقامات پر متن میں ترمیم واضافے کیے گئے ہیں۔ جو کہ بخط مصنف ہونے کی دلیل ہیں۔ نسخہ سے قبل ایک کاغذ پر مسلم فسیانی نے مصنف کے حالات تحریر کیے ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

او حق تعالی ایک ہے اس کو ہے لائق پاکیاں
اور باپ ماں سوں نئیں ہوا فرزند نیں اس عورتاں "

اختتام: "تاریخ تھی چوتھی صفر یو چار کری ہوگئی تمام
سن ایک ہزار یکصد یو تھے نود پوچھے آغاز جان
پڑھ توں نپٹ خیر فاتحہ .....
حق سوں دعا توں خیر مانگ فرزند بردار دوستاں "

ترقیمہ: تمت تمام شد .کہ تمت تمام بخوند ہمہ صاحبان خاص و عام "

مندرجات: اس میں روزمرہ کے فقہی مسائل کو بصورت نظم بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969- 138

مصنف: احمد خان شیرانی

عنوان: چار کری

تقطیع: ۱۲ ۱/۲x ۱۴، س م

Marfat.com

ورق: ۳۱

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: آسمانی، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ناقص الاول۔ کرم خوردہ، دریدہ اور خستہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام

آغاز: "تم جھوٹ جانویا ہے سچ دیکھا سو میں بولیا بیاں
مری نیکی حکم سوں یو چار کرسی میں کیا
اون کی مدد نعلیں سو میرے ..... فرزنداں "

اختتام: "باشدہ میں کولار کا کئی روز مروا گل میں تھا
حاجی مکانی حیدر ولی وہاں دو ولیاں کی جاں
تاریخ ہے چوتھی صفر یو کرسی ہوئی تمام
سنہ یک ہزار ایک سو پوتھے نود پوچھے آغاز جان
پڑھ توں نیت خیر فاتحہ سورہ اذا جا یاد کر
حق سوں دعا توں خیر منگ فرزند برادر دوستاں "

مندرجات: اس رسالہ میں روزمرہ کے فقہی مسائل کو نظم کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۰۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 803

مصنف: میر سجاد علی صوفی

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۲ x ۴ ۱/۲ ۳، س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۵۷ھ

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ کنارے دریدہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ متعدد مقامات پر حاشیوں میں ترامیم و اضافے کیے گئے ہیں جو بخط مصنف ہونے کی دلیل ہیں۔

آغاز: "حمد بے حد ہے اسی سبحان کو جو کیا پیدا جسم اور جان کو
دو جہاں کا خالق و دائم ہے وہ سب فنا آخر کے تئیں قائم ہے وہ"

اختتام: "ہم دیکھا راہ بنی درکار ہے کوئی چلو کوئی نا چلو مختار ہے
گر چلیں گے تو خدا دیوے جزا نا چلیں گے تو یقیں پاوے سزا"

ترقیمہ: "بماہ رمضان المبارک بتاریخ ہفتم روز شنبہ بوقت یکپاس روز برامدہ صورت اتمام پزیرفت از دست فقیر حقیر میر سجاد علی ولد میر سبحان علی صوفی قلمی گشت و در ۱۲۵۷ ہجری نوشتہ شدہ"۔

مندرجات: اس رسالہ میں احکامات دین کی منظوم شرح بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۰۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 217

مصنف: سعادت یار خاں رنگین

عنوان: تصنیف رنگین

تقطیع: ۱۹½ x ۳½، س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۴

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ آب رسیدہ ہونے کی وجہ سے متن کی روشنائی پھیل گئی ہے۔

آغاز: "ایک رسالہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب یعنی والد جناب شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے واسطے اپنی آل اولاد کے بطور وصیت کے فارسی میں لکھا تھا درین ولا بندہ نے اسے زبان ریختہ میں نظم کیا ہے"۔

اختتام: "بات سننے کی جس کو ہوئے ہوس تو اسے ایک حرف بھی ہے بس
شعر کہنے کا آگے باندھے نہ ٹھاٹھ کہ ہوئے شعر پورے دو سو ساٹھ"

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں پیدائش سے موت تک شرع کے مطابق زندگی گزارنے کے احکامات بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۰۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 1/583 (پیر جھنڈو کلکشن)

مصنف: غلام حسن

عنوان: جامع العجائب

تقطیع: ۱۲½ x ۱۳½، س م

اوراق: ۸۳

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۹۵ھ

کاتب: غلام حسن

کاغذ: مٹیالا، دبیز، چکنا

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

مہریں: ورق ۱، الف پر دو سیاہ بیضوی مہریں ثبت ہیں جن میں "غلام حسن خاں ۲۸۷" درج ہے۔

کیفیت: مجلد - ہر ورق پر ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ خستہ۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱، ب سے ۷۷، ب تک اور درمیان کے ۴ اوراق چھوڑ کر پھر ورق ۸۰، ب سے ۸۵، ب تک ہے۔ درمیان کے چار اوراق یعنی ورق ۷۷، ب سے ۸۰ الف تک ایک دوسرا رسالہ "عجالہ نافعہ" ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والعاقبہ للمتقین والصلواہ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ وسلم اجمعین۔ امابعد معلوم ہو نے کہ چند مسائل دین وایمان کے فقہ کی کتابوں سے چن کر اس رسالہ میں جمع کر کے نام اس کا جامع العجائب رکھا"۔

اختتام: "مگر از وفات ابراہیم چناں شد حضرت فرمود کہ نہ چناں کہ آفتاب و ماہتاب بوفات کسی گرفتہ شوند مگر فرشتگان بیچ از شتاب و کشش استادہ نمی شوند تا آنکہ باز بہ حکم باری تعالیٰ راست گردند کذا فی ارشاد الطالبین۔ ۲"

ترقیمہ: "تمام شد ایں کتاب جامع العجائب از دست میاں غلام حسن بن احمد حسن۔ تمام شد فی التاریخ ماہ صفر یوم الاثنین فی الوقت بین الظہر والعصر فی السنہ الف مائتین و تسعون خمسہ فی الہجرہ النبی علیہ السلام"۔

مندرجات: اس میں روزمرہ کے فقہی مسائل کو معروف کتب فقہ سے استخراج کر کے تحریر کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۰۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980 - 1/583 (پیر جھنڈو کلکشن)

مصنف: محمد عبدالحکیم

عنوان: عجالہ نافعہ

Marfat.com

تقطیع: ۲/۱ ×۱۲ ۴/۱ ۱۳ ، س م

اوراق: ۴

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت:

کاتب: غلام حسن

کاغذ: مٹیالا، چکنا دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشانی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۷۷، ب سے ۸۰، الف تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ ... الخ (بقیہ عربی عبارت مطابق "جامع العجائب") اما بعد یہ کہتا ہے بندہ خاکسار محمد عبدالحکیم بن قدوہ السالکین مولانا محمد عبدالرحیم قدس اللہ سرہ، یہ ایک مسئلہ ہے بیان میں، پڑھنے نوافل کے ساتھ جماعت کے ایام متبرکہ اور راتوں متبرکہ میں مانند شب قدر و شب برات و شب عاشور"۔

اختتام: ہر شب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ یسین ایک بار اور بعد سلام کے ایک ہزار اور ایک بار بحضور دل یا حلیم یا حلیم پڑھے۔ حق تعالیٰ اس جاسے وبا دفع کرے اور صحت و عافیت بخشے۔ فقط آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: اس میں شب ہائے متبرکہ میں مختلف نوافل پڑھنے کی حلت و حرمت پر بحث کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۰۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966 - 138

مصنف: نامعلوم

عنوان: کتاب النساء

تقطیع: ۴/۱ ×۱۴ ۳/۲ ۱۱ ، س م

اوراق: ۲۵۸

سطور: ۷

خط: نسخ، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد ۔ ناقص الاول ۔ بے حد کرم خوردہ ۔ آب رسیدہ ہونے کی وجہ سے متعدد اوراق باہم جڑ گئے ہیں ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔

آغاز: "دو شمار سیں اگر دیکھے پہلے تمام ہونیں مدت کے اور اگر دیکھے پچھیں تمام ہونیں مدت کے تو باطل نہیں ہونے اور تمھے صدر شہید کے فتوے دیتے تھے ۔ اس تفصیل سیں لیکن صریح کیا ہے مینیں اور اصلاح مینیں وہ ناچیز کی مخالف ہے"۔

اختتام: دوسری مرتبہ نماز سیں فارغ ہونیں کے اول تو روا ہے کہ نا دھوئے اس کوں اور اگر ایسا نہیں تو اس پر ہے کہ دھوئے اس کوں اور پاک کرے اسیں طرح فتح القدیر اور بحر رائق میں ہے ۔ واللہ اعلم باصواب والیہ المرجع والماب الحمد للہ رب العالمین والصلواہ علی خیر خلقہہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واہل بیتہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد"۔

مندرجات: اس رسالہ میں عورتوں کے حیض، نفاس اور حمل وغیرہ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۱۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966 - 136

مصنف: یقین دکھنی

عنوان: فقہ نور ایماں

تقطیع: ۲/۱ x ۲۲ ۲/۱ ۳ ، س م

اوراق: ۵۹

سطور: ۲۰

خط: نسخ، معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد ۔ ناقص الاخر۔ کرم خوردہ ۔ آب رسیدہ ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام ۔ آخری ورق کا ایک حصہ ضائع ہو چکا ہے ۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بنام خالق ذی الطول منان شروع کرتا ہوں فقہ نور ایمان
بحق سید سالار محشر مدد فرماں کہ بولوں فقہ اکبر

Marfat.com

فقاہت مشعل راہ یقیں ہے — فقہ سوں رونق اسلام دیں ہے
فقیہاں قرب حق سوں مستفید ہوئیں — فقاہت سوں سعید اور شہید ہوئیں
-اختتام: "ہدایہ میں ہے یہ مسلہ معین — مطالعہ کرکے دیکھو ہوئے مبین
ولے وہ منفرد لاحق کے مانند — پڑے نہیں کچھ نمازیں گر بداند
قراءت کی قدر کچھ واں مکث کر"

-مندرجات: اس منظوم رسالہ میں فقہ کے عام مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔

سلوک و آداب

سلسلہ نمبر: III
مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 203
مصنف: سید پیر محمد قادری اقدس
عنوان: عشق اللہ
تقطیع: ۲۶½ x ۱۵½، س م
اوراق: ۳۶
سنہ تصنیف: ۱۱۴۶ھ بمقام بیجاپور
خط: نسخ
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات و تخلص سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام
آغاز: "اللہ کوں حمد ان ہیں کل بے حد ہیں صلوٰۃ (کذا)
احمد اوپر بھی آل پر اصحاب پر بھی والسلام
حق ذات و علم حق نبی بنیاں ہیں وصف کردگار
آل نبی اسماء حق افعال حق حضرت کے یار
حق ہے عیاں دیکھو تمیں پر توں واللہ المثل
حق ہے مثال مہر کی فیاض نور بے بدل
اختتام: "یارب تو اپنے فضل سیں کر کل محبّوں پر کرم

Marfat.com

یارب تو اپنے لطف سیں کل مومنو پر کر رحم
ہے ذات حق کی کل ثنا حضرت نبی اوپر درود
بھے آل و بھے یاراں اوپر تسلیم آں حق ودود "

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: یہ رسالہ دس اسباق پر مشتمل ہے اور ان میں بیعت کے اسرار بیان کیے گئے ہیں۔ اقدس نے اپنے پیر کا نام عبدالرحمن بیجاپوری تحریر کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۱۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 991

مصنف: شیخ الہامی

عنوان: گلشن اسرار

تقطیع: ۴/۱ x۲۶ ۲/۱ ۱۷، س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۱۸

سنہ تصنیف: ۱۳۰۲ھ

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: چاند خاں

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ کنارے خستہ۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مظہر ذات کبریا ہیں ہم مشرق پر تو خدا ہیں ہم
عکس ہم اور شخص رب جہاں ہے بلا کیف آئینہ اعیاں
ہم سے ظاہر سبھی خدائی ہے ہم سے موجود کبریائی ہے "

اختتام: " ثمرہ اس میں وصال حق ہے تمام جس میں سو ذائقہ ہے لذت ہے
دل سے کر سیر ورنہ ہو بیکار چشم ظاہر کی جو بصارت ہے
کہا الہامی مصرع تاریخ بہ یقیں "گلشن بصیرت" ہے "

۱۳۰۲ھ

Marfat.com

ترقیمہ: "ایں نوشتہ غریب فقیر چاند خاں تحریر یافت

نہیں آتا ہے میرے تئیں لکھنا شوق ہے دل میں خوش قلم لکھنا

مندرجات: اس منظوم رسالے میں تصوف کے چند نکات کی شرح بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۱۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 257/6

مصنف: تھانیسری

عنوان: معرفت الٰہی

تقطیع: ۱۶ ×۲۷ ½، س م

اوراق: ۵

سطور: ۹

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۵۹، ب سے ۶۳، ب تک ہے۔

آغاز: "ارے سمجھو نہ پڑ ہرگز خلل میں پڑا ہے کیوں کتابوں کے شغل میں"

اختتام: "ارے کیا ڈھونڈتا پھرتا جنگل میں ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں"

مندرجات: بارہ بند پر مشتمل اس ترکیب بند میں خدا کی معرفت کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ مصنف نے ایک جگہ اپنے دو مرشدوں شاہ محمد غوث اور حافظ ضیاء الدین کا تذکرہ کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۱۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 30

مصنف: سید محمد حسینی گیسو دراز

عنوان: شکار نامہ

تقطیع: ۲۰ ×۱۳ ½، س م

اوراق: ۵

Marfat.com

سطور: مختلف السطور

خط: نسخ

سنہ کتابت: ۱۱۶۰ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: سفید دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ شکار نامہ کا یہ نسخہ اس مجموعے کے حاشیوں پر ورق ۳۱، ب سے ۳۵، ب تک ہے

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے مسئلہ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ عزیزیوں فرماتے ہیں..... باپاں کے ہور سات مانواں کے ہمیں چار فرزنداں تین تن کے کپڑے بھانے یکسکوں کپڑے"۔

اختتام: "واسے زرد الو کی بیل ہوئی سو پیکا ملیا اس بیل کوں بچانے لگے۔ سواسے عورت فرزنداں..... سوں اور دنیاں کی گرفتاری میں پڑیا سو بیٹ بچھو کیا، حضرت بندگی مخدوم گیسو دراز فرمانے کہ اپن انہوں تے خیر پڑھوں"۔

ترقیمہ: "تمت تمام"

مندرجات: اس رسالے میں تصوف کے چند نکات کی شرح بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۱۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 30

مصنف: شاہ علی

عنوان: نصیحۃ الزبا

تقطیع: ۲۰x ۲/۱ ۱۳، س م

اوراق: ۵

سطور: ۳

خط: نسخ

سنہ کتابت: ۱۱۶۰ھ

کاتب: شاہ حسین

کاغذ: سفید باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ خستہ۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱۳۲، الف سے ورق ۱۳۶، ب تک ہے۔

Marfat.com

آغاز: " ایں تیرغمت را دل عشاق نشانہ خلقے بتو مشغول تو غایب زمیاں
کہ منتکو زیرم وکہ ساکن مسجد یعنی کہ ترا مظلم خانہ بخانہ "

اختتام: " آپ میں آپ ہو تو لبھانا تو سالک اس پر آپیں عاشق ہونا ہور عاشق ہونے پر اپنا وجود باقی رہتا نہیں، جوں تارے آفتاب کے ان کے محو ہوتے ہیں اچھکر دستی نہیں یو حال گھرتا ہے۔ یوں لو بجا علی ہوتوں یگانہ بعد از سالک پر کچ باقی رہتا نہیں یعنی بکانگی باقی رہتی ہے۔"

دیکھ شاہد کا یو ہے نہایت عاشق معشوق کا یو ہے لطافت

مندرجات: اس رسالہ میں شاہ علی ابن حضرت بابا ابن حضرت امین الدین علی کے ملفوظات تحریر کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۱۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 133

مصنف: شاہ علی جیو گام دھنی

عنوان: جواہر اسرار اللہ

تقطیع: ۱۶x ۱۱، س م

اوراق: ۱۸۰

سطور: ۹

خط: نسخ، عمدہ

سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد - ناقص الاول - آغاز کے پانچ اوراق ضائع ہو گئے ہیں۔ آغاز سے ورق ۷، الف تک شیخ محمد قریشی کا دیباچہ ہے۔ متن ورق ۷، ب سے شروع ہوتا ہے۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ حاشیوں پر تشریحات درج ہیں۔

آغاز: " مکاشفہ نکتہ اول در عقل

آپیں کھیلوں آپ کھلاوں آپیں آپس لیکل جاوں

نکتہ دوم

میرا ناوں منجے ات بھاوے میرا جیو منجے پر چاوے "

اختتام: "دو نکتہ

یہ جو کنڈالا دیکھنی عالم یو نہیں جان جھانجھوں نیں دکھائی جیوں توں نرت کنڈالا جان

ترقیمہ: " خاتمہ الکتاب جواہر اسرار اللہ تمت تمام شد کار من سرانجام شد "

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۱۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 243/8

مصنف: صوفی عبدالباقی

عنوان: آئنہ حق نما

تقطیع: ۲/۱۳ x ۲/۱۴، س م

اوراق: ۱۶

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۸۳ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ولایتی مٹیالا باریک

روشنائی: سیاہ و بنگنی

مہریں: ہر صفحہ پر واٹر مارک سے "۱۸۷۴" کندہ ہے۔ علاوہ ازیں دو سیاہ مہریں ثبت تھیں جنہیں رگڑ کر مٹا دیا گیا ہے۔

کیفیت: ناقص آلاخر۔ کرم خوردہ۔ بے حد خستہ۔ تمام اجزاء منتشر ہو چکے ہیں۔ تمام اوراق کے کنارے ٹوٹ چکے ہیں۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱، الف سے ورق ۱۶، ب تک ہے۔ یہ مجموعہ صوفی عبدالباقی کے مندرجہ ذیل رسائل پر مشتمل ہے۔

۱۔ آئنہ حق نما۔ ورق ۱، الف سے ۱۶، ب

۲۔ رسالہ فقیراں۔ چار پیر و چار خانوادہ (شجرہ) ورق ۱۷، الف سے ۲۲، الف

۳۔ رسالہ سوال و جواب در تصوف۔ ورق ۲۲، الف سے ۳۶، الف

۴۔ رسالہ توبتہ النصوح۔ ورق ۳۶، الف سے ۳۹، ب

۵۔ شجرہ خاندان چشت۔ ورق ۳۹، ب تا ۴۲، ب

آغاز: "حمد و سپاس حدائش بے قیاس اس رب الناس کو زیبا ہے کہ اس نے اپنی بے نیازی سے کل مخلوقات"۔

اختتام: "احدیت سے پناہ مانگتا رہے اور بغیر بد فعلی کے بھی ڈرتا رہے اور خوف کھاتا رہے"۔

ترقیمہ: "یہ رسالہ مسمی آئنہ حق نما جا تاریخ ۱۶ ماہ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ روز چہار شنبہ کو اختتام ہوا"۔

مندرجات: ورق ۱، ب پر مصنف نے لکھا ہے کہ اس نے اپنے مرشد حضرت مہتاب شاہ کانپوری کے حکم سے مریدوں کی تربیت کے لیے یہ رسالہ تحریر کیا۔

سلسلہ نمبر: ۱۱۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 1192

مصنف: شاہ کریم اللہ عاشق

Marfat.com

عنوان: گلشن راز جنت

تقطیع: ۱۷x ۱۰ ، س م

اوراق: ۱۱

سطور: ۹

سنہ تصنیف: ۱۳۱۱ھ

خط: نسخ آمیز نستعلیق

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الاوسط و آخر۔ کرم خوردہ۔ کنارے چوہوں کے کترے ہوئے۔ درمیان کے دو اوراق، ورق ۵ اور ۶ ضائع ہو گئے ہیں۔ خستہ و بوسیدہ۔ پہلے ورق کی بڑ پیپر سے حوضہ بندی کی گئی ہے۔ سرلوح پر سیاہ روشنائی سے بیل بوٹے بنائے گئے ہیں۔ بقیہ اوراق پر سیاہ باریکا ہے۔

آغاز: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمد اور سپاس مطلق خاص ذات مطلق کے تئیں لائق ہے کہ انسانوں کو خلیفہ اپنا بنا کر علم کمال اپنا سکھایا اور ظہورات عالیہ معانی بطون اپنے اوپر بایں خاص بصیرت کے کھولا اور ان کے علم کی روشنی نظارہ سے دیا اور ظاہر و باطن“۔

اختتام: ابدال: لغت میں ساتھ زبر کے بمعنی فقیر اور کار دنیا ترک کرنے کو لکھتے ہیں اصطلاح میں سات ولی ہیں کہ حفاظت سات اقلیم کی انہی کے اوپر ہے۔ فقط“۔

مندرجات: اس رسالے میں اصطلاحات تصوف کی شرح بیان کی گئی ہے۔ رسالے کے مولف کا پورا نام شاہ کریم اللہ عاشق چشتی قادری، سہروردی، نقشبندی تھا اور وہ سید شاہ محمود میاں چشتی احمد آبادی گجراتی کے خلیفہ تھے۔

سلسلہ نمبر: ۱۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967 - 163

مصنف: غلام قادر شاہ غلام بٹالوی

عنوان: رمز العشق

تقطیع: ۱۳x ۱/۲ ۱۵ ، س م

اوراق: ۸

سطور: ۱۳

Marfat.com

ہ تصنیف: ۱۲۰۴ھ
ط: نستعلیق اوسط
ہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
ب: احمد بخش
غذ: مٹیالا، دبیز
وشائی: سیاہ
یفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ دریدہ۔ آب رسیدہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام

ناز: „ وہی وہی نا دوجا کوئی پرکھت ہو یا محمد ہوی
احد محمد ایک پچھانوں ایک دیکھو ایک ہی جانوں
حمد کہو اور بہت درود نہو الحامد والمحمود „
ختتام: „ اپنے شہ کا لے کر نام کہیا رمز العشق تمام
رمز العشق کو جس نے جانا بے شک حق کو دیکھ پچھانا
حمد کہو اور بہت سلام اول آخر نیک کلام
یارب صل علیہ وآلہ واجعلنی فی حبہ وآلہ
اللھم بنور جمالہ شرفنی بالمال وقالہ „

زقیمہ: „تمام شد نسخہ مبرکہ در علم تصوف بدالخطا احقر العباد خادم الفقرا فقیر احمد بخش سکنہ (کذا)“

مندرجات: اس منظوم رسالے میں تصوف کے چند مسائل و نکات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۲۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1962 - 164
مصنف: غواصی
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۱۶x ۳ ، س م
اوراق: ۶۱
سطور: ۱۶تا۱۷
سنہ تصنیف: ۱۰۹۰ھ
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ تمام اوراق کو علیحدہ علیحدہ موی کاغذ میں محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: "بسم اللہ ناوں ہے کرتار مہربان بخشیں بخشہنار

ذات قدیم سبحان اللہ محمد نور ظل اللہ

واحد ذات سبحان اللہ نور محمد صفات اللہ

اختتام: "خدائے تعالی اینو کا دل دیکھنا تھا نہ کہ سچ مچ خاتم کیا ہے۔ بے بجاں کالذت خاتم نبی علیہ السلام ہزار پر نود برس تمام ہے۔ معرفت جانے جہ مانیاں پانے روحاں"۔

ترقیمہ: "نوشتہ نماید بحظے غریب نصرالمن اللہ وفتح قریب۔ اگر کسے"

مندرجات: یہ کتاب معرفت وطریقت کے بیان میں ہے۔ کتاب کے آغاز میں غوامی نے اپنے پیر سید میراں کی مدح میں چند اشعار لکھے ہیں اور مزید بتایا ہے کہ اس نے شاہ امین الدین علی کی خدمت میں رہ کر آداب المریدین کی تربیت حاصل کی

سلسلہ نمبر: ۱۳۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 988

مصنف: محمد وفا

عنوان: جنونیہ

تقطیع: ۱۳x ۱۵ ، س م

اوراق: ۵

سطور: ۱۲

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۳۲۹ھ

کاتب: حسن الدین عرف غلام نبی

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ پہلے دو اوراق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۱، الف سے ۵، الف تک ہے۔

Marfat.com

غاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین.....(الخ) بعد ہذا می گوید پابستہ حرص وہوا گرفتار ما سوا محمد وفا کہ روزی ایں فقیر حقیر از نشتہ بود یار موافق و محب سابق سید عبد المجید ایں کلام ہندی خواند و تکلیف کرد کہ معانی ایں کلام ہندی بگوی وبنویس"۔

ختتام: "واز عشق و محبت خویش می نصیب مگردان وآنچہ جز عشق و محبت تست روی ما اراں مگردان بحرمت النبی آخر الزماں صلی اللہ وعلیہ والسلام وسلم"۔

رقیمہ: "وتمت تمام شد بتاریخ نوزدہم شہر شوال المکرم یوم اربعہ ۱۳۱۹ ہجری نبوی راقم الحروف اضعف العباد غلام نبی"۔

مندرجات: اس رسالے میں خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے ملفوظات کی فارسی میں تشریح کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۲۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973 - 197

مصنف: محمد اشرف

عنوان: معجز عیسوی

تقطیع: ۲۳x ۲۰ ، س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۱۳

سنہ و مقام ترجمہ: ۲ شوال ۱۲۵۶ھ بمقام سری رنگ پٹم

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: ۱۳۷۲ھ

کاتب: محمد قدرت رحیم

کاغذ: سفید، چکنا دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ مجلد۔ آغاز کے ۲۷، اوراق پر فہرست مضامین اور آخری ۹، اوراق میں اشاریہ ہے یہ اوراق متن سے علیحدہ ہیں اور بعد میں ملحق کیے گئے ہیں۔

آغاز: "جو لفظ کہ بہارستان معنی کے باغبان کی فیض ایشان زبان سے نکلتا ہے اس کا رسیلا پہلا پھل جل و علی کی حمد ہے جو شرینی کے شوق رکھنے والوں کے مذاق کو چاشنی بخشتا ہے"۔

اختتام: "اس باب میں بہت سی مثالیں اور نظیریں ہیں عند المحقیق والشہود (یعنی تحقیق اور شہود کے نزدیک) جو بصیرت والے شخص کو انشاءاللہ (اگر اللہ تعالیٰ چاہے) روشن اور ظاہر ہوں گے"۔

ترتیب: "کاتب الحروف بندہ اثیم محمد قدرت رحیم غفر اللہ لہ، ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ"۔

مندرجات: شیخ برہان بن محمد کبیر بن علی صدیقی گجراتی کے ملفوظات کو عبد المنی الحسنی الحسینی نے روائح الانفاس کے عنوان سے

Marfat.com

مرتب کیا تھا۔ محمد اشرف ولد حاجی محمد نے "روانج الانفاس" کا اردو ترجمہ کیا ہے اور اس کا عنوان معجز عیسوی رکھا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۲۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971 - 30

مصنف: شاہ محمد نور دریائی جمجاہ

عنوان: تذکرہ الوجودات

تقطیع: ۲۰x ۲/۱ ۱۴ ، س م

اوراق: ۲۵

سطور: ۱۵

خط: نسخ، معمولی

سنہ کتابت: یہ رسالہ جس مجموعے میں شامل ہے اس میں ایک اور رسالہ "ختم نامہ" بھی ہے۔ جس کے ترقیمے میں کاتب نے اپنا نام شاہ حسین اور سنہ کتابت ۱۱۶۰ھ تحریر کیا ہے۔ چونکہ "تذکرہ الوجودات" اور "ختم نامہ" کا خط یکساں ہے لہذا "تذکرہ الوجودات" کا سنہ کتابت بھی ۱۱۶۰ھ قرار دیا جاسکتا ہے۔

کاتب: شاہ حسین

کاغذ: ہلکا مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۶۴، ب سے ۹۰، ب تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یو تن واجب الوجود پانچ عناصراں سوں مستفید ہوا ہے مائی، پانی، آگ، بارا، خالی ظاہر کا امر لازم ہوا ہے اس پر ... یہاں کا نفس امارہ اس کا مقام شیطانی، اس کی عقیل قیاس اس کا فرشتہ موکل مہتر میکائیل، اس کی بات شریعت"۔

اختتام: "ہرچہ می خواہد ہم دریں بجوید و دیگر وہم ناصر خود شاہد وقایدہ ظلمت (کذا) بمہدایت حق تمام اسرار ذات مطلق دریں کشاف حق الحقیقت روی خواہند نمود عاشق صادق الاخلاص والعقیدہ باید بود والسلام"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: اس رسالہ میں ذات باری تعالی کے اسرار اور موز کو تصوف کی روشنی میں سلجھایا اور سمجھایا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۲۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 260/42

Marfat.com

مصنف: وجیہ الدین وحدی

عنوان: پنچھی باچا

تقطیع: ۲۷x۱۹ ، س م

اوراق: ۱۲۱

سطور: ۱۴تا۱۶، دو کالمی

خط: نسخ معمولی

سنہ کتابت: ۱۱۲۳ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ دوہری سرخ حد ولیں۔ ترک کا التزام۔ آغاز سے ورق ۳۳تک کا کاغذ بقیہ کتاب کے کاغذ سے مختلف ہے ان ابتدائی اوراق پر حد ولیں بھی نہیں ہیں۔ متن سے پہلے ایک ورق پر مسلم نسیانی نے لکھا ہے کہ۔ ”۱۱۲۳ میں میسور سے حاصل ہوا، نہایت نادر نسخہ ہے“۔ اس کتاب کا تاریخی نام خاصی کتاب ہے جس سے ۱۱۲۳ھ مستخرج ہوتے ہیں۔ اس نسخہ میں متعدد مقامات پر ترمیم و اصلاح کی گئی ہے جو کہ بخط مصنف ہونے کی دلیل ہے۔

آغاز: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر حمد سوں حق کے بلند آواز کر
شوق سوں ایسا اوچھا یا ایک چھا جی رہے ترلوں کا عالم لو بہا “

اختتام: اس منے یارب مرا ہوتا ہے کام شکر ہے جو ہوئی پنچھی باچا تمام
جب کیا تاریخ کا اس کی حساب تب ہوا میزان میں خاصی کتاب “

ترقیمہ: ”تمت تمام شد منطق الطیر“

مندرجات: یہ فرید الدین عطار رحمہ اللہ علیہ کی مشہور کتاب منطق الطیر کا منظوم ترجمہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 987

مصنف: وجیہ الدین وحدی

عنوان: پنچھی باچا

تقطیع: ۱۵ x ۹½ ، س م

اوراق: ۳۲

سطور: ۳

Marfat.com

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: امام الدین

کاغذ: زردی مائل، چکنا باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں

کیفیت: کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ دوہری سرخ جدولیں۔

آغاز: "اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر حمد سوں حق کی بلند آواز کر

اختتام: "جب کیا تاریخ کا دل میں حساب تب ہوا میز انمیں کیا خاصی کتاب

مندرجات: اس نسخہ کے کاتب امام الدین نے پنچھی باچا کے تمام ابواب کے موضوعات کو ۳۲، اشعار میں نظم کر کے نسخہ کے میں تحریر کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973 - 155

مصنف: وجیہ الدین وجدی

عنوان: پنچھی باچا

تقطیع: ۳ x ۲ 1/2 ، ۱۲ س م

اوراق: ۱۶۴

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ناقص الاول۔ ترک کا التزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ دریدہ۔

آغاز: "دیکلی پر آل نسدن جوش تھا یعنی نا کچھ طمع کا واں ہوش تھا

اختتام: "جب کیا تاریخ کا دل میں حساب تب ہواں میز انمیں کیا خواصی کتاب

ترقیمہ: ہذا نسخہ دقائق منطق الطیر ہندی نامش پنچھی باچا من کلام شیخ فرید الدین عطار و مرشدی شیخ وجدی صاحب نور اللہ قدرہ بوقت سہ پہر در ساعت نیک بروز چہار شنبہ تاریخ شہر شوال دہم اختتام یافت"۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۲۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 992

مصنف: وجیہ الدین وجدی

عنوان: پنچھی باچا

تقطیع: ۱۳ ۱/۲ x۲۳ ۱/۲ س م

اوراق: ۳۰

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

مہریں: ورق ۳، الف پر دو سیاہ مستطیل مہریں ثبت ہیں جن میں سے پہلی مہر میں "محمد ضیاء الدین ۱۲۶۹" اور دوسری مہر میں "غلام محمود" تحریر ہے۔

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: چرمی جلد سنہری کام سے مزین، معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ نچلا کنارہ چوہوں نے کتر لیا ہے۔ سر لوح طلائی، دوہری سرخ حد ولیں۔ سیاہ باریکا۔ ورق ۱، الف سے ۲، الف تک امام الدین نامی شاعر کی مختصر نظم درج ہے جس میں اس نے پنچھی باچا کی خصوصیات گنوائی ہیں۔ ورق ۱۲۹، اور ۱۳۰ جدید العہد مکتوبہ ہیں ان میں کسی نے اس ناقص الاخر نسخہ کے بقیہ متن کو تحریر کیا ہے۔

آغاز: "اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر — حمد سوں حق کی بلند آواز کر"

اختتام: "جب کیا تاریخ کا دل میں حساب — تب ہوا اس میزان میں خاسی کتاب"

سلسلہ نمبر: ۱۲۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 260/43

مصنف: وجیہ الدین وجدی

عنوان: پنچھی باچا

تقطیع: ۱۵، x۲۰ ۱/۲ س م

اوراق: ۱۲

سطور: ۱۰ دو کالمی

خط: نستعلیق، شکستہ آمیز

Marfat.com

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ناقص الاول والاخر۔ سرخ وسیاہ جدولیں۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ آغاز کا ایک ورق ضائع ہوا ہے۔

آغاز: "ہے مزہ سب سوں او پروردگار نام سے قدرت کو اس کی انت یار"

اختتام: "حیف کہا دل میں کہ اے ذوالجلال لوٹتی میں آنی مہیں پر سات سال

سلسلہ نمبر: ۱۲۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 245/9

مصنف: شاہ ولی اللہ قادری

عنوان: رسالہ وجودیہ

تقطیع: ۲۸ ۱/۲ x ۱۸ ۱/۴ ، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۵

خط: نسخ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ شکستہ۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۱، الف سے ۳، ب تک ہے۔

آغاز: بداں اے عزیز کہ رسالہ وجودیہ تصنیف شاہ سفر اللہ قدس اللہ سرہ العزیز برائے طالب خود بیان فرمودہ است"۔

اختتام: "پھیرے یو نظم ہور کرے اس کوں یاد تو کر فاتحہ سوں ولی کوں تو شاد"

ترقیمہ: "تمت تمام کار من تمام شد"۔

مندرجات: یہ شاہ سفر اللہ کے فارسی رسالہ وجودیہ کا منظوم ترجمہ ہے۔ مترجم نے اپنے مرشد کا نام شاہ حبیب اللہ قادری بتایا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۳۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 260/38

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۸ ۱/۲ x ۱۱ ۱/۴ س م

اوراق: ۶

سطور: ۱۴

خط: نسخ معمولی

سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد - ناقص الاول والاخر - معمولی کرم خوردہ - ترک کا التزام - خستہ - اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۴۲، الف سے ۴۷، ب تک ہے

آغاز: "یہ کر سر سر آپ جراوے بن جان من تھیں شرک کا وے"

اختتام: "یہ سب ایک حقیقت ہے گی وہی دکھاوے دیکھیو جیویں"

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں مکاشفہ عقل، مکاشفہ حقیقت، دلیل اثبات اور وجود مطلق کا بیان کیا گیا ہے - ورق ۴۵، ب پر ایک جگہ سلطان العارفین شاہ علی جو اور شاہ حسینی کے اسماء تحریر ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 202/22

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۴ x ۳ س م

اوراق: ۲

سطور: ۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکانیلا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الاول۔ معمولی کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۲۷۱، ب سے ۲۷۲، ب تک ہے۔

آغاز: "واز کار نفی اثبات لاالہ الااللہ دل سے نکالے اور سر کو آسمان طرف بلند اٹھا کر وہاں سے دل پر ضرب کرے"۔

اختتام: اگر نور دل سے سفید رنگ ظاہر ہووے و مائل بہ زردی رہے تو وہ نور دل کا ہے جو دل میں تجلی کیا ہے۔

مندرجات: یہ رسالہ ذکر خفی کے بیان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 855

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲/۱ x۱۳ ۳ ، س م

اوراق: ۵

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۱۳، الف سے ۱۸، الف تک ہے۔

آغاز: "جان کہ ذات من حیث ہستی محض ہے اور اس ہستی کو نہ ساتھ اعتبار یقین کے اور نہ ساتھ اعتبار لایقین کے غیب ہویت کہتے ہیں"۔

اختتام: "خلق آدم علی صورتہ من عرف نفسہ، فقد عرف ربہ۔

بالاتر ازیں سخن چہ گونم خود را بشناس من چہ گو

مندرجات: اس رسالے میں انسان کی غرض خلقت اور دیگر مخلوقات پر انسان کی برتری کے اسباب و علل بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۳۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 245/14

مصنف: نامعلوم

مکان: قرب فرانس

قطع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲ ۱۵ ، س م

اوراق: ۴

سطور: ۱۰

خط: نستعلیق، معمولی

زمانہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

آغاز: بادامی مائل سفید

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۱۴، الف سے ۱۷، الف تک ہے۔

انجام: ”وہ سلطان دوجہاں کا اول بیخود اور بے ہوش تھا سو اس مقام کا نام ہاہوت کر رکھا اس بیخودی سے نظر کے حال میں آیا

اختتام: ”نور کے حال میں رہ کر معلوم (کذا) سے گزرا تب ذات ہوتا ہے جیسا کہ خواب میں دیکھتا ہے۔ یوں اس کا بھید ہے“۔

تعلیقہ: ”تمام شد رسالہ سلطان ثانی ارشاد طریقہ چشتیہ قرب فرانس یعنی حق فاعل و بندہ واسطہ جیسا کہ حق دیکھتا ہے بندہ کی آنکھوں کے واسطہ سے اور حق سنتا ہے بندہ کے کانوں کے واسطہ سے“۔

اندراجات: اس رسالے میں تصوف کے چند نکات کی شرح کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 856

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

قطع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲ ۱۳، س م

اوراق: ۲۸

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، عمدہ

Marfat.com

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: زردی مائل، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۱۸، الف سے ۴۷، ب تک ہے۔
آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کاملین نے ذات کے مراتب از روئے کشف تحقیق کیے ہیں وہ یہ ہیں۔ ہاہوت وہ عالم ہے جہاں نہ اپنی خبر نہ اس بیخبری کی خبر"۔
اختتام: "نہ لیلی رہے اور نہ مجنوں رہے فقط درمیاں ایک مضموں رہے
نہ ساغر رہے اور نہ ساقی رہے سوا تیرے کوئی نہ باقی رہے"
ترقیمہ: "تمت تمام شد"
مندرجات: اس رسالے میں فلسفہ و تصوف کی رو سے وحدت الوجود کی تفسیر و توضیح نہایت عام فہم مثالوں سے کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/9
مصنف: نامعلوم
عنوان: اسرار خفی
تقطیع: ۲۸ ½ x ۱۸ ¼، س م
ورق: ۱
سطور: ۱۵
خط: نسخ
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: ہلکا بادامی، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: ناقص الاخر۔ ترک کا التزام۔ کنارے دریدہ۔ خستہ
آغاز: "سزاوں اسی جن محمد کا نور (کذا) نور سیتی کیا ہے ظہور"
اختتام: "کہیں میں ہوں شاہ ہور کہیں میں گدا کہیں میں ہوں بندہ کہیں میں خدا"
مندرجات: یہ فارسی رسالہ اسرار خفی کا منظوم ترجمہ ہے۔ اس میں تصوف کے چند نکات بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/14

مصنف: نامعلوم

عنوان: درّالاسرار

تقطیع: ۱/۲ ۱۳ x ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۸

سطور: ۲

خط: شکستہ، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۲۵ھ

کاتب: نامعلوم

مہریں: لوح پر سیاہ مہر ثبت ہے جس میں "محمد عزیزالدین خاں" تحریر ہے۔

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ناقص الاول۔ آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ کنارے چوہوں کے کترے ہوئے۔ اس مجموعے میں زیر نظر رسالہ ورق ۱، الف سے ۸، الف تک ہے۔

آغاز: "یعنی او سلطان اپنی ذات کے دریا میں چھپلا از گنج رکھا تھا بقا کے موتیوں سوں بھر کر اس عالم میں یکایک اس گنج کی طرف نظر کیا"۔

اختتام: "اتنے چ اشارت بس ہے اس اشارت کوں پاہو اس رسالہ کوں خوب سا خاطر میں لاہو اس کے بھید کوں جاننا بہتر ہے"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من نظام شد ایں رسالہ جا تاریخ دونم شہر جمادی الثانی ۱۲۲۵ھ بروز پنجشنبہ تحریر یافت"۔

مندرجات: اس رسالے میں تصوف کے رموز و نکات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 41/1

مصنف: نامعلوم

عنوان: مجذوب السالکین

تقطیع: ۳۰ x ۱۱، س م

اوراق: ۹۱

Marfat.com

سطور: ۹
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: ۱۱۳۴ھ
کاتب: غلام علی
کاغذ: ہلکا مٹیالا، چکنا باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: چرمی جلد - کرم خوردہ - ترک کا التزام
آغاز: "شروع کرتا ہوں میں ناؤں سے اس کے کہ وہ ایک ناؤں رکھتا ہے جس نام سے بولائیو سر اوپر لیاتا ہے"۔
اختتام: "اگر مسلمانی اور ہندی کتاباں کا اور بیدوں کا مذکور کرتا تو عبارت دراز ہوتی اس واسطے اب مختصر بھلا ہے کہ ہر ایک کے فہم میں بیگی آوے گا"۔
اترقیمہ: "تمام شد رسالہ مجذوب السالکین بتاریخ بیست وپنجم ربیع الثانی ۱۱۳۴ھ در بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد فقیر سراپا دلگیر غلام علی صورت اتمام یافت"۔
مندرجات: اس رسالہ میں شریعت، طریقت، معرفت اور کرامات کے مابین تطبیق کی گئی ہے نیز یہ کہ مصنف نے اس ضمن میں ویدک فلسفہ کو بھی استعمال کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 989
مصنف: نامعلوم
عنوان: رسالہ معین العاشقین
تقطیع: ۲۳x ۱۵، س م
اوراق: ۴
سطور: ۱۷
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: ۱۱۳۰ھ
کاتب: حسن الدین عرف غلام نبی
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: کرم خوردہ - ترک کا التزام - دو اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے - اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۸، الف سے ۱۱، الف تک ہے۔

Marfat.com

ابواب: "چھ درشن: نفس، دل، روح، سر، نور، ذات۔ پانچ عناصر، پچیس گن، پانچ ذکر، ایک محبت چھتیس پاکھنڈ خدا الگ انپڑنے کا طریق یو ہے۔ اول نفس سوں ملنا براں دل میں کوئی دن رہنا دل پاک کر کر دل میں روح کو پانا روح میں سر کو پانا سر میں نور کو پانا"۔

اختتام: "پنجم گروہ سلیمانیہ از خواجہ سلمان فارس، ششم گروہ شریحیہ از خواجہ شریح، ہفتم گروہ بدیہیہ ہم محمدیہ نامند از محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔

مندرجات: اس رسالہ میں اشغال واذکار کے مراتب بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 990

مصنف: نامعلوم

عنوان: سرّ الغنا

تقطیع: ۱/۲ ۸ x ۱۵، س م

اوراق: ۳

سطور: ۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: ناقص الاخر۔ ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ خستہ۔ کنارے دریدہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر رسالہ ورق ۵، الف سے ۷، ب تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صلی علی محمد وآلہ ووارث حالہ وصحبہ الکریم۔ اے محرمی طریقہ محرمیہ کے عرفک اللہ بسرّ الاسماء عارف کرے تجھے اللہ تعالیٰ معرفت سے اسما کے ساتھ نور یقین کے اب جانیے کہ اسماء مقدسہ باری تعالیٰ کے دو قسم پر ہے ذاتی وصفاتی"۔

اختتام: "ذات حق کے دوران سب کی ہے اور منزّہ ادارک سے عقول وافہام کے اور متعالی احاطی سے خیالات وادہام کے اس سخن سے لازم نہ آوے، نفی شہود ذات کی اور محبت"۔

مندرجات: اس رسالہ میں تصوف کے چند نکات کی شرح بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 990

Marfat.com

مصنف: نامعلوم

عنوان: برہان الاسرار فی کشف الاخیار

تقطیع: ۱/۲ ۸ x ۱۵، س م

اوراق: ۵

سطور: ۳

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ کنارے دریدہ۔ خستہ۔ ترک کاالتزام۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱، ب سے ورق ۵، الف تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صلی علی... (الخ) نکتہ طریقہ محرمیہ کے محرر محقق اور محتجب نہ رہے کہ بحر عرب کی زبان میں آب بسیط مطلق کا نام ہے اور فی الحقیقتہ" سوائے اوس کے ماء مطلق نہیں ہے۔ جب حقیقت مطلقہ آب متعین"۔

اختتام: "وجب ہست ہونا نیستی کا اور نیست ہونا ہستی کا محالات عقلیہ سے کہے گیا بیت:

ہرآں کہ در معانی کشف فائق نکوید کیں بود قلب حقائق"

ترقیمہ: "والخاتمہ بالخیر"

مندرجات: اس رسالے میں تصوف کے چند نکات کی شرح بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 993

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱/۲ ۲۰ x ۱۱، س م

اوراق: ۵۴

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، بختہ رواں

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ آب رسیدہ۔ کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ نسخہ میں جابجاترامیم واضافے کیے گئے ہیں۔ جو بخط مصنف ہونے کی دلیل ہیں۔ اس مجموعے میں زیرِ نظر نسخہ ورق ۱۳، الف سے ۲۲، ب تک ہے۔

آغاز: "اور سچ ہے کہ جب شاہد کی بوج شاہد میں مل گئی تو ہی حل ہوتا ہے جس وقت میں کہ تمام وقتاں اوس وقت کے تصدق"۔

اختتام: "بحث وتکرار کوں (کذا) کیا کہا ہے ہاں صرف ھوالآول ھوالاخر، ھوالباطن ھوالظاہر لایمونون"۔

مندرجات: اس رسالہ میں تصوف کے نکات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 993

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲/۱ ۲۰x ۱۱، س م

اوراق: ۲۲

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱، الف سے ۲۲، ب تک ہے۔

آغاز: "حضرت شجاع مرزا صاحب قبلہ سلمہ اللہ مدظلہ اللہ کا فرماناکہ جواری کی راس میں نہو نگا دانہ۔ اون کے ارشاد کے طفیل سے اوس کا مطلب یوں شگفتہ ہوا کہ اول جواری کی راس سو خطروں کا"۔

اختتام: "جب تک کہ حرف پر نگاہ ہے تب تک حرف کی صورت نگاہ میں ہے جبکہ حرف پر سے نگاہ اٹھایا تو حرف کی صورت نگاہ میں رہنگی..... نہیں رہیں گی اس واسطے حرف پر نگاہ قائم کر جہاں حرف پر نگاہ قائم کیا اور حرف"۔

مندرجات: اس رسالہ میں تصوف کے رموز ونکات بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

عملیات

سلسلہ نمبر: ۱۳۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 46/6
مصنف: نامعلوم
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۹/۲ x۳ ۹/۲ ۱۵، س م
اوراق: ۶۳
سطور: ۲۰
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: ۱۸۸۹ عیسوی
کاتب: نامعلوم
کاغذ: زردی مائل دبیز
روشنائی: متن نیلی اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں
کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ناقص الاول
آغاز: ”یہ تمام چیزاں تصدق کر کر روانہ کرنا بعد ایک تعویز گلے میں باندھنا اور دو تعویز دھو کر پلانا“۔
اختتام: ”و جمعہ کا موکل غیناتل جن دریغ، ہفتہ کا موکل عزرائیل جن میحون“۔
مندرجات: یہ کتاب تعویزوں اور عملیات کے بیان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1640
مصنف: نامعلوم
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۱/۲ x۳ ۳، س م
اوراق: ۳۸
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق معمولی

Marfat.com

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔
کیفیت: ناقص الاخر۔ بے حد کرم خوردہ۔ دریدہ و بوسیدہ۔ بیشتر کنارے ٹوٹ کر ضائع ہو گئے ہیں۔
آغاز: "واسناد دعائے اسم ذاتی کو واسطے طالبوں کے لیے احوال پنج بری کا قوم سے مسلمانوں کے ہیں جو دین نعمان کی بنیاں ملی سونی دریاسے ہیں واسطے محبت اور عداوت اور جو مراد کے واسطے چاہے تو ساتھ ترکیب ..کے پڑھے"۔
اختتام: "اگر بخار جاڑے کا ہو تو ---- یسین کا سورہ یک بار یا سہ بار پڑھے لیکن"۔
مندرجات: اس رسالہ میں مختلف بیماریوں کے لیے تعویز لکھنے کے طریقے، مختلف معاملات کو سلجھانے کے عملیات اور جن و پریوں کو قابو کرنے کے اعمال بیان کیے گئے ہیں۔

اصلاح نفس

سلسلہ نمبر: ۳۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1645
مصنف: رفیق احمد ورام پرشاد
عنوان: سرودبا
تقطیع: ۱۷ x ۱۲½ س م
اوراق: ۵۳
سطور: ۱۱تا۱۳
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: ۱۲۲۶ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ خستہ۔ کنارے دریدہ
آغاز: "الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کرنے کا اچھا طریقہ پاس انفاس جایا ہے اور نعت خاص نبی محمد الرسول اللہ صلعم کو جن کی ہدایت سے خلقت کو راہ پر لایا۔ پاربتی جی نے مہادیو جی سے آرزو ظاہر کی کہ مجھ پر مہربانی کر کے کوئی خید بات

Marfat.com

مخلوق کی بیان کی جائے"۔

اختتام: "جو آدمی اپنی جگہ پر ہشیار ہے اور کم سونے کم کھاوے اور مالک کی عبادت کرے ایسا آدمی سرود ہے کاملی ہوتا ہے"

ترقیمہ: "تمام شد "سرودہا" بتاریخ نہم چہارم جمادی الثانی ۱۲۳۱ ہجری یوم پنجشنبہ مقام اسلام نگر۔ مترجمان رفیق احمد مدرس و رام پرشاد مدرس ہندی اسلام نگر"۔

مندرجات: یہ سنسکرت کتاب کا ترجمہ ہے اس کتاب میں اصلاح نفس کے ۲۶۹ طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

ردود و مناظرہ

سلسلہ نمبر: ۳۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/5

مصنف: اولاد حسن قنوجی

عنوان: ہدایت المومنین

تقطیع: ۱۲ ½ x ۱۳ ½ س م

اوراق: ۴۵

سطور: ۱۱

سنہ تصنیف: ۱۲۳۳ھ

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۸۳۸ء

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ بیشتر اوراق کو دونوں طرف بڑ پیپر لگا کر محفوظ کیا گیا ہے۔ ورق ۴۵، ب سادہ ہے۔

آغاز: "اس کتاب میں برائی ہدایت کی ہے ان کاموں اور چیزوں کی جو محرم کے مہینے میں ہندوستان کے عوام اور خواص اپنی خواہش نفس اور شیطان کے وسواس سے کرتے ہیں"۔

اختتام: وہ حجاب اب رسم و عادت کا اٹھادو کہ تا مضمون بھی دیوے دکھائی
اگر اس پر نہ بوجھو بوجھل ہو خدا نے مہر ہے دل پر بٹھائی
حسن خاموش ہو اچھا بہت ہے جسے چاہے خدا دیوے سجھائی

ترقیمہ: تمام شد بخاطر دوست مخدوم بخش، ہذا النسخہ ہدایت المومنین تحریر یافت۔ تاریخ نہم ماہ جون ۱۸۳۸ء"

مندرجات: مطابق آغاز۔ یہ مخطوطہ، مطبوعہ نسخہ کی نقل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 800

مصنف: عبدالقادر

عنوان: الحق الجلی

تقطیع: ۴/۱x۱۲ ۳/۲ ۳، س م

اوراق: ۱۲

سطور: ۱۸

سنہ تصنیف: ۱۳۰۳ھ

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۳۰۳ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید، چکناولاتی

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ آخری ورق دریدہ

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ رب العالمین۔ (الخ)۔ فقیر حقیر عبدالقادر ابن قاضی شیخ احمد غفراللہ لہما کہتا ہے کہ ان دنوں سنہ تیرہ سو تین ہجری ماہ ربیع الاول میں مولوی علی احمد پنجابی اور مولوی عبدالقادر"۔

اختتام: "اس عقیدہ مذکورہ کے جو ضروری بات ہے اثبات پر اکتفا کیا۔ اللہ تعالیٰ سارے مومنوں کو راہ راست سلف صالحین کی دکھاوے اور اس پر چلاوے اور سنت نبوی کے ساتھ بے ادبی کرنے سے بچاوے۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"۔

ترقیمہ: "مرقوم ہفتم جمادی الثانی ۱۳۰۳ ہجری مطلع"۔

مندرجات: اس رسالہ میں مصنف نے مولوی علی احمد پنجابی و مولوی عبدالقادر کوٹ کھچی کے رفع یدین و آمین بالجہر سے متعلق عقاید کی بدلائل تغلیط کی ہے۔ مصنف نے یہ رسالہ لکھ کر شاہ رفیع الدین دہلوی کی خدمت میں پیش کیا تھا جس پر انہوں نے اپنی خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 243/7

مصنف: شاہ محمد اسمعیل شہید

عنوان: تقویت الایمان

تقطیع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲، ۱۵، س م

Marfat.com

اوراق: ۴۹
سطور: ۱۶
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: محبوب علی انصاری
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور خاص خاص الفاظ سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: کرم خوردہ و آب رسیدہ۔ تمام اوراق الگ الگ ہیں۔
آغاز: "الٰہی ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہم کو تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین جایا اور سیدھی راہ چلایا اور اصل توحید سکھائی"۔
اختتام: "اور محمد رسول اللہ کا مضمون خوب تعلیم کراو۔ بدعتی بدمذہبوں میں سے نکال کر سنّی پاک متبع سنّت کر۔ آمین۔ رب العالمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"۔
ترقیمہ: "تم الالباب الاول من تنویر الایمان — بندہ محبوب علی انصاری تاریخ نہست و ہشتم ۲۸ شہر صفر المظفر روز چہار شنبہ آخری ماہ مرکوز بوقت برآمدن یک نیم پاس اختتام یافت"۔
مندرجات: اس رسالہ میں توحید کا بیان اور شرک کی مذمت کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 251/5
مصنف: عبدالکریم
عنوان: مخمس در ترک شرک و بدعت
تقطیع: ۱/۲ x۲۵ ۳، س م
اوراق: ۹
سطور: ۱۳
خط: نستعلیق، رواں
سنہ کتابت: ۱۲۵۸ھ
کاتب: سید حیدر علی
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ تقریباً تمام اوراق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "حمد پہلے اس کی جو کرتار ہے — اس کے آگے خلق سب لاچار ہے
اس سوا کوئی نہ بخشنہار ہے — چاہے سو پل میں کرے مختار ہے
ساری خلقت کا وہ سرجن ہار ہے"

اختتام: "کر تو اب عبدالکریم اس کوں ختم — چھوڑ تو تھی جو ہو بد رہ و رسم
ور نہیں تو ——— قسم خوف سے اس کے سدا رکھ چشم نم
——— تجھے بسیار ہے"

رقیمہ: "وقت تمام شد مخمس کہ (در رد شرک) و بدعت است، بروز جمعہ بتریب دوپہر اتمام یافت پنج شہر جمادی الثانی ۲۵۸ ہجری"۔

مندرجات: ۵۹ بندوں پر مشتمل اس مخمس میں ترک شرک و بدعت کی تلقین کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 805
مصنف: سید عبدالفتاح الحسینی القادری
عنوان: تحفہ محمدیہ
تقطیع: ۲۸ ½ x ۱۹ س م
اوراق: ۶۶
سطور: ۱۵
سنہ تصنیف: ۱۲۶۵ھ
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: ۲۸۲ھ
کاتب: محمد جمشید
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ ابتدائی چھ اوراق کی چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔ متن ورق ۳، الف تک ہے اس کے بعد مصنف کی دوسری کتابوں کا اشتہار ہے۔ جلد خوبصورت طلائی کام سے مزین۔ یہ کتاب فضل الدین لکھنؤ کے مطبع واقع معمورہ بنی میں ۱۲۶۵ھ میں طبع ہو چکی ہے۔ زیر نظر قلمی نسخہ اسی مطبوعہ کتاب کی نقل ہے

آغاز: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ---(الخ) اما بعد فقیر حقیر خاکسار خادم الطلاب الراجی الی رحمۃ الباری سید عبدالفتاح الحسینی القادری الدموسید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ، و عن جمیع المومنین سب دیندار صاحبو کی خدمت میں ظاہر کرتا ہے کہ کئی برس سے ایک فرقہ ہند میں پیدا ہوا تھا اور اب کے سال یعنی ۱۲۶۵ھ"۔

Marfat.com

اختتام: "سبھی مومنوں کو ہدایت ملے کہ شرع محمد پہ ہر اک چلے
یہ تحفہ محمد کے دربار میں ہو مقبول تا آخریں سب کہیں
یہ عاصی ہے اشرف نبی کا غلام علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام"

ترقیمہ: "تمت تمام شد۔ کاتب الحروف فقیر حقیر ہیچ میدان محمد جمشید عفی اللہ عنہ، خلف مرحوم صوبہ دار محمد سعید حسب الفرمائش جمعدار محمد گدائی صاحب تحریر یافت، ماہ محرم الحرام تاریخ نہست و ششم روز شنبہ بوقت فجر ۱۲۸۲ ہجری نبوی"۔

مندرجات: اس کتاب میں وہابیوں کے عقائد کی تردید کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 528- 120

مصنف: کرامت علی جونپوری

عنوان: احقاق الحق

تقطیع: ۱۷x ۲، س م

اوراق: ۳۲

سطور: ۹

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ تصنیف: ۱۲۸۱ھ

سنہ کتابت: ۱۲۸۲ھ

کاتب: محمد خلیل الدین صدیقی

کاغذ: سفید، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الاوسط

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ فقیر کرامت علی جونپوری سارے مسلمان بھائیوں کی خدمت شریف میں خصوصاً جن لوگوں کی نیت بخیر ہے مگر دھوکا کھا گئے ہیں ان کی خدمت میں اس رسالہ احقاق الحق میں بعد سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے عرض کرتا ہے"۔

اختتام: "اور ان سے جان و دل سے نفرت کر کے کنارہ کریں کیونکہ شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ہے۔ شریعت اس امداد کی نہیں ہے۔ فقط"۔

ترقیمہ: "تاریخ یکم شعبان المبارک ۱۲۸۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بخط خام خیر الانام کمترین امت محمد خلیل الدین صدیقی عفی عنہ، باتمام رسید"۔

مندرجات: اس رسالے میں بنگلہ زبان کے ایک رسالے نسیم سحر کے بعض مذہبی بیانات کا رد کیا گیا ہے۔ کرامت علی نے نسیم

Marfat.com

سحر کے مصنف کا ارتداد بھی ثابت کیا ہے۔ سید احمد شہید کے بابت بعض لوگوں کا خیال تھا کہ وہ شہید نہیں ہوئے بلکہ کسی غار میں روپوش ہو گئے ہیں۔ کرامت علی نے اس خیال کی بھی تردید کی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 975/5
مصنف: نامعلوم
عنوان: افہام الغافل
تقطیع: ۱۶x۱۱، س م
اوراق: ۸
سطور: ۲
سنہ تصنیف: ۱۳۶۹ھ
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: امام الدین احمد۔ زیر نظر رسالہ دو رسالوں (مولود شریف بہاریہ اور واحسان صادقاں) کے ساتھ مجلد ہے۔ یہ دونوں رسالے امام الدین احمد اکبر آبادی کے لکھے ہوئے ہیں۔ چونکہ افہام الغافل کا خط بھی دیگر دونوں رسائل جیسا ہے لہذا اس کا کاتب بھی امام الدین احمد اکبر آبادی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔
کاغذ: دلائتی، ہلکا آسمانی
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔
کیفیت: تمام صفحات پر سرخ جدولیں۔ عمدہ حالت۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۳۱، الف سے ۳۸، ب تک ہے۔
آغاز: "الحمد للہ کہ یہ رسالہ افہام الغافل ۱۳۶۹ھ نام کہ وہی اس کی تاریخ ہے باہتمام سید محبوب علی دہلی میں مطبوع ہوا۔ مقدمہ حضرات نجدیہ اسحقیہ کے دین و عقل و حیا کا قابل تماشا ہے"۔
اختتام: "اور باقی جس نے اہل علم سے دیکھا کہا کہ ہم نے ان کتابوں کو نہ دیکھا نہ سنا۔ مرتبہ بے حیائی کا یہاں تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین"۔
مندرجات: شاہ اسحٰق دہلوی کے شاگرد مولانا بشیر الدین قنوجی نے تفہیم المسائل کے عنوان سے ایک کتاب لکھی تھی زیر نظر رسالہ تفہیم المسائل کے جواب میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 549
مصنف: میاں محمد یحییٰ نامی نصیر آبادی

Marfat.com

عنوان: مجموعہ ردروافض
تقطیع: ۲۵x ۲/۱ ۱۶، س م
اوراق: ۱۳
سطور: ۴۰
خط: نستعلیق، اوسط
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: نیلا، ولایتی
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مخطوطہ دو کالمی انداز سے لکھا ہوا ہے۔ متن کے چاروں طرف سیاہ باریکا۔ معمولی آب رسیدہ۔
آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال پہ سدہ پوری لعین ہے کہ اصحابوں سے اس کو بغض وکین ہے "
اختتام: " جانے کلمہ کے یہ کہتے بدکلام یہ شیعوں کا دین ہی ہے خاص و عام
اب تو ہو خاموش سنی ختم کر قہر میں معلوم ہو رفضا کی بڑ "
مندرجات: یہ منظوم نسخہ کسی پرسدہ پوری نامی شخص کے سوالوں کے جوابات پر مشتمل ہے۔ اس میں اہل سنت کے عقاید کو برحق اور اہل تشیع کے عقاید کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 528/269-A
مصنف: عبدالحق
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۲۷x ۱۸، س م
اوراق: ۲۱
سطور: ۱۸
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: محمد رحیم الدین
کاغذ: زردی مائل باریک
روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: نسخہ بے حد خستہ ہے۔ آغاز کے چند اوراق جگہ جگہ سے شکستہ ہو گئے ہیں۔

آغاز: "شرع متین اس مسئلہ میں کہ رسول مقبول صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد میری امت کے تہتر فرقہ ہو جائیں گے ایک فرقہ جنتی اور سب ناری ہوں گے"۔

اختتام: باجماع اہل سنت والجماعت زمانہ اصحاب سے لے کر آج تک کل ائمہ کا اس پر فتوی ہے کہ شاتم انبیاء کی توبہ مقبول، توبہ کرے یا نہ کرے ایسا شاتم قتل کیا جائے گا"۔

مندرجات: اس رسالے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں تبرا کرنے والوں کو مختلف علماء کے فتووں اور تحریروں کے مطابق کافر قرار دیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 104

مصنف: نامعلوم

عنوان: قبقاب لال الکذاب

تقطیع: ۱۳x ۱۵ ۱/۲، س م

اوراق: ۴۳

سطور: ۱۵

سنہ تصنیف: ۱۲۷۹ھ

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: بعد از ۱۸۹۳ء

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ پہلے اور آخری ورق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔ آخری ورق پر چند تاریخیں تصنیف درج ہیں۔

آغاز: "ارباب فضل وہنر پر مستتر نہیں کہ مطابق دفعہ ۲۹۸ مندرجہ باب پانزدہم تعزیرات ہند حکام عالی مقام کے احترام تمام ہے کہ کوئی دین اور مذہب کی ملت کسی اہل نحلت یا اصحاب ملت سے نہ الجھے"۔

اختتام: "نیک اور بد کو تطبیق مدد کے سبب برابر گنتے ہیں۔ نیا ملی ہذا بکری اور حیدری جو تعریض رہان موہوم ہونے بطریق یہاں محروم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب"۔

ترقیمہ: "تمام شد واقع ۲۷، جنوری ۱۸۹۳ء یوم جمعہ"۔

مندرجات: اس کتاب میں اہل تشیع کے عقائد کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ مصنف نے یہ کتاب کانپور میں لکھی ہے اس نے لکھنو پر لعنت کی ہے اور اسے دار الشرور جایا ہے۔ آخری ورق پر چند تاریخیں تصنیف درج ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۵۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967_ 95

مصنف: نامعلوم

عنوان: فتوی صریح

تقطیع: ۱۸ ۱/۴ x ۱۱، ۲/۱ س م

اوراق: ۴

سطور: ۲

خط: نستعلیق، رواں

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: حاشیوں پر جابجا اصلاحیں اور اضافے کیے گئے ہیں۔ ان اضافوں اور متن کا خط یکساں ہے۔ جس سے اس نسخہ کا بخط مصنف ہونا ثابت ہوتا ہے۔

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ناقص الاخر

آغاز: "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ ضریح بنانا اور رکھنا اور مرثیہ پڑھنا اور سننا اور عشرہ محرم میں بسبب غم حضرت امامین شہیدین علیہما السلام کے ترک زینت کرنا"۔

اختتام: "جناب سرور کائنات نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر خانہ کعبہ سے بوقت فتح مکہ محو فرمائی تھی۔ اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے، زبان سے منع کریں اور اگر یہ بھی نہیں ہوسکتا، دل میں برا جانیں مگر ایسا شخص ضعیف الایمان ہے حدیث شریف میں آیا ہے من رای منکم المنکر ہ.... الخ روایت کیا اس کو مسلم نے"۔

مندرجات: اس رسالے میں کسی سنی عالم نے ایک فتوے کے جواب میں تعزیوں اور عزاداری وغیرہ کو قرآن مجید، احادیث اور سیرۃ مبارکہ سے حرام ثابت کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 801

مصنف: نامعلوم

عنوان: برق لامع

تقطیع: ۱۳ x ۱۵ ۱/۲، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۷

Marfat.com

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشانی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ اوپری حصہ چوہوں کا کترا ہوا ہے۔

آغاز: "ہوسکتا شکر منعم کی نعت کی رسائی کا قیاس و وہم سے برتر گنہ ذات خدائی کا
رکھا جن تاج کرّ منا بنی آدم کے سر اوپر پہنایا خلعت تکویم احسن دلکشائی کا "

اختتام: "رکھا ہے نام اس رد روافض کا برق لامع پڑھے انصاف کرکر داد دے رفضا — کا
برا کہنے سے کچھ میری غرض (کذا) جتانا مسلمانا نہ یہودی کی دغائی کا "

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں اہل تشیع کے عقائد کا رد لکھا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 587

مصنف: مولوی حیدر

عنوان: رسالہ رد روافض

تقطیع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲ ۱۳، س م

اوراق: ۲۱

سطور: ۲

خط: نستعلیق پختہ رواں

سنہ کتابت: ۱۲۶۰ھ

کاتب: محمد غلام دستگیر

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ جلد چرمی ہے اور اس پر ابھرے ہوئے نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ معمولی کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۳۸، الف سے ۱۵۸، الف تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد خالق مفضل منعام اور صلوٰۃ وسلام امام الانبیاء سید الانام علیہ وآلہ العظام واصحابہ الکرام

Marfat.com

الف الصلوٰۃ والسلام کے یہ تقریر دلپذیر مرشد کی اور مرید کی، مولا (نا) شاہ عبد العزیز دہلوی مرحوم کی تحریر کا ترجمہ ہے
اعلیٰ سے ادنیٰ تک سب کی سمجھ میں آوے اور ہر ایک سنی اس سے نفع پہنچانے والے کے حق میں دعائے خیر زبان
لاوے"۔

اختتام: "یہ مذہب اچھا ہے یا وہ مذہب کہ جس میں ملائکہ انبیاء کی تنقیص ہو اور آئمہ اچھے برے ہوں اور صحابہ سے بغض رکھ
مین ایمان ہو، بھلا ہے جو جو تم نے ہم سے پوچھا ہم نے تم کو جانے۔ اب تشریف لے جاو تمہارا حافظ ناصر خدا ہے"

ترقیمہ: "تمت بالخیر۔ تمام شد رسالہ ردروافض۔ ۱۰ رجب ۱۲۵۸ھ محمد غلام دستگیر۔ سادس الصفر ۱۲۶۰ ہجری"۔

مندرجات: یہ رسالہ شاہ عبد العزیز دہلوی کی مشہور کتاب تحفہ اثنا عشریہ کے ترجمہ و تلخیص پر مبنی ہے اس میں اہل تشیع کے عقاید کی
تغلیط کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 841

مصنف: زین الدین خاں

عنوان: تحفہ حنفیہ

تقطیع: ۱۷، x ۲۵.۱/۲ س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۲۳

سنہ تصنیف: ۱۲۷۷ھ

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی، دبیز

روشنائی: سیاہ و سبز

کیفیت: ناقص الاخر۔ مجلد۔ کرم خوردگی کی وجہ سے آخری چھ اوراق کا متن ضائع ہو گیا ہے۔ ترک کا التزام۔

آغاز: "حمد و ثنائے بے حد و حسابش و ستایش لاتعداد سے خالق ارض و سماوات کو زیبا سزاوار ہے کہ جس نے لفظ کن سے
عالم کون و مکاں کو بنایا اور ذات باصفات رسول مجتبیٰ محمد مصطفیٰ پیغمبر آخر الزماں"۔

اختتام: جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے خدا کو رنج دیا، پس وہ کافر و معلون ہے۔ ذرا ہوش میں آؤ اور میرے باغ فدک سے
بیزار ہو کر وہ بغیر محنت و مشقت جنگ کے نذر میں آیا ہے اور اللہ نے مجھ کو دیا ہے، جناب درخشاں خلافت نے
جواب دیا"۔

مندرجات: یہ کتاب شاہ عبد العزیز دہلوی کی کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ مصنف نے یہ کتاب گوالیار میں
لکھی۔ وہ مراد آباد کا رہنے والا اور محمد بن ابی بکر کا نبیرہ تھا۔ بادشاہ دہلی کے عزیز نواب ولی داد خان کے کتب خانے سے
استفادہ کر کے اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۶۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 836

مصنف: نجف علی

عنوان: ہدیہ حنفیہ

تقطیع: ۲/۱ x۸ ۲، س م

اوراق: ۴۲

سطور: ۳

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۸۰ھ

کاتب: حسن علی بلگرامی

کاغذ: سفید، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ تمام اوراق پر بڑ پیپر کے حواشہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "لالی حمد و سپاس بیقیاس لائق بارگاہ ایسے کبریا کے ہے کہ جس نے اہل ایمان و اتقا کو یہ بشارت ان الابرار لفی نعیم اور کفار و فجار کو بوعدہ ان الفجار لفی جحیم تصریح فرمائی"۔

اختتام: "خداوند بحق محمد علی و فاطمہ و حسن و حسین و تسعہ من ذریہ الحسین علیہ السلام اس گراں بار نامہ اعمال کو شیعان و دوستان زمرہ علی ابن ابی طالب میں داخل اور شامل کر۔ آمین یارب العالمین"۔

ترقیمہ: "بحمدہ" کہ رسالہ ھذا العجلت تمام بتاریخ نوزدہم ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۰ ہجری در بلدہ حیدرآباد و بمکان میر علی حسن صاحب باتمام رسید۔ حررہ بحسن علی بلگرامی عفا عنہ"۔

مندرجات: اس کتاب میں خلفائے ثلاثہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خلافت کو خلاف حق ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصنف کا پورا نام نجف علی ابن مرزا علی اعظم صدیقی ملتانی مشہور باکبرآبادی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۶۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 835

مصنف: وجیہ الدین علی توقیر

عنوان: قوت ایمان

تقطیع: ۲/۱ x۱۱ ۲/۱ ۳، س م

اوراق: ۱۱

Marfat.com

سطور: ۲

سنہ تصنیف: ربیع الاول ۱۲۶۶ھ

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ دریدہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ جگہ جگہ بڑ پیپر سے چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد خالق داور و نعت احمد مختار و منقبت ائمہ اطہار صلوٰۃ اللہ و سلامہ الملک الغفار مکشوف خمیر منیر بیضا تنویر پر منصفان راست آئین اور دیدہ وران حق بین کے ہونے کہ سبب اس تالیف کا اس نسخہ مختصرہ کے اس طرح پر ہے"۔

اختتام: "مکن مکن کہ رہ جور را کنارہ بنا شد — مکش مکش کہ پشیماں شوی و چارہ نباشد
نکریو تو کہ رہ جور کو کنارہ نہیں — نہ مار تو کہ پشیماں ہو اور چارہ نہیں

مندرجات: عبداللہ خان ازبک حاکم ماوراالنہر اور شاہ عباس والی ایران کے مابین شیعہ سنی نزاع سے متعلق چند مکاتیب کا تبادلہ ہوا تھا۔ یہ نسخہ ان مکاتیب کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔ مترجم وجیہ الدین علی توقیر کے والد کا نام محمد جعفر خان بن نجم الدین علی خاں تھا۔

سلسلہ نمبر: ۱۶۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 832

مصنف: نامعلوم

عنوان: رسالہ حسینیہ

تقطیع: ۲½ x ۴ ۲½ ۱۲، س م

اوراق: ۹۵

سطور: ۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۲۲ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی و آسمانی چکنا باریک

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام

آغاز: "الحمد للہ الذی ۔۔۔ (الخ) اما بعد ایسا کہتا ہے فقیر بے مایہ ابراہیم استرآباد کا رہنے والا، لقب اس کا کرگین۔ جس وقت کہ یہ ذرہ بے مقدار تاریخ سنہ تو سو پچاس پہ آٹھ واسطے شرافت بیت اللہ"۔

اختتام: امیدوار الطاف سے شیعیان صدوقین و محبان خاندان طیبین والطاہرین کے یہ کہ مترجم کو اس رسالہ کے بدعاء خیر یاد فرماویں"۔

ترقیمہ: "تمت الرسالہ الشریفہ تم بالخیر بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ روز سہ شنبہ"۔

مندرجات: یہ ابراہیم استرآبادی کے فارسی رسالے 'حسینیہ' کا اردو ترجمہ ہے اس رسالے میں شیعیت کو برحق اور سنیت کو باطل قرار دیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۴۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 839

مصنف: مرزا جعفر علی یاس لکھنوی

عنوان: برق لامع

قطع: ۲۵x ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۶۱

سطور: ۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ تصنیف: ۱۲۳۰ھ

سنہ کتابت: ۱۲۶۶ھ

کاتب: وزیر علی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ بیشتر مقامات پر بڑپیر سے چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ حاشیوں پر جابجا ترامیم و اضافے کیے گئے ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد و خدائے حیّ و قیوم — پس از نعت رسول پاک و معصوم
زبان خامہ ہوتی ہے گہربار — رقم کرتا ہوں مدح آل اطہار

اختتام: "ہوا اس نظم سے ہاتف جو آگاہ — صدا آنے لگی گردوں سے ناگاہ
کہ ہے تاریخ تو 'خورشید ۱۲۳۰ طالع' — مگر ہے نام اس کا برق لامع"

Marfat.com

ترقیمہ: "تمام شدہ باتمام پیوست مثنوی بالطافت صبیح ظرافت ملیح من تصنیف مرزا جعفر علی لکھنوی المتخلص بہ فصیح، مرثیہ گو ذاکر و ذاکر امام حسین علیہ السلام باقی آئمہ معصومین وحاجی و مقیم بیت الحرام سلمہ اللہ۔ بدستخط خام، حاسی وزیر علی ولد امیر علی واسطی الاصل ساکن قصبہ بلگرام، محفہ سلہدہ منعقام بلدہ حیدرآباد دکن در سنہ الف وماتین وسہ وستین ہجری ذیحجہ تاریخ نہست وہفتم، بوقت ظہر"۔

مندرجات: اس منظوم کتاب میں اہل سنت والجماعت کے عقائد کو غلط قرار دیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۶۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 532
مصنف: مشیر لکھنوی
عنوان: کتاب
تقطیع: ۱۸ x ۱۵، س م
اوراق: ۹
سطور: ۱۴
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اوائل چودہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: آسمانی، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الاخر۔ کرم خوردہ۔ کنارے خستہ و دریدہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ اس مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۳۶، الف سے ۴۴، ب تک ہے۔
آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین کہ جائید ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کتاب "قبقاب" علیہ العذاب والعذاب کا جواب بالصواب دیتا ہوں میں اور بہ براہین و دلائل اس ٹٹوے کے مزے لیتا ہوں میں"۔
اختتام: "مگر آپ نے یہ کتابت جو کی بھروسے پہ کس کے جسارت یہ کی
جواب اس کا سن ہم سے او بے حیا حقیقی ہے حاکم ہمارا خدا
دو عالم میں بعد اس کے با احتشام مددگار اپنے ہیں بارہ امام"
مندرجات: اس رسالے میں اہل سنت کے عقائد کو غلط قرار دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ مشہور کتاب "قبقاب لاالکذاب" کے رد میں لکھا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۶۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 842

Marfat.com

مصنف: مولوی سید علی حسن

عنوان: کلمات نادرہ در رد شبہات فادرہ

تقطیع: ۲۱/۲ x۲۷ ۱/۲، س م

اوراق: ۲۲

سطور: ۹

خط: نستعلیق عمدہ، جلی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الاخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ کنارے خستہ و دریدہ

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ۔۔ (الخ)۔ اما بعد بر سالکین مسالک سداد محتی مباد کہ بعضی کہ از اتباع ذوی الحقد واللداد بہ محض عناد بآل امجاد بمقتضائے نفس شوم در صدد رد مضامین رسالہ کہ در ابطال عقد حضرت ام کلثوم با ابن خطاب بودہ"۔

اختتام: "چنانچہ صدر قول میں اپنے، صاحب مسالک نے یہ فرمایا کہ کفائت معتبرہ فی النکاح اسلام ہے یا ایمان یعنی اسلام کے ساتھ ایمان بھی شرط ہے اس کے بعد فرمایا کہ کفائت ایمانیہ پر عموم ادلہ دال"۔

مندرجات: اس رسالہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح کی تردید کی گئی ہے۔ مصنف کے والد کا نام مولوی سید غلام امام تھا۔

سلسلہ نمبر: ۱۶۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 40

مصنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

عنوان: ریویو کتاب المامون

تقطیع: ۱۳ x ۲/۳ ۱۳، س م

اوراق: ۴۰

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، رواں

سنہ کتابت: ۱۳۰۶ھ

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ناقص الاخر۔ ترک کاالتزام۔ کنارے خستہ۔ معمولی آب رسیدہ۔
آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ریویو کتاب المامون مصنفہ محمد شبلی پروفیسر علی گڑھ۔ یہ پہلا حصہ اس کتاب کا ہے جس کا نام مولوی صاحب نے "رائل ہیروز آف اسلام" یعنی "نامور فرمانروایان اسلام" رکھا ہے۔ یہ کتاب مولوی صاحب کی وسعت نظر اور قوت آخذہ کا معقول نمونہ ہے جس کو انہوں نے بہت سی عربی اور انگریزی تاریخوں سے استنباط کیا ہے اور حتی الوسع بڑے وسیع مضمون کو تھوڑے الفاظ میں سمیٹ کر بلاغت کی داد دی ہے"۔
اختتام: "اس صورت میں ایسا حکیم و داناپیدا ہوجائے جو اس کو مرکب کرکے اصلاح کی حالت میں رکھے۔ غرض ان لوگوں کی تحقیق بے عقلوں کی سرتاج نہیں اس لیے مسٹر جیمس کارکرن مصنف تاریخ چین نے"۔
مندرجات: اس رسالے میں علامہ شبلی نعمانی کی مشہور کتاب المامون پر معاندانہ تبصرہ کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۶۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 804
مصنف: سید فیض حسن
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۲۱½ x ۱۷½ س م
اوراق: ۵۸
سطور: ۱۸
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۱۳۲۲ھ
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ کنارے خستہ۔ چند اوراق دریدہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ نسخہ میں جابجا ترمیم و اضافے کیے گئے ہیں جو بخط مصنف ہونے کی دلیل ہیں۔
آغاز: "میں حضرات نصاریٰ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اے مرے عزیز عیسائی بھائیو آپ لوگ ذرا غور سے میرا کلام سنیں اور انصاف و عقل کی نظروں سے میری کتاب کو ملاحظہ فرمائیں، میں یقین کرتا ہوں کہ آپ لوگ میری یہ تحریر دیکھنے کے بعد مجھے اپنا سچا دوست اور خیر خواہ جانیں گے"۔
اختتام: "مجھے امید ہے کہ آپ لوگ اس بندہ کو اپنا ایک ساتھی اور سچا خیر خواہ سمجھ کر میری تحریرات کو محبت سے ملاحظہ فرمائیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ وماعلینا الا البلاغ المبین والحمد للہ رب العالمین"۔

Marfat.com

قیمہ: "تمام شد ۱۲ ذیحجہ ۱۳۲۲ ہجری"۔

ندرجات: اس کتاب میں عیسائیوں کے عقائد کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔

لسلہ نمبر: ۱۴۸

ظوطہ نمبر: N.M. 1980- 16

صنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

نوان: تصدیق الایمان

قطع: ۱/۲ x ۲۲ ۲/۳ ۱۳، س م

وراق: ۲۷۰

طور: ۱۸

خط: نستعلیق، رواں

نہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

اتب: بخط مصنف

اغذ: زردی مائل، دبیز

روشائی: سیاہ

یفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ ترک کاالتزام۔ خستہ و دریدہ۔ متعدد اوراق کی حواشہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ وصی بلگرامی نے اس کتاب کے آغاز و اختتام پر علیحدہ سے اس کی فہرست مضامین و ابواب تحریر کی ہے۔

غاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں میں نام اللہ پر وہ کیسا اللہ ہے کہ رحمان ہے اور رحیم ہے۔ اس نے اپنے حکم اور اپنی رحمت سے ہم کو خلعت انسانیت عطا فرمایا اور اپنے حکم شفقت سے ہماری ہدایت کے واسطے اپنے خاص بندوں کو ہمیں میں سے ہم پر مبعوث فرمایا اور ان کو ہمارا پیشوا بنایا پہلا پیشوا آدم علیہ السلام کو کیا"۔

ختتام: آپ کے حواری مہم میں ۳۰ تھے اور اس طرح پر ایک لڑائی سے خواہ فتح ہوئی ہو یا شکست، معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سپاہیوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ شاید لوگ ایسا کہیں کہ یہ معمولی بات ہے کہ فتح سے سپہ سالار کے سپاہیوں کی تعداد بڑھ جایا کرتی ہے"۔

ندرجات: پادری عماد الدین نے اسلام کے خلاف ایک کتاب "تحقیق الایمان" لکھی تھی۔ صفیر بلگرامی نے "تحقیق الایمان" کا رد لکھا ہے اور اپنی کتاب "تصدیق الایمان" میں اسلام کو برحق اور عیسائیت کو غلط ثابت کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۴۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 247/17

مصنف: مراد

Marfat.com

عنوان: ہجوۃ الکافرین

تقطیع: ۱۲½ x ۲½، س م

اوراق: ۱۰

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ اس بیاض میں زیر نظر نسخہ ورق ۱، الف سے ۱۰، الف تک ہے۔

آغاز: ؎ رب خالق تو سرجن ہارا شاہ گدا محتاج تمہارا

اختتام: ؎ ماتھے ٹیکا گلے جو سوت موے پچھیں ہوے بھوت

ترقیمہ: "تمام شد ہجوۃ الکافرین"

مندرجات: اس رسالے میں ہندوؤں کی مذہبی رسومات اور طرز زندگی کی غلط قرار دیا گیا ہے۔

۷

سلسلہ نمبر: ۱۷۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969- 140/2

مصنف: شیخ سلیم

عنوان: تحفۃ الہند

تقطیع: ۴/۱ x ۱۳ ۲/۱، ۱۳، س م

اوراق: ۶

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۲۲۵ھ

کاتب: کریم بخش

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

ت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ بغلی حاشیوں پر تشریحات درج ہیں۔

ز: "شیخ سلیم نے کہا بکھانی راکھا نام سلونی
دیکھو یہ چنڈت کی باتیں ساری کرپا کھونی"

تمام: "رامائن بھاگوت میں دیکھی سوئی سارے گائی
کہے شیخ سلیم سنو بھائی سادھو من سے نہیں سمائی
کہو یہ کون دھرم ہے"

یہ: "تمام شد رسالۂ سلونی از حضرت شیخ سلیم ولذت الہند ترجمہ تحفۃ الہند پاس خاطر محمد ثنا ابن کریم بخش عفی اللہ عنہ، دستخط فقیر حقیر پر تقصیر مرید حضرت جناب دستگیر قدس اللہ سرہ العزیز مورخہ شانزدہم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۵ ہجری مقدس"۔

درجات: یہ رسالہ اہل ہنود کے عقائد کے رد میں تحریر کیا گیا ہے۔

سلہ نمبر: ۱۷۱

ظوطہ نمبر: N.M. 1969- 140/1

صنف: محی الدین

نوان: لذت الہند

طبع: ۱/۴ x۱۳ ۱/۲ ۱۴، س م

دراق: ۸۹

طور: ۱۳

ط: نستعلیق، عمدہ

نہ تالیف: ۱۲۸۹ھ

نہ کتابت: ۱۳۲۵ھ

اتب: کریم بخش

اقذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

یفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ بغلی حاشیوں پر تشریحات درج ہیں۔ آخری سات اوراق پر مختلف شعراء کی تحریر کردہ تواریخ اتمام کتاب وطباعت درج ہیں۔ یہ کتاب ۱۳۲۵ھ میں مطبع پنجابی، لاہور سے طبع ہو چکی ہے۔ یہ خطی نسخہ اس مطبوعہ نسخہ سے تیار کیا گیا ہے۔

آغاز: "ایک ہے وہ حمد کے لائق خدا شان جس کی ہے غنی و کبریا
وصف اس کا ہو سکے کس سے ادا بے چگوں ہے چوں ہے خلاق ورا"

اختتام: "اور جو ہنود اپنے بید اور شاستر سے ناواقف محض ہیں یا اس کی طرح مرض تعصب میں مبتلا ہیں، بلا تحقیق اس کے،

Marfat.com

راست اور درست جانتے ہیں حالانکہ وہ سب قصے ان کی کتابوں میں موجود ہیں، چنانچہ ناظرین کو اس کتاب سے بھی
بات معلوم ہو جائے گی"۔

مندرجات: اس کتاب میں ہندوؤں کے عقائد کا رد لکھا گیا ہے۔ ہندوؤں کی کتب کے حوالے دیوناگری رسم الخط میں تحر
کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965_ 129

مصنف: اسماعیل

عنوان: ردّ ہندو

تقطیع: ۴/۱ x۱۳ ۲/۱ ۲، س م

اوراق: ۳۴

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: گہرا پیلا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات و آیات سرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں۔

کیفیت: چرمی جلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ بے حد آب رسیدہ، جس کی وجہ سے بیشتر اوراق باہم جڑ گئے ہیں۔ یہ کتاب ۱۳۱۷ھ میں
مطبع مجتبائی کانپور سے طبع ہو چکی ہے۔ یہ خطی نسخہ مطبوعہ نسخہ کی نقل ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم، حمد بے حد و ثنائے بے عد و خدائے واحد کوں لائق ہے کہ جس نے اسلام کو رفعت و جلال
بخشا اور کفر و بت پرستی کو ذلت و زوال اور شکر بے قیاس اوس منعم کو سزاوار ہے جس نے ہم کو ایمان کا روشنی عطا
فرما کر اندھارے میں بچایا اور شرک و اصنام پرستی کی برائی سے آگاہ کر کے طریقہ ہدایت و حق پرستی کا دکھایا"۔

اختتام: "از بہر رد مذہب ہندو دریں زماں تصنیف ایں کتاب شد از اشہر جہاں
ناظم بفکر سال شد و گفت ، ہاتفش رد ہنود کن زپرستاری جاں

ترقیمہ: "تمت تمام شد نسخہ معبر کہ در رد ہندو"۔

مندرجات: اس رسالے میں ہندوؤں کے عقائد کا رد لکھا گیا ہے اور ہندو مت پر اسلام کی فوقیت ثابت کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۵۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970_ 271/5

Marfat.com

مصنف: ہاشم

عنوان: قصہ ملاں باہمن کا

تقطیع: ۲/۳ x ۲/۱ ۱۵، س م

اوراق: ۱۱

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ خستہ و بوسیدہ۔ کنارے شکستہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۳۶، ب سے ۳۶، الف تک ہے۔ اس مخطوطہ کو اب جدید طریقے کے مطابق ممدگی سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکایت سنو کان دھر کر عزیز — سنو گوش دھر کر تو پاولذیذ
ہے اس میں بیاں یک عجائب عجیب — سنے سے غم مرض — طبیب
کرامت بزرگان کی — میں — سنا ہوں میں اس ڈھب سے بولوں تمیں
کر راندیر کی یک بستی بھیتر — آنے تھے یک مولوی اس اندر
کہ پنجاب تھا وطن بولوں حضور — جو لاہور کو کہتے بلدہ قصور "

اختتام: "رکھو رات دن اس کو پڑھنا عزیز — تلاوت میں تمکوں ہووے گی لذیذ
عزیزاں یہ قصہ ہوا اب ختم — خوشی تیں کے ملاں باہمن برہم
او ملاں ہمیشہ رہا خوش بخوش — نکل گئے برہمن سب عقل و ہوش"

ترقیم: "تمت تمام شد، کار من نظام شد شیطان ہلاک شد"

مندرجات: اس میں ایک مولوی اور برہمن کے مابین مناظرے کی روداد بیان کی گئی ہے جس میں مولوی فتح یاب ہوتا ہے۔

ہندومت

سلسلہ نمبر: ۱۶۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 648/23

مصنف: دل سکھ خوش دل

Marfat.com

عنوان: بھاگوت منظوم

تقطیع: ۲۷x ۱۵، س م

اوراق: ۳۲

سطور: ۲۰

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ تمام اجزا الگ الگ۔ ورق ۱، الف پر یہ عبارت درج ہے۔ "یہ کتاب سرکاری محکمہ ..... سے ارسال کی گئی۔ ۱۲، جون ۶۳"۔

آغاز: " ..... سدھ دانا گنیش رہی سدھ تجھ کوں ہمیشہ ہمیش

کوئی جو کرے کاج دنیا میں پیش کرے پہلے پوجن چرن سی گنیش "

اختتام: " مبارک ہو ..... سر بلند پڑی جس نے اس نے کہا دل پسند "

مندرجات: یہ بھاگوت گیتا کے انتخاب "پرم گیان پوتھی" کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔ اس کے شروع میں مہاراجہ پٹیالہ اور اس کے چند وزراء کی مدح میں بھی اشعار ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۷۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 871

مصنف: جگن ناتھ خوشتر

عنوان: راماین

تقطیع: ۲۸x ۸½، س م

اوراق: ۱۵۵

سطور: ۱۵

سنہ تصنیف: ۱۲۶۸ھ

خط: نستعلیق، شکستہ مائل

سنہ کتابت: ۱۸۶۳ء

کاتب: مادھو کشن ولد گنگا بشن

Marfat.com

کاغذ: سفید دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: آب رسیدہ جس کی وجہ سے متن کو نقصان پہنچا ہے۔ جلد ساز کی بے احتیاطی کی وجہ سے بعض الفاظ کٹ گئے ہیں۔ ورق ۴۷، الف کے حاشیہ پر یہ عبارت درج ہے:

"یہ چند حروف بقلم نیاز ... گہبا (کذا) لعل ولد ... ساکن قصبہ ... تاریخ ۱۳، جولائی ۱۸۶۴ء"۔

آغاز: " خدایا نامی کو نام آوری دے قلم کو جلوہ بال پری دے
ریاض حمد میں تا حسب انداز عنادل کی طرح ہو نغمہ پرداز
مضامین ثنا میں تر زباں ہو برنگ ابر نیساں درفشاں ہو
دہن غنچہ زباں گلبرگ تر ہے یہ آب شکر کا تیرے اثر ہے

اختتام: " ہوا تصنیف سے میں فارغ البال تعطل اب ہے میرے حق میں جنجال
دعا خوشتر کی ہو مقبول جلدی بکار عمدہ کر مشغول جلدی
خدایا رفع کر سب میری حاجات پذیرا کر شتابی یہ مناجات

ترقیمہ: تمام شد بخط بد خط مادھو کشن ولد گنگا بشن قوم کالیست بھٹناگر ساکن قصبہ قدیم چھیت علاقہ مہاراجہ پٹیالہ، خوش باش قصبہ غازی الدین نگر ضلع میرٹھ وارد حال مقام ... ڈاک منشی ... کہ جناب بھائی صاحب قبلہ و کعبہ ... بروز پنجشنبہ ساتویں، ماہ اگست ۱۸۶۴ عیسوی مطابق ساون سودی و داوشی سمت ۱۹۲۱ بوقت یک پاس روز باقی ماندہ صورت اختتام یافت:

نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید
من نوشتم صرف کردم روزگار من نمالم ایں بماند یادگار
بقلم مادھو کشن ... نویس، صدر "

مندرجات: یہ ہندوؤں کی مذہبی کتاب "ورامائن" کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۷۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 42

مصنف: سید جواد حسین شمیم امروہوی

عنوان: لیلا مجنوں (سوانگیت)

تقطیع: ۲۶ x ۲۰ ۱/۲، س م

اوراق: ۱۵

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۷۸ھ

کاتب: قاسم بن ہاشم

Marfat.com

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: تمام اوراق کو الگ الگ بڑ پیپر کے لفافوں میں رکھ کر فائل میں پرو دیا گیا ہے۔

آغاز: "زیب بزم نظم ہو گر حمد غفار
محو لیلائے سخن دل ہوں مجنوں وار
تعریف نبی سے ہر نقطہ خال محبوب یکتا ہو
پھر مدح علی کی صورت پر آئینے کو خود سکتا ہو
ہر دائرہ نون مجنوں کا گویا ہم چشم لیلا ہو
لفظوں میں سواد وہ آجائے جو خود لیلا کو سودا ہو"

اختتام: "لیلا کا کچھ ایسا پایا جو ہم کو لینے آئے ہو
عمویہ احسان فرمایا جو ہم کو لینے آئے ہو
دلبر کو ہم پر رحم آیا جو ہم کو لینے آئے ہو
لیلا نے شاید جتلایا جو ہم کو لینے آئے ہو"

ترقیمہ: "حررہ الآثم قاسم بن ہاشم۔ ۱۳، جمادی الثانی ۱۲۷۸ھ"

مندرجات: یہ منظوم رام لیلا ہے۔ شمیم امروہوی نے یہ سوانگیت پنڈت لچھمی نرائن سری واستو کی فرمائش سے نظم کیا۔ یہ سوانگیت پہلی مرتبہ رام لیلا کے موقعہ پر ۱۲۷۸ھ میں بمقام سرائے کوٹ کھیلا گیا۔ مصنف نے بذات خود محلہ بگلہ (سروہہ) کے پنڈتوں اور ودیارتھیوں کو اس کے بول یاد کرانے اور صحیح ادائیگی کی تربیت دی۔

تاریخیات

تاریخ عالم

سلسلہ نمبر: ۱۱۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1543

مصنف: نامعلوم

عنوان: تاریخ عالم المعروف بہ جامع التواریخ

تقطیع: ۱/۲ ۱۳ x ۱/۲ ۱۶، س م

اوراق: ۴۷

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، بختہ

Marfat.com

سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ، سبز

کیفیت: ناقص الآخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ خستہ۔ دوسرے اور آخری ورق کی حواشہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ متن اور حاشیوں میں جابجا اضافے و ترامیم کی گئی ہیں جو مصنف کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔

آغاز: "اس عالم کو اس خداوند جل شانہ، نے پیدا کیا ہے، جس نے اپنی قدرت کاملہ سے سورج کو ستاروں کے درمیان قائم کیا اور سیاروں کو حرکت کرنے کا حکم دیا۔ جاننا چاہیے کہ آفتاب کے فاصلے کے لحاظ سے ہماری دنیا تیسرے درجہ پر ہے"۔

اختتام: "نینوہ کے کھنڈروں میں سے قدیم زمانہ میں کچھ بت اور یادگاریں بہت سے سیاح نکال کے لے گئے ہیں۔ چنانچہ انگریز سیاح لیرڈ (LaYard) صاحب نے یہاں کا بہت کچھ قدیم حال دریافت کیا ہے"۔

مندرجات: تاریخ عالم پر لکھی ہوئی کسی کتاب کے ناقص الاخر اجزاء ہیں۔ یہ اجزاء زیادہ تر جغرافیائی موضوعات سے متعلق ہیں۔

تاریخ اسلام

سلسلہ نمبر: ۱۷۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 641

مترجم: اکبر الہ آبادی

عنوان: مستقبل اسلام

تقطیع: ۱۳x ۱۶، س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۱۵

سنہ ترجمہ: ۱۸۸۴ء

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۲۵، مارچ ۱۸۸۴ء بمقام علی گڑھ

کاتب: اکبر الہ آبادی

کاغذ: ولایتی، سفید دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ خستہ۔ کرم خوردہ۔ جلد بندی میں اوراق کی ترتیب غلط ہو گئی ہے۔ ورق ۳۳ کو ورق ایک کی جگہ ہونا چاہیے۔ زیر نظر نسخہ کے بخط اکبر ہونے کی سند کے بابت ممتاز حسین جونپوری نے لکھا ہے کہ: "مجھ سے اور جناب اکبر الہ آبادی سے مراسم تھے اور خط و کتابت بھی کبھی کبھی ہوتی تھی۔ انہوں نے ایک بار مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ اوائل عمری

Marfat.com

میں ان کو خوش نویسی کا بھی شوق تھا۔ اس میں جو شان خط ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ ہاتھ سنبھال کر لکھا ہے ... میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ کتاب جناب لسان العصر اکبر الہ آبادی کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ ممتاز حسین جونپوری بقلم خود المرقوم ۹، فروری ۱۹۴۴ء بمقام علی گڑھ"۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دیباچہ اول: مصنف کو امید تھی کہ قبل شائع کرنے ان مضامین کے اپنے اوقات فرصت میں ایک ایسی تصنیف کرے گا جو بلحاظ اپنی ترتیب و تکمیل کے نکتہ چینوں کی مقبولی کے لائق"۔

اختتام: "اپنے طریق عمل کی اصلاح میں کوشش کی ہے اور اپنے قانون کو پاک اور صاف کیا ہے"۔

مندرجات: یہ بلنٹ کی انگریزی کتاب فیوچر آف اسلام کا ترجمہ ہے۔ ترجمہ کے بابت اکبر الہ آبادی نے لکھا ہے کہ "جہاں تک ممکن تھا میں نے لفظی ترجمہ کیا ہے اور مصنف کے سلسلہ خیالات کو ذرا بھی برہم نہیں ہونے دیا۔ فقروں کی ترکیب کی پیچیدگی دور کی ہے اور معانی کو کامل اور روشن کرنے کے لیے ایک لفظ کے ترجمہ میں حسب ضرورت دو دو اور تین تین لفظ لکھ دیے ہیں لیکن خیالات پیچیدہ کا سہل کرنا میرا کام نہیں تھا"۔ (ورق ۳۵، الف)

سلسلہ نمبر: ۱۷۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 96/1

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: تاریخ اسلام (جلد سوم حصہ اول)

تقطیع: ۲۰½ x ۲½ ، ۱۵ س م

اوراق: ۵۸

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق رواں

کاتب: بخط مصنف

سنہ کتابت: وسط چودہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاغذ: ہلکا زرد، باریک لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بوسیدہ۔ پہلے ورق پر فہرست عنوانات۔ بعض اوراق پھٹ گئے ہیں۔ جزبندی ختم ہونے کی وجہ سے اوراق مائل بہ انتشار ہیں۔ چونکہ تمام جلدوں میں تقطیع، کاتب، سطور، خط، کاغذ اور روشنائی وغیرہ کی تفصیلات یکساں ہیں، لہذا بقیہ جلدوں کے اندراجات میں یہ معلومات درج نہیں کی جائیں گی۔

آغاز: "حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے خلافت سے دستبردار ہو جانے کے بعد سے اس وقت تک اگرچہ معاویہ خلیفہ اسلام"۔

اختتام: "وزمانے نے اس کے لیے وہ نعمتیں جلد ہی فراہم کر دیں جو بعد والوں کو دیر میں ملیں، یہ (کذا) عبدالرحمن معاویہ کی ہے رضی اللہ عنہ"۔

Marfat.com

مندرجات: مولانا عبدالحلیم شرر نے تاریخ اسلام پر ایک جامع کتاب متعدد جلدوں میں لکھی تھی۔ زیر نظر نسخہ اور بعد کی جلدیں اسی کتاب کے اولین مسودات ہیں۔ یہ جلد پانچ فصلوں پر مشتمل ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد کا احاطہ کرتی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۸۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1959_ 96/2
مصنف: عبدالحلیم شرر
عنوان: تاریخ اسلام (جلد سوم، حصہ دوم)
تقطیع: ۲۰ ½ x ۱۵ ½، س م
اوراق: ۴
سطور: ۲۱
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: نامعلوم
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: ہلکا زرد، باریک، لکیر دار
روشنائی: سیاہ
کیفیت: اوراق ایک دھاگہ میں پروئے ہوئے ہیں اور ان کے کنارے بوسیدہ ہو کر جھڑ رہے ہیں۔
آغاز: "حضرت حسین و ابن زبیر وغیرہ سے بیعت لینے کی کوشش، اہل کوفہ کا حضرت حسین کو بلانا..."۔
اختتام: "خدا سے درخواست کی کہ میری اولاد پر کسی غیر کو مسلط نہ کرے اور خدا نے اس درخواست کو قبول کر لیا"۔
مندرجات: یہ جلد آٹھ فصلوں پر مشتمل ہے اور اس میں یزید بن معاویہ کے عہد خلافت کا احاطہ کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۸۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1959_ 96/3
مصنف: عبدالحلیم شرر
عنوان: تاریخ اسلام (جلد سوم، حصہ سوم)
تقطیع: ۲۰ ½ x ۱۵ ½، س م
اوراق: ۴۷
سطور: ۱۹

Marfat.com

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا زرد، باریک لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: خستہ۔ معمولی سوختہ۔ اوراق مائل بہ انتشار

آغاز: "یزید کے مرتے ہی اس کے خیر خواہوں اور ارکان خاندان نے اس کی جگہ اس کے بیٹے معاویہ بن یزید کے ہاتھ پر بیعت کرلی"۔

اختتام: "وسب اس کی نسل آل مروان سے ہونے پر فخر کرتے تھے اور سارے آل مروان تھے"۔

مندرجات: یہ جلد چار فصلوں پر مشتمل ہے اور اس میں معاویہ بن یزید، مروان بن حکم اور عبداللہ بن زبیر کی خلافت کا ذکر ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۸۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 96/5

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: تاریخ اسلام (جلد چہارم، حصہ اول)

تقطیع: ۱/۲ ۲۰ x ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۴۸

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا زرد، باریک لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مخطوطہ اچھی حالت میں ہے۔

آغاز: "اس سال نافع بن ارزق کا زور شور ہوگیا۔ یہی شخص ہے جس کی جانب فرقہ ارزاقیہ منسوب کیا جاتا ہے"۔

اختتام: "اپنے ایک گروہ کو خورلج کی طرف روانہ کیا وہاں ابوبکر بن مخنف سے مقابلہ ہوا، وہ بڑی سخت لڑائی لڑا"۔

مندرجات: یہ جلد عبدالملک بن مروان کے عہد پر محیط ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۸۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959_ 96/6

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: تاریخ اسلام (جلد چہارم، حصہ دوم

تقطیع: ۲۰۱/۲x ۱۵۱/۲، س م

اوراق: ۴۹

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا زرد، باریک لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: نسخہ محفوظ و مجلد اور عمدہ حالت میں ہے۔

آغاز: "جس میں ابوبکر مارا گیا اور اس کی فوج والے بھی گئے اور خوارج نے سخت شورش مچادی"۔

اختتام: "حجاج نے کوئی عذر نہ سنا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ اس کاروائی کا یہ نتیجہ ہوا"۔

مندرجات: یہ جلد بھی عبدالمالک بن مروان کے عہد کا احاطہ کرتی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۸۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959 - 96/7

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: تاریخ اسلام (جلد چہارم، حصہ سوم)

تقطیع: ۲۰۱/۲ x ۱۵ ۱/۲ ، س م

اوراق: ۵۲

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: ۱۴، رمضان ۱۳۳۳ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا زرد، باریک لکیر دار

Marfat.com

روشنائی: سیاہ

کیفیت: نسخہ مجلد و مکمل ہے صرف آخری ورق کے کنارے خستہ و دریدہ ہیں۔

آغاز: "کہ معب کے لشکر سے واپس آنے والوں میں سے جتنے موجود تجھے سب اس کے لشکر سے جا ملے"۔

اختتام: "خط بھیجا جس کا مضمون یہ تھا اگر میرے حکم پر عمل کرتے ہو کرو ورنہ اس لشکر کا سپہ سالار تمہارا بھائی"۔

مندرجات: یہ جلد بھی عبدالمالک بن مروان کے عہد کا احاطہ کرتی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۸۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959 - 96/8

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: تاریخ اسلام (جلد چہارم، حصہ چہارم)

تقطیع: ۱/۲ x۲۰ ۱/۲ ۱۵ ، س م

اوراق: ۴۲

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: ۵، شوال ۱۳۳۳ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا زرد، باریک لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: نسخہ محفوظ و مجلد ہے۔

آغاز: "اسحاق بن محمد ہے۔ عبدالرحمن نے یہ خط پڑھ کر لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا، لوگو میں تمہیں مشورہ خیر دیتا ہوں"

اختتام: "میرے یہاں کھڑے ہونے کے بعد کسی نے مجھے خدا سے ڈرنے کے لیے کہا تو اس کی گردن مار دوں گا"۔

مندرجات: یہ جلد بھی عبدالمالک بن مروان کے عہد کے واقعات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۸۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959_ 96/4

مصنف: عبدالحلیم شرر

Marfat.com

عنوان: تاریخ اسلام (جلد پنجم، حصہ اول)

تقطیع: ۲۰ ½ x ۱۵ ½، س م

اوراق: ۷۶

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا زرد، لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: غیر مجلد۔ دریدہ۔ بوسیدہ۔ خستہ حالت

آغاز: "مروان کے مرنے ۳، رمضان ۶۵ھ کو اس کے بیٹے عبدالملک نے مسند خلافت پر قدم رکھا۔ جس وقت خبر ملی کہ آپ خلیفہ اسلام ہوئے"۔

اختتام: "مختار کا معمول تھا کہ ابن عمر اور ابن خیفہ کے پاس برابر تحفے اور ہدیے بھیجا کرتے مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر اس کے ہدیے واپس کر دیتے"۔

مندرجات: یہ جلد پانچ فصول پر مشتمل ہے اور عبدالملک بن مروان کے عہد کی تاریخ کا احاطہ کرتی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۸۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 96/9

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: تاریخ اسلام (جلد پنجم، حصہ دوم)

تقطیع: ۲۰ ½ x ۱۵ ½، س م

اوراق: ۴

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا زرد، باریک لکیر دار

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: خستہ، غیر مجلد، منتشر اوراق

آغاز: "مختار کو قتل کر کے عبداللہ بن زبیر کی حکومت قائم کیے مصعب کو تھوڑے ہی دن ہوئے تھے"۔

اختتام: "سب نے اس کی اس تجویز کو پسند کیا تب عتاب نے سب لوگوں کو جمع کیا"۔

مندرجات: یہ جلد عبدالمالک بن مروان کے عہد کی تاریخ کے بقیہ چار اوراق پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۸۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959 - 96/10

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: تاریخ اسلام (جلد پنجم، حصہ سوم)

تقطیع: ۱/۲ ۲۰ x ۱/۲ ۱۲ ، س م

اوراق: ۵۰

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: ۱۶، شوال ۱۳۴۳ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا زرد، باریک لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: نسخہ مجلد اور اچھی حالت میں ہے۔

آغاز: "عبدالمالک دفن ہو چکا تو ولید اس کی قبر سے واپس آکر مسجد میں گیا اور جب لوگ جمع ہو چکے"۔

اختتام: "سنتے ہی بے اختیار عمر بن عبدالعزیز کی زبان سے نکلا تم سے اور ہمیں تم سے نجات دلا دیتے"۔

مندرجات: یہ نسخہ ولید بن عبدالمالک کے عہد کے تاریخی واقعات پر مشتمل ہے۔

تاریخ یورپ

سلسلہ نمبر: ۱۸۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 528 - 81

مصنف: نامعلوم

Marfat.com

عنوان: سیر متقدمین

تقطیع: ۲/۱ x۲۲ ۲/۱ ۱۵ ، س م

اوراق: ۱۶۷

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ تصنیف: ۱۸۳۱ء

سنہ کتابت: اگست، ۱۸۳۱ء

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد - ہر ورق پر ترک کا التزام۔ نسخہ کا ہر ورق بڑ پیپر کے لفافے میں محفوظ کیا گیا ہے۔

مہریں: لوح پر دو سیاہ بیضوی مہریں ثبت ہیں لیکن اس قدر دھندلی ہیں کہ ان کے مندرجات پڑھے نہیں جا سکے۔

آغاز: "سیر متقدمین یعنی خلاصہ تواریخ متقدمین کا نوآموزوں کی تعلیم کے واسطے کلکتہ چرچ مشن کے مطبع پر مطبوع ہوئی ۱۸۳۱ء میں"۔

اختتام: "اور کون قیصروں کے تخت پر بیٹھا۔ مغربی سلطنت کے خاتمہ پر اس کے مختلف صوبہ جات کس کس کے عمل میں آئے"۔

مندرجات: یہ نسخہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول۔ اس میں دنیا کے آغاز سے لے کر غربی رومی سلطنت کی تباہی اور یورپ کی مختلف مملکتوں کے آغاز تک کی تاریخ ہے۔ حصہ دوم۔ اس میں مصنف کے عہد کی معاصر یورپی حکومتوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

تاریخ ہند

سلسلہ نمبر: ۴۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 982/9

مصنف: محمد نور

عنوان: برکات مذہب و تاریخ طوائف الملوکی ہند و ستان

تقطیع: ۲/۱ x۳۲ ۲/۱ ۲۰، س م

اوراق: ۶۷

Marfat.com

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ تصنیف: جنوری ۱۹۰۳ء

سنہ کتابت: جنوری ۱۹۰۳ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ولایتی سفید، چکنا دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق کے چاروں طرف دوہری سرخ جدولیں۔ پہلا اور آخری ورق نسخہ سے علیحدہ ہوگیا ہے۔ متعدد مقامات پر مصنف نے ترامیم واضافے کیے ہیں۔

آغاز: "دیباچہ اور اسباب تالیف: اگر میں حیدرآباد یا مثل اس کے کسی اور بڑے مقام میں نہ ہوتا اور اگر کتب خانہ آصفیہ یا مثل اس کے اور کسی کتب خانے موقر و معزز پر میرا دسترس نہ ہوتا"۔

اختتام: "یا خدا قائم رہے جب تک زمین و آسماں
داوری اس کی ممالک میں رہے قائم سدا
تیری نصرت بھی رہے ہمراہ اس کے عدل کے
ہے یہی اسلامیوں کی تیرے آگے التجا"

مندرجات: اس کتاب میں ہندوستان کے آخری مغلیہ عہد اور یہاں برطانوی حکومت کی مختصر تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ہندوستان میں برطانوی حکومت کی برکتوں کی تفصیلات بھی رقم کی ہیں۔ آخری دو اوراق میں اس کتاب کے انگریزی ماخذ کی فہرست ہے۔ یہ کتاب ایڈورڈ ہفتم کی جشن تاج پوشی کے موقع پر بطور یادگار لکھ کر پیش کی گئی تھی۔

سلسلہ نمبر: ۱۳۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/1

مصنف: شیر علی افسوس

عنوان: آرائش محفل

تقطیع: ۱۲ ½ x ۳۴، س م

اوراق: ۱۰۷

سطور: ۲۱

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل انیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: اسلم

Marfat.com

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ ہے جس کی وجہ سے متعدد مقامات ناخواناہو گئے ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمد کرتا ہوں میں اس خالق کی جس نے ماہیات کو مرتبہ تقریر کے بعد خلعت وجود کا بخشا اور حقیقت انسانی کو زیور نقل سے آراستہ کیا"۔

اختتام: "بھول کر بھی اس کی تو خواہش نہ کر داغ، حسرت سے نہ بھر اپنا جگر
دام حرص و آز میں ناداں نہ پھنس جگ میں ہے اللہ بس باقی ہوس"

ترقیمہ: "تاریخ تمامی جلد اول، گفتہ موی اسلم:

--- آں خیر خلق ..... کہ آمد --- شیر علی خوش --- آں افضل
چہ اوصافش بیاں سازم کہ ہست اوجامع ہر فن بنظم ونثروطب وحکمت وفقہ وکلام اکمل"

(کرم خوردہ مقامات پر نقطے لگادیے گئے ہیں)

مندرجات: آرائش محفل کا یہ نسخہ بوجوہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں مصنف کے بارے میں ایسی معلومات حاصل ہوتی ہیں کہ جو دیگر ماخذ میں مفقود ہیں۔ افسوس نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ: جب میں باغ اردو کی تحریر سے فراغت پاچکا تو مسٹر جان گلکرسٹ نے پانچ سو کی تعداد میں وہ چھاپی۔ اس کے بعد مجھے دیگر اشخاص کی لکھی ہوئی کتب کی اصلاح کے لیے مقرر کیا گیا لہذا میں نے نثر بے نظیر، قصہ گل بکاولی، مادھونل کام کندلا، توتا کہانی، قصہ چہار درویش وغیرہ کی تصحیح کی اور ان کی زبان درست کی۔ علاوہ ازیں سودا کے دیوان کی تصحیح کی۔ اب ۱۲۰۵ھ ہے۔ میر حسن کے بابت لکھا ہے کہ "میر حسن کو نظم میں زیادہ مہارت نہ تھی"۔ دیباچہ کے مطابق آرائش محفل کا آغاز گورنر جنرل مارکوئس لارڈ ولزلی کے آخری عہد ۱۲۱۹ھ / ۱۸۰۴ء میں ہوا اور سلاطین ہنود کا حوال گورنر جنرل ہیلرڈ بارلو کے ابتدائی دور ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء میں لکھا گیا۔

سلسلہ نمبر: ۴۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/39

مصنف: شیر علی افسوس

عنوان: آرائش محفل

تقطیع: ۱۱ x ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۲۰۰

سطور: ۹

خط: نستعلیق، نسخ آمیز

سنہ کتابت: اوائل انیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

Marfat.com

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ چرمی جلد۔ کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ بعض اوراق پر ترک کا التزام۔ بین السطور میں ابجدائی اکیس اوراق کا کسی نے باریک قلم سے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔

آغاز: ”صوبہ مستقر دارالخلافت اکبر آباد آگرہ، ایک گاؤں پرگنہ بیانہ کے متعلقات سے تھا۔ سلطان سکندر لودھی نے اس مکان کو پرفضا دیکھ کر تخت گاہ مقرر کیا“۔

اختتام: ”اور تیار کرنے کے واسطے جہاں تہاں لوگ مقرر کیے، انشاءاللہ تھوڑے دنوں میں حویلی مذکور بن کر تیار ہو گئی“۔

مندرجات: نسخہ کے صفحہ ۳، ۲ تک آرائش محفل کا متن ہے اس کے بعد مثنوی سحرالبیان، میر تقی میر کی مثنوی تشبیہ الہال، سودا کی درہجو مرزا فاخر مکین اور ایک غیر معلوم مثنوی درج ہے۔ اس کے بعد مبتدیوں کی تعلیم کے واسطے چند خطوط نمونتاً لکھے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 155/1

مصنف: شیر علی افسوس

عنوان: آرائش محفل

تقطیع: ۱/۲ ۱۳ x ۱۵، س م

اوراق: ۱۰۷

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، پختہ رواں

سنہ کتابت: ۱۸۴۴ء کے گرد و پیش

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ اس نسخے کے ساتھ فارسی میں لکھا ہوا ایک اور نسخہ ’منتر لابہ‘ بھی بندھا ہوا ہے۔ ’منتر لابہ‘ کا کاتب جگن ناتھ ہے جس نے اسے ۱۸۴۴ء میں لکھا۔ چونکہ دونوں نسخوں کا کاغذ اور تحریر یکساں ہے لہذا آرائش محفل کا کاتب بھی جگن ناتھ کو قرار دیا جاسکتا ہے اور قیاس کیا جاسکتا ہے کہ آرائش محفل کی کتابت بھی ۱۸۴۴ء کے گرد و پیش ہوئی ہوگی۔

آغاز: ”صوبہ دارالخلافت شاہجہاں آباد۔ ہندی، فارسی کی تاریخوں سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ شہر ہستناپور گنگا کے کنارے پر اگلے زمانے میں تخت گاہ ہندوستان کے بادشاہوں کی تھا“۔

اختتام: ”چنانچہ اب بھی کہ سن بارہ سے بائیس ہجری ہیں اور اکبر شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ہے، فی الجملہ اس کی بندگی بجا لاتے ہیں اور اطاعت سے ہاتھ نہیں اوٹھاتے“۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۴۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 244
مصنف: معین الدین حسن خان
عنوان: روزنامچہ غدر
تقطیع: ۲۱ x ۳۰ س م
اوراق: ۱۵۴
سطور: ۱۳تا۱۶
خط: نستعلیق، اوسط
سنہ کتابت: وسط انیسویں صدی عیسوی (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: باریک، ہلکا مٹیالا، سبز، زردی مائل
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ آخری دو ورق جزبندی سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ کرم خوردہ۔ بوسیدہ
آغاز: ”روز گیارہویں تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ حسب دستور سب کچہریاں ہو رہی تھیں کہ اتنے میں آمد آمد خبر باغیاں مشہور ہوئی“
اختتام: ”سر کلر گورمنٹ ... ۱۸۵۷ء کے اسباب میں اب کوئی ... بغاوت“۔ (کرم خوردہ مقامات پر نقطے لگا دیے ہیں)۔
مندرجات: ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں دہلی میں واقع ہونے والے معاملات پر مشتمل یادداشتوں کا مجموعہ ہے۔ شروع کے دو اوراق پر جمیل الدین عالی نے مصنف کے حالات اور اس نسخہ کے میوزیم تک پہنچنے کی روداد قلم بند کی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۴۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1963- 274
مصنف: نامعلوم
عنوان: دہلی کی رپورٹ
تقطیع: ۲۷ ۱/۲ x ۱۷ س م
اوراق: ۶۷
سطور: ۱۱

Marfat.com

خط: نستعلیق، پختہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ تمام اوراق کو الگ الگ پلاسٹک کے لفافے میں محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: "حال شہر دہلی کتب تواریخ ہندی وفارسی جن کا حوالہ بہ مقامات مناسب حاشیہ کتاب پر ثبت ہوگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر بہت قدیم ---- راجہ دلیپ نے کنار دریائے جمن بسایا تھا"۔

اختتام: "اجراء اوس کے میں ایک ایسا انتظام جاری تجویز سرکار ہے ہر ایک حلقہ چندویہ میں ایک معلم مقرر ہووے اور تنخواہ اوس کی آمدنی بالائی سے اور کچھ خرچ ملبہ سے مقرر ہووے"۔

مندرجات: شہر دہلی کی تاریخ اور اس کے تمام قابل اصلاح شعبوں سے متعلق رپورٹ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۹۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 76

مصنف: مرزا محمد سلیمان شاہ

عنوان: رپورٹ جامع مسجد دہلی

تقطیع: ۱/۲ ۳۰ x ۱/۲ ۸، س م

اوراق: ۹۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۸۸۹ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: چکنا، مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: اس نسخہ کے تمام اوراق ایک فائل میں پروئے ہوئے ہیں۔ اوراق خستہ ہو چکے ہیں اور متعدد کے کنارے ٹوٹ چکے ہیں۔ ہر ورق کے نیچے مرزا محمد سلمان کے دستخط ہیں۔

آغاز: "نقل خط جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی، مرقومہ جناب مرزا محمد سلمان شاہ صاحب بہادر پریذیڈنٹ سب کمیٹی"۔

Marfat.com

اختتام: "لہذا گذارش ہے کہ ممبر صاحب علاقہ کو ہدایت فرمادی جائے کہ وہ خواہ مخواہ معترض نہ ہوں ورنہ مرمت مسجد میں ہرج واقع ہوگا۔ زیادہ تو سن حشمت دانما (کذا) بادفقط، المرقوم ۶، دسمبر ۱۸۸۹ء"۔

مندرجات: ۱۸۸۷ء میں جامع مسجد دہلی کی مرمت کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس کے صدر مرزا محمد سلیمان شاہ تھے۔ انہوں نے اس کمیٹی کے تمام اجلاسوں کی کاروائی اور ہر ہر مرحلہ پر جامع مسجد کی مرمت کے کام کی تفصیل مع اخراجات درج کی ہے۔ یہ نسخہ اسی اجمال کی تفصیل پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۸۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969_ 261

مصنف: گمنا شاعر قزلباش دہلوی

عنوان: پچاس برس پہلے کی دلی

تقطیع: ۱/۲ ۲۳ x ۱۱، س م

اوراق: ۶

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۹۳۷ء

کاتب: علی شیر

کاغذ: چکنا، بادامی، دبیز

روشنائی: نیلی

کیفیت: تمام اوراق منتشر حالت میں یکجا کر دیے گئے ہیں۔ تمام اوراق کا اوپری گوشہ چوہوں نے کتر لیا ہے۔

آغاز: "یادش بخیر! اب سے چالیس پچاس برس پہلے اسی ہندوستان میں ہندو، مسلمان بڑے پیار اخلاص سے آپس میں نہایت خوش و خرم رہا کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتا تھا"۔

اختتام: "معاً فوارہ سے پانی اچھلا اور بادشاہ کے قدموں میں آپڑا، اس وقت جہاں پناہ نے مسکرا کر اپنے پاؤں وہاں سے ہٹا لیے اور تمام دربار جوش و مسرت سے تصویر بن گیا"۔

مندرجات: اس رسالے میں دہلی کی ثقافتی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۸۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971_ 197

مصنف: شیخ فدا علی عیش لکھنوی

عنوان: "غدر ۵۷ء" (۱۸۵۷ء)

Marfat.com

تقطیع: ۱۷x ۱۳، س م

اوراق: ۱۳

سطور: ۱۰

خط: نستعلیق بخشہ رواں

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ کنارے خستہ ہو کر ٹوٹ رہے ہیں۔ حاشیوں پر ترامیم و اضافے جس سے بخط مصنف ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ تقریباً تمام اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ ہر ورق کے درمیان ایک کاغذ (بڑ پیپر) رکھ کر جلد باندھی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ احمد، و نصلی علی رسولہ وامی اجمعین، اما بعد ارباب قطعت واصحاب فطرت پر مخفی نہ رہے کہ نامساعدت زمانہ ناہنجار اور گردش گردوں دوار کا شمس فی... النہار تمام عالم پر ظاہر"۔

اختتام: "ان میں سے ایک فیل مست جس کی (کذا) لاکھ روپئے کا خرید، پانچ سو کو نیلام ہوا جس کے بکنے سے غمگین ہر خاص و عام ہوا۔ کیونکر اوس کی تعریف کروں، کس زبان سے"۔

مندرجات: فدا علی عیش نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے چشم دید حالات و واقعات اپنے قلم سے لکھے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۱۹۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1985- 1

مصنف: صغیر حیدر

عنوان: آئین اختر

تقطیع: ۱۳x ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۲۱۶

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق عمدہ بخشہ

سنہ تصنیف: ۱۲۷۶ھ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد و مکمل۔ ابتدائی آٹھ اوراق کے دائیں کناروں کو چوہوں نے کتر لیا ہے۔

آغاز: " زباں گوہر افشان تحمید ہو اگر فیض بنیان تائید ہو
کریں حمد یہ منہ ہمارا نہیں ہلائیں زباں یہ بھی یارا نہیں
کہاں یہ زباں حمد باری کہاں کہیں کچھ یہ طاقت ہماری کہاں

اختتام: " دوائر حسن میں ہیں غیرت ماہ لفاظ حرف ہیں مانند اختر
لکھ اب حیدر تو اب تاریخ اتمام کہ جائیں گے یہ صنعت بخنور
سرآئین اختر کو ملادے سنہ ہجری میں بارہ سے چھیترّ "
(۱۲۷۶ھ)

مندرجات: واجد علی شاہ کے عہد کی منظوم تاریخ ہے۔ مصنف واجد علی شاہ کا درباری تھا۔

سلسلہ نمبر: ۴۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 18

مصنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

عنوان: عبرت الناظرین

تقطیع: ۲/۱ x۱۴ ۲/۱ ۱۳، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق رواں

سنہ تصنیف: ۱۳۰۵ھ

سنہ کتابت: ۱۸۸۷ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ شروع کے نو اوراق پر وصی بلگرامی نے اس مثنوی کے منسوخ اشعار (جنہیں صفیر بلگرامی نے کاٹ دیا تھا) کو علیحدہ مرتب کیا ہے۔ نیز انہوں نے مثنوی کے عنوانات کی فہرست بھی تحریر کی ہے۔

Marfat.com

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا بقا ہے ترے واسطے بقا یہ خدا ہے ترے واسطے
تری ابتدا کو نہیں انتہا تری انتہا کو نہیں انتہا
فکر آرہا ہے یہ جو کچھ ہمیں تو دکھلارہا ہے یہ جو کچھ ہمیں "

اختتام: "وہ تھی سو لہیں ماہ ذیقعد کی ملاقات جو راسہ میں ہوئی
جلو میں چلا بادشہ کے وزیر سواری کو فرماں ہوا ناگزیر"
اسی طرح سے جانے مقصود تک . . . . . .

مندرجات: صفیر بلگرامی نے یہ تاریخی مثنوی واجد علی شاہ کی وفات ۱۳۰۵ھ پر لکھی تھی۔ اس مثنوی میں اودھ کے شاہان، نوابین اور متعدد امراء کے تذکرے و حالات ہیں۔ بالخصوص واجد علی شاہ کے احوال بطور خاص نظم کیے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980- 36
مصنف: صفیر بلگرامی
عنوان: عبرت الناظرین
تقطیع: ۱۷× ۱۱، س م
اوراق: ۱۱
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: عنایت احمد بلگرامی
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ مائل بہ خستگی
آغاز: مطابق نسخہ گزشتہ
اختتام: "پہنچے شاہ ہمراہ تھا چترو تخت کرم نالہ میں پہنچا جب نیک بخت
ادھر سے شہ آسماں بارگاہ ملاقی ہوا آکے با عز و جاہ"

مندرجات: مطابق نسخہ گزشتہ۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۲۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 42

مصنف: گلزاری لعل

عنوان: تواریخ ضلع بریلی

تقطیع: ۲۸x ۱۷ ۱/۲، س م

اوراق: ۲۴

سطور: ۲۰

خط: نستعلیق، شکستہ مائل

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، باریک، چکنا

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الاخر۔ کرم خوردہ۔ چند اوراق ضائع ہو چکے ہیں۔ پہلے ورق پر ہڑپپر چسپاں کیا گیا ہے۔ اس مخطوطے کے بارے میں ایوب قادری کا ایک مضمون نسخہ کے شروع میں شامل ہے۔

آغاز: "واضح رائشوران دشوار پسند اور ژرف نگہبان پایہ بلند پوشیدہ نہ رہے کہ کمترین گلزاری (کذا) لعل قوم کائتھ — ساکن قصبہ جلیسر ضلع متھراجی یعمر چودہ برس تحصیل ضروریہ سے بہرہ سعادت پاکر اول ضلعہ — پور سعد آباد"۔

اختتام: "حال پٹواریان ضلع بتفصیل علم ہندی وفارسی بموجب کاغذات مرسلہ تحصیل داران محالات حسب تفصیل ذیل: تحصیل داری، نام تحصیل داری، نام پرگنہ، تعداد پٹواریان، ہندی خوان، فارسی خوان، کیفیت"۔

مندرجات: یہ نسخہ انیس ابواب پر مشتمل ہے جن کے تحت ضلع بریلی کے بابت ہر قسم کی معلومات جمع کی گئی ہیں۔ مصنف نے اپنے حالات بھی لکھے ہیں۔ اس کتاب کی وجہ تصنیف کے تحت لکھا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب صوبہ شمالی و مغربی کے لفٹننٹ گورنر جیمس طامسن کے حکم اور مسٹر فلیٹ ڈوولیس کی ہدایت کے مطابق لکھی ہے کتاب لکھنے کا آغاز ستمبر ۱۸۴۳ء میں ہوا اور اس کا اختتام، ۱۸۴۴ء میں ہوا۔

سلسلہ نمبر: ۲۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 110

مصنف: سید احمد علی

عنوان: امیر نامہ

تقطیع: ۲۵ ۱/۲x ۱۷ ۱/۲، س م

اوراق: ۱۹۷

Marfat.com

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ تصنیف: ۱۲۸۶ھ بہ مقام ٹونک

مقام تصنیف: ٹونک

سنہ کتابت: ۱۲۸۶ھ

کاتب: پنالال

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ ہر ورق کے چاروں طرف دوہرا سیاہ، شنگرفی اور طلائی حاشیہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ پہلے اور دوسرے ورق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ ناقص الاول۔ نسخہ اہتمام سے لکھوایا گیا ہے۔

آغاز: "سراسر عطوفت رمیس دریادل، گوہربار کرم طینت، فرخ اطوار برج اختر امارت، گوہر درج وزارت زبدہ دودمان، محمد علی خان، گلدستہ فیوضات سبحانی، مہرپرور، عدالت گستر، امین الدولہ وزیر الملک، نواب حافظ محمد ابراہیم خان بہادر صولت جنگ"۔

اختتام: "جب تک کہ قبہ مہر و ماہ کے زیب افزائے گنبد سپہر ہیں، دولت خانہ اقبال اس کے کاساتھ مصباح مراد کے روشن ہو جیو اور کاشانہ دولت اس کے کاساتھ اقدام میمنت لزوم اس کے کے آباد ہو جیو"۔

ترقیمہ: "از فضل ربانی تاریخ نہم شہر جمادی الاول ۱۲۸۶ ہجری قدسی نسخہ ھذا صورت اتمام پذیرفت، حسب الصدور حکم فیض شمیم جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراہیم خان۔ نسخہ ھذا امیر نامہ اردو تالیف مولوی سید احمد علی ابن محمد علی الواعظ رامپوری در بلدہ محمد آباد عرف دار السلام ٹونک، بقلم نیاز رقم پنالعل ولد بخشی مہتاب رائے باتمام رسید"۔

مندرجات: یہ ٹونک کی تاریخ ہے جو والی ریاست نواب محمد ابراہیم خان کے حکم سے لکھی گئی۔

سلسلہ نمبر: ۲۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 215

مصنف: شیخ محمد تھانوی

عنوان: تاریخ قصبہ تھانہ بھون

تقطیع: ۲۸ x ۱۲ ½، س م

اوراق: ۱۰

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الآخر۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق کو دونوں طرف سے بڑے پیمانہ پر چسپاں کر کے محفوظ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے متن کی روشنائی انتہائی مدہم پڑ گئی ہے۔ آب رسیدہ۔ کنارے ٹوٹے ہوئے۔ مجلد

آغاز: "بعد حمد و صلوٰۃ کے لکھتا ہے شیخ محمد تھانوی عفی عنہ، حسب فرمائش بذریعہ --- صدر --- والا --- جناب ٹرولسین صاحب بہادر صاحب اسسٹنٹ ضلع مظفر نگر"۔

اختتام: شیخ سراج الدین قاضی چندن پسر قاضی محمد موسیٰ پسر قاضی محمد نصر اللہ خان مذکور پسر قاضی محمد یعقوب خان"۔

مندرجات: یہ نسخہ تھانہ بھون کی تاریخ کے نامکمل اجزا پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۰۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 528- 221

مصنف: نامعلوم

عنوان: ظفر نامہ

تقطیع: ۱۱½ x ۳½، س م

اوراق: ۷۸

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ

کیفیت: نسخہ آغاز، وسط اور اختتام سے ناقص ہے۔ مجلد۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ متعدد اوراق دریدہ۔

آغاز: "و لیکن معہ اعیال و اطفال ان دونوں قناتوں کے --- بیٹھ کر کھایا اس کے بعد رحلت کرنے والد بزرگوار کے سرکشوں نے صغیر سن سمجھ کر"۔

اختتام: "سب تو ہیں باندھ کر لاؤ دے جاؤ گے اس سے یہ بہتر ہے کہ لڑ کر مر جاؤ اور اس ملک کو تاخت و تاراج کرو کہ نشان آبادی و بستی"۔

مندرجات: اس کتاب میں والی کابل امیر دوست محمد خان کے محاربات کی تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔

Marfat.com

سیرۃ النبی

سلسلہ نمبر: ۲۰۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 75
مصنف: شاہ رؤف احمد رافت
عنوان: میلاد شریف و معراج نامہ
تقطیع: ۱۱ ½ x ۱۵، ۲ ½ س م
اوراق: ۸۳
سطور: ۳
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدگی کی وجہ سے متعدد اوراق باہم جڑ گئے ہیں۔ متعدد اوراق کے حاشیوں پر ترامیم و اضافے جو کہ بخط مصنف ہونے کا ثبوت ہیں۔
آغاز: "بہترین حسنات اور خوب ترین طاعات کہ پسندیدہ خالق کائنات ... وصول بہشت اور نعمات ہووے، بعد تحمید خدائے حمید و درود ... و نثار روح"۔
اختتام: "جب تک کہ میں ان میں ہوں گا عذاب دنیا و آخرت سے امن میں ہوویں گے۔ قصہ مختصر بعد اس کے ایک جماعت صحابہ کی پئے دیدار جمال ان سرور کے برداشت رہنے کی مدینہ میں نہ کر سکے"۔
مندرجات: اس کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولود، معراج کے واقعات اور سیرت طیبہ کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۰۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1405
مصنف: حسینی
عنوان: نور نامہ
تقطیع: ۲۰ ½ x ۱۳، ۳ س م

Marfat.com

اوراق: ۲۱

سطور: ۳

خط: نسخ

سنہ تصنیف: ۱۱۸۹ھ

سنہ کتابت: ۱۲۲۵ھ

کاتب: سید مصطفی

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ

کیفیت: ناقص الاول۔ ترک کا التزام۔ آغاز کا حصہ بے حد کرم خوردہ۔ شروع کے پانچ اوراق کا بیشتر حصہ چوہوں نے کتر لیا ہے، بقیہ اوراق پر بھی چوہوں نے کارروائی کی ہے لیکن اس کے اثرات کم ہیں۔ متن دوہرے کالم میں لکھا گیا ہے۔ متن کے چاروں طرف دوہری سرخ حد ولیں۔

آغاز: "پدر کو پوچھی۔۔۔ کہے سو یو جبرئیل ہے کیا قبول
یو بولے سوں ۔۔۔ بات یو سچ ہے تو بولو تمہیں منج سنگات"

اختتام: "یو جاوے جو جنت سے بے حساب پڑے نانھ اس پہ سوال و جواب
۔۔۔ بادی ایماں پہ نہار کوں لکھن ہار کوں اور سنن ہار کوں"

ترقیمہ: "کاتب الحروف سید مصطفی بیچ تاریخ سترہویں کے اور بیچ مہینے بندہ نواز کے یہ نور نامہ تمام ہوا ۱۲۲۵ ہجری"۔

مندرجات: اس نسخہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشترکہ صفات نظم کی گئی ہیں اور آخر میں اس نور نامہ کو پڑھنے کے فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1644

مصنف: الطاف

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۸ ۱/۲ x ۲۸ ۱/۲ س م

اوراق: ۶

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۲۶۵ھ

کاتب: سید عابد حسین

Marfat.com

کاغذ: زردی مائل، باریک

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ اوراق کے چاروں طرف نیلا باریکا اور دوہری سرخ جدولیں۔ رسالہ معجزات کا یہ نسخہ اس جلد میں ورق ۱۱۲، الف سے ۱۱۷، ب تک ہے۔

آغاز: "ساتھ لے کر چند اصحاب کرام جانب صحرا گئے خیرالانام
جب ہوئے رونق فزا خیرالبشر ہوگیا صحرا منور سر بسر"

اختتام: "ذات آدم کو ہوا تم سے شرف فخر عالم ہو تکلف بر طرف
کن کے اعرابی نے یہ نعت رسول پڑھ لیا کلمہ کیا ایماں قبول"

ترقیمہ: "بخط خام سید عابد حسین در اکبر آباد بماہ جمادی الثانی ۱۲۶۵ ہجری صورت اتمام یافت"۔

مندرجات: اس نسخہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار معجزات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/31

مصنف: عبدالحمید ترین

عنوان: شمائل نبی

تقطیع: ۱/۲ ×۲۰ ۱۳، س م

اوراق: ۴

سطور: ۱۵تا۱۶

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۷۷ھ

کاتب: منور علی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدہ ہونے کی وجہ سے بعض مقامات پر روشنائی پھیل گئی ہے۔ ورق ۴، الف پر منور علی کاتب نسخہ ھذا کی ۱۱، ابیات پر مشتمل ایک مناجات درج ہے۔

آغاز: "الٰہی سچا تو ہے پروردگار دونو جگ میں قدرت ترا آشکار
سچا تو ہے مالک سچا تو رحیم سچا تو ہے قادر سچا تو حکیم"

اختتام: "بحق محمد ہے صاحب رسول مناجات کر مجھ بندہ کی قبول
ہزاراں درود اور ہزاراں سلام زباں پر محمد علیہ السلام"

Marfat.com

ترقیمہ: "تمت بالخیر فقیر حقیر الی اللہ الغنی، منور علی بن اشرف علی، جا ریخ سی ام ذیحجہ ۱۲۷۷ھ در مکان رہتے علاقہ ریاست علی جاگیر دار برائے خواند مسمات عزت بی بی عرف زیب النساء زوجہ منور علی"۔

مندرجات: یہ نسخہ پشتو زبان کے مصنف اخوند درویزانی کے کسی رسالہ کا منظوم ترجمہ ہے۔ ۸۳، ابیات کی اس مثنوی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا اور اور اخلاق وعادات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 11

مصنف: میر قدرت اللہ خاں قاسم

عنوان: زبدۃ الاخبار

تقطیع: ۳۰× ۱۸، س م

اوراق: ۲۸

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، چکنا، باریک

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: نسخہ ناقص الطرفین والاوسط ہے۔ ہر صفحے پر نیلی اور سرخ حد ولیں۔ حواشی پر متعلقہ قرآنی آیات۔ کاتب نے مخطوطہ کے اوراق کی نمبر شماری میں بھی غلطی کی ہے۔ اوراق نہایت خستہ ہو چکے ہیں۔

آغاز: "آگ کے رسوں سے لکھیں نابکار روتیاں چلّاتیاں زار و نزار
پیک حق نے یوں کیا ان کا بیان یا رسول اللہ تیں یہ وہ زبان"

اختتام: "نکتہ فہم و نکتہ پر (ور) نکتہ سنج جوہر آئینہ دانشوری
باکمال فطرت و عقل و ذکا کر چکے جب یہ مرتب مثنوی"

مندرجات: اس مثنوی میں معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعے کا بیان ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/50

مصنف: میر قدرت اللہ خان قاسم

Marfat.com

عنوان: زبدۃ الاخبار
تقطیع: ۲۳x ۲/۱ ۱۵، س م
اوراق: ۱۱۶
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ تصنیف: ۱۲۴۴ھ
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: غلام امام
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
کیفیت: ناقص الاول، شروع کے دو اوراق غائب ہیں۔ آب رسیدگی کی وجہ سے روشائی پھیل گئی ہے۔ کرم خوردہ۔ نسخہ کا کاغذ نہایت خستہ ہو چکا ہے۔
آغاز: "غنچہ و گل سنبل و سرو چمن نرگس و لالہ ہزارو نسترن
دوستو یہ سب بنور سرمدی ہیں غرض عکس بہار احمدی"
اختتام: "آفریں تحسین تجھے ہر طور سے شائق اس کے ہو بدل شیخ و سبا
قصہ افسانہ کہانی ہیں ہزار پر مجانب ہے یہ ذکر احمدی"
ترقیمہ: "تمت تمام شد معراج نامہ، نوزدہم، شہر جمادی الاول ---- بخط خام غلام امام"۔
مندرجات: اس مثنوی میں معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ قاسم نے اس مثنوی کو دو ماہ بیس دن میں تصنیف کیا تھا۔ (ورق ۱۱۹، ب)۔

سلسلہ نمبر: ۲۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980- 1/696 (پیر جھنڈو کلکشن)
مصنف: میر قدرت اللہ خاں قاسم
عنوان: زبدۃ الاخبار
تقطیع: ۲۳x ۲/۱ ۱۵، س م
اوراق: ۱۱۵
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: ۱۲۴۰ھ

Marfat.com

کاتب: غلام محی الدین

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ اوراق کے کنارے دیمک خوردہ۔ سیاہ باریکا۔ دوہری سرخ حد ولیں۔ حاشیوں پر متعلقہ آیات سرخ روشنائی سے درج کی گئی ہیں۔ متن محفوظ ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب اور سنت کا کر اقتدا لکھی میں نے پہلے یہ حمد خدا
حمد ہے اس موجد افلاک کو اوج بخشی صاحب لولاک کو
پاک ہے وہ خالق جن و ملک نور سے اس کے منوّر ہے فلک "

اختتام: " سال تاریخ دگر خواستم از فیض علی شب کہ بودم بہ ہمیں فکر مرا دیدہ نخفت
ہاتف غیب بگوش دل من وقت سحر گفت ازروئے محمد گل معراج شگفت "
۱۲۰۴ھ

ترقیمہ: "تاریخ بست وپنجم ذیقعد در ۱۲۰۴ ہجری مطابق ۹، جلوس معلی بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ، بعونہ تعالی ایں۔ نسخہ معراج نامہ من تصنیف قاسم شیریں سخن، از دست فقیر حقیر سراپا تقصیر عاصی غلام محی الدین، حسب فرمائش (یہاں جگہ خالی ہے) قلم برداشتہ صورت اتمام واختتام پذیرفت"۔

مندرجات: یہ مثنوی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کے بیان میں ہے۔ آخر میں ندا کا قطعہ تاریخ ۱۸، اشعار اور میر فیض علی فرید آبادی کے قطعہ تاریخ کے ۳، اشعار درج ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 975/5

مصنف: محمد کفایت علی کافی مرادآبادی

عنوان: مولود شریف بہاریہ

تقطیع: ۱۶ x ۱۲، س م

اوراق: ۴

سطور: ۲

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ولایتی، ہلکا آسمانی

Marfat.com

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: ہر صفحہ پر سرخ جدولیں، مخطوطہ عمدہ حالت میں ہے۔ یہ نسخہ ایک مجموعے میں ورق ۱، الف سے ۱۴، ب تک ہے۔

آغاز: "حمد لائق داور اکبر کو ہے خالق اشیائے محرور کو ہے
ہے یہ ادنیٰ وصف اس خلّاق کا باغباں ہے گلشن آفاق کا"

اختتام: "اس طرح آتی تھی دیواروں پہ تاب جس طرح پڑتا ہے عکس آفتاب
اس لب و دنداں پہ ہر لیل و نہار بھیجے کافی درود بے شمار"

ترقیمہ: "تمت بالخیر کتاب مستطاب مولود شریف بہاریہ تصنیف جناب مولوی محمد کفایت علی صاحب مراد آبادی بحفظ بے ربط بندہ کمترین، از امام الدین احمد۔ فقط"۔

مندرجات: یہ مولود شریف ہے اس کے آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہء مبارک بھی بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۱۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/41

مصنف: طالب دکھنی

عنوان: فاختہ نامہ

تقطیع: ۲۳x ۱۱ ۱/۲، س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، شکستہ آمیز

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ آب رسیدہ اور دریدہ ہے۔ یہ مخطوطہ ایک مجموعے میں ورق ۳۹، الف سے ۴۰، ب تک ہے

آغاز: "کہوں یک قصّہ میں نئے خاص کا دو عالم کے صاحب کے اخلاص کا
کہ یک دن محمد نے یاراں سنگات مدینے کی مسجد میں کرتے تھے بات"

اختتام: "کہ یو ذکر طالب کو ہے صبح و شام درود بر محمد علیہ السلام"

مندرجات: ۴۳، ابیات کی اس نظم میں طالب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فاختہ کے ساتھ مہربانی کرنے کے واقعے کو بیان کیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۱۱۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 260/30

مصنف: برکت علی

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲½ x۳½ ۱۲، س م

اوراق: ۲

سطور: دونوں اوراق میں کل سینتیس سطور ہیں۔

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: سفید، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ یہ رسالہ ایک مجموعے میں ورق ۲، الف سے ۳، الف تک ہے۔

آغاز: "کہ یک روز محمد علیہ السلام کہ یاراں سوں کرتے اتھے ہم کلام
— یک شخص وہاں آیا — کی ان کے یک طبق لایا"

اختتام: "جو صلواہ بولو نبی پر تمام علیہ الصلواہ علیہ السلام
درود یونچھ ہے سب سنو یارہو تب یک سٹ کو غفلت سوں بیدار ہو"

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں ایک مچھلی کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، جسے پکایا جاتا ہے لیکن آگ اس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ جب اس سے پوچھا جاتا ہے تو وہ درود پڑھنے کو اس کی وجہ قرار دیتی ہے۔ نسخہ مذکورہ میں رسالہ کا کوئی عنوان نہیں ہے۔ یہ عنوانات اس کے مندرجات کو ملحوظ رکھ کر راقم الحروف نے تجویز کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۱۱۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 260/21

مصنف: عنایت شاہ دکنی

عنوان: نور نامہ

تقطیع: ۲½ x۱۶½ ۲½ ۱۱، س م

اوراق: ۱۳

سطور: ۱۱

Marfat.com

خط: نستعلیق اوسط

سنہء تصنیف: ۱۱۱۱ھ

سنہ کتابت: ۱۱۶۳ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات شنگرفی

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ یہ رسالہ ایک مجموعے میں ورق ۷، ب سے ۴۲ الف تک ہے۔

آغاز: " الٰہی کر نہار کرتار توں سنواریا ہے قدرت کوں بسیار کوں
زمیں کو بھی ایسی توں خلعت دیا رنگ آمیز کر تسکوں گلشن کیا "

اختتام: مرتب کیا مختصر یو کلام کہ عاجز ہوں بندہ نبی کا غلام
ختم کر کو فاتحہ کیانت مدام بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ: "ایں نسخہ نور نامہ کتاب واقعہ بتاریخ، یازدہم شہر شوال ۱۱۶۳ ہجری روز جمعہ بوقت سہ پہر سنہ جلوس ۵۸ قلم نمودہ شد"

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے چند واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ فارسی نور نامہ کا دکھنی زبان میں ترجمہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/38

مصنف: عنایت شاہ دکنی

عنوان: نور نامہ

تقطیع: ۲/۱ x ۱۸ ۲/۱ ۱۱، س م

اوراق: ۴۱

سطور: ۷

خط: نسخ

سنہ کتابت: ۱۲۱۶ھ

کاتب: عبد اللہ

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الاول۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ورق کے چاروں طرف سرخ جدول ہے۔ ایک

Marfat.com

مجموعے میں یہ رسالہ ورق ۱، تا ورق ۴۱، ب تک ہے۔

آغاز: ---------- "۔ جو حاضر ہے ایان او دیکھاوں احوال
بچھانے کے اس کوں تمیں جبرئیل اول پوچھتا ہوں میں تم سے دلیل "

اختتام: "مرتب کیا مختصر یہ کلام کہ عاجز ہوں بندہ نبی کا غلام
ختم کرکے فاتحہ کیانت مدام بحق محمد علیہ السلام "

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من تمام شد، بدست خط فقیر الحقیر بندہ عاجز عبد اللہ، تحریر تاریخ دوئم شہر شعبان المعظم ۱۲۶۶ ہجری بپاس خاطر بی بی کلثوم حفظ اللہ عصمتہا"۔

مندرجات: مطابق نسخہ گزشتہ۔ اس نسخہ میں مصنف نے اپنے بابت یہ اطلاع فراہم کی ہے کہ۔ "میرے دادا کا نام محمد پناہ ہے، میں حسین شاہ کا مرید ہوں جو کہ محی الدین کی اولاد ہے"۔

سلسلہ نمبر: ۲۱۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 496
مصنف: محمد علی، محمد
عنوان: آثار محشر
تقطیع: ۱۷x ۳، س م
اوراق: ۹۶
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۱۲۷۴ھ
کاتب: محمد علی بخش
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ جلد بندی میں بعض ترک کٹ گئے ہیں۔ نسخہ اچھی حالت میں ہے۔

آغاز: "(کذا) ہے حمد خدا جو ہے کثیر الغفران مالک الملک و اولا ر مسیم الاحسان
ہے رجانے من سے (کذا) کی یہ ملہ مرا بے غل و غش ہو پسند خرد نامور ان
لائق حمد سزاوار ہما ذات پاک حق ہے اے حق آشنا
جس نے کن کہتے نہ گزرا ایک پل کردے پیدا بحر و بر و جبل "

اختتام: "اور عقبی میں اسے حسب المراد اپنی رویت سے کرے محظوظ و شاد
اور رکھے جنت میں با امن واسان از طفیل احمد آخر زمان "

Marfat.com

ترقیمہ: الحمد للہ علی احسانہ کہ نسخہ آثار محشر از تصنیف مولانا نے مولوی محمد علی متخلص بہ محمد، تاریخ ہشدہم، ۱۸ رجب المرجب ۱۲۷۴ ہجری مقدسہ نبوی مطابق بست و دوم ماہ فروری ۱۸۵۸ء بوقت دوپہر، بحفظ بندہ درگاہ محمد علی بخش عرف کولوی، ضلع علی گڑھ حیلہ اختتام درکشیدہ"۔

مندرجات: یہ مثنوی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کے بیان میں ہے۔ آثار محشر تاریخی نام ہے جس سے اس مثنوی کی تاریخ اختتام حاصل ہوتی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 170

مصنف: محمد عبدالواحد خاں

عنوان: شوق احمد

تقطیع: ۱۲½ x ۱۷، س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۹

خط: آغاز میں نستعلیق عمدہ، بعد میں اوسط

سنہ کتابت: ۱۳۱۸ھ

کاتب: محمد عبدالحفیظ

کاغذ: زردی مائل، دبیز، حنائی دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ بعض اوراق کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔ ورق اول کے کنارے شکستہ

آغاز: "ہو صدائے شوق احمد ہے یہ موزوں — سنے وہ ہو جو آنحضرت پہ مفتوں
دل پہ شوق کی اک آہ یہ ہے — سراسر ذوق کی یک آہ یہ ہے"

اختتام: پڑھے جو مثنوی شوق احمد — بڑھے وہ اس کے دل میں ذوق احمد
اسے بھی روضہ اقدس کو دکھلائیں — مشرف پھر لقا سے اپنے فرمائیں"

ترقیمہ: "الحمد للہ والمنہ کہ بتاریخ دوازدہم ذیقعد ۱۳۱۸ھ مثنوی (کذا) مصنفہ مولانا مولوی محمد عبدالواحد خاں صاحب مرحوم تحریر یافت۔ الٰہی برکت مثنوی شریف از زیارت حرمین شریفین احقر العباد محمد عبدالحفیظ را مشرف فرما۔ آمین ثم آمین"

مندرجات: یہ مثنوی عشق رسول کے بیان میں ہے۔ شاعر کم سواد ہے کیونکہ وہ اکثر اوقات اوزان و بحور کا خیال نہیں رکھتا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۲۲۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967_ 201

مصنف: مولانا کفایت علی کافی مرادآبادی

عنوان: بہار خلد

تقطیع: ۱۲ x ۲ ۱/۲ ۱۳، س م

اوراق: ۱۴۲

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق اوسط

سنہ تصنیف: ۲۵۸ھ

سنہ کتابت: ۲۵۹ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ آب رسیدگی کی وجہ سے متعدد اوراق باہم چپک گئے ہیں۔ تقریباً ہر ورق پر ترامیم اور اضافے جو مصنف کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔

آغاز: "تعالی شانہ کا وصف کب لکھنے میں آتا ہے — کہ عقل بیدیاں دہشت سے خامہ تھرتھراتا ہے
ذرا او برکت احمد زباں تک میری آجاتا — کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کافی اٹھاتا ہے"

اختتام: "کیا جو شعر میں نظم احادیث — تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے
کہ وہ اس جرم کو بھی بخش دیوے — کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے
نہ پکڑے وہ خطا میری زباں کی — کہ بندہ کی زباں میں خطا ہے"

ترقیمہ: "تمام شد بفضل مفضل حقیقی شرح شمائل ترمذی بتاریخ چہار دہم ربیع الاول ۲۵۹ھ روز شنبہ کتاب شد۔ بہار خلد۔ مسودہ اول:

ہوئی اتمام جب نظم شمائل — بہار خلد اس کا نام رکھا
کہی کافی نے حسب حال تاریخ — بیاں ہے عادت و خونے نبی کا"

۲۵۸ھ

مندرجات: اس نسخہ میں کافی نے شمائل ترمذی کو منظوم کیا ہے۔ نسخہ کے آغاز سے ورق ۳، الف تک کافی کا ایک نعتیہ واسوخت ہے۔ ورق ۴، الف سے ۶، ب تک فہرست ابواب ہے۔ ورق ۱۵۶، ب سے ورق ۱۶۲، ب تک مختلف تحریریں ہیں جن میں غالب حصہ کافی کی نعتوں کا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۲۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1412

Marfat.com

مصنف: حکیم کفایت احسن دہلوی

عنوان: قصیدہ بنوع مناجات

تقطیع: ۲۰ x ۱۵، س م

اوراق: ۱۸

سطور: ۹

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: نسخہ مکمل اور اچھی حالت میں ہے۔ پہلے کسی مجموعے میں شامل تھا کیونکہ صفحات کے نمبر اس کے حساب سے درج ہیں۔ اب اس مجموعے سے علیحدہ کر دیا گیا ہے لیکن صفحات کی از سر نو نمبر شماری نہیں کی گئی ہے۔

آغاز: "قصیدہ بنوع مناجات بحضرت مجیب الدعوات قاضی الحاجات کاشف المہمات خالق کائنات و جملہ موجودات خدائے عز و جل، مومنین ہمہ تن شوق و ذوق اس کو دیکھو، پڑھو، سمجھو، محظوظ و مسرور ہو۔ غالباً کسی نے ایسا قصیدہ نہ لکھا ہوگا، نہ پڑھا ہوگا، نہ سنا ہوگا"۔

اختتام:
"مراد دین و دنیا اک زمانے کی بر آتی ہے
جناب فیض ہے حضرت معین الدین چشتی کی
نہ پوچھو احسن مغموم کا احوال درویشو
اسے لائی یہاں چاہت معین الدین چشتی کی"

مندرجات: اس رسالہ میں قصیدہ، حمدیہ غزل، نعتیہ قصیدہ، نعتیہ غزلیات، مسدس و نعت، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں قصائد اور دیگر بزرگان دین کی شان میں منقبتیں وغیرہ ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۲۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965 - 125

مصنف: قاسم

عنوان: عروس المجلس

تقطیع: ۳۰ ½ x ۸ ½ ، س م

اوراق: ۱۸۸

سطور: ۱۵

خط: نسخ

Marfat.com

سنہ تصنیف: ۱۲۰۹ھ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: آسمانی، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: چمڑے کی عمدہ جلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ آخری آٹھ اوراق کی چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع نامہ کروں نام خدا سوں — اچھوں ممتاز تا گنج بدا سوں
سراوں کیا اسے جن یک سخن سوں — کیا پیدا دو عالم امر کُن سوں
زمین اور آسماں کے سب طبق جوڑ — اٹھایا اپنی صفت کا سبھی شور
دیا جنبش فلک کوں رات اور دن — زمین کوں کر دکھا سندن سوں ساکن "

اختتام: "رکھیں تصدیق سوں جو صدق نیت — تو پاویں حق ستیں خیر و برکت
نبی کے پاس سبھی اس کا جزا ہے — سبھی حضرت کی یہاں رضا ہے
رضا اوپر سخن پایا ہے اتمام — محمد پر کہو صلوہ اکرام "

ترقیمہ: "تمت تمام شد، دوازدہ مجالس پیغمبر علیہ السلام حق و ملک فاطمہ بانی بنت عبد الکریم ولد بہاں جی، ہر کہ دیگر دعوی کند، دعوی او باطل است"۔

مندرجات: یہ منظوم کتاب حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے اہم واقعات کے بیان میں ہے۔ مصنف نے کتاب کو بارہ مجالس میں تقسیم کر کے ہر مجلس کے ذیل میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو نظم کیا ہے۔ مصنف کا تعلق ٹیپو سلطان سے بھی تھا وہ متعدد اشعار میں ٹیپو کو درازی عمر کی دعائیں دیتا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۲۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969 - 139

مصنف: شیدا

عنوان: اعجاز احمدی

تقطیع: ۱۲½ x ۲۱ سم

اوراق: ۱۵۷

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، عمدہ

Marfat.com

سنہ کتابت: ۱۱۲۷ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ دوہرا سرخ حاشیہ اور سرخ جدولیں۔ کنارے آب رسیدہ، ورق اول اور درمیان کے متعدد اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ متن مکمل و محفوظ۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول حمد مولا میں کھولوں زباں — کہ تا ہونے سرسبز میرا بیاں
وہ خالق وہ رزاق و ستار ہے — وہ رحمان وہ وہاب وغفار ہے
وہ صانع ہے قدرت کی مصنوع کا — وہ نقاش ہے نقش مطبوع کا
ہویت کی کشور کا ہے بادشاہ — اسے بے نیازی کا ساجی سپاہ"

اختتام: "وہ رسول خدا کے چلا پیش پیش — سعادت وہ عالم کی دل میں اندیش
بھلا ہے تو کر اوس کا مطلب کا کام — کڑوڑوں سے کہنا نبی پر سلام"

ترقیمہ: "تمت تمام شد بفضل ایزدی جلد اعجاز احمدی بتاریخ سیویم شعبان المعظم ۱۱۲۷ ہجری"

مندرجات: شیدا نے سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب سے مستند روایات کا انتخاب کر کے منظوم کیا ہے۔ مصنف نے اپنے بابت مزید معلومات فراہم کی ہیں جن کے مطابق اس نے اعجاز احمدی کی تالیف اپنی عمر کے پچاس سال مکمل ہونے کے بعد شروع کی۔ اس کتاب سے قبل اس نے مندرجہ ذیل کتب لکھیں۔

۱۔ گلشن ایمان: یہ مثنوی معجزات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں ہے۔
۲۔ مجموعے نعت وقصاید: حضور اکرم صلی علیہ وسلم کی مدح میں لکھے گئے قصاید و نعت پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۲۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971 - 127

مصنف: سید بلاقی

عنوان: معراج نامہ

تقطیع: ۲۰ ½ x ۳ ½ ، س م

اوراق: ۲۶

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۱۳۱ھ

Marfat.com

کاتب: خلیفہ عنایت اللہ

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ

آغاز: "اول نام اللہ سو بولوں ... بد ثنا ہور صفت اس کی ہے بے عدد
ثنا اس اوپر نت سزاوار ہے کرنہار قدرت میں کرتا رہے
کیا چاند، سورج، ستارے، فلک زمین، آسماں، جن و حور و ملک

اختتام: "امت کون بھی (کذا) کیا روز حشر کہ جس پر نبی سایہ خیرالبشر
نہ ظالم کرے گا اسے بھی ستم برکت محمد نبی النعم
کہ سید بلاقی نبی کا غلام قصہ میں کیا تجھ لطف سوں تمام"

ترقیمہ: "تمت تمام شد راقمہ خلیفہ عنایت اللہ ساکن در حویلی مشخیت پناہ حضرت شیخ بایزید و امام در مسجد میاں فتح خاں سوداگر است۔ تحریر فی التاریخ پانزدہم شہر رمضان المبارک ۱۱۳۱ھ بروز چہار شنبہ اتمام یافت"۔

مندرجات: اس منظوم معراج نامہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ معراج بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۲۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969- 278

مصنف: سید بلاقی

عنوان: معراج نامہ

تقطیع: ۱۶ ½ x ۱۱ س م

اوراق: ۷۷

سطور: ۱۰

خط: نسخ، عمدہ، حروف پر عربی قاعدہ کے مطابق باقاعدہ اعراب لگانے گئے ہیں۔

سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ کسی نے بعد میں حاشیوں اور بین السطور الفاظ کے معنی اور اشعار کی مختصر تشریح لکھی ہے۔

Marfat.com

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

او کجھ نہ تھا او خدا پاک تھا دونو جگ کوں پیدا کرن ہار تھا
اول نظم اللہ سو بولوں ابد ثنا ہور صفت اس کی ہے بے حدد
الف تے کتب میم پن گھت کیا محمد غلامہ نے لکھت کیا "

اختتام: "امت کوں بخی در کیا ہے روز حشر کہ جس پر نبی ساتھ خیرالبشر
نہ ظالم کرے گا اوسی پے ستم برکت محمد نبی الختم
کہ سیّد بلاتی نبی کا غلام قصہ میں کیا تجھ لطف سوں تمام "

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: اس معراج نامہ میں واقعہ معراج کو منظوم کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۲۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1972- 13

مصنف: غوث

عنوان: تالیف غوث

تقطیع: ۱۳x۱۵½ س م

اوراق: ۲۹۲

سطور: ۳

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ تصنیف: ۱۲۲۷ھ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: چرمی عمدہ جلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ متعدد اوراق پر حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "لکھوں پہلے حمد خدائے جہاں کیے جس نے پیدا زمین آسماں
کیا بے ستوں آسمان کو کھڑا مہ و مہر سے اس کو جلوہ دیا
زمین فرش کی اپنی ایجاد سے اسے زیب دی آدمی زاد سے "

اختتام: "مئے عشق احمد سے اے کبریا لبالب رہے شیشہ دل بھرا
کہ اس خاص مینا سے کر نوش جام رہوں مست سرشار وحدت تمام

Marfat.com

بشرح درود و رسول رقاں رہے شعر یہ اپنا ورد زباں
بانواع رحمت صلوٰۃ اور سلام بروح نبی بھیج یارب مدام "

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: غوث نے محمد شفیع کی فارسی کتاب سلوالکیئب کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بیان میں ہے۔ مصنف نے اپنے بارے میں بتایا ہے کہ اس کے والد کا نام محی الدین خان تھا اور وہ سروٹی کا رہنے والا تھا۔

سلسلہ نمبر: ۲۲۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/23
مصنف: فتاحی ورنعتی
عنوان: مولود نامہ
تقطیع: ۱۸ x ۳، س م
اوراق: ۳۴
سطور: ۳
خط: نستعلیق اوسط
سنہ تصنیف: ۱۱۹۵ھ
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: سفید - دبیز
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ معمولی کرم خوردہ۔ متعدد اوراق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔ ہر ورق پر ترک کا التزام لیکن جدید العہد جلد بندی میں جلد ساز کی بے احتیاطی سے بیشتر ترک کٹ گئے ہیں۔

آغاز: "چتر خوش پوں یک کے براق پر ہو اسوار امت کوں ادھار کر
سو فتاحی میں بہت گنہ گار ہوں جو امت میں تیری بہت خوار ہوں

اختتام: "سو فتاحی نے کہہ ہزاراں درود بدرگاہ معبود کر تب مسجود
کہہ آمین آمین اے ہوش مند سنی جب دعا اے توں اے ارجمند"

مندرجات: یہ ایک منظوم مولود نامہ ہے۔ اس کے سنہ تصنیف کا سراغ ورق ۴، الف پر درج ذیل شعر سے ملتا ہے:

"سو ہجرت کے بعد از برس یک ہزار نود ہور تھا پانچ کا تھی شمار"

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۲۴۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 975/5

مصنف: محمد کفایت علی کافی مرادآبادی

عنوان: داستان صادقاں

تقطیع: ۲۱x ۱۶، س م

اوراق: ۱۵

سطور: ۲

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: امام الدین احمد

کاغذ: ولایتی، ہلکا آسمانی

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: تمام صفحات پر سرخ جدولیں۔ یہ نسخہ ایک مجموعے میں ورق ۱۴، ب سے ۳۰، ب تک ہے۔

آغاز: "خیال حمد اس کا عالم حیرت دکھاتا ہے
کہ جو ہژدہ ہزار عالم کو ایک (کلوا) کن سے ملاتا ہے
گوہر تاج سخن نام خدائے رحمان
زیور نظم بیاں حمد رحیم سبحان"

اختتام: "وہ کیا عشق تھا یہ سلک در دعداں کا
توڑ کر عقد گہر زخم جگر کو ٹانکا
عاشقان شہ ابرار کے صدقے کافی
عشق میں کج بتلک نام ہے جن کا باقی"

ترقیمہ: "حسب فرمائش دوستدار غم خوار شیخ محمد یار متوطن بلدہ لاہور ملازم راج بھرت پور، کتاب مستطاب داستان صادقاں مصنفہ و مولفہ مولوی محمد کفایت علی صاحب مرادآبادی بہ دستخط بے ربط بندہ کمترین ازحد، امام الدین احمد اکبرآبادی در مقام بھرت پور باتمام رسید:

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زاں کہ من بندہ گنہ گارم"

مندرجات: اس مخطوطہ کا آغاز حمد و نعت سے ہوا ہے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صادقوں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہم کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی تفاصیل بیان کی ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۲۲۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 67/9

مصنف: سید جواد حسین شمیم امروہوی

عنوان: حمد و نعت و میلاد سرور عالم

تقطیع: ۲۳x ۲/۱۱، س م

اوراق: ۴

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: برجیس امروہوی

کاغذ: سیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ مجلد۔ ترک کا التزام۔ کنارے دریدہ۔ متعدد مقامات پر مصنف نے اپنے قلم سے ترامیم و اضافے کیے ہیں۔

آغاز: " الفت ہے تری کار جمیل اے مرے پیارے
ماشق کو تو رکھتا ہے ذلیل اے مرے پیارے
ایوب رہے زار وعلیل اے مرے پیارے
انگاروں پہ لوٹیں ہیں خلیل اے مرے پیارے "

اختتام: " ہر محل جو چمکا شجر طور کی صورت
خود حور سحر پڑھنے لگی نور کی سورت "

مندرجات: ۳۲، بند کے اس مسدس میں حمد، نعت اور میلاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 271/3

مصنف: عابدی

عنوان: معجزہ خرمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

تقطیع: ۳/۴ x۱۱ ۲/۱ ۱۵، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۵

Marfat.com

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ بوسیدہ۔ کنارے شکستہ۔ اب جدید طریقہ کے مطابق اس نسخہ کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اس مجموعے میں زیر نظر مخطوطہ ورق ۱۶، الف سے ۱۸، ب تک ہے۔

آغاز: "حکایت کہوں میں رسول زماں قحط آپڑا سال ایک عرب ماں
کہیں سے نہیں آوتا ہے اناج مدینہ کے لوگاں ہوئے لاعلاج
محمد نے بولے علی کو تبھی خبر تم مدینہ کی کارو سبھی
علی نے دیے بانوا کی مثال کرے آئے شہر اور بازار سوال"

اختتام: "دغا کس کو دیجیے تو ہوئے اس دغا طمع اور کینہ میں ہے گا دغا
خدا کو سزاوار سب ہے سکت دغا باز کوں دے دغا ہر وقت
مراتب دیا حق دیگر نار کوں افضل بی بی اس کوں کہا مان سوں
محمد کی تب میں برکت کو دیکھ دو گٹھلی کو چوسے لگا سب کو دیکھ
ارے عابدین بس یہ قصہ تمام محمد کے اوپر درود و سلام"

ترقیمہ: "تمت تمام شد، کار من نظام شد، شیطان ہلاک شد"

مندرجات: ۸۱، اشعار کی اس مثنوی میں دو عورتوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

تذکرہ بزرگان دین

سلسلہ نمبر: ۴۳۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 812/1

مصنف: محمد باقر آگاہ

عنوان: تحفۃ النساء

تقطیع: ۴/۱ x ۲۶ ۲/۱ ۱۶، س م

اوراق: ۲۱

خط: نسخ عمدہ

سنہ تصنیف: ۱۱۸۵ھ

سنہ کتابت: ۱۳۰۷ھ

کاتب: محمد جمال ساوی القادری

Marfat.com

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام

آغاز: "ہے حمد و ثنا اسے سزاوار بخشش کوں نہیں ہے جس کے کچھ بار
لطف و کرم اس کا بے غرض ہے دیتا ہے جو کچھ سو بے عوض ہے"

اختتام: "رکھ مجھ کو ہمیشہ عافیت ساتھ نت مجھ کو چلا تو راہ حسنات
دین بیچ کر اہتمام میرا ایمان پو کر اختتام میرا"

ترقیمہ: "اختتام ایں رسالہ مسمی تحفۃ النساء من تصنیف حضرت مولوی باقر صاحب از دست محمد جمال سادی جا تاریخ ہجدہم ماہ ربیع الثانی بروز سہ شنبہ، ۱۲۳ ہجری"

مندرجات: اس منظوم نسخہ میں امہات المومنین، دختر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی پارسا و نامور خواتین کی سیرت و احوال بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1540

مصنف: محمد باقر آگاہ

عنوان: ریاض الجناں

تقطیع: ۱/۲ ۱۱ x ۱/۲ ۴ ۱۵، س م

اوراق: ۳۸

سطور: ۲

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۸۳ھ

کاتب: محمود بیگ

کاغذ: آسمانی، چکنا باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ کنارے خستہ۔ آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ متعدد اوراق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد و نعت کے کہتا ہے محمد باقر آگاہ شافعی قادری بیجاپوری ایلوری۔ توفیق دیوے اوسے کہ مناقب اہل بیت کرام کی علی جدہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام بے شمار ہیں۔ اکثر علما نے حدیث و اثر مناقب اطہر میں کتابیں تصنیف کیے"۔

اختتام: "میری اولاد کو زبخت بلند دین و دنیا میں کر سعادت مند

Marfat.com

جو ہیں اخوان و دوستاں میرے بخش اون سب کو نعمتاں تیرے
اور جتنے ہیں زمرہ اسلام کر مدام اون پہ رحمت و انعام
مل یا ربنا الرحیم علیٰ شافع الکل انفسنا و خدا
وعلی آلہ و اصحابہ الذین اقتدو بآدابہ "

ترقیمہ: "و نسخہ ریاض الجناں حسب الفرمان حضرت مولوی مفتی سید غلام یحیٰ القنوی ابو العیاش صاحب، از دست آثم الاثنی محمود بیگ عفی اللہ عنہ، اتمام رسید بتاریخ دوازدہم شہر ذیعقد ۱۲۸۳ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم"۔

مندرجات: اس کتاب میں اہل بیت کے مناقب بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 496
مصنف: نامعلوم
عنوان: قصہ حضرت بلال
تقطیع: ۱۷x ۳، س م
اوراق: ۶
سطور: ۲
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد - متعدد اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے - اس مجموعے میں یہ مخطوطہ ورق ۹۸، الف سے ۱۰۲، ب تک ہے۔
آغاز: "دل سے سنو دوستو یہ داستاں لکھتا ہے یوں راوی رنگیں بیاں
عشق و محبت کی نشانی ہے یہ عاشق صادق کی کہانی ہے یہ"
اختتام: "خاک درت برسرما تاج باد ہر شب عمرت شب معراج باد
قصہ کیا میں نے دعا پر تمام بھیجو پیمبر پہ درود و سلام"
مندرجات: اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اضطراب اور پھر قرار پانے کا بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/32

Marfat.com

مصنف: حیدری

عنوان: منقبت حیدری

تقطیع: ۱۸x ۲/۱۰، س م

اوراق: ۵

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ اس مجموعہ میں یہ منقبت ورق ۱۸، ب سے ۲۲، الف تک ہے۔

آغاز: ”۔۔۔۔ وہ راز دار کبریا مشکل کشا موسیٰ طور امامت جلوہ نور خدا
عالم علم لدنی جانشین مصطفےٰ گوہر بحر شجاعت معدن جود و سخا ”

اختتام: اور رونا بیٹھنا لاشے پہ شہ کے آہ و زار آکے اب زہرا کا قاتل ۔۔۔۔
پر یہ ۔۔۔۔ اب عرض کرتا شاہ سے ہر صبح و شام حیدری ہوں میں مجھے ۔۔۔۔ ”

مندرجات: یہ منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 138/3

مصنف: غوث

عنوان: مجموعہ مناقب

تقطیع: ۱/۲ ۱۳x ۱/۲ ۱۳، س م

اوراق: ۵

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱۱، ب سے ۱۶، الف تک ہے۔

Marfat.com

آغاز: " کہا شان حیدر کی پروردگار اسد ہیں توں میرا تخرّ و وقار
کیا ہو جسے (کذا) خدا نے پیار کہوں کیوں نہ اس کی صفت بار بار "
اختتام: " یہ ڈنکا کافروں سیتی اماں ہے یہ ڈنکا خوش کوں ورد زباں ہے
یہ ڈنکا ہے امیرالمومنین کا پھٹا سن کر جگر دشمن لعیں کا "
مندرجات: یہ نسخہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی شان میں تین منقبتوں پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 257/6
مصنف: محی الدین امیر
عنوان: معجزہ علی
تقطیع: ۲/۱ x۲۷ ۸، س م
اوراق: ۹
سطور: ۲
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۱۶، اگست ۱۸۲ء
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ مخطوطہ ورق ۶، الف سے ۱۵، الف تک ہے۔
آغاز: (افسوس کہ مسودہ صاف کرتے وقت پانی گر جانے کی وجہ سے متعلقہ حصہ ناخواندہ ہو گیا۔
اختتام: " کرم کی کر نظر میرے اوپر تو اور اس تصنیف کو (کذا) کر تو "
مندرجات: اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کے بعض معجزات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 528/273
مصنف: شہاب الدین
عنوان: مجموعہ مناقب
تقطیع: ۲/۱ x۲۰ ۲/۱ ۱۳، س م

Marfat.com

اوراق: ۴
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ دریدہ
آغاز: "تجھ نام کا پکاری یہ سابرو قلندر لہہ مدد ۔۔۔ تمہاری دونوں جہاں کا سرور"
اختتام: "یا مرتضی کرو تم دو جگ میں دستگیری عاجز شہابدین پہ کمتر ہوں کمتری ہے"
مندرجات: یہ مخطوطہ کسی بیاض کے متفرق اوراق کا مجموعہ ہے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۸
مخطوطہ نمبر: N.N. 1966_ 67/3
مصنف: سید جواد حسین شمیم امروہوی
عنوان: منقبت
تقطیع: ۳۵x ۲/۱۱، س م
اوراق: ۶
سطور: ۱۸
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: اوائل چودہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ ہر ورق الگ الگ بڑے پیپر کے لفافے میں محفوظ کیا گیا ہے۔
آغاز: "آئینہ ایماں کی جلا تیں تو ملی ہیں ثانی رسول دوسرا ہیں تو ملی ہیں
بندوں میں اگر عقدہ کشائیں تو ملی ہیں اللہ و محمد کے سوا ہیں تو ملی ہیں"

Marfat.com

اختتام: "سرنگے دلہن شام کے بازار میں جانے بازار سے لے پیر کے دربار میں جانے"
مندرجات: ۳۰ بند کا یہ منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۳۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 67/4
مصنف: شمیم امروہوی
عنوان: حدیث نور
تقطیع: ۲۱/۲ x ۳۴/۱ ۲، س م
اوراق: ۱۱
سطور: ۱۸
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ خستہ۔ کنارے دریدہ۔ ہر ورق علیحدہ علیحدہ بڑے پیپر کے لفافے میں رکھ کر محفوظ کیا گیا ہے۔
آغاز: "اب مدح ہادیان طریق خدا لکھوں اول تو وصف بادشہ انبیا لکھوں
آخر میں کچھ امام زماں کی ثنا لکھوں دونوں محمدوں کی ثنا ایک جا لکھوں"
اختتام: "غل تھا نبی کی قدر عیاں کج ہوگئی ہم نام مصطفیٰ کو بھی معراج ہوگئی"
مندرجات: اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 530
مصنف: مہر عباس سریر
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۱۱x ۲/۱ ۳، س م
اوراق: ۴

Marfat.com

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر بڑپیپر چسپاں کیا گیا ہے۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۴۰، الف سے ۴۳، ب تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد یہ چند اشعار سلک گوہر آبدار ہیں کہ بحر زخار طبع وقاد در محیط موارج فکر تقاد و عمان فصاحت قلزم بلاغت ضرب المثل فضلائے روزگار باعث فخر شعرائے عالی تبار، سید عالی نسب والا تبار جناب میر عباس ابن میر مقیم متخلص بہ سریر"

اختتام: "بادشاہ نجف یہ عرض مری ہو قبول ہے خاک مری ہند کے رہنے سے ملول
ہوں کرب وبلا میں یا نجف میں مدفون ازبہر نبی و حسنین و بتول"

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: ۲۸ بند کے اس مخمس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مدح بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 530

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۱x ۲/۱ ۱۳، س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۴

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ہر ورق پر بڑ پیپر چسپاں کیا گیا ہے۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۳۸، الف سے ۴۹، ب تک ہے۔

آغاز: "سدا دل سے اے مومنو پاک باز وضو کرکے ... پنج وقتہ نماز
معرفت مناجات باصد نیاز یہ پڑھ اپنے ہاتھوں کو کرکے دراز"

اختتام: "یہی ہے عرض نا دواز ہم از برائے خدائے ذی الاکرام
مجھ پہ جب بے خودی کا ہو عالم یہی نکلے زبان سے اس دم
کلمہ لاالہ الا اللہ ہے محمد مرا رسول اللہ"

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: ۴۵ اشعار کی اس نظم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مدح بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/14
مصنف: نامعلوم
عنوان: مثنوی شہید عشق در بیان حضرت بلال
تقطیع: ۱۸ × ۲½ ۱۱، س م
اوراق: ۷
سطور: ۹تا۱۱
خط: آغاز میں نستعلیق معمولی، بعد میں بے خراب خط ہے۔
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: کرم خوردہ اور بوسیدہ، جس کی وجہ سے متن کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ تمام اوراق الگ الگ ہیں۔

آغاز: "دل سے سنو دوستو یہ داستاں لکھا ہے یوں راوی رنگیں بیاں
عشق و محبت کی نشانی ہے یہ عاشق صادق کی کہانی ہے یہ"

اختتام: "ہند میں خاطر مری ناشاد ہے جلد خبر لیجئے فریاد ہے
قصہ کیا میں نے دعا میں تمام بھیجو محمد پہ درود و سلام
شک نہیں ہے دوستو گفتار میں ہے یہ لکھا بہجت اسرار میں"

مندرجات: ۲۵، ابیات کی اس مثنوی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیفیت

Marfat.com

بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/29
مصنف: مرزا محمد رفیع سودا
عنوان: قصیدہ باب الجنت
تقطیع: ۱۸ x ۲ ½ ۱۱، س م
اوراق: ۷
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، اوسط
سنہ کتابت: ۱۲۲۲ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: یہ مخطوطہ کسی بیاض سے علیحدہ کیے ہونے اوراق پر مشتمل ہے۔
آغاز: ؎ اٹھ گیا بہمن ودے کا چمنستاں سے عمل
تیغ اردی نے کیا ملک خزاں مستاصل
سجدہ شکر میں ہے شاخ ثمردار ہر ایک
دیکھ کر باغ جہاں میں کرم عزّ و جل "
اختتام: "تا مسیٰ رہے یہ نظم بباب جنت
جب تلک اس سے بر آوے مری امید و عمل
نخل امید سے اپنے ہوں برومند محب
ہو محبت نہ تری جن کو نہ پاویں وہ پھل "
ترقیمہ: "ایں قصیدہ مدیم النظیر نیز از کلیات مرزا رفیع سودا در ۱۲۲۲ یک ہزار و دو صد و بست و دو ہجری در کلکتہ نقل گرفت۔ ازیں (کذا) در زبان ہندی ہرگز نبودہ است و نخواہد بود۔ ایزد تعالیٰ موجب مغفرت او گرداند"۔
مندرجات: یہ قصیدہ حضرت علی کی منقبت میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 243/2

Marfat.com

مصنف: غریب مہدوی

عنوان: تاریخ غریبی

تقطیع: ۲۵x ۱۵ ۱/۲، س م

اوراق: ۳۰۵

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: شروع کے ۱۲۸ اوراق تک کاغذ دبیز سفید ہے بعد میں بادامی باریک ہے۔

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ اوراق کی شیرازہ بندی ختم ہونے کی وجہ سے مائل بہ انتشار۔ متعدد اوراق بے حد بوسیدہ و دریدہ۔ نمی اور آب رسیدگی کی وجہ سے اوراق باہم جڑ گئے ہیں۔

آغاز: ؎ جل تھل منجہ کنجہ یہ تیرا کیا رین دن سانجہ سویرا
برن برن ترور بہت پانی کردر دہرن جوت منمانی
بات کام چنتا من جانے گھٹ پرگھٹ بھلیں پہچانے ؎

اختتام: ؎ سانچ بولتے سانچ جاتے روٹھوں کو وہ سدا مناتے
سدا غریب نوازی کرتے آپ غریبی دل میں دہرتے
سدا خدا سے ڈرتے رہتے درد خدا سیں سب کو کہتے ؎

مندرجات: اس مثنوی میں حضرت آدم سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ حمد، نعت اور مدح اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مصنف نے اپنے فرقہ کے بانی سید محمد مہدی جونپوری اور ان کے جانشینوں کی مدح بھی لکھی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969- 232

مصنف: لچھمی نرائن شفیق وصاحب

عنوان: توشہ آخرت

تقطیع: ۸x ۲ ۱/۲ ۱۱، س م

اوراق: ۳۷

سطور: ۳

خط: نستعلیق، بخشہ رواں

Marfat.com

سنہ تصنیف: ۱۱۸۷ھ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ معمولی سوختہ۔ تمام اوراق کے دونوں طرف بڑ پیپر چسپاں کر کے محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: " یہی چار بیدوں میں اظہار ہے کہ وہ ایک ہے اور نرنکار ہے
جسے عقل ہے جانتا ہے سدا کہ صنعت نہیں کوئی صانع سوا
اوسے ایک سے دو تیں اور تین چار وہی ایک سے تیں گے لاکھوں ہزار
دو نقطہ کیا جب کہ جنبش سے دور بنا دائرہ در نگر گاہ غور

اختتام: "زرا یاں سے سر کو کہ میرا یہ دم نہایت ــــ گرچہ غم
ہے آخر یہ دنیا کا اب کاروبار ملاقات ہے روز دار القرار
یہ کہتی تھی اور کپڑے دھوتی تھی وہ نگر کردو معصوم روتی تھی وہ
یہ حالت کے تئیں دیکھ حسنین بھی لگے رونے ایسے کے رونے سبھی

مندرجات: یہ مثنوی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال کے بیان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1964- 2

مصنف: محمد فیاض ولی ویلوری

عنوان: روضۃ الشہدا

تقطیع: ۱۲½ x ۲½ ۱۳، س م

اوراق: ۹۶

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ تصنیف: ۱۱۳۰ھ

سنہ کتابت: ۱۳۳۱ھ

کاتب: حیدر

کاغذ: منیالا، دبیز

Marfat.com

روشنائی: سیاہ

مہریں: ورق ۱، الف پر ایک گول نیلی مہر ثبت ہے جس میں "کتب خانہ اسٹیٹ کلیانی" تحریر ہے۔

کیفیت: خوبصورت چرمی جلد جس پر طلائی نقش و نگار کندہ ہیں۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ کنارے خستہ۔ دوہری سرخ حد ولیں۔

آغاز: "کروں نامے کوں بسم اللہ سوں آغاز

اچھوں تا میں فصاحت میں سرافراز
سراوں کیا اسے جن یک سخن میں
بندیا جیوں دم دم کے رشتے سوں بدن میں
فلک کے ہات دے خورشید کا جام
بھرا کر دور کرتا صبح سوں شام "

اختتام: "کیا ہوں ختم جب یو درد کا قال

اگیارہ سو پہ تھا سن تمیواں . سال
زمانہ مہدی آخر زماں کا
اتھا اس باعث امن و اماں کا
ولی اب رکھ قلم ہور ختم کر بات
نبی ہور آل اوپر بول صلوات "

ترقیمہ: "تمت تمام شد روضۃ الشہدا تاریخ دوازدہم ماہ شعبان ۱۲۳۱ ہجری بروز دوشنبہ از دست رقم حیدر صاحب برائے نجات النساء بیگم و شمس الدین نوشتہ شدہ، در قلعہ کلیان تمام شد در زمانہ مختار الامرا برائے خاطر سیف الدین خان مرقوم قلم شد"

مندرجات: یہ مثنوی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بیان میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1053/11

مصنف: سید اسد علی خان حسینی

عنوان: ضیاء العیون

تقطیع: ۳۰ ½ x ۱۷ ½، س م

اوراق: ۹۵

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، بہت عمدہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: گہرا بادامی وسفید، چکنا دبیز
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
کیفیت: عمدہ چرمی جلد جس پر ابھرے ہوئے نقش ونگار بنائے گئے ہیں۔ بہت بوسیدہ۔ کرم خوردہ۔ بوسیدگی کی وجہ سے متعدد اوراق کے کنارے ٹوٹ گئے ہیں۔
آغاز: "درود تم پہ ہے اے حضرت رسول کریم
بنص صلّو علیہ وسلّمو تسلیم
تمہاری شان میں ہے یوں درود اور سلام
کہ تم ہو مقبل درگاہ رب پاک انام"
اختتام: "اور روتی تھی بادیدہ خوناب سکینہ
کہتی تھی موا سید سرور کا علمدار
مارا گیا عباس جو سرور کا علمدار
چھپ ابر کے غم میں گیا خاور کا علمدار"
ترقیمہ: "تمام شد جلد اول ضیاء العیون تصنیف سید اسد علی خان متخلص بحسینی الہندی"۔
مندرجات: یہ باقر مجلسی کی کتاب جلاء العیون کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب میں نظم اور نثر تقریباً برابر ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/12
مصنف: محمد حسین مہر
عنوان: سر الشہادتین
تقطیع: ۱۳x ۱۶، س م
اوراق: ۱۲
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ تصنیف: ۱۲۷۱ھ
سنہ کتابت: ۱۲۷۳ھ
کاتب: صبغت اللہ
کاغذ: زردی مائل، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: کرم خوردہ۔ نہایت خستہ وبوسیدہ

Marfat.com

آغاز: "تو قادر ہے سب چیز پر اے خدا نہیں کوئی ہمسر ترا دوسرا
جو چاہے کرے اور چاہا کیا غرض تو ہی قادر ہے ہر چیز کا"

اختتام: "اس عاجز کی ہووے دعا سب قبول ہوں مقصد مرے دو جہاں کے حصول
میں اس نظم کو کرچکا اب تمام محمد نبی پر درود و سلام"

ترقیمہ: "الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ ترجمہ سر الشہادتین، ناظم رسول الثقلین محمد حسین کہ از تصنیفات معلم العلماء محکم الحکماء افضل المتکلمین، اشرف المتاخرین، مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ بخط بد نمط صبغت اللہ اتمام یافتہ بتاریخ ۱۸، شہر رجب، ۱۲۷۳ ہجری روز چہار شنبہ بوقت دوپہر"۔

مندرجات: یہ شاہ عبد العزیز دہلوی کی عربی تصنیف سر الشہادتین کا منظوم ترجمہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۴۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 26

مصنف: سید فرزند احمد صغیر بلگرامی

عنوان: میلاد معصومین

تقطیع: ۱۱½ × ۲½، س م

اوراق: ۴۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اواخر انیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ شروع کے چار اوراق پر فہرست عنوانات۔ مصنف کے فرزند سید عنایت احمد بلگرامی نے صغیر کی متعدد مطبوعہ کتب کے ساتھ اس مخطوطہ کو بھی ایک ہی جلد میں بند ھوایا ہے۔

آغاز: "دھیان آنکھ میں ہے روئے رسالت مآب کا
اک جز بیاض چشم ہے ام الکتاب کا
جنت تری خوشی کا نتیجہ ہے یا رسول
دوزخ مٹا ہے ترے قہر و عتاب کا
یا مصطفی تمہارے طریقہ پہ جو چلا
مطلق رہا نہ خوف اسے روز حساب کا"

اختتام: "اور ہے خوشی ہماری تو خالص ہے خدا

Marfat.com

صوم و صلوٰۃ و نافلہ کا جس میں ہے مزا
تسبیح خوب اور ہے تہلیل خوشنما
دنیائے منہیات سے رہنا جدا جدا
طاہر لباس اور ہو طاہر بدن تمام
ذکر خدا و ذکر نبی پر سخن تمام

مندرجات: یہ دوازدہ اماموں کے پیدائش نامے اور ان کی شان میں منقبتیہ قصاید کا مجموعہ ہے۔ صغیر نے اس کا نام "وسیلہ نجات صغیر" رکھا تھا۔ لیکن ان کے فرزند سید عنایت احمد نے اس کا نام تبدیل کر کے میلاد معصومین رکھ دیا۔

سلسلہ نمبر: ۲۵۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 648/20
مصنف: حکیم نصراللہ خان وصال
عنوان: دہ مخزن
تقطیع: ۲۰x ۱۳، س م
اوراق: ۲۰۵
سطور: ۱۳
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
کیفیت: ناقص الاول- دریدہ- پہلے ورق کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔
آغاز: "و عبدالملک کو اور سب کنبے قبیلے کو پہونچی- ملال بسیار --- خاطر اون کے رہ پانے والا ہو اور عمر عبداللہ کی نہ ہونی تھی کہ موت نے اون کے وجود کے محل کو ڈھایا"۔
اختتام: "قطعہ تاریخ ریختہ خامہ جادو نگار رشح رقم جناب مولوی امام بخش صہبائی دامت افضالہ:

چو گشت طبع کتابی کہ ز اول و آخر بیان مرثیہ ہا ہست باب درد و حزن
زروے درد و ملال و قلق پئے سالش بگفت ہاتف غیبی کتاب دہ مخزن "
۱۲۷۳ھ

مندرجات: اس کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات اور واقعہ کربلا کی تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۲۵۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 920/2
مصنف: پیر بخش
عنوان: گنجینہ نعمت دارین
تقطیع: ۱۲/۱ x ۱۳/۲ ۱۶، س م
اوراق: ۱۳
سطور: ۵
خط: نستعلیق، نہایت عمدہ
سنہ کتابت: ۱۱۱۸ھ (یہ سن سرلوح کے دائیں گوشہ میں لکھا ہوا ہے لیکن مخطوطہ کی زبان تیرہویں صدی کی ہے لہذا یہ سن مشکوک ہے)
کاتب: پیر بخش
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ، سرخ اور سنہری
کیفیت: عمدہ جلد - ہر ورق پر دوہری طلائی، سرخ اور سیاہ حد ولیں - سرلوح پر نام کتاب اور اس کے نیچے ایک ایک گول دائرہ میں "دو نور علی نور" زمردی زمین پر طلائی حروف میں لکھا گیا ہے۔
آغاز: نودنہ نام حضرت محمد صلعم، یا محمد، یا احمد، یا حامد"۔۔۔الخ
اختتام: "و بطن مادر سے پیدا کنندہ نہیں رہا اور کنیت آپ کی ابو عبد اللہ ہے اور خلاصہ شہادت آپ کا اکثر کتب میں مذکور ہے"۔
ترقیمہ: "و کتبہ پیر بخش ساکن الہ آباد حال مقیم لاہور"۔
مندرجات: اس مخطوطہ میں اللہ تعالی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ننانوے اسمائے مبارک نہایت خوبصورتی سے لکھے گئے ہیں اور درمیان میں بڑے دائروں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے مختصر حالات لکھے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۵۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 531/1
مصنف: مولوی سید فیض حسین حسینی
عنوان: جنات الخلود
تقطیع: ۱۳ x ۲۰ ۱/۲، س م
اوراق:
سطور:
خط: نستعلیق، اوسط

Marfat.com

سنہ کتابت: اوائل بیسویں صدی عیسوی (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز، لکیر دار
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الآخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ ابتدائی اوراق کے کنارے پھٹ گئے ہیں۔ یہ نسخہ ایک رجسٹر پر تحریر ہے۔ اس رجسٹر کے دوسرے حصہ میں انگریزی میں قرض خواہان کی فہرست مع قید اقوام درج ہے آخر میں ۱۹۰۷ء کی تاریخ لکھی ہوئی ہے، مذکورہ تاریخ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جنات الخلود بھی تقریباً اسی عہد کی مکتوبہ ہے۔
آغاز: "پہلی منزل اسماء الحسنیٰ اور ان کے معنی اور ان کے خواص اور ان کے اعداد کے پہنچاننے میں۔ اللہ: ایک اسم ذات ہے جو تمام صفات کمالیہ کے ساتھ جامع ہے کہ بحیثیت استحقاق قابل پرستش و تعریف ہے"۔
اختتام: "ساتویں طاہر ذکیہ یعنی گناہ اور تازورات سے پاک۔ آٹھویں مبارک اور میمونہ یہ دونوں لفظ یمین اور برکت کے معنی رکھتے ہیں۔ نواں بقیۃ النبوۃ یعنی رسول خدا کے جسم کے ٹکڑے۔ دسویں معصومہ یعنی برائیوں سے بچے ہوئے"۔
مندرجات: اس میں اسماء الٰہی کی تشریحات، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی، آپ کے اسماء و القاب، آپ کے اصحاب (شیعہ نقطہ نظر کے مطابق) آپ کی ازواج مطہرات و اولاد و غزوات وغیرہ مختصراً بیان کیے گئے ہیں۔ مخطوطہ کے غالب حصہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی نسبتاً تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ محمد رضا بن محمد مومن نے جنات الخلود فارسی میں لکھی تھی۔ یہ فارسی کا ترجمہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۵۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 531/2
مصنف: مولوی سید فیض حسین حسینی
عنوان: جنات الخلود
تقطیع: ۲۲ x ۲ 1/2، ۳۳ س م
اوراق: ۱۱
سنہ تصنیف: ۱۳۲۱ھ
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۱۳۲۱ھ
کاتب: بخط مترجم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ آب رسیدگی کی وجہ سے روشنائی پھیل گئی ہے اور متن کو نقصان پہنچا ہے۔ ورق اول و دوم بے حد خستہ۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی اور چٹ بندی کی گئی ہے۔ پورا مخطوطہ حد ولوں میں تقسیم کر کے لکھا گیا ہے۔

Marfat.com

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد اللہ ---- الخ۔ احقر العباد سید فیض حسین بن میر خاتم حسین مرحوم اخلائے ایمانی و اصبائے روحانی کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اس حقیر سے سعید ازلی جناب میر رستم علی صاحب سلمہ، اللہ تعالیٰ نے خواہش فرمائی کہ کتاب جنات الخلود کا ترجمہ بزبان اردو تحریر کردوں تاکہ اس کی طبع سے فیض عام جاری ہو"۔

اختتام: "بغداد پر ہلاکو خان نے چڑھائی کی جو چنگیز خان کا قرابت دار تھا اور خلیفہ کو معہ اقرباو احباب و اعوان کے قتل کر ڈالا۔ کہتے ہیں کہ بغداد اور حوالی بغداد کے دس لاکھ آدمی مار ڈالے گئے وہ ۶۵۶ء تھا"۔

ترقیمہ: "تمت بالخیر والحمد للہ رب العالمین السید فیض حسین مرقوم ۱۵، جمادی الاول ۱۳۳۱ھ"۔

مندرجات: اس کتاب میں اسماءالحسنیٰ کی تشریح، ۳۰ مشہور انبیاء، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور بارہ امامین رضی تعالیٰ عنھم کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ سعد و نحس خوابوں کی تعبیر، سلاطین بنی امیہ اور خلفائے بنی عباس کے مختصر احوال تحریر کیے گئے ہیں۔

تذکرہ آئمہ

سلسلہ نمبر: ۲۵۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1964- 2

مصنف: فاروق

عنوان: فاتحہ ائمہ طاہرات

تقطیع: ۴/۱ x۱۱ ۲/۱ ۳، س م

اوراق: ۳

سطور: ۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۳۳۱ھ

کاتب: حیدر

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

مہریں: آخری ورق پر ایک نیلی گول مہر ثبت ہے جس میں "کتب خانہ اسٹیٹ کلیانی" درج ہے۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ دوہری سرخ حدولیں۔ کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱۹۶، ب سے ۱۹۸، ب تک ہے۔

آغاز: ترویح روح خاص پیمبر پہ فاتحہ سالار مرسلین . . . پہ فاتحہ
مسند نشین رسول علی شاہ اولیاء دلدل سوال صاحب قنبر پہ فاتحہ

اختتام: صلوٰۃ بر محمد ہم آل طاہرین شہداء جاں فدا کہ مقابر پہ فاتحہ
فاروق عاصیا کو وظیفہ ہے رات دن آل رسول عشرت حیدر پہ فاتحہ

مندرجات: اس میں حضور اکرم سے لے کر دوازدہ امامین تک پر فاتحہ بھیجی گئی ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۲۵۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966 - 67/1

مصنف: سید جواد حسین شمیم امروہوی

عنوان: حال امام مہدی

تقطیع: ۳۵x ۲/۱ ۲۰ ، س م

اوراق: ۹

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد - خستہ - دریدہ - ہر ورق الگ الگ بڑپیپر کے لفافے میں محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: " نجم اقبال محمد ہیں جناب قائم شکل اعمال محمد ہیں جناب قائم
شرح احوال محمد ہیں جناب قائم قائم آل محمد ہیں جناب قائم "

اختتام: " غل تھا ہم نام محمد کے بڑے پانے ہیں عرش اعظم سے بلانے کو ملک آنے ہیں

اندراجات: ۴۸ بند پر مشتمل اس منقبت میں امام مہدی کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔ مخطوطہ کے ایک گوشہ میں کسی نے بعد میں شمیم امروہوی کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۸ء اور تاریخ وفات ۱۹۱۲ء لکھی ہے۔

تذکرہ اولیاء۔

سلسلہ نمبر: ۲۵۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 260/40

مصنف: جلی

عنوان: اعجاز بندگی میاں

تقطیع: ۲۱x ۲/۱ ۳ ، س م

اوراق: ۱۳

سطور: ۱۵

Marfat.com

خط: نستعلیق اوسط

سنہ تصنیف: ۱۲۶۵ھ

سنہ کتابت: ۱۲۶۷ھ

کاتب: چھجو میاں

مہریں: ہر صفحہ کے بائیں نچلے کنارے پر شیر کی ابھری ہوئی تصویر بنی ہے۔

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں کیا رقم حمد پروردگار — کہ جس کے ثناگو ہیں مرغ و ہزار
لے تنکے سے تا آفتاب جہاں — حقیقت سے ہر شئے کی تسبیح خواں
ہے ناظر سے اب اس کی یہ التجا — جلی کے کرے حق میں ہر دم دعا
ہزاراں درود اں ہزاراں سلام — خوا تم پہ یاراں پہ انکے تمام

اختتام: "

ترقیمہ: "ترقیمہ حقیر فقیر چھجو میاں بتار (یح) نہم محرم الحرام بروز پنشنبہ ۱۲۶۷ ہجری بمقام کرکاول"۔

مندرجات: اس منظوم رسالہ میں سید خوند میر المعروف بہ بندگی میاں کے معجزات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۵۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958 - 260/48

مصنف: محی الدین خان

عنوان: مقتول الاخبار

تقطیع: ۲۸½ x ۲½ ، ۸ س م

اوراق: ۱۰۱

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق معمولی

سنہ تصنیف: ۱۰، ذی الحجہ ۱۲۰۹ھ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: گہرا مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: نسخہ عمدہ حالت میں ہے۔ ہر ورق پر ترک کا التزام کیا گیا ہے۔ ورق ۱، الف کو بڑ پیپر چپکا کر محفوظ کیا گیا ہے۔ اس کام میں بے احتیاطی کی وجہ سے مذکورہ ورق کا بیشتر حصہ ناخوانا ہو گیا ہے۔ کرم خوردہ۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

..... کھولوں زباں ہے نشاں کا ہووے کیوں سجھ سوبیاں
بے نشاں بے چوں تو جن کی ذات ہے ہر صفت میں ذات کو اثبات ہے
" وارتوں امداد علی جانا نپو جان غیر کی صورت کو توں اپنی پچھان

اختتام: ختم ہے اس بات پو ساری کتاب ہے گناہ کے فعل پو رحمت شتاب "
"تمت تمام"

ترقیمہ:

مندرجات: اس کتاب میں حمد و نعت کے بعد چاروں خلفاء کرام اور اس کے بعد مندرجہ اولیا کرام کی کرامات بیان کی گئیں ہیں۔ شیخ شرف الدین، حسن بصری، بوعلی قلندر، سید علی۔ خواجہ نقش بند، بہاء الدین۔ مخدوم دانیال، ابوالفتح خوارزمی، امین الدین اعلی، مورس پیر شاد، خواجہ محمد بخش، نظام الدین اولیاء۔ نصیر الدین چراغ دہلوی، منصور حلاج، امیر خسرو، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، خواجہ فرید شکر گنج، زندہ شاہ مدار، خواجہ ابراہیم ادہم، علاء الدین چشتی، خواجہ مخدوم سالار، خواجہ سری سقطی، خواجہ یحیٰ منیری بعید الدین معصوم شاہ کبیر، سید جلال بخاری، شیخ ہمدانی، خواجہ خضر، خواجہ الیاس، جنید بغدادی، خواجہ حبیب عجمی، خالد بن ولید، حضرت بی بی حلیمہ۔ مصنف نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اس نے یہ رسالہ ایک سو چالیس دن میں تصنیف کیا۔ اس نے اپنی بابت لکھا ہے کہ شاہ امین الدین علی دکھنی چشتی اس پر اکثر مہربانی فرماتے تھے۔

سلسلہ نمبر: ۲۵۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973 - 150

مصنف: سید سلطان محی الدین بادشاہ قادری غوث نما سالک

عنوان: چراغ محبوبیہ

تقطیع: ۸ ۱/۲ × ۳ ۲/۳ ، ۲ س م

اوراق: ۱۱۷

سطور: ۳

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ تصنیف: ۱۲۷۷ھ

سنہ کتابت: ۱۲۸۵ھ

Marfat.com

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: نسخہ چار علیحدہ رنگوں کے کاغذوں پر تحریر ہے جو کہ بادامی، سبز اور آسمانی ہیں کاغذ چکنا باریک ہے۔

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ابتدائی تین اوراق کی چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "کسی بشر سے ہو ادا حق کی ثنا — یہ مقید اور وہ مطلق ہوا
کیوں مقید سے ہوں مطلق کی صفت — عبد پاوے اب کی کیونکر کیفیت"

اختتام: "اور مولف سامع وقاری کو سب — بخش اپنے فضل سے اے باپ رب
خاتمہ کر خیر پر میرا خدا — مجھ کو باایمان دنیا سے اٹھا"

ترقیمہ: "تمام شد از مولف ہذا اعنی سید سلطان محی الدین بادشاہ قادری غوث نما سالک عفا اللہ عنہ"، سلخ ہفتم شہر صفر المظفر ۲۸۵ ہجری۔ تمت تمام شد"۔

مندرجات: اس منظوم کتاب میں حضرت عبد القادر جیلانی کے مناقب بیان کیے گئے ہیں۔ ورق ۱۱۵، ب سے اختتام تک مولف کے درج ذیل مریدوں کے تحریر کردہ کارنامہ ہائے تصنیف درج ہیں۔ نور اللہ بخاری درویش، سید علی خاں حازم، بہاء الدین محبت، عنایت علی عنایت، غلام حیدر قدر، محی الدین جامی۔

سلسلہ نمبر: ۲۵۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 257/6

مصنف: حیدری

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲/۱ x ۲۷، ۱۶ س م

اوراق: ۲

سطور: ۹

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۸۷۸ء

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۵۸، الف سے ۵۹، الف تک ہے۔

آغاز: "سنو یہ مدح کہتا ہوں عزیزو دل و جانی
حکایت ---- محی الدین جیلانی"

Marfat.com

اختتام: "جو کوئی دن قیامت کے مرید ہوگا اسی گھر کا
گنہ بخشیں گے عامی کے بہ فضل و فیض رحمانی"

ترقیمہ: "۱۸، اکتوبر ۱۸۷۸ء"

مندرجات: اس میں حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی کے مناقب بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۶۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/23

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۸x ۱۶، س م

اوراق: ۹

سطور: ۱۴

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

مہریں: لوح پر ایک سیاہ مستطیل مہر ثبت ہے جس میں "میر احمد علی عصر ۲۸۵" درج ہے۔

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ و بیگنی

کیفیت: ناقص الآخر۔ بے حد کرم خوردہ۔ دریدہ۔ آخری ورق کا نصف حصہ ضائع ہوگیا ہے

آغاز: "از خلج الافکار سخن طرازان فصاحت اقران و خوش فکران اعجاز بیان کہ جا تاریخ چہار دہم ماہ رجب المرجب ۲۸۵ ہجری روز شنبہ بتقریب عرس محفل مشاعرہ"۔

اختتام: "میرے احباد میں مشہور کفاق جناب میر شمس الدین فیض"

مندرجات: یہ میر شمس الدین فیض کے عرس کے موقع پر منعقدہ مشاعرے میں پڑھی گئی مندرجہ ذیل شاعروں کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ ان منظومات میں فیض کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں۔ وصف، صاف، وزیر، عصر، مزاج، عزم، فیاض، ادب، جوش، بلبہار، پاس، عہد، غور، خرم، فوق، جری، اکبر، حافظ، جگر، عرش، شرق۔

سلسلہ نمبر: ۲۶۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1541

مصنف: نامعلوم

Marfat.com

عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۲۰½ x ۱۵½ ۲، س م
اوراق: ۱۱۵
سطور: ۱۳
خط: نستعلیق پختہ
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ناقص الآخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ کناروں پر چوہوں کے کترنے کے نشانات آخری چند اوراق کے نچلے حصے نصف کے قریب غائب ہیں۔ ان مقامات پر کاغذ چسپاں کر دیا گیا ہے۔
آغاز: "مجمع حمد وثنا اس خالق کو سزاوار ہے کہ جس کی احدیت پر قل ھواللہ احد دلیل ناطع ہے اور شان حمدیت پر اللہ الصمد ساطع ہے"۔
اختتام: غرض وہ خرقہ احمد جام کو دیا گیا اور وہ خرقہ بائیس اولیاوں نے پہنے ہے۔ شیخ مودود چشتی کو نعمت باطنی شیخ احمد جام سے ملی تھی۔ وفات ۵۳۶ ہجری"۔
مندرجات: یہ اولیا کا تذکرہ ہے۔ مخطوطہ پر کوئی عنوان نہیں تھا۔ یہ عنوان خاکسار مرتب نے مخطوطہ کے مطالب و مندرجات کو ملحوظ رکھ کر تجویز کیا ہے۔

تذکرہ علماء

سلسلہ نمبر: ۲۶۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 95/1
مصنف: عبدالحلیم شرر
عنوان: ابوالحسن اشعری (حصہ اول)
تقطیع: ۲۰¼ x ۱۶¼، س م
اوراق: ۳۲
سطور: ۲۰
خط: نستعلیق پختہ
سنہ کتابت: اواخر انیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: زرد، دبیز، لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مخطوطہ ایک لکیر دار کاپی پر تحریر ہے۔

آغاز: "اصحاب ابوالحسن علی میں اسمٰعیل اشعری جن کا نسب ابو موسیٰ اشعری صحابہ رسول اللہ تک پہنچا ہے"۔

اختتام: "میں ایک بلند چبوترے پر جو پھاٹک سے متصل تھا کھڑا ہو گیا اور اس شعبہ (کذا) کی سیر دیکھنے لگا"۔

مندرجات: یہ کتاب مشہور متکلم علامہ ابوالحسن اشعری کی سوانح اور ان کے علمی کارناموں پر مشتمل ہے۔ شرر نے یہ کتاب اولاً آٹھ کاپیوں پر اپنے قلم سے لکھی تھی چونکہ تمام کاپیوں کی تقطیع، سطور، خط، کاتب، سن کتابت، کاغذ اور روشنائی یکساں ہے لہذا آئندہ اس سلسلے کے بقیہ حصوں سے یہ چیزیں خارج کر کے صرف ایسے اندراجات کیے جائیں گے جو یکساں نہیں ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۶۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959_ 95/2

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: ابوالحسن اشعری (حصہ دوم)

اوراق: ۲۱

آغاز: "علم الکلام کا مقصد یہ تھا کہ عقلی دلائل کے ذریعے مذہب کی حقیقت ثابت کی جائے تاکہ جو لوگ مسلمات مذہبی کو نہیں مانتے"۔

اختتام: "مگر یہ راز فاش کر دیا کہ مامون ابتداء ہی سے کیا اور کیسا ناہنجار تھا"۔

سلسلہ نمبر: ۲۶۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959_ 95/3

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: ابوالحسن اشعری (حصہ سوم)

اوراق: ۲۸

آغاز: "استاد ابوسعد سلوکی کہتے ہیں کہ ہم بصرہ میں ایک علوی کی صحبت میں ابوالحسن اشعری کے ساتھ آئے"۔

اختتام: "حواس خمسہ کسی چیز کو محسوس کرنے کا علم نہیں، بلکہ ذریعہ علم ہے"۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۲۶۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 95/4
مصنف: عبدالحلیم شرر
عنوان: ابوالحسن اشعری (حصہ چہارم)
اوراق: ۳۲
آغاز: "اور ہم نے امت خدا میں ایسی فلسفی جماعت کو دیکھا ہے جن میں فلسفی بننے کے سوا حیرت"۔
اختتام: "عبید اللہ کا نام معاویہ بن عبید اللہ تھا اور وہ اشعریوں کا غلام تھا اور اجداد نے خلافت مہدی پر وہ حادی تھا"۔

سلسلہ نمبر: ۲۶۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 95/5
مصنف: عبدالحلیم شرر
عنوان: ابوالحسن اشعری (حصہ پنجم)
اوراق: ۳۳
آغاز: "معتزلہ صفات باری تعالیٰ کی نفی کرتے ہیں۔ بخلاف اس کے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ"۔
اختتام: "اس کا بیٹا ابو ہشام اور قاضی عبدالجبار اور ابوالحسن بصری اپنے اصحاب کے اصول پر تھے سوا بعض مسائل کے"۔

سلسلہ نمبر: ۲۶۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 95/6
مصنف: عبدالحلیم شرر
عنوان: ابوالحسن اشعری (حصہ ششم)
اوراق: ۳۳
آغاز: "معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ ہے اور دلیل ما یکون من نجدی ثلاثۃ الا ھو رابعھم"۔
اختتام: "اس کے بعد کلام اللہ کے قدیم و حادث ہونے کی بحث ہے"۔

سلسلہ نمبر: ۲۶۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 95/7
مصنف: عبدالحلیم شرر

Marfat.com

عنوان: ابوالحسن اشعری (حصہ ہفتم)

اوراق: ۶

آغاز: "معتوکل نے ۳۶۱ (جگہ خالی ہے) تربت حسین کو اور اس گروہ کے تمام مکانات کو کھود کر زمین پر ہل چلوادیا"۔

اختتام: "انہوں نے جو رائے قائم کی اس میں کسی خواہش اور ارادے کو دخل نہ تھا اور اس رائے کو انہوں نے دلیل و برہان سے ثابت کیا"۔

سلسلہ نمبر: ۲۶۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 95/8

مصنف: عبدالحلیم شرر

عنوان: ابوالحسن اشعری (حصہ ہشتم)

اوراق: ۱۷

آغاز: "اصولی اختلافات عقاید توحید در رسالت و دیگر اصول (کذا) صحابہ کرام کے زمانے میں معبد جہنی، غیلان دمشقی"۔

اختتام: "اور بغداد میں مصلوب کیا گیا۔ جو چھ سال تک لٹکتے رہے۔ معتوکل نے اپنا عہد"۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1060/2

مصنف: نامعلوم

عنوان: سوانح شیخ اکبر

تقطیع: ۱۲/۱ x ۳۰،۱ س م

اوراق: ۱۰

سطور: ۳

خط: نستعلیق عمدہ و اوسط

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی، چکنا دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: ورق ۲، ب اور ۳، الف پر "محمد عبداللہ شاہ صدیقی" نامی کسی شخص نے حواشی لکھے ہیں اور اپنے دستخط کرکے اس کے نیچے "۷، جمادی الثانی ۳۳۳ھ" کی تاریخ درج کردی ہے۔

Marfat.com

آغاز: "شیخ اکبر کے مختصر حالات جو نفح الطیب سے منقول ہیں، ہدیہ ناظرین کیے جاتے ہیں۔ مصنف نفح الطیب لکھتا ہے کہ مصنف فتوحات مکیہ وہ مشہور و معروف علامہ دہر ہے جو شیخ اکبر کے نام سے موسوم ہے"۔

اختتام: "ان احادیث قدسیہ کے متعلق شیخ نے کچھ کلام بھی کیا ہے جس کو بجز سلیم عقل کے دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ اسی وجہ سے سوائے فاضل محی الدین امام یحیٰ شرف الدین نووی کے دوسرا اس کلام کی شرح نہیں کر سکا"۔

مندرجات: اس کتاب میں شیخ اکبر کے حالات، نظریات اور تصانیف کی تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔

تذکرہ ملوک

سلسلہ نمبر: ۲۷۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 1/819 (پیر جھنڈو کلکشن)

مصنف: محمد عبید اللہ جامعی

عنوان: محمود بیگڑہ

تقطیع: ۲۰x ۳ ۱/۲، س م

اوراق: ۳۱

سطور: ۱۴

خط: نستعلیق رواں

سنہ تصنیف: ۳۵۱ھ

مقام تصنیف: انبالہ

سنہ کتابت: ۳، شوال، ۳۵۱ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید، دبیز

روشنائی: متن نیلی روشنائی سے لکھا ہے اور حاشیوں پر اضافے و عنوانات وغیرہ سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ نیلی جدولیں۔ لوح پر سرخ، نیلے، پیلے اور سبز رنگوں سے بیل بوٹے بنائے گئے ہیں۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ آغاز سے ورق ۳۱، ب تک ہے۔

آغاز: "ہندوستان کے خطہ گجرات احمد آباد پر جو سلطان اولوالعزم ۷۶۳ء سے ۱۵۷۳ء تک فرمانروا رہے ان میں اقبال مند، باجبروت فرمانروا اور غایت متشرع تاجدار محمود بیگڑہ ہوا ہے جس نے ۸۵۳ء سے ۱۵۱۱ تک سریر جہانبانی کو زینت بخشی"۔

اختتام: "اور محمود بیگڑہ جیسے خدا ترس، طالب آخرت اور اسلام کے سچے پرجوش خادم بننے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اسلام کی سربلندی اور حمایت اور کفر و شرک کی پامالی کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین"۔

مندرجات: یہ گجرات کے مشہور بادشاہ محمود بیگڑہ کی تاریخی سوانح ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1539

Marfat.com

مصنف: محمد علی بن محمد صادق حسینی

عنوان: راحت افزا

تقطیع: ۱۸ ۱/۴ x ۳ ۲/۳، س م

اوراق: ۱۵

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الآخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ ورق ۱، الف کی روشنائی اس قدر مدھم ہو چکی ہے کہ بہت مشکل سے پڑھی جا سکتی ہے آخری چند اوراق چوہوں نے کتر لیے ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ امابعد بموجب ارشاد کرامت بنیاد جناب مستطاب معلی القاب نواب میر نجف علی خاں بہادر شمشیر جنگ ہمیشہ رکھے اللہ سایہ ان کا، یہ نسخہ۔۔ کہ راحت افزا نام رکھا گیا ہے مشتمل ہے اوپر خلاصہ التواریخ کے کہ آں بندہ حقیر سراسر تقصیر محمد علی بن محمد صادق نے تالیف کیا ہے"۔

اختتام: "مرزا ابوبکر بن مروان شاہ کرمان میں مارا گیا اور ۸۱۵ھ میں مرزا علاء الدین اور ۸۱۵ھ مرزا ابوبکر بن میراں شاہ کرمان میں مارا گیا۔ اور مرزا علاء الدین بن بالیستقر ۸۴۰ھ میں پیدا ہوا"۔

مندرجات: یہ نسخہ آل تیمور کی تاریخ کے چند اوراق پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969_ 262

مصنف: گفا شاعر قزلباش دہلوی

عنوان: حیات عالمگیر

تقطیع: ۱۳ ۱/۲ x ۲۲ ۱/۲، س م

اوراق: ۶

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اوائل چودہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: علی شیر

Marfat.com

کاغذ: مٹیالا، لکیر دار

روشنائی: نیلی

کیفیت: تمام اوراق الگ الگ ہیں انہیں ایک جگہ جمع کر کے باندھ دیا گیا ہے۔ کنارے خستہ و بوسیدہ۔ اوراق کے اوپر کے تقریباً ڈیڑھ انچ حصہ کو چوہوں نے کتر لیا ہے۔

آغاز: "حیات اورنگ زیب:

پہلی قسط۔ ۱۶۱۸، ۱۶۳۴ تک کامل ۱۶، برس کے واقعات۔ یہی وہ اولوالعزم، پکا مسلمان، محنت کش، جری اور دلاور شہزادہ تھا جو سلاطین مغلیہ میں محض اپنی کوشش سے اورنگ سلطنت پر قابض ہو کر عالمگیر اول کے نام سے مشہور ہوا"۔

اختتام: "باپ نے دلاور بیٹے کو گلے لگالیا اور اس کی چشم و ابرو پر بوسے دیے اور زر و جواہر نثار کیا۔ بھرے دربار میں اس کی شجاعت اور بے جگری کی تعریف کی گئی۔ بہادری کے خطاب سے بھی سرفراز فرمایا اور اسی روز ہزار ہا روپے کے جواہرات انعام ہو گئے"۔

مندرجات: اس رسالے میں اورنگ زیب عالمگیر کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 93

مصنف: واحد علی

عنوان: وقائع شاہ عالم المعروف بہ عبرت نامہ

تقطیع: ۱۳x ۱۵، س م

اوراق: ۸۳

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، شکستہ آمیز

سنہ تصنیف: ۱۲۹۶ھ

سنہ کتابت: ۱۳۲۱ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: گہرا بادامی، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق ہر ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبین محمد والہ الطیبین والطاہرین۔ اما بعد حقیر کثیر التقصیر واحد علی ابن سید واصل علی بن سید غلام زین العابدین تعلقہ دار امام پور پرگنہ ایگلی ضلع جون پور اکثر شوق کتب دیکھنے کتب ہائے تواریخ کا رہتا ہے۔ ایک روز خاطر ناقص میں یہ گزرا کہ کل بادشاہان دہلی کا حال کتابوں میں بزبان اردو، فارسی سے تحریر"۔

Marfat.com

اختتام: "فوراً ایک تحریر بنام میرے منت بہادر و نانا بھر نویس روانہ کی گئی اور جو فوج اوپر مکان علی بہادر کے محاصرہ کیے ہوئے تھی اوس فوج کو طلب کرلیا اور ہمت بہادر کو سپرد نواب علی بہادر و کار پردازان ان کے کے کیا اور تمامی اسباب و کارخانہ جات راجہ ہمت بہادر ضبط کیا اور اوپر جاگیرات کے عمال خود مقرر و مامور فرمایا"۔

ترقیمہ: "تمام شد بخط خام احقر العباد واحد علی ابن سید واصل علی امام پوری پرگنہ ایگلی ضلع جونپور المرقوم چہارم ماہ ذیحجہ روز یکشنبہ ۱۲۲۱ ہجری لغایت ماہ ۱۱ عیسوی مطابق ماہ بھاگن سمت"۔

مندرجات: یہ شاہ عالم کے عہد کی تاریخ ہے۔ اسکی تالیف میں متعدد معاصر مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

تذکرہ امراء

سلسلہ نمبر: ۲۷۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 121

مصنف: نامعلوم

عنوان: ترجمہ مآثر الامرا

تقطیع: ۱/۴ x۳۳ ۱/۲ ۱۲، س م

اوراق: ۸۵

سطور: ۳۲

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر انیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: نیلا دبادامی لکیر دار، دبیز

روشنائی: متن کا کچھ حصہ نیلی اور کچھ حصہ سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

کیفیت: مجلد۔ کنارے شکستہ۔ متعدد اوراق پر تیل کے نشانات۔ حواشی میں مترجم نے نئی معلومات و تحقیقات کا اضافہ کیا ہے

آغاز: "(حمد و نعت کے بعد) راقم میر عبدالرزاق کہتا ہے کہ جس زمانے میں میرے والد مرحوم المخاطب بہ صمصام الدولہ قطب پورہ اونگ میں گوشہ نشین تھے ان کو سوانحعری کے فن میں بہت دلچسپی تھی اور انہوں نے اس فن میں کمال حاصل کیا۔ یہاں تک کہ سلسلہ تیموریہ کے بادشاہوں اور ان کے امراء کے حالات انہیں نوک زباں تھے"۔

اختتام: "باز بہادر۔ اس کا نام بایزید تھا اور باپ کا نام شجاعت خاں سور جو عوام میں بجاول خان باجتا تھا۔ جب شیر شاہ نے ملو خاں سے مالوہ چھینا جس کا لقب بہادر شاہ تھا تو اس نے باز بہادر کو جو اس کے خاص امیروں میں تھا اس ملاقے کا سپہ سالار مقرر کیا۔ وہ سلیم شاہ کے عہد میں اس کے دربار میں حاضر ہوا لیکن تھوڑے ہی دنوں میں ناراض ہو کر مالوہ چلا گیا۔"

Marfat.com

مندرجات: مآثر الامرا کی جلد اول کا ترجمہ ہے ترجمہ کی بنیاد مآثر الامرا عبرتبہ مولوی عبد الرحیم مطبوعہ بنگال ایشیاٹک سوسائٹی ۱۸۸۸ء پر رکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر ایوب قادری نے بھی مآثر الامراء کا تین جلدوں میں ترجمہ کر کے لاہور سے طبع کرادیا ہے۔ زیر نظر مخطوطہ کا ایوب قادری کے ترجمہ سے مقابلہ کیا گیا۔ ایوب قادری کا ترجمہ لفظی ہے جب کہ زیر نظر ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے۔

سوانح

سلسلہ نمبر: ۲۷۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1542

مصنف: نامعلوم

عنوان: مختار نامہ

تقطیع: ۲۰×۲ ۱/۲ ۳، س م

اوراق: ۹

سطور: ۲

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ بے حد خستہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ چوہوں کے کترنے کے نشانات۔ ابتدائی چند اوراق کی چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "و کتاب رجال میں باسناد خود حضرت امام جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ مختار نے امام زین العابدین علیہ السلام پر تہمت و افترا باندھا"۔

اختتام: اور لوگوں کی گواہی سے وہ نامہ مثبت تھا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس تحریر سے مراد مختار یہ تھی کہ اگر محقق ہے کوئی"۔

مندرجات: اس رسالے میں مختار کی سوانح بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 216

Marfat.com

مصنف: عبدالعلی خاں

عنوان: وقائع عبدالعلی خاں مرادآبادی

تقطیع: ۱۶ ۱/۲ x۲۳، س م

اوراق: ۳۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ تصنیف: ۱۹۶۱ء

سنہ کتابت: ۱۹۶۱ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید باریک

روشنائی: نیلی

کیفیت: مجلد۔ مخطوطہ مختلف سائز کے کاغذوں پر مشتمل ہے۔ یہ اوراق جگہ جگہ سے پھٹ گئے ہیں اور ان پر چٹ بندی کی گئی ہے

آغاز: "اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ہندوستان میں کیسے کیسے عمدہ اور اچھے مقامات بنائے ہیں جن میں سے ایک شہر سنبھل بھی ہے۔ یہ شہر ضلع مرادآباد یوپی میں مرادآباد سے ۱۹ میل کے فاصلے پر ہے"۔

اختتام: "ان اسکیموں کو بنانے میں اور ان کو بروئے کار لانے میں ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب کا جو آج کل بہار کے گورنر ہیں بڑا ہاتھ ہے۔ آجکل جامعہ ملیہ نئی دہلی (اوکھلے) میں واقع ہے۔

ترقیمہ: "عبدالعلی خاں۔ ۴، اکتوبر ۱۹۶۱ء سابق مدد گار معتمد انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی"۔

مندرجات: یہ عبدالعلی خاں کی خودنوشت مختصر سوانح عمری ہے اس میں انہوں نے اپنی پیدائش (تقریباً ۱۸۹۰ء ۱۸۹۵ء کے مابین) سے ۱۹۶۱ء تک کے حالات لکھے ہیں۔ عبدالعلی خاں تحریک آزادی کے متعدد مشاہیر کے بہت قریب رہے تھے۔ لہذا انہوں نے مذکورہ مشاہیر کے بابت بہت اہم اور وقیع معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ تحریک آزادی کے حوالے سے یہ یادداشتیں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 13

مصنف: صفیر بلگرامی

عنوان: سوانح نواب نورالحسن خاں

تقطیع: ۲۰ ۲/۳ x۳۰، س م

اوراق: ۶۶

سطور: ۲۵

Marfat.com

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی، باریک چکنا

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ خستہ۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "کتاب نادر العصر مطبوعہ منشی نولکشور صاحب میں لکھا ہے کہ چند خاندان شیخ جو ۱۱۶۰ء میں ہمراہ فوج سپہ سالار غازی میاں برادر زادہ محمود غزنوی کے اس ملک میں آئے (اس وقت تک کہ ۱۸۷۵ء تک شیخوں کے خاندان کو لکھنو میں بسے ہوئے ۷۱۵ برس ہوئے)"۔

اختتام: "اب مسند ریاست سید محمد روشن خاں خلف اکبر سید محمد نقی خاں اور سید اولاد محمد خاں خلف دوم سے رونق پذیر ہے کیونکہ اب ان میں تقسیم ہو کر دو ریاستیں ہو گئی ہیں۔ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کے مدارج اعلیٰ میں ترقی دے کہ باعث ناز و افتخار برادران ہیں۔ سید محمد روشن خاں مولف کے ہم زلف اور سید اولاد محمد خاں مولف کے خالہ زاد بھائی ہیں"۔

مندرجات: یہ نواب نور الحسن خاں کی سوانح ہے۔ ابتدا کے کچھ اوراق میں لکھنو کی تاریخ لکھی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 7

مصنف: سید خورشید احمد کلیم بلگرامی

عنوان: واقعات صفیر

تقطیع: ۱۶ x ۲۵ ½، س م

اوراق: ۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، چکنا دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ خستہ

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

ستائش کنم ایزد پاک را ونعت احمد شاہ لولاک را
علی و نبی ہر دو نسبت بہم دو تاویکے چوں زبان و قلم
خوشامد خوشا دین و دنیائے ما کہ ہمچو علی است مولائے ما

اما بعد بندہ سید خورشید احمد حسنی واسطی بلگرامی متخلص بہ کلیم شاگرد و برادر خورد سید فرزند احمد صاحب مرحوم و مغفور متخلص بہ صفیر بلگرامی"۔

اختتام: " صفیر - عشق دنداں میں کیا تو نے میری کا جو کام
ٹکڑے ہو ہو کر مرے لخت جگر کیا اٹھے -
سخن - بے نمکداں نہیں کچھ لطف جراحت قاتل
لذت خستگی زخم جگر کیا اٹھے "

ترقیمہ: " جس قدر واقعات میاں صاحب مرحوم مجھ کو یاد آئے درج کر دیا ہے۔ حسب فرمائش نور النور سید عنایت احمد و وصی احمد بلگرامی تمام شد۔ سید خورشید احمد حسنی واسطی بلگرامی"۔

مندرجات: اس مخطوطہ میں صفیر بلگرامی کے مختصر احوال قلمبند کیے گئے ہیں۔

انساب و شجرات

سلسلہ نمبر: ۲۸۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 244

مصنف: حافظ محمد حمید الدین

عنوان: عمدۃ التحقیق فی آل سیدنا الصدیق

تقطیع: ۱/۲ x ۱۳ ۱/۲ ۲۰ س م

اوراق: ۲۵

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: ۱۳۳۱ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد - معمولی کرم خوردہ - اوراق کے نچلے کنارے چوہوں نے کتر کر متن کے کچھ حصہ کو ضائع کر دیا ہے - آخری آٹھ نصف و چوتھائی اوراق علیحدہ سے مخطوطہ کے ساتھ چسپاں کیے گئے ہیں۔ مخطوطہ کے آخری ورق پر اسی خاندان کے

Marfat.com

ایک فرد سید بنیاد علی کی جائیداد کی فروخت کا بیع نامہ ۱۸۲۸ء درج ہے۔

آغاز: "حمد وسپاس خداوند تعالی کی ممکن نہیں کہ انسان ضعیف البیان اس کی ادا کا دم بھر سکے مجال نہیں کہ اس کی نعمتوں کو شمار کر سکے"۔

اختتام: "مولوی کمال احمد کی شادی کے واسطے غلام حیدر سے منشی محمد اکمل نے یہ فقرہ کہا تھا کہ میری ذات پیسہ ہے چاہے کرو چاہے نہ کرو مگر بعد میں شادی ہوئی تو کمال احمد کی قاضی غلام حیدر کی لڑکی سے ہی ہوئی جس کی کہ اولاد مولوی مشفع احمد اور مولوی رفیع احمد و مولوی مطیع احمد وغیرہ اس موضع میں بکثرت ہوئی ہیں"۔

مندرجات: اس کتاب میں عبدالرحمانی مکی تحیی دانشمندی کی مختصر سوانح اور بدایوں کے شیخ صدیقی خاندان کے نسب نامے وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف کے والد کا نام مولوی محمد سعید الدین دانشمندی قادری ابوالبرکاتی الحسینی بدایونی تھا۔ اس نے یہ رسالہ مولوی محمد حکمت اللہ دانشمند قادری محمدی فضل رحمانی بدایونی کی فرمائش سے لکھا"۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/22

مصنف: نامعلوم

عنوان: شجرات اولیاء

تقطیع: ۲۸ x ۱۷ ۱/۲ س م

اوراق: ۴

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی، چکنا باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔

آغاز: "اول خرقہ مبارک حضرت حق سبحانہ تعالی کے یہاں سے بوساطت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا"۔

اختتام: "تمام فقیر سلسلہ بزرگی اور ابتداء فقیری کی حضرت شاہ ولایت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ، سے رکھتے ہیں والسلام تم الکلام"۔

مندرجات: اس مخطوطہ میں اولیائے کرام کے شجرات فقر بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 246

Marfat.com

مصنف: عبدالرحیم

عنوان: احسن الکتاب وصفات الانساب

تقطیع: ۱/۴ x۲۵ ۱/۲ ۱۶، س م

اوراق: ۱۳۹

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق معمولی

سنہ تصنیف: ۱۳۱۵ھ

سنہ کتابت: ۱۳۱۶ھ

کاتب: رفیق احمد

کاغذ: زرد، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ بعض اوراق پر تیل کے نشانات۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الصمد لم یلد ولم یولد کہ نسل حضرت اسمعیل علیہ السلام سے سید اولاد آدم محمد مصطفے صلعم کو اشرف النسب والحسب عالم میں بنایا اور نعت سرور کائنات علیہ الوف التحیات"۔

اختتام: معزالدین کی زوجہ نصیبن ہی دختر مداری مذکور تھی۔ معزالدین ملک سندھ میں نوکر تھا وہاں آخر ۷۸۳ھ میں فوت ہوا اس کے ایک لڑکا سعید الدین اور ایک لڑکی معہ مادر وطن ہیں"۔

ترقیمہ: "تاریخ بستم ذیحجہ ۱۳۱۶ ہجری روز دوشنبہ کو نقل ختم ہوئی۔ اصل مصنف کی قلمی کتاب سے نقل کی گئی۔ بقلم رفیق احمد ولد علی بخش مقام دلود ضلع شمال ریاست بھوپال"۔

مندرجات: اس کتاب میں مختلف خاندانوں کے شجرے بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 5

مصنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

عنوان: طبقات کرام سادات بلگرام

تقطیع: ۲/۳ x۳۰ ۴، س م

اوراق: ۲۷۹

سطور: ۲۵

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: سفید، چکنا باریک

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ خستہ۔ آغاز کے دس اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ ورق ۳۳۴تا۳۴۶ سادہ ہیں۔

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم سبب پیدائش عالم وعالمیان: وجود و واجب الوجود کا بیان مجملاً حمد میں ہو چکا ہے اب وجود ممکنات کا سبب مختصر لکھا جاتا ہے اگرچہ ... عقلاً اس بھید سے آگاہی ہرگز نہیں ہو سکتی، اسی لیے ابتدا اور انتہا سے زمانے کے لیے جملہ مذاہب میں بحث"۔

اختتام: " چوں باغ گلونم کہ دریں نسخہ رنگیں گلہائے مضامین تر و تازہ کثیر است
بہر سنہ اش بلبل دل نغمہ زد ارشد ایں باد بہار از چمن طبع صغیر است
۱۳۳ھ

مندرجات: اس کتاب میں بلگرام کے سادات کی تاریخ اور شجرے بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980- 33

مصنف: صغیر بلگرامی

عنوان: مجموعہ سوانح

تقطیع: ۱/۲ ۲۳ x ۱۱، س م

اوراق: ۱۵

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ناقص الآخر۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔

آغاز: " التماس و اعتذار مولف مستہام: ناظرین خوردہ بیں پر واضح ہو کہ سید ابوالقاسم بن سید خان محمد بن سید محمود بہ جد القبیلہ بن سید خداداد بن شاہ لطیف اللہ بن سالار پسر اول سید حسین بن نصیر بن سید حسین بن عمر بن سید محمد مغربی علیہم الرحمۃ تک کا سلسلہ قبل شجرہ کے لکھا جا چکا ہے"۔

Marfat.com

اختتام: اسی روز اس کی بڑی بہن یعنی شہر بانو کا مکتب بھی ہوا اور اسی روز اس کے چچھرے بھائی یعنی سید وزیر حیدر عرف اسامی میاں کا ختنہ اور مکتب ہوا"۔

مندرجات: یہ مخطوطہ گزشتہ سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس میں بھی اعیان بلگرام کے احوال و شجرات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 243/8

مصنف: صوفی عبدالباقی

عنوان: رسالہ فقیراں

تقطیع: ۲½ x ۳½، س م

اوراق: ۶

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر انیسویں صدی عیسوی (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: خاکی، باریک

روشنائی: متن کہیں پر سیاہ اور کہیں ہلکی روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

مہریں: ہر ورق پر واٹر مارک ہے جس میں انگریزی ہندسوں میں "۱۸۷۴" کندہ ہے۔ سرلوح پر ایک سیاہ مہر ہے جسے رگڑ کر مٹایا گیا ہے اس مہر کے اندر راجات ناخوانا ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ۔ بے حد خستہ۔ تمام اوراق الگ الگ ہو چکے ہیں۔ متعدد اوراق کے کنارے ٹوٹ چکے ہیں۔ اس مجموعہ

آغاز: میں یہ رسالہ ورق ۱ک، الف سے ۱۲، الف تک ہے۔

اختتام: "شاہ حمید الدین ان سے شاہ مخدوم ارزانی اور مخدوم ارزانی سے زاہد المزاہد مولانا سلطان تارکین واصل حق"۔

ترقیمہ: "رسالہ فقیراں چہار پیر و چہار خانوادہ چشتیاں و قادریہ کا تمام ہوا۔ اللہم تمت بالخیر"۔

مندرجات: اس رسالہ میں صوفیوں کے مختلف سلاسل بیان کیے گئے ہیں۔

سفرنامے

سلسلہ نمبر: ۲۸۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 205

Marfat.com

مترجم: سید محمد ضامن کنتوری
عنوان: سفرنامہ شمالی عربستان
تقطیع: ۳۴ x ۲۱، س م
اوراق: ۳۶۱
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق، رواں
سنہ کتابت: اوائل بیسویں صدی عیسوی (قیاساً)
کاتب: بخط مترجم
کاغذ: ہلکا مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد، کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ پہلے ورق پر فہرست مضامین درج ہے۔ پورے مخطوطہ میں مختلف تقطیع اور مختلف اقسام کے کاغذ استعمال کیے گئے ہیں۔
آغاز: "سب سے پہلے ۱۸۸۹ء میں ہم نے عربستان کا سفر کیا اور جزائر بحرین کو گئے جو خلیج فارس میں واقع ہیں۔ ہمارے اس سفر کی محرک وہ حکائتیں تھیں جو ہم سنتے چلے آئے تھے"۔
اختتام: "یہ تمام واقعات ہیں ہمارے سفر کے جن کو میں نے قلمبند کیا ہے مگر کیا اچھا ہوتا کہ یہ دوسرے کے قلم سے لکھے گئے ہوتے اور مجھے اس کہانی کے تنہا بیان کرنے کی نوبت نہ آتی"۔
مندرجات: یہ "Theodore bent" کے سفرنامے "Southern Arabia" کا رواں ترجمہ ہے مخطوطہ میں جگہ جگہ مترجم نے ترامیم کی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 231
مترجم: چوہدری محمد محب اللہ
عنوان: عبرت نامہ
تقطیع: ۱۱ ۱/۲ x ۱۶ ۱/۲، س م
اوراق: ۱۰۶
سطور: ۲۰
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: ۱۹۳۶ء
کاتب: بخط مترجم

Marfat.com

کاغذ: سفید، لکیر دار

روشنائی: متن سیاہ۔ تراصیم واضافے سبز روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: خستہ۔ چند اوراق دریدہ۔ مختلف تقطیع کے کاغذوں پر ترجمہ کر کے انہیں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔

آغاز: "بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ شاعران زوی الاحترام اپنی یادگار مجموعہ غزلیات دیوان کی شکل میں چھوڑتے ہیں مگر حضرت شاہ عالم بادشاہ نے دو دیوان چھوڑے، ایک غزلیات کا جس میں اردو فارسی کی غزلیں ہیں جو ان کے تخلص کے ساتھ دیوان آفتاب مشہور ہے اور دوسرا دیوان لارڈ کلایو کہلاتا ہے"۔

اختتام: "جہاں کے بادشاہ، امرا، وزرا اور عوام کے طریقے ایسے خراب ہوں تو اس ملک پر ہشیار اور جنگ جو قوم کیوں نہ غالب ہو جائے۔ اور ملک کی ویرانی اور تباہی نازنینان آرام طلب کی سیاست اور انتظام سے روز بروز کیوں نہ بڑھے۔ شعر:

نازنین را عشق وزیدن کمند جاں بود
نیز مردان بلاکش پادری خوانا نہند "

ترقیمہ: "واللہ کا شکر ہے کہ یہ ترجمہ تاریخ ۳۰، نومبر ۴۶ء بوقت ۱۱ بجے شب یوم جمعہ بمقام بستی ختم ہوا"۔

مندرجات: منشی اعتصام الدین بنگالی (رکن دربار شاہ عالم) نے بادشاہ کے تحائف کے ساتھ یورپ کا سفر کیا تھا۔ ان کا سفر ۹، شعبان ۱۱۸۰ھ سے شروع ہو کر ۱۱۸۴ھ کو بمقام بنگال اتمام پذیر ہوا۔ منشی اعتصام الدین نے اس سفر کے حالات فارسی میں لکھے اور اسکا نام "شگرف نامہ" رکھا۔ مذکورہ مخطوطہ نہایت کرم خوردہ حالت میں چوہدری محمد محب اللہ ڈپٹی کلکٹر بستی (یوپی) کو ملا۔ انہوں نے اس کا ترجمہ کر کے اس کا عنوان "عبرت نامہ" رکھا۔ عبرت نامہ نہایت اہم کتاب ہے اس میں دیگر چیزوں کے علاوہ لارڈ کلایو اور شاہ عالم کے تعلقات کی عجیب وغریب تصویر سامنے آتی ہے۔ مختلف مقامات پر منشی اعتصام الدین نے اپنے اور اپنے بزرگوں کے حالات بھی لکھے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 23

مصنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

عنوان: مثنوی صحبت احباب وقند مکرر

تقطیع: ۳۰x ۱۵ ۱/۲، س م

اوراق: ۴۰

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: شیالا، دیسی

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: ناقص الطرفین۔ معمولی کرم خوردہ۔ بیشتر اوراق پر حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ خستہ، دریدہ۔ مثنوی محبت احباب ورق ۱تا ورق ۸، الف تک اور مثنوی قند مکرر ورق ۸، ب سے ۲۰، ب تک ہے۔

آغاز: "اور وہ مثنوی تمام مشہور ہوئی اور سب کو پسند آئی پھر اسی سال ماہ شوال میں الہ آباد جانے کا اتفاق ہوا میرے جد امجد سید غلام علی صاحب (کذا) حج کو جاتے تھے وہاں پر منشی کاظم علی صاحب مضطر جن کا ذکر مثنوی "دعوت احباب" میں ہے ملاقات ہوئی"۔

اختتام: "میں نے یہ مثنویاں پٹنہ میں اکثر احباب اور شاگردوں کے سامنے پڑھیں اور سب سن کر خوش ہوئے۔ جناب میر علی محمد صاحب کو میری شہرت پر حسد ہونے لگا، انہوں نے اسی مثنوی مرقومہ بالا مسمی بہ "قند مکرر" کے وزن پر ایک مثنوی فرمائی اور "نالہ شرر" اس کا نام رکھا اور مطبع بہار، محلہ قلعہ عظیم آباد میں چھپوائی اور اتفاق سے"۔

مندرجات: اس مخطوطے میں صفیر نے اپنے مختلف مقامات کے اسفار کے حالات و واقعات بصورت مثنوی بیان کیے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 21

مصنف: صفیر بلگرامی

عنوان: مثنوی دعوت احباب

تقطیع: ۱/۲ ۱۵ x ۱۰ س م

اوراق: ۵۹

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکلف برطرف اے ساقی فکر — طبیعت — مشاقی فکر
توجہ آشنا ہے خواہش دل — — کیف سے ہوں عرش منزل
رہے خمیازہ کش تا چند ساغر — سبوئے میم بسم اللہ سے بھر"
اختتام: "جو مردہ بھی سن لے تو وہ جی اٹھے — نہ روپوش کیوں شرم سے ہو مسیح
معانی ہیں شفاف الفاظ صاف — ہے ترکیب دلچسپ بندش صحیح
صمد اور محنت سے تاریخ لکھ — کہ یہ مثنوی ہے بلیغ و فصیح"

۱۸۷۴ء

Marfat.com

مندرجات: ۱۲۷۱ھ میں صفیر بلگرامی نے اپنے دوستوں کی دعوت پر غازی پور کا سفر کیا تھا۔ اس مثنوی میں حالات سفر اور قیام غازی پور کی روداد بیان کی گئی ہے۔

روزنامچہ

سلسلہ نمبر: ۲۹۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 196

مصنف: نامعلوم

عنوان: مچھلی کا شکار

تقطیع: ۱۲½ x ۱۸ س م

اوراق: ۹

سطور: ۳

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۸۵۶ء

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا بادامی، چکنا دبیز

روشنائی: متن دونوں طرح کی روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

کیفیت: نسخہ خستہ و بوسیدہ ہے۔ تمام اوراق الگ الگ تھے انہیں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ متعدد اوراق کے کچھ حصے ٹوٹ کر ضائع ہو چکے ہیں۔

آغاز: "کرنل نوگڈ جو ریاست بھوپال میں اعلیٰ افسر افواج کے عہدہ پر مامور رہ چکے ہیں اس موقع پر بطور مہمان میرے ہمراہ تھے انہوں نے ایک مختصر روزنامچہ مرتب کیا تھا"۔

اختتام: "میں محو دید جلوہ جاناں میں مست تھا
خود مجھ پہ کیا گزر گئی اس کی خبر نہیں
جلوہ پہ تھی نگاہ تماشا نظر میں ہے
دنیائے حسن و شوق میں شام و سحر نہیں"

مندرجات: نواب بھوپال نے ۸ مارچ ۱۸۵۶ء سے ۷ اپریل ۵۶ء تک نیپال کی ترائی میں مچھلی کا شکار کھیلا۔ یہ کتاب اس عرصہ کے معمولات کے روزنامچہ پر مشتمل ہے۔ یہ روزنامچہ ان کے کسی مصاحب نے لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کیا تھا جس پر انہوں نے اپنے قلم سے جابجا اصلاح کی ہے۔

Marfat.com

جغرافیہ

سلسلہ نمبر: ۲۹۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1053/16
مصنف: نامعلوم
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۱۹ ½ x ۱۵، س م
اوراق: ۷۸
سطور: ۷
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: زردی مائل، دبیز، ولایتی
روشنائی: سیاہ
مہریں: ہر صفحہ پر واٹر مارک میں جارج ایڈورڈ کی بیضوی تصویر ہے۔
کیفیت: ناقص الطرفین۔ مجلد۔ کرم خوردہ۔ خستہ
آغاز: "(س) جغرافیہ طبعی میں کس بات کا بیان ہے؟
(ج) زمین، ہوا، زمین پر کے پانی کا۔ زمین کے اندر کا حال
اختتام: "(س) سمندر کی وسعت کتنی ہے؟
(ج) زمین کی بہ نسبت سمندر کا حصہ زیادہ ہے!
(س) سمندر کا پانی ساکن ہے یا نہیں؟"
مندرجات: اس کتاب میں مبتدیوں کے لیے جغرافیہ کے ابتدائی اصول سوالاً و جواباً بیان کیے گئے ہیں۔

تذکرہ شعراء

سلسلہ نمبر: ۲۹۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1678
مصنف: افضل بیگ قاقشال

Marfat.com

عنوان: تذکرہ تحفۃ الشعراء
تقطیع: ۲/۱ ۸ x ۲/۱ ۱۱، س م
اوراق: ۱۳
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: شیخ محمد عبداللہ
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: متن سیاہ، عنوان سرخ
کیفیت: مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ ہر ورق کے درمیان بڑا پیپر رکھ کر جلد بندی کی گئی ہے۔
آغاز: "اے ذکر تو گلفروش بازار سخن رنگیں ز تو برگ برگ گلزار سخن
اوصاف تو مجموعہ دیبا نطق توحید تو مشاطہ رخسار سخن"
اختتام: دھرے سیپارہ گل آج آکے عندلیبوں کے
چمن کے بیچ گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے
ملی کے نام کی تسبیح ورد کر منکا
ہزار شکر کہ دانا امام پایا ہے
ترقیمہ: "دینی کی آل اوپر وار جانا۔ اسی بارہ پلے سوں یار جانا۔ خاتمہ، خدایا بحق نبی فاطمہ۔ توبر قول ایماں کنی خاتمہ۔ اگر دمو تم رد کنی ۔۔۔ قبول۔ من دوست دامان آل رسول۔ الحمد للہ کہ ختم ایں مجموعہ بنام مجسمہ فرجام آل کرام، حضرت سید الانام نمود و اسلام کتابت شیخ محمد عبداللہ"۔

سلسلہ نمبر: ۲۹۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1555
مصنف: قیام الدین قائم
عنوان: تذکرہ مخزن نکات
تقطیع: ۲۳ x ۲/۱ ۱۴، س م
اوراق: ۴۵
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق پختہ
سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ غیر مجلد۔ کنارے دریدہ۔ بغلی حاشیوں پر پینسل سے جدید معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ مخزن نکات کا جدید العہد مکتوبہ نسخہ ہے۔

آغاز: "اتفاق جمہور مورخین بر آنست کہ چوں حضرت شیخ سعدی شیرازی در ہنگام سیاحت بطرف گجرات تشریف آوردند، بسبب مجاورات سومنات، چناکہ در نسخہ بوستان مذکور است"۔

اختتام: "دل کہاں تک اٹھائے جور ترے — تجھ سے اب دل ہی کو اٹھانے کا
خس نمط ساتھ موج کے لگ لے — بہتے بہتے کہیں تو جانے کا"

سلسلہ نمبر: ۲۹۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1962_ 125

مصنف: اعظم الدولہ میر محمد خان سرور

عنوان: تذکرہ عمدہ منتخبہ

تقطیع: ۲۳x ۲۰، س م

اوراق: ۱۸۷

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق اوسط، شکستہ مائل

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نسخہ تین کاتبوں نے لکھا ہے جس میں سے ایک تحریر مصنف کی ہے۔

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: سرلوح مقیش جس میں سنہرا اور نیلا رنگ استعمال کیا گیا ہے۔ ہر صفحہ پر سنہری، سرخ اور سیاہ جدولیں، سیاہ باریک حاشیوں پر بہت اضافے کیے گئے ہیں جو بخط مصنف ہیں۔ ہر ورق بڑے پیپر کے لفافے میں رکھ کر جلد بندی کی گئی ہے۔ جلد ساز کی بے احتیاطی کی وجہ سے بعض حاشیے معمولی کٹ گئے ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے پا بہ انہام ز ادراک تو پست — از صنع تو نقش بستہ ہر چیز کہ ہست
انشائے دو حرف کرد کلکت بازل — مجموعہ کائنات ازاں صورت بست

آب و رنگ جواہر زواہر معانی بہ تابش مہر سحاش مبدے است کہ بدائع منشات امکانی و لطائف ارقام ایجادی، بہ یک جنبش کلک چابک رقم ارادتش، در رنگین مجموعہ عالم تلوین و نگارین و صفحہ ابداع و تکوین نقش ہستی بستہ"... الخ

Marfat.com

اختتام: "ذکر خوبی سے ہے انکی تازہ رو کافروں دار اور جملہ انام
راز پوشیدہ دل ان کے صاف پر آشکارا و عیاں ہے گا تمام
لب کو کھولے میں کہوں ہوں یہ سخن کہ سر ہر مصرع لے کیجے نظام
ہونے واضح اسم تب ممدوح کا اس پہ عاشق نے کیا ہے اختتام"

ترقیمہ: "تمام شد تذکرہ الشعراء۔ تالیف نواب اعظم الدولہ بہادر بہ تاریخ بست و ششم شہر رمضان المبارک بہ ساعت خجستہ و یوم مبارک تحریر یافت"۔

مندرجات: اس تذکرے میں ۱۰۲ شعرا کے تراجم ہیں۔

ادبیات

دواوین وکلیّات

سلسلہ نمبر: ۲۱۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1412
مصنف: حافظ آغا جان احسن دہلوی
عنوان: دیوان احسن
تقطیع: ۱۳ x ۱/۲ ۱۵، س م
اوراق: ۱۸
سطور: ۱۱
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: معمولی کرم خوردہ، مجلد، خستہ، بعض اوراق دریدہ
آغاز: بنوع مناجات بحضرت مجیب الدعوات، قاضی الحاجات، کاشف الشبہات، خالق کائنات، وجملہ موجودات خدائے عزوجل مومنین ہمہ تن ذوق وشوق اس کو دیکھو، پڑھو، سمجھو، محفوظ و مسرور، ہو، نہ غالباً کسی نے ایسا قصیدہ لکھا ہوگا نہ پڑھا ہوگا نہ سنا ہوگا"

Marfat.com

اختتام: "دوئی کو چھوڑ کر کیوں کر نہ ہوں مست مئے وحدت
کہ پیتا ہوں مئے الفت معین چشتی کی
مراد دین و دنیا اک زمانہ کی بر آتی ہے
جناب فیض ہے حضرت معین الدین چشتی کی
نہ پوچھو احسن مغموم کا احوال درویشو
اسے لائی یہاں چاہت معین الدین چشتی کی"

مندرجات: یہ نسخہ احسن دہلوی ولد مرزا انوار اللہ بیگ کابلی کے دیوان کے متفرق اوراق پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۹۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 187
مصنف: حیدر حسن اختر امروہوی
عنوان: لمعات اختر معروف بہ انکار اختر
تقطیع: ۱۸ x ۱۵، س م
اوراق: ۱۵۹
سطور: ۹
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۳ء
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: سفید لکیر دار
روشنائی: سیاہ و نیلی
کیفیت: ورق اول پر مصنف نے خود چٹ بندی کی ہے۔ معمولی کرم خوردہ۔ آخری ورق سادہ۔ مجلد کاپی ہے۔ مکمل و محفوظ
آغاز: "وظیفہ ابدی ہے کلام و نام ترا — مری زبان پہ ہے ذکر صبح و شام ترا
ہر اک جگہ ہے، ہر اک دل میں ہے مقام ترا — ہر اک فکر کے لیے ہے نظارہ عام ترا
اختتام: "تمنا یہ عزو جاہ کے جھگڑے بہم — ملک و ملت کا ہے اختر کس کو غم
میں ہوں زیر حکم ختم المرسلین — کانگریسیم نہ مسلم لیگیم"
ترقیمہ: "مملوکہ حیدر حسن امروہوی بقلم خود"

مندرجات: اختر امروہوی کا دیوان چہارم جو ۱۹۴۳ء میں مرتب کیا گیا، بشکل بیاض خود ان کے قلم سے نہایت عمدہ خط میں لکھا ہوا ہے۔ اس دیوان میں ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۴ دسمبر ۱۹۴۳ء تک کا کلام موجود ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۲۹۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970_ 259

مصنف: دیوان اوم ناتھ اکبری

عنوان: دیوان اکبری

تقطیع: ۴۰x ۱۳، س م

اوراق: ۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق عمدہ پختہ، رواں

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ دریدہ۔ ہر ورق بڑ پیپر کے لفافے میں علیحدہ رکھ کر جلد باندھی گئی ہے۔ بیشتر اوراق مختلف سائز کے ہیں۔ مصنف نے اپنے ہاتھ سے جگہ جگہ ترمیم واضافے کیے ہیں۔

آغاز: "جاء الذی مشتاق طلعتہ بدر جزی ربہ غنّی ویکفی لہ اجر
بشری لقد طلعت شموس کو سنا وغابت الثلثۃ انا اسفر الفجر"

اختتام: "گر صلح و صفا خواہی از صدق فرو خورخشم
مردود خلائق دل از ذلت کیں باشد
دمساز چو حافظ شو با اکبری بے خود
تا چند کف پلت بر چرخ بریں باشد"

مندرجات: یہ نسخہ اکبری کے دیوان کے متفرق اوراق پر مشتمل ہے۔ اس دیوان میں عربی، فارسی، اردو غزلیں، قصاید اور متفرق کلام ہے۔ اکبری نے قلعہ دہلی اور لکھنو شہر کے فتح ہونے کی تاریخیں بھی لکھی ہیں۔ جس میں اس نے انگریزوں کو مبارکبادیں دی ہیں۔ اکبری بلیح کی مدح میں بھی اشعار لکھا ہے۔ اس نے "ظفر نامہ رنجیت سنگھ" بھی لکھی ہے۔ غالباً اس کا دیوان مطبع کوہ نور لاہور سے ۱۸۷۳ء میں طبع ہو چکا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۹۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 104

مصنف: سید اکبر حسین اکبر الہ آبادی

عنوان: دیوان اکبر

تقطیع: ۱/۴ ۱۳x ۱/۴ ۱۶، س م

Marfat.com

اوراق: ۱۵۴

سطور: ۱۹

خط: نستعلیق معمولی

سنہ تصنیف: اوائل بیسویں صدی عیسوی

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید دبیز، زردی مائل

روشنائی: سیاہ و سرخ

کیفیت: آغاز و اختتام کے پانچ پانچ اوراق سادہ ہیں۔ کرم خوردہ۔ مجلد۔ ہر ورق کے گرد سیاہ پینسل سے حاشیہ کھینچا گیا ہے لیکن متن حاشیے میں محدود نہیں رہ سکا ہے۔

آغاز: "یہ عمر کب تک وفا کرے گی زمانے کب تک جفا کرے گا
مجھے قیامت کی ہیں امیدیں جو کچھ کرے گا خدا کرے گا
فرشتہ نیکی کا دل میں انساں کے ڈال دیتا ہے اچھی باتیں
جو اہل غفلت سے کم ملوگے تمہیں وہ اکثر ملا کرے گا"

اختتام: "حالت اکبر ہے ہمدردی کی قابل ہر طرح
یا حقیقت میں مرا جاتا ہے یا مجنون ہے
دنیا کا اٹھایا جشن بہت اب رنج والم کی باری ہے
اب اللہ ہی اللہ بہتر ہے مرنے کی یہی تیاری ہے"

مندرجات: دیوان اکبر کا نسخہ ان کے متفرق کلام پر مشتمل ہے۔ اکبر نے اس میں جابجا ترمیم و اصلاح کی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۹۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 202

مصنف: سید محمد اشرف، اشرف گجراتی

عنوان: دیوان اشرف گجراتی

تقطیع: ۲۰× ۱۱، س م

اوراق: ۵۵

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق شکستہ مائل

سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ متن کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ناقص الطرفین والاوسط۔ متعدد اوراق بڑپیپر میں محفوظ کیے گئے ہیں

آغاز: "ہے جو کوئی والئی ملک حب اولاد علی
ووچہ ہے محبوب جنت میں اے اشرف حور کا
ذرّہ ہے خورشید اوس کے عارض پر نور کا
ہے اندھارا زلف سوں جس کا شب دیجور کا"

اختتام: "یاد میں اس گل نزاکت کی خواب مُل اپر ہے بے خوابی
آتش افروز جان اشرف ہے تجھ میں اے رشک بدر مہتابی"

مندرجات: یہ نسخہ صرف غزلیات پر مشتمل ہے جن کی تعداد ۱۱۱ ہے۔ اس نسخہ کے حواشی پر متعدد غزلیں اور اشعار اضافہ کیے گئے ہیں اور اشعار میں کاٹ چھانٹ کا عمل بھی بخط مصنف ہونے کی دلیل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۰۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/18-B

مصنف: الحاں

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۳x ۲/ ۱۳، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا بادامی دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام ۔ یہ نسخہ ورق ۵، ب تا ۱، ب تک ہے۔

آغاز: وحدت کے پیالے سے سرشار مجھے کردے
اور اپنی ہی وصلت سے اظہار مجھے کردے
اس غفلت دنیا میں بیدار ہمیشہ رکھ
یہ گردش گردوں سے بس پار مجھے کردے"

Marfat.com

اختتام: "واسطے اللہ کے کچھ تو سمجھ اے خوش کلام
بند دروازے پہ اپنی جان کردے گا تمام
دیکھ تو پہچانے گا یہ روز ملنے کا نہیں
بات رہ جاوے گی ظالم وقت رہنے کا نہیں"

مندرجات: الحاں کی شاعری کا یہ حصہ کسی بیاض کے متفرق اوراق پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۰۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 26
مصنف: انشاءاللہ خان انشا
عنوان: دیوان انشا
تقطیع: ۲½ x ۱۱½ ۳، س م
اوراق: ۱۲
سطور: ۱۳
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: باریک، مٹیالا
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ نسخہ عمدہ حالت میں ہے۔
آغاز: "صنما بترب کریم یاں ترے ہیں ہر ایک مبتلا
کہ اگر الست بربکم تو ابھی کہے تو کہیں بلا
ہوس جمال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم وش
نہ وہ لن ترانی ادھر کی سن ارنی ہی کہنے پہ جی جلا"
اختتام: "کھا کلا رنگ کریں تیرے سبھی لعدا یوں
راگ مالا میں کھنچی جیسے کہ ہو (کذا)
بس سلیمان جہاں تو ہی ہو اور دنیا ہو
جب تلک گنبد مینا میں رہے چمکاہٹ"

مندرجات: یہ نسخہ غزلیات، منظومات، قطعات تاریخ اور قصاید پر مشتمل ہے۔ اس نسخے میں انشاء کے متعدد غیر مطبوعہ اشعار بھی ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۰۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 247/18

مصنف: انشاءاللہ خان انشا

عنوان: دیوان انشاء

تقطیع: ۲/۱-۳۰ × ۱۱، س م

اوراق: ۵۹

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق شکستہ مائل

سنہ کتابت: ۱۱، رمضان ۱۲۶۲ھ

کاتب: ننانند

کاغذ: دبیز مٹیالا

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مخطوطہ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ اور دریدہ ہے۔ متعدد اوراق پر بے احتیاطی سے چٹ بندی کی گئی جس کی وجہ سے متن کو نقصان پہنچا ہے۔

آغاز: "اے خداوند مہ و مہر و ثریا و شفق لمعہ نور سے ہے تیرے، جہاں کو رونق
بیٹھ کر لکنت ابداع میں تو نے کھولے دفعتاً نسخہ افلاک کو جوں ..... "

اختتام: "سن کے یہ اشعار میرے کہتے ہیں سب اہل رشک
کوئی اس کو کیا کرے یہ تو خدا کی داد ہے
میں کہے دیتا ہوں انشاء سے ذرا بچ کھیلیو
وہ بلائے قہر ہے، لعنت ہے ایک اوجاد ہے"

ترقیمہ: "تمت تمام شد، کار من نظام شد۔ ھو الکتاب دیوان انشاءاللہ خان قدس سرہ، التحریر پنجم ماہ ستمبر ۱۸۴۶ء مطابق یازدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۶۲ھ --- دوبدی تردوشی سمت ۱۹۰۳ء بروفق چہار دہم ماہ بھادوں، ۲۵۳ فصلی بروز جمعہ بخط بد نمط نیاز مند ننانند ولد نہیر داس ساکن کوٹ قاسم خوس قصبہ سنبل وارد حال شہر میرٹھ از کتاب لالہ بختاور لعل صاحب ولد ریوا رام لبکہ بدیوان بسرعت ہرچہ تمام تر بطوریکہ دست داد مقام نقل برداشتہ شد واللہ عالم (کذا) بالصواب۔ تمام شد"۔

مندرجات: یہ نسخہ انشاء کے مکمل کلام پر مشتمل نہیں۔ متعدد قصاید اور دیگر کلام اس میں کم ہے۔ کاتب بے حد غلط نویس ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۰۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1962- 163

مصنف: انشاءاللہ خان انشا

Marfat.com

عنوان: کلیات انشاء

تقطیع: ۲/۱ ×۱۲ ۲/۱ ۱۳، س م

اوراق: ۱۸۳

سطور: ۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۲، فروری، ۱۸۴۳ء

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ لیکن متن محفوظ۔ ناقص الآخر۔ مجلد۔ ترک کا التزام۔ قریباً ہر ورق پر حوضہ بندی یا چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "صنما برب کریم یاں ترے ہیں ہر ایک ہی مبتلا
کہ اگر الست بربکم تو ابھی کہے تو کہیں بلا
ہوس جمال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم جوش
نہ وہ لن ترانی ادھر کی سن ارنی ہی کہنے پہ جی جلا"

اختتام: "لہسن لے کر ... مرانی چل اے کسبی شرم نہ
پیاز کھائے اور غار کتوں سے تو یوں

(فحش الفاظ کی جگہ نقطے لگا دیے گئے ہیں)۔

ترقیمہ: ہر دیوان کے آخر میں ایک ترقیمہ ہے۔ آخری ترقیمہ "مرغ نامہ" کے اختتام پر درج ذیل ہے۔
"تمام شد نسخہ مرغنامہ تصنیف انشاءاللہ۔ بتاریخ ۲، فروری، ۱۸۴۳ء در قصبہ حجر"۔

مندرجات: کلیات انشاء کا یہ نسخہ دیوان غزلیات، دیوان رباعیات، دیوان ریختی، دیوان قصائد، دیوان بے نقط، مثنوی مرغ نامہ اور فالنامے و فحش کلام پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ میں انشاء کا غیر مطبوعہ کلام بھی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۰۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1963- 273

مصنف: میر باسط علی باسط

عنوان: دیوان باسط

تقطیع: ۸× ۲/۱۱، س م

اوراق: ۳۱

سطور: ۱۱تا۱۷

Marfat.com

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۳۰، جنوری ۱۹۰۴ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا باریک

روشنائی: سیاہ و سرخ

کیفیت: بے حد خستہ۔ بیشتر اوراق کے کنارے ٹوٹے ہوئے ہیں تمام اوراق پر داغ دہبوی کی اصلاحیں ہیں۔

آغاز: "تری حمد میں جو خامہ جگر نگار ہوتا
بے واحسان وحدت دہن ہزار ہوتا
کسی امر میں ترا کب کوئی رازدار ہوتا
تجھے احتیاج کیا تھی جو مشیر کار ہوتا"

اختتام: "---- باسط کی ہے دعا ہر دم ہوگا جس وقت نزع کا عالم
--- ساتھ نکلے یا اللہ منہہ سے بس لاالہ الا اللہ"

ترقیمہ: "وسید باسط علی باسط عفی اللہ عنہ، از بہنو امو، ضلع بارہ بنکی، ۳۰ جنوری ۱۹۰۴ء"۔

مندرجات: باسط ۱۸، نومبر ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوئے اور ۲۷، جولائی ۱۹۰۹ء کو وفات پائی۔ وہ داغ کے شاگرد تھے۔ انہوں نے اپنا دیوان بقلم خود لکھ کر استاد کی خدمت میں بغرض اصلاح بھیجا تھا۔ داغ نے سرخ قلم سے اس پر جگہ جگہ اصلاح کی ہے۔ اس نسخہ کے ورق ۲۱، ب پر داغ کے دوسرے شاگرد بیدل کا ایک خط باسط کے نام ہے جس میں ان کا (باسط) چیچا معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر پر معذرت کی گئی ہے۔ اس خط کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیدل، داغ کے منشی تھے اور وہ اصلاح کے لیے آنے والے کلام کا اندراج باقاعدہ ایک رجسٹر میں کرتے تھے اور اصلاح کے بعد اس اصلاح شدہ کلام کی واپسی بھی ان ہی کے ذمہ تھی۔

سلسلہ نمبر: ۳۰۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 631

مصنف: بہادر شاہ ظفر

عنوان: دیوان ظفر (اول)

تقطیع: ۲/۱ x ۳۲ ۲/۱ ۳۰، س م

اوراق: ۴۴۲

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ تصنیف: ۲۴-۱۲۲۳ھ

Marfat.com

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: ولایتی باریک۔ آسمانی
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ جلد پر عمدہ نقش و نگار بنے ہیں۔ خاص اہتمام سے لکھا ہوا نسخہ ہے۔ کتابت کی اغلاط بھی پائی جاتی ہیں۔
آغاز: "مقدور کس کو حمد خدائے جلیل کا اس جانے بے زباں سے ہے دہن قال و قیل کا
پانی میں اس نے راہبری کی کلیم کی آتش میں وہ ہوا چمن آرا خلیل کا
اختتام: "دیر آمدی اے نگار سرمست زودت ندہم ز دامنت دست
شوق رنگ ایسے ڈھیٹ لنگر سے کھیلے کون اب ہوری مکھ نسینڈ لے اور بانہہ مروڑے کر کے وہ برجوری
مندرجات: دیوان ظفر کا یہ نسخہ غزلیات، مخمسات، مسدسات، مثلثات اور فارسی و ہندی کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۰۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 975/6
مصنف: بہادر شاہ ظفر
عنوان: دیوان ظفر (اول)
تقطیع: ۲½ x ۲۴ ½ ۱۵، س م
اوراق: ۴۲۸
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق معمولی
سنہ تصنیف: ۲۴-۱۲۲۳ھ
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا دبیز
روشنائی: سیاہ و سرخ
کیفیت: مخطوطہ ناقص الطرفین ہے۔ ہر صفحہ پر سرخ اور نیلی حد و لیں ہیں۔
آغاز: "رات پر مجھ کو غم یار نے سونے نہ دیا صبح کو خوف شب تار نے سونے نہ دیا
شمع کی طرح کٹی رات مجھے سولی پر چین سے یاد قد یار نے سونے نہ دیا،

Marfat.com

اختتام: "رین دنا میں ککدی پھردی بیکل مینڈی جان
لیکن جس دے کارن ککدی پھردی اوسیو ناہیں دھیان
الٰہی کیا ہوا ، تھا وہ جو نالوں میں اثر پہلے
پھیندلیا دل اوس نے مینڈا مار بہ دا جال
اب کب چھڈا اس پھندے سی چھٹنا بڈا محال"

مندرجات: دیوان ظفر (اول) کا یہ نسخہ بھی غزلیات، مخمسات، مسدسات، مثلثات اور فارسی وہندی کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۰۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 257/6

مصنف: شجاعت علی تسلی

عنوان: مجموعہ منظومات

تقطیع: ۲/۱ x۲۷، ۱۶ س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ مجلد۔ ترک کا التزام

آغاز: "راوی جانسوز کہتا ہے نبی نے ایک بار
دیکھی اک ہرنی کہ رسہ میں بندھی ہے بے قرار"

اختتام: "پر ابوجہل آپ پر ایماں نہ لایا دوستو
معجزہ کو سحر اور جادو جایا دوستو"

ترقیمہ: "تمام شد معجزہ درخت وجانور تصنیف مولانا شجاعت علی تخلص تسلی بتاریخ ذی الحجہ ۱۲۶۸ھ"

مندرجات: تسلی کی دونوں مثنویاں معجزہ ہرنی اور معجزہ درخت وجانور مذکور بیاض میں درج ہیں۔ ورق ۵۵، ب تا ۵۶، ب معجزہ ہرنی ہے۔ ورق ۵۶، ب تا ۵۷، ب معجزہ درخت وجانور ہے۔ دونوں مثنویاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے بیان میں ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۰۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 247/19

مصنف: محمد تقی علی خاں

عنوان: دیوان تقی

تقطیع: ۲/۱ x۱۳ ۲/۱ ۳، س م

اوراق: ۵۸

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۷۴ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: دلائتی ہلکا مٹیالا باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

مہریں: ہر ورق کے بائیں جانب اوپری کنارے پر ایک سیاہ گول مہر ثبت ہے جس میں "محمد تقی علی خان / ۱۲۷۴" درج ہے

کیفیت: نسخہ ناقص الآخر ہے۔ مجلد اور عمدہ حالت میں ہے۔ آخری چند اوراق کے کنارے ٹوٹ گئے ہیں۔

آغاز: "جو کوئی شیفتہ روئے حسیناں ہوگا
پھر یہ دامن ہی سلامت ہے نہ گریباں ہوگا"

اختتام: "کیوں روتا ہے دل ساتھ تقی ، چوک اٹھا میں
انگلی جو مرے آگ خنداں نے لگائی"

مندرجات: یہ نسخہ صرف غزلیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۰۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 92

مصنف: جاوید

عنوان: دیوان جاوید

تقطیع: ۲/۱ x۱۲ ۲/۱ ۳، س م

اوراق: ۲۳

سطور: ۱۰

خط: نستعلیق معمولی۔ مختلف مقامات پر ترامیم و اضافوں سے بخط مصنف ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔۔

Marfat.com

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ بے حد خستہ۔ ہر ورق جلد سے الگ معمولی آب رسیدہ۔ ورق ۱، اور ۲، پر غیر متعلقہ عبارتیں درج ہیں۔ اصل نسخہ ورق ۳، الف سے شروع ہوتا ہے۔

آغاز: "بے حد ہے نشہ بادہ خم غدیر کا — سنبلوں کا نام لے کے جناب امیر کا
مطلب کھلا ہوا ہے قلم کے مریر کا — ہے ہر زباں پہ نام جناب امیر کا
پردہ نہ حشر میں بھی گناہوں کے فاش ہو — دامن جو ہاتھ میں ہو جناب امیر کا"

اختتام: "آنسو لہو کے گو ہیں مگر رنگ کچھ نہیں — سرخی اب اور خون کبوتر سے مانگ لے
سرخی پہ اپنی خون جگر کو ہے ناز اگر — سرخی نگہ چشم فسوں گر سے مانگ لے"
جاوید برق کو جو تڑپنے کا شوق ہے — کچھ بے قراریاں دل مضطر سے مانگ لے"

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: جاوید کا یہ دیوان صرف اردو غزلیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 28

مصنف: شیخ قلندر بخش جرأت

عنوان: کلیات جرأت

تقطیع: ۲/۱ x ۲۲ ۲/۱ ۴۰ س م

اوراق: ۳۸۳

سطور: ۱۶تا۱۷

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا دبیز

روشنائی: سیاہ، سرخ، نیلی، سبز، گلابی اور پیلی

کیفیت: چمڑے کی عمدہ جلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ لوح کتاب پر ایک شاخ بنی ہے جس پر ایک پرندہ بیٹھا ہے اس کے گرد نیلے، پیلے، سبز، گلابی اور سرخ آبی رنگوں سے نہایت خوبصورت گل بوٹے بنائے گئے ہیں۔ متن کے گرد بھی خوشنما

Marfat.com

بیل بوٹے اور دوہری سرخ، نیلی اور فاختی حد ولیں ہیں۔ ورق اول و آخر کے کچھ حصوں کو چنٹ بندی و حوضہ بندی کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: "نالہ موزوں سے مصرع تہ کا چسپاں ہوا
زور یہ پر درد اپنا مطلع دیواں ہوا
جس نے دیکھا آکے یہ آئینہ خانہ دہر کا
فی الحقیقت بس وہ اپنا آپ ہی حیراں ہوا"

اختتام: "مگر لازم ہے تجھ سو حق پرستی کہ تا حاصل ہو سب درقید ہستی
یہ سن لے تو دو شنبہ کو منگا کر برنج اور کوڑیاں صدقے دیا کر"

ترقیمہ: "تم الکتاب من ایدالکرام"

مندرجات: اس نسخہ میں تمام اصناف سخن پر مشتمل کلام ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 33/3

مصنف: جعفر زٹلی

عنوان: کلیات جعفر زٹلی

تقطیع: ۱۱½ x ۲½، س م

اوراق: ۹۳

سطور: ۱۶

خط: آغاز میں شکستہ بعد میں نستعلیق شکستہ آمیز

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ یہ نسخہ افقی، عمودی اور ترچھا لکھا ہوا ہے۔ ورق ۴۳، ۴۴ سادہ ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ ---- الخ۔ آں ہر گوش و ہوش منتہان و خداوند جہان و خداوند کیر مل (کذا) و جہان محتی و پوشیدہ نماند مردی خرپوزی ہشت کوزی بد انجای ملاشاہو نامی وابستہ بخنہ و خامی تعہدہ تعلیم (کذا) درایامی بود بعلتی و تلتی و طلبش انزدہ۔ روزی باخلاف پان می خوردم کہ دریں اثناء آمدہ، صورت پر کدورت و مورت (کذا) نمودہ و تقاضائی سخت متصوع کردہ"۔

اختتام: "سرور باغ و رنگ و بوی گل رفت جمال شاہدان لب شکر رفت
چگونم من کہ در عالم زہر شی برآمد نیں الم آواز ہی ہی
اکل بیکل (کذا) سالار بخوں تیار شد مریخ تالار"

Marfat.com

مندرجات: یہ نسخہ جعفر زٹلی کے ہر قسم کے کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1963- 207
مصنف: جعفر زٹلی
عنوان: دیوان جعفر زٹلی
تقطیع: ۲۶x ۲½ ۱۶، س م
اوراق: ۵،
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق اوسط و پختہ
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الاخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدگی کی وجہ سے سیاہی پھیل گئی ہے اور متن کئی مقامات پر ناخواناہو گیا ہے۔ نسخہ مختلف تقطیع کے کاغذوں پر تحریر ہے، ابتدائی چالیس اوراق ۲۶x ۲½ ۱۶، ورق ۴۱ تا ۲۶۸ ۲۲x ۲½ ۱۵، اور ورق ۶۱ تا ۵، کی تقطیع ۲۰x ۱۰، س م ہے۔ نسخہ مجلد ہے۔
آغاز: "بسم اللہ — الخ۔ سبحان اللہ دنیا چہ پر فتن است و خلق جہاں بر چہ غلط است ہر کرا کر و فر، زیب و زاب و چرو پر و ٹیپ ٹاپ بیشتر بینند آدآدر بسیار بسیار میکندہ وٹوں پوں کہ از صادر می شود خاص موسیقار و نادرۃ الادوار گویند"۔
اختتام: "بحیر تم بکہ گونم کجا روم چکنم کز اختلاف زمانہ پزید عقل و شعور"

خموش جعفر ازیں گفت گوی و لب بند
کہ ہست ایں ہمہ کنار دوز روز نشور

مندرجات: یہ نسخہ جعفر کے متفرق کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 912/26
مصنف: کاظم علی جواں
عنوان: بارہ ماسہ

Marfat.com

تقطیع: ۲/۳ ۱۸x ۲/۳ ۱۲، س م

اوراق: ۵۷

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: صفر، ۱۲۶۰ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد، مکمل اور عمدہ حالت میں ہے۔ ہر ورق پر بڑ پیپر چسپاں کر کے محفوظ کیا گیا ہے۔ عنوانات کی فہرست تین اوراق پر مشتمل ہے اور نسخہ کے آخر میں درج ہے۔

آغاز: "جو مخلوقات مہ سے تابہ ماہی کریں سب سال و مہ حمد الٰہی
ابد تک گرچہ اوقات ان کی ہو صرف ادا ہووے نہ اس کا ایک بھی حرف"

اختتام: "وہیں پھر مژدہ تاریخ پہنچا یہی تو ہند کا دستور ہے گا
جواں بس ختم کر یہاں سے سخن کو کیا محفوظ اہل انجمن کو"

ترقیمہ: "برائے خواندن برخوردار میر حسن علی طول عمرہ،۔۔۔ نوشتم و نویساندم"

مندرجات: جواں نے اس بارہ ماسے میں ہر مہینے کے حساب سے اس ماہ میں ہونے والے اہم تہواروں اور ان کی خصوصیات کو نظم کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 443

مصنف: غلام محمد خاں خبیر

عنوان: دیوان خبیر

تقطیع: ۳۰x ۸، س م

اوراق: ۴۵۶

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: انیسویں صدی کا وسط (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: ولائتی باریک و دبیز اور مختلف رنگوں کا ہے۔
روشنائی: متن سیاہ، تخلص سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔
کیفیت: غیر مجلد۔ نہایت خستہ۔ چوہوں کا کترا ہوا۔ ناقص الآخر۔ لوح پر مختلف رنگوں کی روشنائی سے خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ یہ نسخہ خاصے اہتمام سے لکھوایا گیا ہے۔ متعدد اوراق ضائع ہو چکے ہیں۔
آغاز: "کیوں نہ ساقی پئے آرائش محفل آیا — سنتے ہیں موسم گل تو کئی منزل آیا
ڈوبنے کا بھی اگر قصد کیا دریا میں — کھولے آغوش مرے واسطے ساحل آیا
دیکھتا کیا ہوں کہ کھینچے ہوئے شمشیر نگہ — ہاتھ میں جام شہادت لیے قاتل آیا"
اختتام: "ملا ہے خاک میں زاہد طفیل نقد ریا — نصیبہ ہوگا زر قلب خاک شو کے لیے
نہ دیکھی نکہت جسم ایسی تیز عالم میں — بساوں پھولوں کو میں از دیاد بو کے لیے
ہوں تیغ برق تجلائے یار کا بسمل — خمیر تار رگ برق ہو رنو کے لیے"
مندرجات: یہ نسخہ اردو، فارسی غزلیات اور ایک قصیدے پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ پر مصنف نے نظر ثانی کر کے متعدد مقامات پر اصلاح کی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1402
مصنف: شاہ معین الدین خاموش
عنوان: دیوان شاہ خاموش
تقطیع: ۲/۱ x ۲۰، ۱۳ س م
اوراق: ۴۶
سطور: ۹
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: ولائتی، دبیز سفید
روشنائی: سیاہ
کیفیت: نسخہ میں متعدد غیر متعلق شعرا کا کلام بھی درج ہے۔
آغاز: "باوجودے کہ ترا مژدہ سخن .....
گرچہ قرآں میں لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہو کے سلطان حقیقت اسی آب و گل میں
دربدر مثل گدا تھا مجھے معلوم نہ تھا"

Marfat.com

اختتام: "تو نہیں ذات خدا سے کبھی رہتا ہے جدا
کیوں نہ ہو عارف باللہ شناسا تیرا
کیوں نہ جاوے گا ولیا منزل محبوب تلک
اس کے ہے پیش نظر نقش کف پا تیرا"

مندرجات: اس نسخہ میں غزلیں، نعتیں اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی مدح میں ایک مخمس ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 528- 271
مصنف: فقیر خواجا دولہا قلندر
عنوان: انتخاب دیوان خواجا دولہا
تقطیع: ۴/۱ x ۱۷ ۱۰، س م
اوراق: ۱۸
سطور: ۱۰
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا دبیز
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ تمام اوراق علیحدہ ہو چکے ہیں۔ ترک کا التزام۔ دوہری سرخ حد ولیں۔
آغاز: اک دن جو سوتی سج پہ چند مکھی نوجو بنا
جوانی دیوانی مدھ متی سوتی رہی تھی نس دنا
اختتام: ہندو مسلماں دوئی میں دونوں میں انکے ہیں دلا
دین و کفر سے دور ہو دونوں کو تج کر ہو جدا
مندرجات: خواجا دولہا کا یہ انتخاب صرف دو نظموں پر مشتمل ہے۔ مذکور نسخہ میں ان کا تیرہ مالہ ورق ۸، ب سے ۲، الف تک ہے اور سی حرفی ورق ۲، ب سے ۳۱، ب تک ہے۔ مصنف نے ایک جگہ اپنے مرشد کا ذکر کیا ہے جن کا نام عنایت شاہ تھا۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1398

Marfat.com

مصنف: خواجہ میر درد

عنوان: انتخاب دیوان درد

تقطیع: ۲/۱ x۱۱ ۲/۱ ۱۳، س م

اوراق: ۳۱

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ مجلد۔ ترک کا التزام۔ بیشتر اوراق کی بڑ پیپر سے چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔ مذکورہ نسخہ میں دیوان درد کا انتخاب ورق ۴۳، الف سے ۶۳، ب تک ہے۔

آغاز: اے درد منسبط ہے ہر سو خیال اس کا
نقصاں اگر تو دیکھے تو ہے قصور تیرا
جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

اختتام: .....کو .... دیکھ ظالم اس عالم کو
.... جاتے ہو

مندرجات: یہ نسخہ میر درد کی غزلیات کے انتخاب اور ان کے متفرق کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965_ 100

مصنف: ریاض خیرآبادی

عنوان: کلیات ریاض خیرآبادی

تقطیع: ۲۳ x۲/۱ ۸، س م

اوراق: ۸۷۱

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق بخط رواں

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: ہلکا بادامی، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے جو متفرق اوراق پر مشتمل تھا، ان اوراق کو ایک ساتھ ملا کر سی دیا گیا ہے۔ لاتعداد چھوٹی بڑی تقطیع کی پرچیوں پر بھی کلام لکھ کر رکھا گیا ہے۔ تقریباً ہر ورق پر ترمیم و اضافوں کا عمل نظر آتا ہے۔

آغاز: "اللہ رے ادب مست مئے ہوش ربا کا
لغزش ہے قلم کو جو لکھا نام خدا کا
مسیحائی کو نام پھرا طور سے تو کیا
نظارہ رہا موج مئے ہوش ربا کا
مالک مرے میں کیا ہوں. جو انکار کروں گا
ہے میرے فرشتوں کو بھی اقرار خطا کا"

اختتام: "دے دے دے، دے دے مرے ساقی ترے صدقے دے دے
دست رنگیں سے چھلکتے ہوئے پیمانے سے
باغ میں جھومتے آتے نہیں کالے بادل
خم چلے آتے ہیں اڑتے ہوئے مے خانے سے
بزم میں کھل ہی گئی کل شب وصل کی بات
آپ پر چھا ہی گئی آپ کے شرمانے سے"

مندرجات: یہ مخطوطہ مختلف اصناف سخن پر مشتمل ہے۔ ۳۸، اوراق پر مشتمل فہرست عنوانات ہے۔ مطبوعہ کلیات سے مقابلہ کرنے کے بعد زیر نظر نسخہ میں متعدد اشعار غیر مطبوعہ پائے گئے۔

سلسلہ نمبر: ۳۱۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 132/1

مصنف: رحیمی

عنوان: بکٹ کہانی

تقطیع: ۳/۲ ×۱۴ ۳/۲، ۹ س م

اوراق: ۳۴

سطور: ۹

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

Marfat.com

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ دوہری سرخ جدول، سیاہ باریکا۔

آغاز: "سنو سکھیو بکٹ میری کہانی بھنی ہوں عشق کے غم موں دیوانی
نہ مجھ کوں بھوک ہے دن ، نیند راتا بہ کے درد سوں سینا پراتا"

اختتام: "خموشی بہ ازیں مشکل کہانی کنی نے ساراس دکھ کی نہ جانی
بیا با دلربا خوش حال می باش کبھی افضل کبھی گوپال می باش
بحمد اللہ رحیمی یار پایا تمامی عمر کا دکھرا گنوایا"

مندرجات: مذکورہ نسخہ میں رحیمی کی بکٹ کہانی (بارہ ماسہ) درج ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۲۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 245/2

مصنف: رضا

عنوان: بیاض رضا

تقطیع: ۱۳x ۱۱½، س م

اوراق: ۱۱

سطور: ہر ورق پر الگ الگ

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید، زردی مائل، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ

آغاز: "جو کہ لکھا ہے مقدر کا وہی پیش آنے کا
کام الجھا ہو اگر ، اس کو خدا سلجھانے کا"

اختتام: "کس طرح سے رضا کا دل ہو خوش
بات میں ان کی تاب پھر دیکھو"

مندرجات: رضا کے قلم سے لکھی ہوئی اور ترمیم و اضافہ کردہ بیاض جو ان کی ۲۲ غزلیات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۲۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1392

مصنف: میر غلام مصطفی سخن

عنوان: کلیات سخن

تقطیع: ۲۰x ۱۵، س م

اوراق: ۲۶۶

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۳۵-۵۰ھ کے مابین۔ نسخہ مصنف کی حیات میں لکھا گیا ہے۔

کاتب: نامعلوم

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الآخر۔ حاشیے پر درج اشعار جلد ساز کی بے احتیاطی کی وجہ سے کہیں کہیں سے کٹ گئے ہیں۔ مجلد۔ ترک کا التزام۔

آغاز: "با ایں ہمہ تردد و تفتیش کیا ملا
دنیا کا ابتدا نہ ہمیں انتہا ملا
ملنے سے ان بتوں کے ہمیں کیا خدا ملا
ہاں داغ تو نصیب ہوا اور کیا ملا"

اختتام: "گر بسعیء زلف تست عالم لیکن
آزادہ دلے چو من گرفتارش کو
اے رونے تو ہمچو مو در دیت چو مو آریم بریں سخن ... جو"

مندرجات: یہ نسخہ غزلیات، مدحیہ نظموں (بابت دوازدہ امامین) مخمسات، مثنویات، قصائد، فارسی کلام اور قطعات تاریخ پر مشتمل ہے۔ مخطوطے کے حواشی پر جابجا اضافے ہیں۔ گمان غالب ہے کہ یہ اضافے خود سخن کے قلم سے ہوں۔

سلسلہ نمبر: ۳۲۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1397

مصنف: مرزا محمد رفیع سودا

عنوان: کلیات سودا

تقطیع: ۲۲x ۱۷، س م

اوراق: ۸۳

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: دو کاتبوں کا لکھا ہوا نسخہ ہے، پہلے کا نام مذکور نہیں، دوسرے کا نام عبد اللہ الحسین ہے۔

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

مہریں: آخری ورق پر دو مہریں ہیں۔ ان پر روشنائی پھر دی گئی ہے۔ کوشش سے ان کے بعض اجزاء سمجھ میں آتے ہیں لیکن ان سے قابل ذکر معلومات حاصل نہیں ہوتیں۔

کیفیت: بے حد بوسیدہ۔ ناقص الطرفین۔ یہ مخطوطہ کسی مجموعے کا حصہ معلوم ہوتا ہے ناقص الاوسط بھی ہے۔

آغاز: "معذور نہیں اس کی تجلی کے بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا
پردے کو تعین کے در دل سے ہٹادے
کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا"

اختتام: "بس اب خموش ہو سودا کہ آگے تاب نہیں
وہ دل نہیں کہ اب اس غم سے جو کباب نہیں
کسی کی چشم نہ ہوگی کہ وہ پر آب نہیں
سوائے اس کے تری بات کا جواب نہیں
کہ یہ زمانہ ہے بے طرح کا زیادہ نہ بول"

مندرجات: سودا کا یہ مکمل کلیات نہیں بلکہ انتخاب ہے۔ یہ نسخہ غزلیات، رباعیات، واسوخت، مخمسات، ہجویات پر مشتمل ہے۔ اس میں سودا کا غیر مطبوعہ کلام بھی ملتا ہے۔ اس نسخے کا کسی اور نسخے سے مقابلہ کر کے بہت سے اشعار حواشی پر اضافے کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۲۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 201

مصنف: مرزا محمد رفیع سودا

عنوان: دیوان سودا

تقطیع: ۱/۲ x ۱۱ ۱/۲، ۱۲ س م

اوراق: ۳۶

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق

سنہ کتابت: ۱۱۸۲ھ

کاتب: محمد عظیم

Marfat.com

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ تقریباً تمام اوراق پر حوضہ بندی وچٹ بندی۔ معمولی آب رسیدہ۔

آغاز: "بسم اللہ ۔۔۔۔الخ

مقدور نہیں اس کی تجلی کے بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا
پردے کو تعین کے در دل سے اٹھا دے
کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا"

اختتام: "تو نمک جگر تو مرے مرغ نامہ بر کا دیکھ
کہ واں اڑے ہے جہاں پر جلے فرشتے کے
فائدہ کیا خط تجھے لکھ دے کے روتا ہوں میں
نامہ اعمال دل لکھتا ہوں اور دھوتا ہوں میں
سن کے یہ کہتا ہوں اپنے نالہ جانکاہ کو
کیوں مجھے ایسا بنایا کیا کہوں اللہ کو"

ترقیمہ: "وتمت تمام شد، دیوان مرزا رفیع سودا بیست وچہارم ربیع الاول، روز پنجشنبہ ۱۱۸۲ھ کاتب عاصی گنہ گار محمد عظیم ولد محمد مراد عفی اللہ عنہما وغفر لہما"۔

مندرجات: یہ مخطوطہ دیوان سودا کا انتخاب ہے جو صرف غزلیات وفردیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۲۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 983

مصنف: مرزا محمد رفیع سودا

عنوان: کلیات سودا

تقطیع: ۲۲x ۱۲ ۱/۲، س م

اوراق: ۴۰۸

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا مٹیالا، چکنا، دبیز

روشنائی: سیاہ وسرخ

Marfat.com

کیفیت: ناقص الطرفین۔ سرخ و سیاہ دہری جدولیں۔ ترک کا التزام۔ کنارے شکستہ۔ تمام اوراق جلد سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ آخری تین اوراق پر سعدی کا فارسی کلام اور کسی غیر معروف شاعر کا اردو کلام درج ہے۔

آغاز: "پڑھیے درود حسن صبیح و ملیح دیکھ جلوہ ہر ایک پر ہے محمد کے نور کا
توڑوں یہ آئینہ کہ ہم آغوش عکس ہے ہووے نہ مجھ کو پاس جو تیرے حضور کا"

اختتام: "غرض میں کیا کہوں تم سے کہ اس فضل و کمال اوپر
نہیں پڑھ سکتے شعر مولوی ہرگز وہ موزوں کر
خدا جانے یہ ناموزوں یا ان کی ہے وہ دختر
ادا کرتی ہے یا ایسی انہیں یا جانتی ہے خر"

مندرجات: یہ سودا کا کلیات ہے جس میں ان کا بیشتر کلام ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۲۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1963- 267
مصنف: مرزا محمد رفیع سودا
عنوان: انتخاب دیوان سودا
تقطیع: ۲/۱ x ۲۰، ۱۰ س م
اوراق: ۵۹
سطور: ۱۳
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: ۱۹، رجب ۱۱۹۲ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ

کیفیت: نہایت کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ مجلد: ناقص الطرفین۔ بیشتر اوراق کی بڑ پیپر سے چٹ بندی کی گئی ہے۔ آغاز کے پانچ اوراق کے کچھ حصے غائب ہیں ان پر کاغذ لگا دیا گیا ہے۔

آغاز: "دل مرا ٹوٹ گیا — عہد شکنی
حیف اس دل کی قدر تو نے نہ جانی بھی
ہم سے کچھ اور ذرا — غبن
کیا ہوا تم جو ہمیں ساتھ — ہو بھی

Marfat.com

دل کہ طومار وفا بود من و محزوں را
یاد کروند عدالتہ جاں مضموں را"

اختتام: "کچھ — دغا حیلے ہور ہو۔
اب آگے کیا لکھوں ہے بات گو منھ کو
جیسے تئیں ویسے جوتیاں کھاتے تئیں شیخ جی"

ترقیمہ: "ایں دیوان سودا برائے خاطر برادر عزیز اقبال نشان شاہ جی مرزا نوشتہ شدہ۔ نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید۔ تاریخ نوزدہم رجب المرجب در حیدرآباد ۱۱۹۲ھ مرقوم شدہ"

مندرجات: یہ نسخہ صرف قصاید، مراثی، مخمسات، ہجویات اور مثنویات پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ سودا کی وفات سے تیس سال قبل لکھا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۲۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1395
مصنف: مرزا محمد رفیع سودا
عنوان: کلیات سودا
تقطیع: ۳/۴ x ۸، ۱۴ س م
اوراق: ۱۵۰
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ، سرخ
کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ دریدہ۔ ناقص الاوسط۔ دوہرے سرخ حاشیے، سرخ جدولیں۔ حواشیوں پر بھی کلام لکھا ہوا ہے۔

آغاز: ہوا جب کفر ثابت ہے وہ تمغائے مسلمانی
نہ نوٹی شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی
ہنر پیدا کرا دل کیجیو تب لباس اپنا
نہ ہو جو تیغ پے جوہر وگرنہ ننگ عریانی

اختتام: بس اب خموش ہو سودا کہ آگے تاب نہیں
وہ دل نہیں ہے کہ بس غم سہی کباب نہیں
کسی کی چشم نہ ہوگی کہ وے پر آب نہیں

Marfat.com

سوائے اس کے تری بات کا جواب نہیں
کہ یہ زمانہ ہے اس طرح کا زیادہ بول

مندرجات: یہ سودا کے کلیات کا انتخاب ہے، کئی اصناف کا کلام اس میں نہیں۔ یہ نسخہ قصاید، ہجویات، غزلیات، مخمسات، واسوخت فردیات اور رباعیات پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ میں کتابت کی بے شمار غلطیاں ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۲۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1970_ 251
مصنف: مرزا محمد رفیع سودا
عنوان: قصاید سودا
تقطیع: ۱۱x ۲/۱ ۳، س م
اوراق: ۴۱
سطور: ۱۶
خط: نستعلیق، پختہ، رواں
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ ترک کا التزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدگی کی وجہ سے اوراق باہم بری طرح جڑ گئے ہیں۔ کنارے چوہوں نے کتر لیے ہیں۔

آغاز: "ہوا جب کفر ثابت ہے وہ تمغائے مسلمانی
نہ ٹوٹی شیخ سے ــــ
ہنر پیدا کر.....
....."

اختتام: "یوں منہ نہ دھو آ مسیح کے آگے مرے سودا
جوں لالہ پر از خون جگر جام نہ آیا
نور افذ ہنر کرنے میں دل کا میں گنوایا
جوں آئنہ جوہر مجھ پہ عیب لگایا"

مندرجات: اس نسخہ میں قصاید کے علاوہ سودا کی چند غزلیں بھی شامل ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۲۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 740/2
مصنف: مرزا محمد رفیع سودا
عنوان: ہجویات سودا
تقطیع: ۱۳x ۳/۲ ۱۴، س م
اوراق: ۱۷
سطور: ۲۵
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ مجلد۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ دوہری سرخ حد بندیاں
آغاز: "اب سامنے میرے جو کوئی پیر و جواں ہے — دعوی نہ کرے یہ کہ مرے منہ میں زباں ہے
میں حضرت سودا کوں سنا بولتے یارو — اللہ ہی اللہ ہے یہ کیا نظم بیاں ہے"
اختتام: "سرو خس خانہ پوچھتا ہے نسبت — آگ اور بھوس میں کچھ ہے ربط
غیر کا خانہ جائے امن نہیں — اب کچھ آرام ہے تو زیر زمیں"
ترقیمہ: "ختم شد ہجویات"
مندرجات: سودا کی ہجویات کا نامکمل نسخہ ہے۔ اس میں ان کی متعدد فرویات بھی درج ہیں۔ مذکورہ مخطوطہ میں ان کی ہجویات ورق ۵۳، ب سے آخر تک ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۲۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/29
مصنف: مرزا محمد رفیع سودا
عنوان: قصیدہ سودا
تقطیع: ۱۸x ۱۱، س م
اوراق: ۷
سطور: ۱۵

Marfat.com

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: ۱۲۲۲ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ قصیدے کا یہ نسخہ کسی بیاض کا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس نسخہ کے آغاز پر صفحہ ۱۳۵ اور اس کے بعد علی الترتیب نمبر پڑے ہیں۔

آغاز: "اٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستان سے عمل
تیغ اردی نے کیا ملک خزاں مستاصل"

اختتام: "نخل امید سے اپنے ہوں برومند محب
ہو محبت نہ تری جن کو نہ پاویں وہ پھل"

ترقیمہ: "ایں قصیدہ عدیم النظیر از کلیات مرزا محمد رفیع سودا در ۱۲۲۲ یک ہزار دو صد و بست و دو ہجری در کلکتہ نقل کرد"۔

مندرجات: سودا کے مشہور لامیہ قصیدے کا مکمل نسخہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/49

مصنف: سُنی

عنوان: دیوان سُنی

تقطیع: ۲/۱ x ۱۳، ۲۱ س م

اوراق: ۶۳

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ لیکن متن محفوظ ہے۔

آغاز: "بسم اللہ۔۔۔ الخ۔ کرامات حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز

Marfat.com

با وضو لے کے قلم لکھتا ہوں میں حمد خدا
بعد ازاں کرکے ادا نعت نبی ملّ علیٰ
بعد اس کے کرکے کچھ توصیف اصحاب کرام
میں کرامت غوث کی لکھتا ہوں باصدق و صفا"

اختتام: "کار میرا تو نہیں ہے مشکل حسب دلخواہ مرے ہو حاصل
اے شہ عالی ہمہم سنّی پہ کیجئے فضل و کرم سنّی کے

مندرجات: یہ مخطوطہ غوث الاعظم کی گیارہ کرامتوں، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت، غوث الاعظم کی شان میں پانچ قصاید اور سنی کی پانچ فارسی غزلوں پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 267
مصنف: آغا شاعر قزلباش
عنوان: روح نغمہ
تقطیع: ۳۶x ۱۲، س م
اوراق: ۶۵
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: تقریباً پچاس برس قبل
کاتب: ملی شیر
کاغذ: مٹیالا دبیز
روشنائی: سیاہ و نیلی (متن دونوں طرح کی روشنائی سے لکھا گیا ہے)
کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ بکثرت چوہوں کا کترا ہوا۔

آغاز: "روح نغمہ کیا ہے: ۱۔ زندہ دل شوقین جیوڑوں کے لیے سامان عشرت
۲۔ ارباب نشاط کے لیے مونس درافشاں
۳۔ قدر دانوں کا مشغلہ پر لطف
۴۔ زندگی کے بڑھانے کا ذریعہ"

اختتام: "کیسی آواز سے بڑھ کر ہے روانی اس کی کیسی ہے روشنی سے تیز جمال تنزیل
اس کی تاثیر سے پرنور فسانے مارض یہ چمک جائے تو (کذا) کی قندیل

مندرجات: آغا شاعر نے ہندوستان کی ارباب نشاط کے گانے کے واسطے ایک سو غزلیں راگ وغیرہ کی تصریح کی ساتھ تصنیف کی تھیں۔ زیر بحث نسخہ انہیں غزلیات پر مشتمل ہے۔ نسخہ کے آخر میں ٹونک کے نواب کی مدح میں ایک قصیدہ ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۳۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1969_ 268
مصنف: کفا شاعر قزلباش
عنوان: چراغ مدفن
تقطیع: ۲۳x ۳/۲ ۲۰ س م
اوراق: ۸۱
سطور: مترق السطور
خط: نستعلیق
سنہ کتابت: تقریباً پچاس برس قبل
کاتب: علی شیر
کاغذ: مٹیالا، دبیز، لکیر دار
روشنائی: متن نیلی و سیاہ دونوں طرح کی روشنائی سے لکھا گیا ہے۔ عنوانات سرخ۔
کیفیت: مجلد۔ خستہ۔ اوپر اور نیچے کے حصوں میں دیمک نے تقریباً ڈیڑھ انچ لمبا اور آدھ انچ چوڑا سوراخ کر دیا ہے۔
آغاز: "پھر قلم معروف میرا مدحت حیدر میں ہے
پھر تخیل مضطرب وصف شہ قنبر میں ہے
قوت دست خدا کا کیا تصور ہو سکے
کٹ گئے جبریل کے پر زور یہ حیدر میں ہے
تیری رزاقی کے صدقے اے مرے ذرہ نواز
رزق کیڑے کا الگ رکھا ہوا پتھر میں ہے"
اختتام: "پڑا ہے بستر غم پر یہ عید بھی گزری
اسیر قید بلا، مبتلائے رنج و محن
قسم خدا کی اگر مر گیا یہ مدت بری
نہ میرے پاس ہے کوزی، نہ میرے پاس کفن
مکاندار کا نوٹس یہ بھیجتا ہوں حضور
نہ پائے رفتن شاعر، نہ جا ہے ماندن"

مندرجات: یہ نسخہ کفا شاعر کی غزلیات، سہرے، قصیدے اور مترق منظومات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1969_ 266

Marfat.com

مصنف: کفا شاعر قزلباش

عنوان: مجموعہ منظومات

تقطیع: ۲/۱ ۱۱ x ۱۶، س م

اوراق: ۱۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

کاتب: ملی شیر

کاغذ: منیالا، دبیز، چکنا

روشنائی: نیلی

کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ خستہ

آغاز: "یہ جان نہ جسم زار اپنا ہے ہمدم ہے نہ دوستدار اپنا ہے
میں نے تو سلام کسی کو نہ کیا پھر کیونکہ کہوں وہ یار غار اپنا ہے"

اختتام: "دعوی ہے کسی کا ہوں سیاست میں وجیہہ ہوں آرٹ میں بے مثل کوئی کہتا ہے
شاعر ہے کوئی اور متشاعر کوئی خلاق معانی بھی کوئی نیتا ہے"

مندرجات: یہ نسخہ کفا شاعر کی سیاسی منظومات، رباعیات، غزلیات، سہرے اور مراثی پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969_ 260

مصنف: کفا شاعر قزلباش دہلوی

عنوان: کان جواہر

تقطیع: ۲/۱ ۲۳ x ۲/۱ ۲۰، س م

اوراق: ۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: تقریباً پچاس برس قبل

کاتب: ملی شیر

کاغذ: منیالا، چکنا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: تمام اوراق علیحدہ۔ خستہ۔ بوسیدہ۔ معمولی آب رسیدہ۔

آغاز: "باطن میں تو ، ہر سانس کا دمساز ہے تو — کھلتا نہیں ظاہر میں عجب راز ہے تو
اے کاش ! دم جرم کوئی پہچانے — جو دل سے نکلتی ہے وہ آواز ہے تو"

اختتام: "اک بات کہیں تم سے خفا تو نہیں ہوگے — پہلو میں ہمارا دل مضطر نہیں ملتا
ہمیشگی ہے اسی کو جو ہے خدائے غفور — وہی رہا ہے ہمیشہ ، وہی رہے گا ضرور"

مندرجات: اس نسخہ میں آغا شاعر نے اپنے ایک سو اشعار مختلف عنوانات کے تحت جمع کیے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969_ 265

مصنف: آغا شاعر قزلباش دہلوی

عنوان: دلہن بیگم

تقطیع: ۱۲ ۱/۴ x ۱۵ ۱/۲ س م

اوراق: ۲۱

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: تقریباً پچاس سال قبل

کاتب: علی شیر

کاغذ: مٹیالا، چکنا، دبیز

روشنائی: متن نیلا، عنوانات سرخ

کیفیت: تمام اوراق علیحدہ۔ کنارے خستہ

آغاز: "بد نصیب دولہن:

پہلا دور:

نام پیدا کیا میکے سے گئی جب سسرال
کلمہ بھرنے لگی سسرال دولہن بیگم کا
گھر سب آباد تھا ، دیور بھی تھے ، دیورانیاں بھی
ہاتھوں چھاؤں لگے سب کرنے وہ برباد کیا"

اختتام: "رنج آپس میں میاں بیوی کے بڑھ جائیں جب
ان میں جائیں تن تلف ہوتی یہ اکثر دیکھا
ایک کا مال اسی طرح سے لے لیتے ہیں غیر
شاعر زار یہیں ملتی ہے جھوٹی دنیا"

Marfat.com

مندرجات: یہ ایک طویل نظم ہے جس میں میاں بیوی کی باہمی رنجشوں کا دردناک انجام دکھایا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1975- 98
مصنف: مصطفیٰ علی خاں شرر رامپوری
عنوان: دیوان شرر
تقطیع: ۴/۱ x۳۲ ۴/۱ ۲۰، س م
اوراق: ۱۱۷
سطور: ۱۷
خط: نستعلیق عمدہ
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ مجلد۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ دریدہ۔ کنارے خستہ۔ بے حد بوسیدہ۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ تمام اوراق بڑپیپر کے لفافے میں الگ الگ رکھ کر جلد باندھی گئی ہے۔

آغاز:
دونوں عالم ترے محکوم ہیں تو حاکم ہے — کون ہے وہ جو نہیں تابع فرماں تیرا
تجھ کو پوچھے گا ترا پوچھنے والا — فکر ناحق ہے نہیں کوئی جو پرساں تیرا
کونسا دل ہے محبت نہیں جس میں تیری — کون سی آنکھ ہے جس کو نہیں ارماں تیرا

اختتام:
مار ڈالا جان سے بیزار تھا اچھا کیا — جور یہ ہرگز نہیں کچھ اور کرنا چاہیے
اور کچھ کیجے نہ کیجے آپ کو ہے اختیار — میری ناکامی پہ تھوڑا غور کرنا چاہیے
یہ جادیجے ہمیں انسان کو انسان پر — لطف کرنا چاہیے یا جور کرنا چاہیے
جوش وحشت پاؤں ٹوٹیں یا رہیں پروا نہیں — طوف کوئے دلربا کچھ اور کرنا چاہیے

مندرجات: یہ نسخہ ردیفوں میں ۲۸۸ غزلیات پر مشتمل ہے۔ آغاز سے اختتام تک بیشتر غزلوں پر مضطر خیر آبادی کی اصلاحیں ہیں۔ متعدد مقامات پر مضطر نے اصلاح کے پردے میں اپنے اشعار داخل کر دیے ہیں۔ دیوان کے بعض مقامات پر ابر گنوری کی اصلاحیں بھی شامل ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1963- 255

Marfat.com

مصنف: سید محمد جواد حسین شمیم امروہوی

عنوان: مجموعہ منظومات

تقطیع: ۱/۲ ۳۵ x ۱/۲ ۱۳، س م

اوراق: ۵۵

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بعض اوراق دریدہ۔ ہر ورق کو بڑے پیمانہ میں الگ الگ رکھ کر جلد باندھی گئی ہے۔

آغاز: "کسی دن تو اے فلورا میرے پاس آنی ہوتی
میرا — دیکھا ہوتا مجھے — دکھانی ہوتی
ترا دعوی یہ غلط ہے کہ تو باکرہ ہے اب تک
تری — نہ ہوتی ڈھیلی نہ اگر — ہوتی"
(نحش الفاظ کی جگہ نقطے لگا دیے ہیں)

اختتام: "تکبیر کے نعرے تھے کہ اے عرش نشیں آؤ
طاعت کا وظیفہ تھا کہ اے رکن رکیں آؤ
فرقت سے کمر خم ہے پہ صورت ہے محمدؐ
کلمہ کو بھی تکلیف شہادت ہے محمد"

مندرجات: اس نسخہ کے ابتدائی ۳۵ اوراق میں شمیم امروہوی کا بے حد نحش کلام ہے۔ اس کے بعد ۱۱ بند پر مشتمل ایک مسدس در منقبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 3

مصنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

عنوان: دیوان طرح گلدستہ

تقطیع: ۱/۲ ۱۳ x ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۲۵۹

سطور: مختلف السطور

Marfat.com

خط: نستعلیق رواں

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا دبیز

روشنائی: سیاہ، بینگنی، سرخ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ دریدہ۔ متعدد مقامات پر حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "زمانے سے جلوہ نیا ہے کسی کا وہ بت ہے کسی کا خدا ہے کسی کا
دو عالم سے عالم جدا ہے کسی کا وہ بندہ کسی کا خدا ہے کسی کا

اختتام: "وصل میں ان کو منانا ہوں تو فرماتے ہیں
ہم کہے دیتے ہیں بس پاس نہ آنے کوئی
کام اللہ سے اور ہم سے ہے مرنے پہ صفیر
کام آنے کے نہیں اپنے پرائے کوئی"

مندرجات: یہ صفیر کا ساتواں دیوان ہے۔ اس میں وہ کلام شامل ہے جو مصرح طرح پر مختلف گلدستوں میں اشاعت کے لیے بھیجا گیا۔ ان گلدستوں کی تاریخ اشاعت کے لحاظ سے اس نسخہ کو مرتب کیا گیا ہے۔ اس دیوان میں صرف غزلیات ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۳۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 34

مصنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

عنوان: غزلیات صفیر

تقطیع: ۱۹ x ۱۵ ۱/۲، س م

اوراق: ۱۶۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، چکنا، لکیر دار

روشنائی: نیلی

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ابتدائی چند اوراق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ ۔۔۔ الخ۔ غزل طرح، گلدستہ انتخاب سخن مقام سری ضلع مراد آباد واقع یکم جنوری ۱۸۸۸ء مصرح طرح: بھلا یہ فلک
بھی ہوا ہے کسی کا۔"

Marfat.com

اختتام: "زمانے سے جلوہ نیا ہے کسی کا وہ بت ہے کسی کا خدا ہے کسی کا
کام اللہ سے اور ہم سے ہے مرنے پہ صفیر کام آنے کے نہیں اپنے پرائے کوئی"

مندرجات: یہ نسخہ صفیر کے ساتویں دیوان، دیوان طرح گلدستہ کی نقل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۰

محظوطہ نمبر: N.M. 1980_ 37

مصنف: صفیر بلگرامی

عنوان: دیوان خمسہ جات صفیر

تقطیع: ۱۳x ۱۵، س م

اوراق: ۶۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ خستہ۔ ترک کا التزام۔ متعدد مقامات پر اصلاحیں، ترامیم و اضافے جس سے بخط مصنف ہونے کا پتا چلتا ہے۔ شروع کے دو اوراق پر فہرست خمسہ جات درج ہے۔

آغاز: "دل آدم خاکی کا جلو خانہ ہے اس کا سرجوش مئے شوق سے پیمانہ ہے اس کا
افسانہ حور آخر افسانہ ہے اس کا حسن پری اک جلوہ مستانہ ہے اس کا"
ہشیار وہی ہے کہ جو دیوانہ ہے اس کا

اختتام: "پوچھتا ہے کیا تو حال مجلا کیا کہے تجھ سے صفیر بے نوا
مدتوں میں منتظر جیتا رہا وہ نہ آنا تھا نہ آئے اے صبا"
رفتہ رفتہ موت آئی دیکھیے

مندرجات: یہ نسخہ صفیر کے ۴ خمسوں پر مشتمل ہے جو انہوں نے دیگر شعرا کے کلام پر لکھے تھے۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۱

محظوطہ نمبر: N.M. 1980_ 24

Marfat.com

مصنف: صفیر بلگرامی
عنوان: بیاض صفیر
تقطیع: ۱۸ x ۳۶ س م
اوراق: ۳۶
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: ۳۰۶ھ
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد، معمولی کرم خوردہ
آغاز: "یاں وصل کی تمہارے تدبیر ہو رہی ہے
واں غیر کے موافق تدبیر ہو رہی ہے
سوتے میں ان کے بوسے جھک کر تو لے رہا ہوں
دل میں سمجھ رہا ہوں تقصیر ہو رہی ہے"
اختتام: "جب تک کہ رہے زندہ صفیر ایک جہاں میں
ایماں پہ رہے جائے تو ایمان پہ مر کر
محشر میں جو اٹھے تو کرم سے ترے یارب
ہاتھوں میں رہے دامن اولاد پیمبر"
ترقیمہ: "تمام شد بتاریخ ۱۳، رمضان ۳۰۶ھ روز یکشنبہ بمقام کشمیری کوٹھی، پٹنہ۔"
مندرجات: یہ نسخہ صفیر کی غزلیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980- 35
مصنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی
عنوان: کلام صفیر بلگرامی
تقطیع: ۱۳ ۲/۳ x ۱۱، س م
اوراق: ۳۲
سطور: مختلف السطور

Marfat.com

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری

کاتب: سید نور احمد بلگرامی

کاغذ: منیالا، دبیز، چکنا

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ خستہ۔ کئی اوراق آدھے اور چوتھائی غائب، ایسے اوراق کی مرمت کی گئی ہے۔ متعدد اوراق کی چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "خدایا بجا ہے ترے واسطے بجایا خدا ہے ترے واسطے
تری ابتدا کو نہیں ابتدا تری انتہا کو نہیں انتہا"

اختتام: "کام وہ کردے رہے نقش دل عالم پر
فائدہ کیا ہے ترا نام جو خاتم میں رہے
لطف محنت کا جو اپنی ہمیں مل جائے صفیر
ہو تردد میں مزا اور خوشی غم میں رہے"

مندرجات: صفیر کے کلام کا یہ انتخاب سید نور احمد بلگرامی نے کیا تھا۔ یہ انتخاب صفیر کی مثنوی عبرت الناظرین (نامکمل) اور چند رباعیات و غزلیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 18

مصنف: صفیر بلگرامی

عنوان: حالیہ کلام

تقطیع: ۱۸x ۱۵، س م

اوراق: ۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ، رواں

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ یہ نسخہ مذکورہ مخطوطے میں ورق ۱۲۴، ب سے ۱۳۰، الف تک ہے۔

آغاز: "جو حالیہ شعر آجکل کہتے ہیں پیش عقلا وہ بے بدل کہتے ہیں
بدل گیا ایشیا کا انداز صفیر تہذیب پہ یورپ کی غزل کہتے ہیں"

اختتام: "کام وہ کرکہ رہے نقش دل عالم پر
فائدہ کیا ہے ترا نام جو خاتم میں رہے
لطف محنت کا جو اپنی ہمیں مل جائے صفیر
ہو تردد میں مزا اور خوشی غم میں رہے"

مندرجات: صفیر نے حالی کے جدید انداز کے اتباع میں ۳، غزلیں اور ۱۹ رباعیاں لکھی تھیں، یہ نسخہ اسی کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980- 20
مصنف: صفیر بلگرامی
عنوان: دیوان رباعیات
تقطیع: ۱۶ x ۲۵ ½، س م
اوراق: ۶
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز، چکنا
روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ خستہ۔ معمولی کرم خوردہ۔ تقریباً تمام اوراق پر حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "معبود ہے وہ خدائے یحوں میرا نکبت میں ہو کیا حال دگرگوں میرا
ہر حال میں طاعت خدا واجب ہے سجدے کرتا ہے بخت واژروں میرا"

اختتام: "مجمع میں نہ دوستوں سے برہم ہوتے جلسے نہ سخندانوں کے درہم ہوتے
احباب کی خاطر مجھے ایسی ہے صفیر سر رکھتے پاؤں پر اگر ہم ہوتے"

مندرجات: یہ نسخہ صفیر کی ۴۰ رباعیات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۴۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 323

مصنف: محمد نور خان صفیر

عنوان: مرقع الخیال

تقطیع: ۱/۲ ۳۰ x ۱/۲ ۱۸، س م

اوراق: ۴۷

سطور: ۳

خط: نستعلیق عمدہ، آخری چند اوراق نستعلیق معمولی

سنہ تصنیف: ۱۳۱۳ھ

مقام تصنیف: میرٹھ

سنہ کتابت: ۱۳۱۳ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا مٹیالا، ولایتی

روشنائی: سیاہ

کیفیت: عمدہ حالت میں مجلد ہے۔ کنارے معمولی آب رسیدہ۔ ناقص الآخر۔ آخر کے دس اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ ۔۔۔ الخ۔ حمد اور ثنا اس خالق بے نیاز کو سزاوار ہے جس نے ایک حرف کن سے ہزارہا قسم کی مخلوق پیدا کی"۔

اختتام: "تصور ان کا دل میں زینت ارماں و ایمان ہے
یقین ہے محو ہوگا نقش غم آہستہ آہستہ
صفیر اس باغ ہستی سے اٹھالے آشیاں اپنا
خزاں آتی ہے اور رکتا ہے دم آہستہ آہستہ"

مندرجات: یہ نسخہ حمد، نعت، غزلیات اور قصاید پر مشتمل ہے۔ آخر میں چند شعرا کے قطعات تاریخ ہیں جن سے ۱۳۱۳ھ مستخرج ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مبیضہ طباعت کے واسطے تیار کیا گیا تھا۔ ورق اب پر مصنف نے اپنے احوال لکھے ہیں "بندہ محمد نور خاں صفیر ولد کرم خاں صاحب مرحوم فرخ آبادی مولد، میرٹھی مسکن، سخن سنجوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ میں نے فن شاعری اپنے بھائی ہدایت علی اسیر تخلص کی خدمت میں حاصل کیا۔ بعد ان کے حکیم غلام مولیٰ قلق، شاگرد مومن دہلوی سے استفادہ حاصل کیا۔ اب جناب حافظ امداد حسین ظہور عرفانی میرٹھی سے مشورہ طلب رہتا ہوں"۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1962_ 124/1

Marfat.com

مصنف: صفی لکھنوی
عنوان: خیام المترجم (۲)
تقطیع: ۱/۴ ×۲۰ ۲/۳ ×۱۶ س م
اوراق: ۹۳
سطور: ۱۱
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: تقریباً ستر برس قبل
کاتب: بخط مترجم
کاغذ: سفید، لکیر دار
روشنائی: سیاہ و نیلی
کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ بیشتر اوراق پر مختلف تقطیع کی چیپاں لگا کر ان پر اضافے کیے گئے ہیں۔ متعدد اوراق پر ترامیم و اصلاحیں کی گئی ہیں۔
آغاز: وہ رباعیاں جن کی ابتدا لفظ آناں یا آنہا سے ہے بلحاظ مفہوم سب کا مرجع ذوی العقول یا دی روح اشخاص ہیں۔
اختتام: یہ ترکیب عطفی غلط درج کیا ہے، اس کے سوا اور کوئی اختلاف نہیں، لہذا مجموعہ ہذا میں رباعی صحیح طور سے درج ہوئی ہے"۔
مندرجات: صفی لکھنوی نے عمر خیام کی تمام رباعیات کا منظوم بھاردو ترجمہ کیا تھا۔ یہ ان کے مسودے کی دوسری جلد ہے۔ اس مسودہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کی مدد سے مبیضہ برائے طباعت تیار کیا تھا۔ یکسانیت کی وجہ سے اس سلسلے کی بقیہ جلدوں میں تقطیع، سطور، خط، سن کتابت، کاتب، کاغذ، روشنائی وغیرہ کی تفاصیل درج نہیں کی جائیں گی۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1962- 124/2
مصنف: صفی لکھنوی
عنوان: خیام المترجم (۳)
تقطیع: ۱/۴ ×۲۰۱ ۲/۳ ×۱۶، س م
اوراق: ۹۴
سطور: ۱۱
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: تقریباً پچاس برس
کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: سفید لکیر دار
روشنائی: سیاہ و نیلی
کیفیت: مجلد۔ بوسیدہ۔ کرم خوردہ۔ آخری چند اوراق چوہوں کے کترے ہوئے۔ جگہ جگہ چپیاں لگا کر ان پر کلام کا اضافہ کیا گیا ہے۔
آغاز: "۲۵ دسمبر ۱۹۳۶ء معرفت سید وزیر احمد ملازم جناب محمد نواب صاحب پروفیسر بخدمت جناب بیوہ حامد علی خاں ارسال ہوئیں۔ ۵، جلدیں"۔
اختتام: "یہ نہ تھی خبر مجھ کو قدرداں صفی اپنے
دوستی کے پردے میں لیں گے امتحاں اپنا"
مندرجات: رباعیات خیام کے منظوم ترجمے کی تیسری جلد ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1962_ 124/3
مصنف: صفی لکھنوی
عنوان: خیام المترجم (۴)
تقطیع: ۴/۱ x ۲۰ ۳/۲ ۱۶، س م
اوراق: ۸۹
سطور: ۱۱
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: تقریباً پچاس برس قبل
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: سفید، لکیر دار
روشنائی: نیلی
کیفیت: مجلد۔ اوراق منتشر۔ تقریباً ہر ورق پر اضافی چپیاں لگائی گئیں ہیں جن پر اضافے اور نوٹس ہیں۔
آغاز: بلحاظ حرف تہجی مصرح اول جن کی ترتیب کا ہر ردیف کی رباعیوں میں التزام کیا گیا ہے اس ردیف میں دوسرے نمبر پر وہ رباعی درج ہونا چاہیے تھی۔"
اختتام: "و یک ہفتہ شراب خوردہ باشی پیوست"۔
مندرجات: رباعیات خیام کے منظوم اردو ترجمے کی چوتھی جلد ہے۔ صفی نے اس جلد میں خیام کے احوال و آثار پر ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے جو ورق ۳۵ سے اختتام تک ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۴۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957_ 980/4

Marfat.com

مصنف: طرب

عنوان: بیاض طرب

تقطیع: ۲۷x ۲/۱ ۲، س م

اوراق: ۹۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، رواں

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ خستہ۔ خستگی کی وجہ سے کنارے ٹوٹ کر متعلقہ مقام کے متن کو غائب کر چکے ہیں۔ ناقص الطرفین۔

آغاز: "یہ مرثیہ فکر سے جو گزرا اچانک تاریخ کا ارادہ ہوا دل میں یک بہ یک

اختتام: "خیر خواہ عالم دیں حد جہاں میں نامی ہو ۱۸۹۵ء"

چلتا پرزہ، روز سرور ادب آموز باعزت گرامی ہو ۱۸۹۵ء"

مندرجات: یہ طرب کی بیاض ہے لیکن یہ ان کی مختلف منظوم و منثور تحریروں کے علاوہ پورے دیوان پر بھی مشتمل ہے جس میں غزلیات، مثنویاں، قصائد، تضمینیں، تاریخیں اور شہر آشوب وغیرہ ہیں۔ آخری ورق پر ایک نثری تحریر ہے جس میں ۱۸۹۵ء کے آغاز پر مختلف دعائیں مانگی گئیں ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۵۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/16

مصنف: مولانا ظفر علی خاں

عنوان: چمنستان

تقطیع: ۱۳ ۱/۲ x ۸، س م

اوراق: ۱۵۹

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، پختہ

سنہ کتابت: ۱۹۳۰-۳۱ء

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: ہلکا گلابی اور ہلکا سبز، لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ عمدہ حالت۔ یہ وہ مسودہ ہے جو کتابت کے لیے تیار کیا گیا تھا نامکمل۔ ناقص الآخر۔ کتابت کے نشانات واضح ہیں۔

آغاز: "(نظم سیر اگنا)

میرا گناہ یہی ہے کہ مجھ کو ہے اصرار شہید گنج کی مسجد کی بازیابی پر
کسی سے جرم یہ سرزد اگر ہو معنی میں تو حد شرع نہ جاری ہو کیوں شرابی پر"

اختتام: "و سکندر اور جینا قوم کی آنکھوں کے تارے ہیں

اسی سے شوکت اسلام کا اندازہ ہوتا ہے
شہید سہروردی کو بنایا ساربان ہم نے
رواں کس شان سے اسلام کا جنازہ ہوتا ہے"

ترقیمہ: "کلکتہ، ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء"

مندرجات: اس نسخہ میں ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۸ء تک کا کلام شامل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۵۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/16

مصنف: مولانا ظفر علی خان

عنوان: نگارستان

تقطیع: ۱/۲ ۱۳x ۱۸، س م

اوراق: ۱۸۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: ۱۹۴۰-۴۱ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ہلکا سبز اور ہلکا گلابی، لکیر دار

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ عمدہ حالت۔ یہ وہ مسودہ ہے جو ظفر علی خاں نے نگارستان کی طباعت کے لیے تیار کیا تھا۔

آغاز: "(نظم: چراغ کعبہ)

عرب کا اور عجم کا ذرہ ذرہ جگمگا اٹھا
جہاں میں روشنی پھیلی چراغ کعبہ کی گھر گھر

Marfat.com

جب اس کی تیل بتی کا نبی خود کرگئے ساماں
بجاسکتی ہے پھر کب اس دیے کو کفر کی مرمر"

اختتام: "(نظم: میثاق گجرات)

اگر ڈر ہے تو ہے احرار کی مسلم نمائی کا
کوئی طاقت ڈراسکتی نہیں کفار سے ہم کو
ازائیں دمجیاں گجرات کے میثاق کی جس نے
خداوندا بچا اس وضع کے غدار سے ہم کو
۳۰، جون، ۱۹۳۶ء"

مندرجات: اس نسخہ میں ۱۹۰۸ء سے ۱۹۳۶ تک کا کلام ہے نسخہ کے آغاز میں مولانا غلام رسول مہر کی ایک تحریر ہے جس میں انہوں نے تصدیق کی ہے کہ یہ مسودہ مولانا ظفر علی خاں کے ہاتھ کا مکتوبہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۵۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/17
مصنف: مرزا محمد ہادی (عزیز لکھنوی)
عنوان: بیاض عزیز
تقطیع: ۲۱x ۴۰، س م
اوراق: ۴
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: ۱۳۴۸ھ
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: بادامی، چکنا، ولایتی
روشنائی: سیاہ، بینگنی
کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ کاغذ پر انگریزی واٹر مارک
آغاز: "جور و ستم ان کے ستم گر بنائیں گے مرجائیں گے مگر تمہیں دلبر بنائیں گے"

اختتام: "کیجیے احسان مجھ پہ خبر (الخ) دیجئے ہدیہ عقیدت آپ آکے بھائی کو"
مندرجات: یہ نسخہ عزیز لکھنوی کے متفرق کلام پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۵۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 22/18

مصنف: (عزیز لکھنوی)

عنوان: قصاید عزیز

تقطیع: ۱/۴ x۲۲ ۱/۲ ۲۰ س م

اوراق: ۱۲

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق، رواں

سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ ہر ورق بڑے پیپر کے لفافے میں الگ الگ رکھ کر جلد بند سوائی گئی ہے۔ کنارے خستہ۔ آخری گیارہ اوراق سادہ ہیں۔ نسخہ کے آغاز میں قصاید کی فہرست درج ہے

آغاز: "نہیں کٹتی شب فرقت لبوں پہ گھٹ کے جاں آئی
کہاں تک اے دل رنجور دلوائے شکیبائی
لکھی تھی تخ کامی کیا ہمارے ہی مقدر میں
ہمیں اس زہر کے قابل تھے کیا اے چرخ مینائی"

اختتام: "عبارت کرکے انا عشق نے بھی کہہ دیا آخر
اگر ذلت نہیں اس میں تو ہے کیا عزت افزائی
کہا یہ حسن نے نازش ہے مجھ پہ خاک کنعاں کو
کہا یہ عشق نے ہوں زینت بزم زلیخائی"

مندرجات: یہ مخطوطہ عزیز لکھنوی کے ۸ قصاید پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۵۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 22/1

مصنف: مرزا محمد ہادی (عزیز لکھنوی)

عنوان: منظومات عزیز

تقطیع: ۱/۲ x۱۵ ۲/۳ ۱۰ س م

Marfat.com

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: منظومات عزیز

تقطیع: ۱۲½ x ۱۵½ س م

اوراق: ۹۳

سطور: ۲۰

خط: نستعلیق بخشہ

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: زردی مائل، دبیز، لکیر دار

روشنائی: نیلی

کیفیت: مجلد لیکن سلائی ٹوٹ جانے کی وجہ سے اوراق علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہیں۔ کنارے خستہ۔

آغاز: "راز ہستی و عدم کب تک رہے گا بے نقاب
زندگی کیا ہے توقف ، موت کیا ہے اک حجاب
اس توقف کی غرض کیا صرف اک پیغام ہے
راز ہستی کا سمجھنا کوئی آساں کام ہے"

اختتام: "مصرع سال وفات گفت عزیز (کذا)
گوہر خلد آبدار مولوی سبط حسن"

مندرجات: یہ بیاض عزیز لکھنوی کی متفرق منظومات و قطعات تاریخ پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/9

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: مجموعہ منظومات

تقطیع: ۴x ۱۶، س م

اوراق: ۹۵

سطور: ۲۰

خط: نستعلیق بخشہ

سنہ کتابت: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: سفید، دبیز، لکیر دار

روشنائی: سیاہ، ہنگنی

کیفیت: مجلد، عمدہ حالت، معمولی کرم خوردہ۔ آخری ورق پر دو رباعیات درج تھیں لیکن جلد ساز نے اسے جلد کے ساتھ چپکا دیا ہے اس سلسلے کی بقیہ جلدوں میں آئندہ یکساں موضوعات مثلاً خط، سن کتابت اور کاتب کا اندراج نہیں کیا جائے گا۔

آغاز: "ناچیز ہے مزور ہوا تو لب سے بندہ کو تقابل نہیں زیبا، رب سے
پری میں یہ ایما ہے قد پرخم کا لازم ہے چلو جھک کے جہاں میں سب سے"

اختتام: "آرائش (کذا) آں روزگار ما برمسند رسول ملی التقی رسید"

مندرجات: یہ نسخہ صرف قطعات و رباعیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۵۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/3

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: بیاض عزیز

تقطیع: ۱/۲ ۱۸ x ۳/۳ ۱۱، س م

اوراق: ۸۵

سطور: ۱۴

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: زردی مائل، دبیز، چکنا

روشنائی: ہنگنی

کیفیت: مجلد۔ عمدہ حالت۔ معمولی کرم خوردہ۔ ورق ۵ تا ورق ۸۱ تمام حصہ سادہ۔ آخری تین اوراق پر غزلیات درج ہیں۔

آغاز: "شور ماتم کا زمیں میں کج تا افلاک ہے
مسجد کوفہ کا منظر کیا مصیبت ناک ہے
فق ہوا ہے کس کا سر پہ تیغ زہر آلود سے
دیکھتا ہوں جس کو مسجد میں گریباں چاک ہے"

اختتام: "دل نازک کی قدر ہی کب کی بات غصہ سے اس نے کی جب کی
تھا کرامات عشق کا منکر معتقد ہوں جو بچ گیا اب کی"

مندرجات: یہ نسخہ عزیز کے نوحوں، سلاموں، مراثی اور غزلیات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۵۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/4

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: بیاض عزیز

تقطیع: ۱۱½ x ۲،۲ س م

اوراق: ۱۷۰

سطور: ۹

خط: نستعلیق، بخہ

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مختلف رنگوں کا کاغذ استعمال ہوا ہے جس میں سفید، سبز، حنائی، ہلکا نیلا، زرد، مٹیالا وغیرہ شامل ہیں۔

روشنائی: سیاہ، نیلی، بینگنی

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ عمدہ حالت۔ آخری ورق جلد سے علیحدہ ہو گیا ہے۔

آغاز: "فغاں از ستم ہائے چرخ بریں کہ زد خاص غم (کذا) حزیں

اختتام: کشتہ شد اسلام از ابن سعود حالیا اے قوم ! تا کے ایں جمود

مندرجات: یہ نسخہ عزیز کی نظموں، غزلوں، تاریخ وفات اور مختلف تقاریب کی تاریخوں پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۵۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/5

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: انجم کدہ

تقطیع: ۱۲½ x ۲۰،۱۵ س م

اوراق: ۹۶

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، بخہ

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

Marfat.com

روشنائی: بینگنی

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ورق ۸۴ کے بعد کے اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: "شرع جنون سلسلہ جنباں کیے ہوئے — بیٹھا ہوں چاک چاک گریباں کیے ہوئے
پھر آرہا ہوں خدمت ناصح میں آج میں — مجموعہ خیال پریشاں کیے ہوئے"

اختتام: "یہ اوراق پریشاں دیدنی ہیں — ہر اک گل داستاں در داستاں ہے
عزیز اب تو نہیں قابو زباں پر — کہ تیری ختم شاید داستاں ہے"

مندرجات: اس مجموعہ میں ۱۸۸۸ء سے ۱۹۲۳ء تک کا کلام شامل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۵۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/7

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: بیاض عزیز

تقطیع: ۱۱x ۱۶ ۱/۲ س م

اوراق: ۵۰

سطور: ۹

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز، لکیر دار

روشنائی: سیاہ و سرخ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ

آغاز: "مرتب شدہ چوں کلام عزیز — بافضال کن خالق ذوالمنن"

اختتام: "گفت از عزیز (کذا) سال فوت — شد زیب خلد گوہر نایاب از جہاں"

مندرجات: یہ بیاض چند عربی خطوط، قصیدہ یوم غدیر فارسی، رقعات نعمت خان عالی اور چند تاریخ ہائے وفات معاصرین پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/8

Marfat.com

اوراق: ۴۰

سطور: ۴

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، چکنا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ سلائی ٹوٹ جانے کی وجہ سے تمام اوراق علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہیں۔ کسی کاتب نے عزیز لکھنوی کی کسی بیاض سے اس نسخہ کو عمدہ خط میں نقل کیا ہے۔ غالباً عزیز کی تحریر کے بعض الفاظ نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے کاتب نے اس نسخہ میں ان جگہوں کو خالی چھوڑ دیا۔ تاکہ بعد میں معلوم کر کے لکھ دے لیکن ایسے تمام مقامات خالی ہی رہ گئے ہیں۔

آغاز: "ساقیا سے دے کہ سوز غم ہوا ہے مجھ سے دور
دل کے چھالے بن گئے ترشے ہوئے جام بلور
چشم ساقی (....) ہے رندان مئے آشام سے
صحبت واعظ سے رہنا چاہیے ہے دور دور"

اختتام: "دریائے فیض مہر کرم چندر چور سنگھ تابندہ گو ہریست جا بندہ عقل کل
از دست (—) عطا شد با و خطاب ساقی بریز ی (—) دورِ دل

مندرجات: یہ بیاض عزیز کے ۱۱۱ء کے قصاید اور دیگر منظومات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۵۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/2

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: بیاض قطعات و رباعیات

تقطیع: ۱۸ x ۳/۴، س م

اوراق: ۳

سطور: ۸

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاتب: بخط مصنف
کاغذ: زردی مائل، دبیز، لکیر دار
روشنائی: نیلی، بینگنی
کیفیت: مجلد۔ خستہ۔ سلائی ٹوٹ جانے کی وجہ سے اوراق کا شیرازہ مائل بہ انتشار۔
آغاز: "فرش پا انداز کس کے بزم کا اقبال ہے
نکبت و ادبار کس کے سامنے پامال ہے
کون ہے جو دستگیر ہر پریشاں حال ہے
کون ہے جو فکن کی دولت سے مالا مال ہے"
اختتام: "سکوت اس نقش عبرت زا کا مطلب خیز ہے شانہ
خموشی معنی دارد کہ نہ گفتن نمی آید"
مندرجات: یہ بیاض عزیز کی متفرق منظومات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/10
مصنف: عزیز لکھنوی
عنوان: بیاض قطعات
تقطیع: ۲۰ x ۱۶ ۱/۲، س م
اوراق: ۴۴
سطور: ۴
خط: نستعلیق پختہ
سنہ کتابت: نامعلوم
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: زرد، دبیز، لکیر دار
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ عمدہ حالت۔ ورق ۸، الف تک متن ہے۔ اس کے بعد اوراق سادہ ہیں۔
آغاز: "کوئی خطاب ملے نیک نام ہوجائیں مقبول خاطر خاص و عام ہوجائیں
ہمارے عہد کی تعلیم کا ملک ہے کیا فقط یہی کہ مہذب غلام ہوجائیں"
اختتام: "اسلام ترے ضعف کی تدبیر کوئی ہے
یہ قد خمیدہ ترا کس طرح ہو راست

Marfat.com

تاریخ دکھاتی ہے تری شوکت ماضی
ہم کہتے ہیں کس یاس سے از ماست کہ برماست"

مندرجات: اس بیاض میں عزیز لکھنوی کے ۱۴۱ قطعات درج ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/11
مصنف: عزیز لکھنوی
عنوان: بیاض عزیز
تقطیع: ۲۰x ۱۶ ۱/۴ س م
اوراق: ۸۱
سطور: ۲۰
خط: نستعلیق، بختہ
سنہ کتابت: نامعلوم
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: زرد، دبیز، لکیر دار
روشنائی: سیاہ، نیلی، بینگنی
کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ورق ۴۰ ب تک کلام درج ہے۔ بعد کے اوراق سادہ ہیں صرف آخری ورق پر پینسل سے چند اشعار لکھے ہیں۔
آغاز: "ابھی سے بھول گئے ... دیکھو وہ وقت یاد کرو زلف جب سنواری تھی
جنازہ شہر سے نکلا تھا آج پھر کس کا عجب اثر تھا عجب شان کی سواری تھی"
اختتام: "عشق کے معرکے میں آؤ ذرا ہم نے مانا بڑا بہادر ہے"
مندرجات: یہ بیاض عزیز کے متفرق کلام پر مشتمل ہے۔ اس بیاض کے مطالعے سے عزیز کے طریقہ شعر گوئی کے بارے میں اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ وہ مصرع طرح کاغذ کے دائیں طرف لکھ لیتے اور بائیں طرف اس مصرع طرح کے تمام ممکنہ قوافی لکھ لیتے اور پھر ایک ایک قافیہ نظم کرتے جاتے اور استعمال شدہ قافیہ قلمزد کرتے جاتے تھے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/12
مصنف: عزیز لکھنوی

Marfat.com

عنوان: بیاض عزیز

تقطیع: ۱۲½ x ۱۵، س م

اوراق: ۹۱

سطور: ۱۲

خط: نستعلیق، بختہ

سنہ کتابت: ۱۲۲۲ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: بلکا بادامی، دبیز

روشنائی: سیاہ، بینگنی

کیفیت: مجلد لیکن جلد اوراق کو چھوڑ چکی ہے۔ بے حد کرم خوردہ۔ ورق ۱۲ علیحدہ ہوگیا ہے۔ نسخہ کا آغاز ورق ۵ سے ہوتا ہے اس سے قبل کے اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: " دشت پرنور میں ہے ہفت عروس
(کذا) لانے کشتی میں لگا کر مہ و اختر سہرا "

اختتام: " ہم علی حفظش نماید از گزند چشم بد
ہم بتو قسبنش فرامد خالق نور و ظلوم "

مندرجات: یہ بیاض، سہروں، شادی ناموں، نظموں، قطعات تاریخ وغیرہ پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968 - 22/13

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: بوستان بے خار

تقطیع: ۱۲½ x ۱۲½ ، ۱۵ س م

اوراق: ۱۸۹

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق بختہ

سنہ کتابت: ۱۲۲۲ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: بادامی دبیز

Marfat.com

روشنائی: سیاہ، ہنگنی

مہریں: ورق ۵ الف پر ایک سیاہ بیضوی مہر جس میں "مرزا محمد عبدالرحیٰ" مرقوم ہے۔

کیفیت: مجلد لیکن اوراق جلد سے علیحدہ۔ بے حد کرم خوردہ۔ خسہ

آغاز: " ہے جو منظور کہ بے تاب رہے دل میرا
منہ چھپانے ہوئے آیا ہے وہ قاتل میرا
بوسے اس رخ کے لیے جاؤں یہی کہتا ہے
کچھ عجب چیز ہے ارمان بھرا دل میرا "

اختتام: " " ہمیں دیکھا کیے ہم انہیں دیکھا کیے
دل چاہتا ہے دل کا میں ماتم کیا کروں "

مندرجات: یہ بیاض غزلیات، متفرق اشعار اور فردیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968 - 22/14

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: توشۂ آخرت

تقطیع: ۲/۳ x ۱۳ ، ۱۶ س م

اوراق: ۱۶۲

سطور: ۱۲

خط: نستعلیق بختہ

سنہ کتابت: ۱۳۲۳ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: بادامی، دبیز

روشنائی: سیاہ، ہنگنی

کیفیت: مجلد لیکن اوراق جلد سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ کرم خوردہ۔ ناقص الآخر۔ ورق ۱۵۱ کے بعد کے اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: "جلوہ گل سے بڑھی اور بہار کعبہ کھل گئی فرط مسرت سے جدار کعبہ
آج ساقی ہے ملازب کنار کعبہ اب نہ اترے گا کسی طرح خمار کعبہ"

اختتام: "کرتا ہے حسن خطابت سے زمانہ تسخیر لب پہ ہیں فلسفہ آموز حکیمانہ سخن"

مندرجات: یہ نسخہ حمدیہ و نعتیہ کلام پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۶۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 22/15

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: جذبات عزیز

تقطیع: ۲/۱ x۲۶ ۲/۱ ۱۸، س م

اوراق: ۴۶

سطور: ۱۴

خط: نستعلیق بختہ

سنہ کتابت: نامعلوم

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید، دبیز، چکنا

روشنائی: سیاہ، بینگنی

کیفیت: مجلد لیکن اوراق جلد سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ کرم خوردہ۔ بوسیدہ۔

آغاز: "آئی جہاں میں شام محبت ہنسیں سنبھل کر اہل محبت
چین سے (کذا) سونے والے شام سے مٹی رونے والے"

اختتام: "تاکجا تو رہے گا اب بیکار کہ علاج اپنا کر تو اے بیمار"

مندرجات: یہ بیاض دیگر کلام کے علاوہ مخمسات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 22/16

مصنف: عزیز لکھنوی

عنوان: بیاض عزیز

تقطیع: ۲/۱ x۲۸ ۲/۱ ۱۸، س م

اوراق: ۳۲

سطور: متفرق السطور

خط: نستعلیق بختہ

سنہ کتابت: ۱۹۱۲ء

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: زرد، دبیز

روشنائی: نیلی، ہنگنی، سبز

کیفیت: تمام اوراق منتشر۔ خستہ

آغاز: "لیتا گیا ہوں ساتھ اسے قید خانے میں تصویر جو کھنچی تھی مرے آشیانے میں"

اختتام: "ہرگام پہ شہیار ذرا دیکھ کے چل ٹھوکر کہیں لگے ہی نہ مزور سنبھل
ٹھہری ہے خدا کے گھر بھی جانا ہے لازم ہے کہ اس وقت میں چل سر کے بل"

مندرجات: یہ بیاض رباعیات، دیگر منظومات اور غزلیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 198

مصنف: شیخ ندا علی عیش

عنوان: کلیات عیش

تقطیع: ۳۰x ۱۸، س م

اوراق: ۲۵۶

سطور: ۱۷تا۲۲

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، چکنا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ناقص الآخر۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔

آغاز: "نور جب سے ہوگیا پرتو فگن اللہ کا
چشم موسی ہے ہر اک ذرہ تجلی گاہ کا
کیا بیاں بندے سے ہو شان کریمی کی صفت
تو ہی جس کے در کے سائل کو ہے رتبہ شاہ کا
ہے ہر اک فرد و بشر محتاج تیرا اے کریم
سر فرو پایا، ترے در پر گدا و شاہ کا"

Marfat.com

اختتام: "ہے قابل حمد ایزد پاک خلاق زمین و ہفت افلاک
اک کن سے تماشے کیا دکھائے دو حرفوں سے دو جہاں بنائے"

مندرجات: یہ کلیات عیش کا نامکمل نسخہ ہے جو بیشتر اصناف سخن پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ کے متن سے قبل آٹھ اضافی اوراق ہیں جن میں سے چھ اوراق پر کلام عیش کی خصوصیات اور ان کے مختصر سوانح درج ہیں بقیہ دو اوراق پر عیش کی تاریخ وفات کے قطعات درج ہیں جو سب عربی و فارسی میں ہیں۔ ان قطعات سے عیش کا سال وفات ۱۲۱۶ھ مستخرج ہوتا ہے۔ نسخہ کے حاشیوں پر بعد میں کلام عیش کا اضافہ کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۷۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1960_ 61
مصنف: مرزا اسد اللہ خاں غالب
عنوان: دیوان غالب
تقطیع: ۱۱ ۱/۲ x ۴/۱ ۱۳، س م
اوراق: ۵۹
سطور: مختلف السطور
خط: شکستہ، نستعلیق آمیز
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: زردی مائل دبیز
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
مہریں: مخطوطہ کی لوح پر سیاہ مستطیل مہر ثبت ہے جس میں "محمد --- دین ۱۲۵۴ھ" واضح ہیں۔ لیکن درمیان کا ایک لفظ سمجھ میں نہیں آسکا۔
کیفیت: اوراق منتشر۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ دوہری سرخ جدولیں۔ چاروں طرف نیلا حاشیہ۔
آغاز: "مشام شمیم آشایاں را صلاو نہاد انجمن نشینان را مژدہ کہ تحفی از سامان مجمرہ گردانی کمادہ"۔
اختتام: "ہیں شہ میں صفات ذوالجلالی باہم آثار جلالی و جمالی باہم
ہوں شاد نہ کیوں اسفل و عالی باہم ہیں آپ کے شب قدر و ادالی باہم"
مندرجات: غالب کے مع اول دیوان کا نسخہ ہے۔ متن آغاز سے ورق ۵۶ الف تک ہے۔ دو صفحات سادہ ہیں اس کے بعد ورق ۵۷ ب پر محمد ضیاء الدین نیر درخشاں کی ایک تقریظ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۷۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 25

Marfat.com

مصنف: غالب
عنوان: گل رعنا
تقطیع: ۲/۳ ×۱۷ ۱۱، س م
اوراق: ۴
سطور: ۱۰
خط: شکستہ، عمدہ
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: امراؤ سنگھ
کاغذ: منیالا، دبیز، ہلکا سبز، گلابی، ہلکا جامنی، ہلکا بادامی، ہلکا نیلا
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ خستہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ تقریباً تمام اوراق کی حواشہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔
آغاز: "خداوند نومیدی از رحمت در گناہم دلیر میکند، رگ گردن جنونم را بہ زور بازوی نوازش بگسل، و دل در دیباہ محرومی از تو سرد میگردد"۔
اختتام: "احکم الحکام و صدر العلام سرو سر گروہ اہل کرم، عمدہ امر المہام والا ہم را عمر دوام اساس دامر عالم مطاع و حکم عدو مال و دل آسودہ و طالع مسعود عطا دارد، ختم شد والسلام والاکرام"۔
ترقیمہ: "تمام شد بخط بے ربط بندہ حقیر کمترین ہر زمان عرف امراؤ سنگھ عفی اللہ عنہ"۔
مندرجات: متداول گل رعنا کا ایک نسخہ ہے جس میں کوئی خصوصیت نہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 477
مصنف: صدرالدین فانز
عنوان: کلیات فانز
تقطیع: ۴/۱ ×۳۶ ۱۶، س م
اوراق: ۳۰۳
سطور: ۱۷
خط: نستعلیق عمدہ
سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: احمد علی
کاغذ: منیالا باریک

Marfat.com

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

مہریں: مخطوطہ کے آغاز پر ایک سیاہ مربع مہر ثبت ہے جس میں محمد برہان الدین حسن خان ۱۲۴۶ھ" مرقوم ہے۔

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ تقریباً تمام اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ کلیات فائز کے اس نسخہ میں پہلے فارسی دیوان ہے اردو دیوان ورق ۲۶۲ ب سے ۲۸۲، الف تک ہے بعد کے دس اوراق پر ان کا عربی کلام ہے۔

آغاز: "جان ایام دلبری ہے یاد — سیر گلزار و مے خوری ہے یاد
دیکھنا تیرا سورج کوں نقراں بھر — جس کوں تجھ جامہ زری ہے یاد
خوب پھولی تھی باغ میں نرگس — گل صد برگ و جعفری ہے یاد"

اختتام: شکر کہ ایں نسخہ بپایاں رسید — با دو جہاں ساز نباساں رسید
سال تمام آنکہ بپرسد بگو — در سنہ الف و صد و چہل ودو"

مندرجات: فائز کا اردو دیوان غزلیات، مثنویات اور رقعات وغیرہ پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۷۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1962- 203
مصنف: میر فخر الدین
عنوان: بیاض فخر دین
تقطیع: ۱۱x ۴½، ۵ س م
اوراق: ۱۳
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق عمدہ
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق کو الگ الگ بڑے پیپر میں رکھ کر جلد باندھی گئی ہے۔ آغاز و اختتام کے تین تین اوراق سادہ۔
آغاز: "نقش فریب الحمد للہ لوح دل سے دھو چکے
جاں احد اصل مدد سی ایک اور دو ہو چکے
جب تلک ہم تجھے تو تھا دنیا و عقبیٰ کا خیال
شکر ایزد فریب اندیشے سے خارج ہو چکے"

Marfat.com

اختتام: "جواب تصنیف ... ... جاں مرحوم
شیداز حدیث نبوی کشتہ شوئم
در شہر نبی ... ...
...."

مندرجات: میر فخرالدین کا تخلص فخر دین تھا یہ بیاض ان کی غزلیات اور حمد و نعت وغیرہ پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۷۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1393

مصنف: شاہ قدرت اللہ قدرت

عنوان: دیوان قدرت

تقطیع: ۲۲ × ۱۳، س م

اوراق: ۳۸

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط و نستعلیق شکستہ آمیز

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: ورق ۱۶ تک نامعلوم کاتب نے لکھا ہے، بعد کے اوراق کی کتابت بخط مصنف ہے۔

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ خستہ۔ بیشتر اوراق کی دبیز کاغذ سے حوضربندی کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں متن کاغذ کے نیچے چھپ گیا ہے۔ اور متن کو نقصان پہنچا ہے۔ جلد بندی کے دوران اوراق کی ترتیب غلط کر دی گئی ہے۔

آغاز: "کھلے کب حسن پر اوس یار کے دیدہ دو عالم کا
ہے جس کے باغ میں خورشید ہر یک قطرہ شبنم کا
رکھے کب تاب اوس دیدار کی دیدہ دو عالم کا
چمن میں جس کے ہے خرشید بھی یک قطرہ شبنم کا
جو ہوتا کوئی دل خالی یہاں بند تعلق سے
نہ ہوتا سلسلے میں موج کے پا بحر تلزم کا"

اختتام: "راہ دوزخ میں مجھے ہے، نہ ہے جنت میں گزر
مجسا بندوں میں ترے کوئی گنہ گار بھی ہے
آنکھوں میں جلے دل کی کب خواب ٹہرتا ہے
آتش کے کہیں منہ پہ سیماب ٹہرتا ہے

Marfat.com

... کچھ روز و شب خونخوار پہلو میں
سوا اس دل کے ہاتھوں ایک ... پہلو میں"

مندرجات: یہ نسخہ غزلیات، رباعیات اور فردیات پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس میں مصنف نے جابجا اپنے قلم سے اصلاحیں اور اضافے کیے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۷۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 396
مصنف: نواب مظفر الدین خاں مزاج
عنوان: دیوان مزاج
تقطیع: ۲۹ x ۱۸، س م
اوراق: ۱۱۹
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: ولائتی، دبیز، نیلا
روشنائی: سیاہ
کیفیت: اچھی حالت۔ اصل نسخہ سے قبل پانچ اضافی اوراق لگانے گئے ہیں جن پر عبد لعلی آسی کے قطعات تاریخ مرقوم ہیں۔
آغاز: "مشتاق ہے گوش اب بھی الف کی صدا کا ہے منہ میں مزا آج تک اقرار بلا کا
چمکا ہے ترا نور ہی کچھ ماہ کے منہ پر جھمکا ہے رخ مہر پہ تیری ہی ضیا کا"
اختتام: "دیکھے نرگس تو میں نرگس کی نکالوں آنکھیں بولے سوسن تو زباں کاٹ لوں میں سوسن کی
یک سوار فرس باز ہے نظروں میں مزاج مردم چشم جو چلی ہے سم توسن کی"
مندرجات: یہ دیوان صرف غزلیات پر مشتمل ہے جن کی تعداد ۲۱۸ ہے۔ یہ نسخہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس پر مصنف نے اپنے قلم سے جابجا اصلاحیں اور اضافے کیے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۷۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1971 - 194
مصنف: مرمت خان مرمت

Marfat.com

عنوان: دیوان مرمت

تقطیع: ۱۲½ x ۲½ ، ۱۷ س م

اوراق: ۹۹

سطور: ۱۰

خط: نستعلیق عمدہ پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: مقطعے اور تخلص سرخ، بقیہ متن سیاہ

کیفیت: کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ دریدہ۔ ناقص آلاخر۔ بیشتر اوراق جلد سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔

آغاز: "بگوئم حمد تو پروردگارا — کہ دادی عقل و دین و ہوش مارا
خدایا تو ہی ہے بخشندہ جرم — ترا ہی نور ہر سو آشکارا
تری رحمت سے ہے امید ہم کو — زمن واپس نگیری خود عطارا"

اختتام: "دیا یہ کس کو بوسہ آج تو نے لگ کے سینے سے — کہ بوئے غیر آتی ہے ترے منہ کے پسینے سے"

مندرجات: یہ دیوان تمام اصناف سخن پر مشتمل ہے اس دیوان کی خصوصیت یہ ہے کہ مرمت نے موسیقی کے سروں کو عنوان بنا کر ان کے مطابق غزلیں لکھی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۷۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973 - 228

مصنف: نواب الٰہی بخش خاں معروف

عنوان: دیوان معروف

تقطیع: ۸½ x ۳ ، ۳ س م

اوراق: ۱۸

سطور: ۳

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: گہرا مٹیالا، دبیز

Marfat.com

روشائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ معمولی کرم خوردہ۔ آب رسیدگی کی وجہ سے روشائی پھیل گئی ہے۔ ترک کا التزام لیکن جلد ساز کی بے احتیاطی کی وجہ سے بیشتر ترک کٹ گئے ہیں۔

آغاز: "دن کو ظاہر میں گر آنا ہو نہیں سکتا تو کہ
خواب میں بھی رات کو کیا آپ آسکتے نہیں
اور بھی معروف پڑھ ، ہے اک غزل بر حسب حال
گرچہ تم ہم سے سخن کی داد پاسکتے نہیں"

اختتام: "سبز یہ جوڑا نہیں ہے بر میں تیرے سبزہ رنگ
زہر کی جو گانٹھ ہے ، تجھ میں بھرا زہر ہے
دوستو پھیکا پڑا اس کے سبب رنگ خوں
چشم میں عاشق کے یوں برگ حنا زہر ہے
مانگو مرے واسطے اب نہ شفا کی دعا
زیست سے ہوں میں خفا ، مجھ کو شفا زہر ہے"

مندرجات: دیوان معروف کے مشترق اوراق جو صرف غزلیات پر مشتمل ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۷۸

محظوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/12

مصنف: مقصد

عنوان: دیوان مقصد

تقطیع: ۱/۲ x۱۲ ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۱۱

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، رواں

منہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ ورق اول دریدہ۔ قدرے بوسیدہ۔

آغاز: "نہ تھے پیدا جو ہم اس جا تو ہم نے کیا کیا پیدا
ہوئے پیدا جو ہم اس جا کیا ہم نے خدا پیدا"

Marfat.com

اختتام: "مود کی ڈلی سجھ کر بولے خوش ... آپ کی
رکھ نہ دے اے دل تجھے مجھ پر یہ آتش گیر زلف"

مندرجات: دیوان مقصد کے متفرق اوراق جو صرف غزلیات پر مشتمل ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۷۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 255

مصنف: منور

عنوان: کلیات منور

تقطیع: ۳۶ x ۲/۱۱، س م

اوراق: ۲۷۰

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور تخلص سرخ تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ ابتدائی دو اوراق کی حوضہ بندی کی گئی ہے حاشیوں پر بھی کلام لکھا گیا ہے۔

آغاز: "کجا آید زمن حمدت الہا ، خالقا ، شاہا
خدایا پادشاہا سا ترا بعیا شہنشاہا
قدیرا قادرا حاجت روایا مالک الملکا
علیما عالما علام غیبا غیب آگاہا
کریما اکرما آمرز گارا غافرالدنیا
رحیما راحما پروردگارا نیک ہمراہا"

اختتام: "صدف دو کون و وجود تو در در انصدفست
ہر آنچہ حکم کنی جملہ تیرا بر ہدف است

Marfat.com

زبد ختم دیوان مناقب
بگفتا باتمم تاریخ ویرا
کہ بعلیت شتو تاریخ ویرا
" دو جزاک اللہ فی الدارین خیرا "

مندرجات: منور کے کلیات کا مکمل نسخہ ہے جو اردو اور فارسی کلام پر مشتمل ہے۔ اردو غزلیں اور دیگر کلام نسخہ کے درمیان کہیں کہیں لکھا گیا ہے۔ بیشتر اردو کلام بغلی حاشیوں پر درج ہے۔ نسخہ کے مطالعہ سے مستخرج ہوتا ہے کہ شاعر مسلکاً شعیہ ہے اور اس کا تعلق جنوبی ہند سے ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۸۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1971 - 168
مصنف: میر تقی میر
عنوان: دیوان میر
تقطیع: ۱/۲ x۲۸ ۲/۱ ، ۱۸ س م
اوراق: ۲۵۳
سطور: ۱۷
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: ۱۲۸۰ھ
کاتب: درگا پرشاد
کاغذ: ہلکا بادامی، باریک، چکنا
روشنائی: متن سیاہ، تخلص سرخ
کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام
آغاز: " تھا مستعار حسن سے اس کے جو نور تھا
خورشید میں بھی اس ہی کا ذرہ ظہور تھا
ہنگامہ گرم کن جو دل نامبور تھا
پیدا ہر ایک نالے میں شور نشور تھا "
اختتام: " زیردست اس کے رہیں گردن کشاں
تا قیامت وہ رہے مالک رقاب
دوست اس کے جوش زن جیسے محیط
خاک برسر مدعی ، جیسے سراب "

Marfat.com

ترقیمہ: "تمت تمام شد دیوان دوم تصنیف میر تقی میر صاحب شاعر، بدست خاص درگاپرشاد ولد رام پرشاد کھتری، در عہد نواب نواب یوسف علی خاں بہادر، بحسب فرمائش نواب نیاز حسین خاں صاحب بہادر نہم شہر ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ بروز چہار شنبہ صورت اتمام پذیرفت"۔

مندرجات: یہ نسخہ میر کے دو دواوین (دیوان اول و دوم) پر مشتمل ہے۔ دیوان اول: آغاز نسخہ سے ورق ۳۷، الف تک ہے۔ دیوان دوم: ورق ۳۸، ب سے اختتام تک ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۸۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 154

مصنف: شیخ امام بخش ناسخ

عنوان: کلیات ناسخ

تقطیع: ۱/۲ ۱۷×۱۲ ۱/۲ س م

اوراق: ۴۲۸

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: باریک، چکنا، سفید

روشنائی: متن سیاہ، تخلص و عنوانات سرخ

مہریں: ورق ۱ الف پر "کتاب خانہ ملی دکتر محمد باقر" کی مہر ہے۔

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر، عمدہ حالت۔ ترک کا التزام۔ نسخہ چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے دوسرے اور چوتھے حصے کے آغاز کے دو دو صفحات پر نہایت خوبصورت الواح ہیں جو نیلے، پیلے، سنہری، سرخ اور سبز نقش و نگار سے مزین ہیں۔ اجداف دو صفحات پر زرافشانی کی گئی ہے۔ ہر صفحے پر سرخ، نیلے اور سبز رنگوں کی حد ولیں ہیں۔ باریکا سیاہ ہے۔ یہ نسخہ نہایت اہتمام سے لکھا گیا ہے۔

آغاز: "بلبل ہوں بوستان جناب امیر کا — روح القدس ہے نام مرے ہم صفیر کا
بیعت خدا سے مجھ کو ہے بے واسطہ نصیب — دست خدا ہے نام مرے دستگیر کا

اختتام: "رفت آہ قل سبحاں سوے ریاض رضواں — گوید تمام عالم صد حیف قل سبحاں
بہر سنین فوت آں بادشاہ عادل — تاریخ رقم نمودم صد حیف قل سبحاں

مندرجات: دیوان اول: ورق ۱، ب تا ۳۴، الف — یہ دیوان غزلیات، رباعیات، مخمس، مثنوی اور قطعات تاریخ پر مشتمل ہے۔
دیوان دوم: ورق ۳۵، ب تا ۳۷۳، الف — یہ دیوان غزلیات، رباعیات اور قطعات تاریخ پر مشتمل

Marfat.com

دیوان سوم: ورق ۳۷۵، ب تا ۴۰۸، الف — یہ دیوان غزلیات، رباعی اور فردیات پر مشتمل ہے

دیوان فارسی: ورق ۴۰۹، ب تا ۴۳۶، الف — یہ دیوان قصاید، قطعات تاریخ اور قطعات تہنیت پر مشتمل ہے۔

کلیات تاباں کے اس اہم نسخہ کے غیر مطبوعہ کلام کو راقم الحروف نے مرتب کر کے "تاباں کا غیر مطبوعہ کلام" کے عنوان سے مجلہ تحقیق، جامعہ سندھ، کے شمارہ سوم میں طبع کرا دیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1400

مصنف: تاباں

عنوان: دیوان تاباں

تقطیع: ۱/۲ x۱۱ ۱/۲، ۱۳ س م

اوراق: ۱۷۴

سطور: ۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۶۲ھ

کاتب: غلام حیدر

کاغذ: زردی مائل دبیز

روشنائی: سیاہ

مہریں: پہلے ورق پر ایک مستطیل سیاہ مہر جس میں "عزیز الدولہ ۵۰-ھ" درج ہے۔

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ مجلد۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ناقص الاول۔

آغاز: "مرتبہ کم حرص رفعت سے ہمارا ہوگیا — آفتاب ایسا ہوا اونچا کہ تارا ہوگیا
ان دنوں موزوں جو کچھ رونا ہمارا ہوگیا — خط جدول صاف دریا کا کنارا ہوگیا"

اختتام: "پھرتے پھرتے جب اتر آیا ہے تلووں میں لہو — خار صحرا میں زیادہ نشتر فساد سے
بات سننے کی نہیں بہر خدا خاموش ہو — ٹکڑے ہوتے ہیں جگر تاباں تری فریاد سے"

ترقیمہ: "تمت تمام شد۔ ایں کتاب دیوان تاباں جلد دوم نواب عزیز الدولہ بہادر بحفظ فقیر غلام حیدر جارنج پانزدہم شہر ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری در بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد بوقت نیک ساعت روز یکشنبہ برآمدہ باہتمام رسید"۔

مندرجات: یہ تاباں کے دیوان دوم کا نامکمل نسخہ ہے جو صرف غزلیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1964_ 10/3

Marfat.com

مصنف: ناسخ

عنوان: دیوان ناسخ

تقطیع: ۲/۳ x۱۱ ۲،۰ س م

اوراق: ۳۰

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ بیشتر اوراق کی حوضربندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ اس مخطوطہ میں دیوان ناسخ ورق ۸۰، ب سے آخر تک ہے۔

آغاز: "بلبل ہوں بوستان جناب امیر کا — روح القدس ہے نام مرے ہمصفیر کا
بیعت خدا سے مجھ کو ہے بے واسطہ نصیب — دست خدا ہے نام مرے دستگیر کا

اختتام: "دست جنوں کو لکر گریباں ہے دم بدم — یہ ناتواں ہوں اٹھ نہ سکے گا مرا قدم
الجھانے حبیب کا جو کوئی تار پاؤں میں
رخسار یار کم نہ تھے برگ سمن سے یہ — رنگت میں لب زیادہ ہیں لعل یمن سے یہ"

مندرجات: دیوان ناسخ کا یہ نسخہ غزلیات، رباعیات، مخمس اور قطعات تاریخ پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۸۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1399

مصنف: ناسخ

عنوان: دیوان ناسخ

تقطیع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۴ ۱۳،۰ س م

اوراق: ۶۷

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۶۱ھ

Marfat.com

کاتب: محمد بہاء الدین

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ درمیان کے متعدد اوراق سادہ ہیں۔ ناقص الآخر۔

آغاز: "میرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا — طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا
کسی خورشید رو کو جذب دل نے کج کھینچا ہے — کہ نور صبح صادق ہے غبار اپنے بیاباں کا"

اختتام: "میں بھی دیوانہ ہوں کچھ پروا نہیں — اے صنم تیرا اگر ہے سنگ دل
صدمہ اٹھے گا مجھ سے نہ خونانے زاغ کا — ہوں بے دماغ نغمہ سرایان باغ کا"

ترقیمہ: "ایں دیوان میاں ناسخ جا تاریخ دوازدہم شہر شوال المکرم ۱۲۶۱ ہجری بروز چہار شنبہ بوقت ظہر باتمام رسید، رقمہ کمترین محمد بہاء الدین۔ تمت تمام شد کار من تمام شد"۔

مندرجات: یہ نسخہ ناسخ کے متفرق کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۸۵

محظوطہ نمبر: N.M. 1967- 407

مصنف: مولوی نظام الدین ناطق بدایونی

عنوان: دیوان ناطق

تقطیع: ۲/۳ x۲۷ ۲/۳ ۴، س م

اوراق: ۸۶

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: اظہر عباس ہاشمی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کنارے دریدہ۔ چوہوں نے معمولی طور پر کتر لیا ہے۔ ہر ورق بڑے پیمانہ میں الگ الگ رکھ کر محفوظ کیا گیا ہے۔ درمیان کے متعدد اوراق سادہ۔ متن مکمل و محفوظ۔

آغاز: "لکھوں مضمون جو بسم اللہ لکھ کر رونے جاناں کا
تو ہر ہر صفحہ ہو قرآں مرے اوراق دیواں کا
نہیں ممنون احساں حوروش جب تیرے درماں کا

Marfat.com

اختتام: "مدح ممدوح کی کر ختم دعا پہ ناطق
بھلا کیوں ملتجی ہوگا درجنت پہ رضواں کا"
مختصر خوب ہے اس نظم کو اب طول نہ کر"

مندرجات: ناطق کا یہ دیوان تمام اصناف سخن پر مشتمل ہے۔ بعض مثنویوں کے نیچے ۱۲۴۸ھ اور بعض کے نیچے ۱۲۵۴ھ کی تاریخیں درج ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1398
مصنف: شاہ نصیر دہلوی
عنوان: دیوان شاہ نصیر
تقطیع: ۱۲½ x ۲½، ۱۳ س م
اوراق: ۴۲
سطور: ۱۱
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ ناقص الطرفین۔ تقریباً تمام اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے
اس مخطوطہ میں دیوان نصیر کا یہ نسخہ ورق ۱، الف سے ۴۲، ب تک ہے۔
آغاز: "کس طرح اڑ جائیے۔ کوچے میں اس کے پر لگا
شکل نرگس یا مجھے آئینہ ساں حسرت جگا
طالب دیدار ہوں ـــ ـــ ـــ جگا
ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ"
اختتام: "نخل ترہ کی جھاڑو میں لوٹے تھا طفل اشک
یا دیکھا ہوں خاک میں اس نور دیدہ کو
واشد نہیں ہے غنچہ تصویر کی طرح
کیا جانے کیا ہوا دل آنت رسیدہ کو"
مندرجات: یہ نسخہ صرف غزلیات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۸۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/10

مصنف: محمد ولی اللہ گجراتی

عنوان: دیوان ولی

تقطیع: ۱۱ ۱/۲ x ۱۵، س م

اوراق: ۳۶

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، نسخ آمیز

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ کنارے چوہوں نے کتر لیے ہیں۔ دوہری سرخ حد ولیں۔

آغاز: "زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار
مجھ کوں واللیل والضحیٰ کی قسم"

اختتام: "اے ولی رکھ دل میں تہمد او صنم آہنگ شوق
نغمہ عشاق کا آہد اگر تانوں مجھے"

مندرجات: دیوان ولی کا یہ نسخہ صرف غزلیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۸۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/16

مصنف: محمد ولی اللہ گجراتی

عنوان: دیوان ولی

تقطیع: ۱۲ ۱/۲ x ۱۳ ۱/۲، س م

اوراق: ۷۸

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، شکستہ مائل

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین والاوسط۔ ترک کاالتزام۔ کرم خوردہ

آغاز: "بلبل و پروانہ کرتا دل کے تئیں کام ہے تجھ چہرہ گلنار کا
صبح تیرا درس پایا تھا صنم شوق دل محتاج ہے تکرار کا"

اختتام: "تیرے لب یاقوت اپر خط خفی دیکھ اے نوخط ریحاں
خطاط جہاں نسخہ کیے خط جلی کوں کیوں ہے تو غباری"

مندرجات: یہ نسخہ غزلیات، رباعیات، ترجیع بند، مخمس اور مستزاد پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۲۸۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/1

مصنف: ولی گجراتی

عنوان: دیوان ولی

تقطیع: ۱۵، س م x ۱۱ ۱/۲

اوراق: ۴۱

سطور: ۱۳

خط: شکستہ

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور مقطعے سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الطرفین والاوسط۔ آب رسیدہ۔ ہر صفحہ پر سرخ حد ولیں اور ہر غزل کے گرد سرخ آرائشی خطوط بنائے گئے ہیں۔

آغاز: "زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار مجکوں والیل والضحیٰ کی قسم
سرو قد کوں کشیدہ قامت یار راست بولیا ہوں تجھ ادا کی قسم"

اختتام: "اے ولی رکھ دل میں آمد او صنم آہنگ شوق
نغمہ عشاق کا آمد اگر قانوں مجھے"

مندرجات: یہ نسخہ صرف غزلیات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۳۶۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961 - 1401

مصنف: مرزا محمد تقی خاں ہوس

عنوان: دیوان ہوس

تقطیع: ۲۶x ۱۵ ، س م

اوراق: ۱۷۳

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۲۸ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ ناقص الاوسط۔ مجلد۔ متعدد اوراق پر بڑ پیپر کی چپیاں لگائی گئی ہیں۔ تقریباً تمام اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "نقوش کلک قسمت ہیں.....

پڑھا جاتا نہیں ہرگز کسی سے خط پیشانی

میں کیا کھولوں.....

.....یکتا ہو جس جا....."

اختتام: " غیروں میں باتیں چہل کی سب چھوڑ دیجیے
ورنہ ہوس رہے گا نہ بن اپنا خوں کیے
کہتا ہوں دوستی سے ادھر تک تو دیکھیے
... ... جس سے ہنسے ہو تو ہنس لیے
پر اس طرح ہر اک سے .... نہ چاہیے "

ترقیمہ: "در شہر صفر ۱۲۲۸ھ دسمبر سنہ ۹ مقام لکھنو"۔

مندرجات: یہ مخطوطہ قصاید، غزلیات، ایک منظوم خط، رباعیات اور مخمس پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۶۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1963 - 219

Marfat.com

مصنف: میرزا یاس یگانہ چنگیزی

عنوان: ترانہ

تقطیع: ۲۰x ۱۶، س م

اوراق: ۱۲

سطور: ۵

خط: نستعلیق، رواں

سنہ کتابت: ۱۹۳۶ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: اسکول کی کاپیوں کا کاغذ

روشنائی: نیلی

مہریں: صفحہ ۱ پر "میرزا یگانہ" کے اردو دستخطوں کی مہر ثبت ہے۔

کیفیت: یہ مسودہ ایک کاپی پر تحریر ہے۔ یہ مسودہ انہوں نے دوارکا داس شعلہ کو بھیجا تھا۔ متعدد مقامات پر مصنف نے اضافے و ترامیم کی ہیں۔

آغاز: "بسمہ

ترانہ نیم شبی
(اٹھو سکھی پھر سو لینا)

ساجن کو سکھی منالو پھر سو لینا
سونی قسمت جگالو پھر سو لینا
(اٹھو سکھی پھر سو لینا) "

اختتام: "(نئی سوجھتی ہے)

استادوں کے ساتھ دل لگی سوجھتی ہے
نشے میں خودی کے دور کی سوجھتی ہے
غالب کے چچا بنے ہو ماشاءاللہ
جو سوجھتی ہے یار نئی سوجھتی ہے"

مندرجات: یہ مجموعہ صرف رباعیات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۹۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 166

مصنف: شائق

عنوان: دیوان نعت

Marfat.com

تقطیع: ۱/۲ x۳۲ ۱/۴ ۲۰، س م

اوراق: ۶۶

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: بادامی، چکنا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات و تخلص سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ اول و آخر کے چند اوراق کی چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔ ناقص الآخر۔ ابتدائی دو اوراق کے گرد سرخ حاشیہ۔ متعدد مقامات پر مصنف نے ترامیم کی ہیں اور بغلی حاشیوں پر پنسلی روشنائی سے اضافے کیے ہیں۔

آغاز: "ہمارا سینہ ہے مسکن خدا کا — دل پر داغ ہے گلشن خدا کا
یہ سچ ہے من لہ المولی لہ الکل — تماشا دیکھ تو بھی بن خدا کا"

اختتام: "نور احمد تو ہے باعث خلقت اے دل — جلوہ گر صورت کونین میں ہے کس کا رخ
مرے اللہ دعا تجھ سے یہ ہے شائق کی — وقت مرنے کے ہو طیبہ کی طرف میرا رخ"

مندرجات: یہ شائق حیدرآبادی کی نعتوں کا مجموعہ ہے۔ اس مخطوطہ میں صرف ردیف "خ" تک کی نعتیں ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۳۹۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 257/6

مصنف: مولانا فتح اللہ

عنوان: حارق الاسرار

تقطیع: ۱/۲ x۲۷ ۸، س م

اوراق: ۳

سطور: ۲

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۳۶۸ھ

کاتب: محمد علی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔

آغاز: "یاالٰہی اب غنی کردے مجھے یار ثابت بخت یاور دے مجھے"

اختتام: "جس کو وہ چاہے تو ہو ثابت قدم عزت و دولت کا وہ مختار ہے"

ترقیمہ: "تمام شد ایں کتاب حارق الاسرار من تصنیف مولانا محمد فتح اللہ صاحب جانبح نبست وپنجم ذوالحجہ ۱۲۶۸ ہجری المقدس کتبہ محمد علی"۔

مندرجات: یہ مختلف منظومات کا مجموعہ ہے اس میں آغاز سے ورق ۱۱، ب تک متفرق اشعار ہیں۔ ورق ۱۲، الف سے ۲۵، الف تک مناجات۔ ورق ۲۵، ب سے مثنوی "حارق الاسرار" ۵۵، الف تک ہے بعد میں متفرق اشعار ہیں۔

بیاضیں وانتخابات

سلسلہ نمبر: ۲۹۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 261

مصنف: شیخ حجو (مرتب)

عنوان: بیاض

تقطیع: ۱/۲ x ۱۱ ۱، س م

اوراق: ۱۳۸

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ، شکستہ آمیز

سنہ کتابت: ۱۱۹۵ھ

کاتب: شیخ حجو

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ دوہری سرخ حدولیں۔ نیلا باریکا۔

آغاز: "دل میرود زدستم صاحبدلاں خدارا دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا"

اختتام: "برای — جاناں من تا باد پیماید فلک ازو بروں — خادربط"

ترقیمہ: ورق ۳۳، الف پر ایک مناجات کے نیچے تحریر ہے۔

"کتبہ فقیر الحقیر شیخ حجو ولد محمد بخش بن خالق بخش مرحوم چہارم شہر صفر المظفر ۱۱۹۵ ہجری مقدسہ تحریر یافت"

مندرجات: یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے کلام پر مشتمل ہے:

Marfat.com

سودا، ولی، تاجی، ندوی، قادری، وصفی، راغماں، ملی، بیکس، ملی بخش، جعفر زٹلی، ارزاں۔ بیاض کا بیشتر حصہ صرف ولی کے کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۹۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 29
مصنف: صفیر بلگرامی
عنوان: بیاض صفیر
تقطیع: ۲۸ x ۱۰،۵/۲ س م
اوراق: ۳۴۶
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق پختہ
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ، بینگنی، سرخ
کیفیت: مجلد۔ متعدد اوراق دریدہ۔ بوسیدہ۔ چند اوراق کی چٹ بندی کی گئی۔ ناقص الطرفین۔ درمیان اور آخر میں متعدد اوراق سادہ۔
آغاز: "ہزار بار قسم خوردہ ام کہ بام ترا
بلب نیا ورم اما قسم بنام تو بود"
اختتام: "ذکر دو آبہ یعنی بیان دو کب و ممالک آں"
مندرجات: صفیر کی یہ بیاض مندرجہ ذیل تحریروں پر مشتمل ہے:
۳۳ خطوط جو صفیر نے مختلف لوگوں کو لکھے اور ان کے جوابات۔ صفیر کی ۴۰ غزلیں اور ایک مثنوی۔ متعدد طبی نسخے۔ خاندانی معاملات سے متعلق مختلف یادداشتیں۔ متعدد بار بچوں کے پیدائش و وفات وغیرہ۔

سلسلہ نمبر: ۳۹۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 19
مصنف: صفیر بلگرامی
عنوان: گلدستہ مشاعرہ

Marfat.com

تقطیع: ۲۰½ x ۱۳، س م

اوراق: ۸۲

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مرتب

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ متعدد اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "ہمارے حال پہ چشم ان کی تر نہیں ہوتی حیا بھی آنسوؤں کی طرح بر نہیں ہوتی
شب فراق صنم مختصر نہیں ہوتی یہ شمع کہ چراغ سحر نہیں ہوتی

اختتام: "وہ دیکھ کر چلا تو مری جان بھی چلی کیا لے چلا ہے روح مسیحا لگا کے ساتھ
آمادہ شام ہی سے وہ آنے کو تھے صفیر لے آئے آدمی رات کو آخر چھپا کے ساتھ"

مندرجات: یہ گلدستہ کشمیری کوٹھی پٹنہ کے چھ طرحی مشاعروں میں پڑھے جانے والے کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۹۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980- 17

مصنف: صفیر بلگرامی

عنوان: گلدستہ مشاعرہ

تقطیع: ۱۲½ x ۲/۱۶، س م

اوراق: ۲۷

سطور: ۳

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مرتب

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ سیاہ جدولیں۔

آغاز: غزل جناب میر حامد حسین صاحب تخلص بہ نکہت:

"پھر ڈھونڈنا پڑا کوئی تجھ سا حسیں مجھے
دیکھوں فروغ غیر ، یہ غیرت نہیں مجھے
فرقت کی ہر گھڑی ہے دم واپسیں مجھے
ہوتا ہے دم اکھڑنے کا ہر دم یقیں مجھے"

اختتام: "رحم فرمائیں گے یا تازہ ستم کوئی ہیں لانے
سر کٹے یا بخش دیتے وہ ، جو مقدر اب دکھانے
حیرت ارشاد آفت لاکھوں ہیں گردن پہ آنے
وہ بلاتے ہیں غش آنے ضعف سے یا جان جانے
اٹھ کھڑا ہو شاد (کذا) بیمار ہونی ہو سو ہو"

مندرجات: مرزا تقی علی خاں تقی کے مکان واقع محلہ مغل پورہ، پٹنہ میں تین مشاعرے بالترتیب جمادی الثانی، رجب اور شعبان ۱۲۹۳ھ میں منعقد ہوئے۔ یہ گلدستہ ان مشاعروں میں پڑھے گئے مختلف شعراء کے کلام پر مشتمل ہے۔ آخری تین اوراق پر وصی احمد بلگرامی نے اس گلدستہ کے شعراء کی فہرست درج کی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۹۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1404

مصنف: سید صدالدین حسینی

عنوان: چمنستان شعرا

تقطیع: ۱۳ x ۱۴، س م

اوراق: ۱۳۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۷۳ھ

کاتب: سید صدالدین حسینی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: کرم خوردہ۔ بوسیدہ۔ دریدہ و آب رسیدہ۔ حواشی پر اضافے۔ ہر ورق پر ترک کاالتزام۔ بیشتر اوراق کی بڑپیر سے چٹ بندی و حوضہ بندی کی گئی ہے۔

Marfat.com

آغاز: "کون کرسکتا ہے اس خلاق اکبر کی ثنا
نارسا ہے شان میں جس کی پیمبر کی ثنا
... اس منہ سے ہوسکتی ہے کب نعت رسول
یا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کی ثنا"

اختتام: نہ آنم کہ بگریزم از گورخر بگوزش کنم سینہ خود سپر
بنام و نشاں جعفر دردمند چو گوزخر آوازہ من بلند

ترقیمہ: "تمت الکتاب بروز چہار شنبہ ۱۴ رجب المرجب ۱۲۷۳ ہجری بوقت دو پاس شب آمدہ بودہ اتمام یافت۔ آغاز چہارم جمادی الثانی لغایت ۱۴ رجب۔ رقیمہ سید صدر الدین حسینی، در مکان محی الدین، در دیوان خانہ کرار حسین جمعدار در طویلہ بحر دل علاقہ شاہ بندہ" (یہ ترقیمہ ورق ۲۵، الف پر درج ہے)۔

مندرجات: اس بیاض میں مندرجہ ذیل شعراء کی اردو، فارسی غزلیات ہیں،
یقین، سودا، حیدری، سوز، رمضان علی، فقیہ، صادق، معروف، ملنگ شاہ، نظیر، بہار، نسیم، سلیمان، خورشید، محکم، شیدا، سکندر، طور، تجمبو، تبسم، اشفاق، درد، اکرم، انشا، افسح، مسطور، میر، واحد علی، کنور، حاجی، منصور، مست، مکسفی، حسن، احمد، نثار، علی، قیس، خلیق، سراج، جہانگیر شاہ، سلیمی، قطب، فغاں، تاباں، نور، وصلی، فاضل، بیدار، مسافر، تمنا، شجاعت علی، ترقی، حسرت، بقا، خاشاک، خان، ضمیر، مسیح، بادشاہ، تحسین، مطلب، غیور، غلام احمد، عزیز الدین، غالب، محکم، رنگ، مولوی عبداللہ، اسد، جرات، تاباں، کمتر شاہ، علیم اللہ، ولی، وزیری، زکی، آصف، تقی، شاہ عالم، خار، حسین، عبدالطیف، عاشق، رونق، شوریدہ، محبت، مفتون، خسرو، مضطر، عبداللہ۔ جہادی، برہمی، ایمان، صمصام، میر، مرہون، تلخ، رحمت، شاداں، سلطان، احسن، یوسف، جعفر زٹلی، مجنوں، نیاز، فسانہ، ظفر، منتظر، لالہ، امید، جوان، قاسم، شورہ، عاجز، متین، آبرو، قسمت، قدرت، قلندر، رند، رفعت، موج، جوہر، ندوی، رنمی، رنگین، راسخ، نور شاہ، منصفی، صاحب، مشتاق، سلطان، مظہر، سبحان، محسن، مائل، طور، خطا، لقا، قمر، شرر، ستم، سفاک، اوصاف، عشرت، فنا، شجاعت خان، مقبول، شاہ میر، مولائی، غریب، فیض، وحشت، نصیر دہلوی، احمد، لطف، دلدار، گلشن، رمز، قدرت اللہ، ذوق، سبحان، معین الدین، دیوانہ، سلیمی، بندہ، ضیا، اثیم۔
مستزاد: سراج، موج، جرات، کمال، انشا، ہمایوں، حسین، اکبر، معز، رومی، حسام
مخمسات: سودا، معروف، آزاد
واسوخت: ندوی، میر حسن
اس بیاض کا بیشتر کلام "چمن بے نظیر" مولفہ محمد ابراہیم سے ماخوذ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۳۹۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1324
مصنف: شیر علی
عنوان: بیاض علی
تقطیع: ۱۱ ½ x ۱۶ س م

Marfat.com

اوراق: ۱۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، عمدہ شکستہ، نستعلیق بختہ

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: شیر علی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ دوہری سرخ حد ولیں، سیاہ باریکا۔ آب رسیدہ ہونے کی وجہ سے بعض اوراق کی تحریر ناخوانا ہو گئی ہے۔ یہ کسی بیاض کے چند اوراق ہیں۔

آغاز: "در تعریف مرزا حسین علی خاں از تصنیف مرزا علی خاں:

کس آمدہ — جناب حسین خلق تو حسن اسم شریف تو حسین "

اختتام: مجھے غافل اپنی نشانی وہ دم رفتن ایک جو دے گیا

وہ نشانی تادم واپسیں مری چھاتی ہی پہ دھری رہی

ترقیمہ: مشفق من ہر چند کلام بندہ لائق تحریر بیاض سامی نبود لاکن چوں غزل سراج درین زمین در ورقے بنظر آمد لہذا چند شعر کہ از غزل خود یاد داشت باوجود عدم فرمائش (کذا) نگاشت بنظر اصلاح مطالعہ فرمائید"۔

مندرجات: - اس بیاض میں غافل کی غزل اور بعد کی تحریر خود غافل کے قلم سے ہے۔

یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے کلام پر مشتمل ہے:

میر تقی میر کی مثنوی اعجاز عشق، میر کی دو غزلیں، میر کی چند رباعیاں۔ مرزا مغل غافل کی ایک غزل اور شیر علی کی چند غزلیں

سلسلہ نمبر: ۴۰۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1963- 268

مصنف: فراقی

عنوان: بیاض فراقی

تقطیع: ۱۲ x ۹ ۱/۲ س م

اوراق: ۴۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ، نسخ

سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: فراقی

Marfat.com

کاغذ: مٹیالا، دبیز، ہلکا آسمانی باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ مجلد۔ آب رسیدہ ہونے کی وجہ سے متعدد اوراق باہم جڑ گئے ہیں۔ بوسیدہ

آغاز: "صفائی میں سمن سیتی بجن تیرا بدن بہتر
اگر کہتے ہیں یوں لوگاں کہ طوطی کی سخن بہتر
کلی نرگس سیں چنبلی کی چمن میں جج نہیں بہتر
ولے اس کی لطافت سیں بجن تیرا بچن بہتر"

اختتام: "کی بجلی بہ سے ڈروں تب سج بہ سوتی
یہ پیہا جب کہے پیو پیو سیاں اس ساتھ ...
سبالا کام کیا آوے محل میںلے ایکلی رہتی
گھڑی پل ہے برس سم کوں سکھی دوکھ ..."

مندرجات: یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے کلام پر مشتمل ہے:

صالح، رحمٰن، فراقی، اشرف، شرف، مشتاق، عباد، ثنائی، عاشق، ہادی، ولی، مرزا بری، عابد، اسیری، ہاشمی، زاہد، سلیمان فتحی، یتیم اللہ، حیات، خسرو، سالک، روشن علی، میراں، رمنا، عزیز، جعفر، بخشی، رنگین، عابد رضی، اعظم، ذوقی، وصلی، غلامی، مرزا، سعدی، رقاص، فرمان علی، میر خان، اسیری۔

بیاض میں فراقی نے خود کو ولی کا ہم عصر لکھا ہے۔

۴

سلسلہ نمبر: ۴۰۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/15

مصنف: قادر

عنوان: بیاض قادر

تقطیع: ۱۱ ۱/۴ x ۳ س م

اوراق: ۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، شکستہ آمیز

سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ اوراق کے کنارے ٹوٹ کر متن کو ناخوانا بنا گئے ہیں۔ یہ بیاض کے چند اوراق ہیں۔

آغاز: "فلک کا حال اس غم سوں (کذا)
.... لگایا ہائے ہائے"

اختتام: "چتر خشنود کے دل پر رکھے ہے عشق کے تختے
رجی ہے پیار کی مہدی کھلونے ہور بیٹھے ہیں"

مندرجات: یہ بیاض قادر اور خوشنود کے کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۰۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 260

مرتب: نبی بخش مسیر

عنوان: بیاض مسیر

تقطیع: ۴/۱ ۱۸x ۷، س م

اوراق: ۹۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، پختہ

سنہ کتابت: ۱۲۱۷ھ

کاتب: نبی بخش

کاغذ: منیالا، دبیز، سبز، حنائی، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ سرلوح طلائی و مشجر۔ دوہری سرخ حد ولیں، نیلا باریکا۔

آغاز: "مجرے کو شاہ دیں کے دل جس کا چاہتا ہو
اس کا شفیع محشر سالار انبیا ہو
جب پل پہ جا وہ پہنچے تب دستگیر اس کا
اک صفت مصطفی ہو اک صفت مرتضی ہو"

اختتام: "جاتے تھے حرم شاہ کو زنداں میں عزیزو
تھی شاخ بریدہ کی طرح پشت جو خم خوردہ
بس آگے اسیر ... نہ لکھ خم کا بیاں
جس طرح سے تھے آل محمد کے جو خم خوردہ"

ترقیمہ: ورق، ب پر ایک مرثیے کے نیچے مرقوم ہے:

Marfat.com

"تمام شد بمہت خاطر برادر ریحاں، لخت جگر، محرم ہمراز، ہمدم دمساز، بھائی میر سید اسمٰعیل نوشہ شدہ، رقمہ فقیر حقیر، عاصی پر تقصیر، نبی بخش تحریر یافت، ۱۲۱ ہجری تاریخ ۱۰ ربیع الاول، روز سہ شنبہ وقت شب نوشہ شد"۔

مندرجات: اس بیاض میں مندرجہ ذیل شعراء کا صرف رثائیہ کلام ہے:

افسردہ، حزیں، نظیر علی، مسیر، فدائی لاہوری، روشن علی، سکندر، امیر، بیاض کا بیشتر حصہ مسیر کے سلاموں، مرثیوں، مجرے اور فردیات پر مشتمل ہے۔ امیر، نبی بخش مسیر کے بیٹے اور افسردہ کے شاگرد تھے۔

سلسلہ نمبر: ۴۰۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 258
مرتب: نبی بخش
عنوان: بیاض نبی بخش
تقطیع: ۲½ x ۱۱½، ۲½ ۹ س م
اوراق: ۱۵۶
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق عمدہ و شکستہ آمیز
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: پیر بخش
کاغذ: مٹیالا، دبیز، مٹیالا پھول دار
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
کیفیت: چرمی جلد۔ آب رسیدہ۔ بے حد کرم خوردہ۔ سرلوح مطلا و شنگرفی۔ ابتدائی چند اوراق مطلا محشی و مجدول، بقیہ اوراق پر دوہری سرخ حدولیں۔ مخطوطہ کے درمیان کے کچھ اوراق کسی اور بیاض کے ہیں جن کا کاتب اور ترتیب علیحدہ ہے۔
آغاز: "از درد بے قرارم فریاد رس الٰہی
کس نیست جز تو یارم فریاد رس الٰہی"
اختتام: "کشتہ شمشیر بران روی در شریاں نہد
چوں طبیب — کردی ساعد جاں را نجس"
مندرجات: یہ بیاض ولی، سودا، ندوی، امیر، تسلیم، حاتم اور دیگر نامعلوم شعراء کے دوہروں، کبت، گیت، مرثی اور سلاموں پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۰۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980- 25

Marfat.com

مرتب: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۶½ × ۱۱، س م

اوراق: ۳

سطور: مستقر السطور

خط: نستعلیق، پختہ، رواں

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ تمام اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ یہ نسخہ کسی بیاض کے مستقر اوراق پر مشتمل ہے جو اس مخطوطہ میں ورق ۳، الف سے ۶۵، ب تک ہے۔

آغاز: "ہم نشیں آتش دل سے مرے جل اٹھے گا
اس سے کہدو مرے پہلو سے نہ لگ کر بیٹھے
ہمدمو آکے یہ کیا پوچھتے ہو تم مجھ سے
کہ وہ آجائے! کہاں آکے وہ دلبر بیٹھے
"تماسے آنے تو دو، یاں تلک آنے تو سہی
میری آنکھوں پہ وہ بیٹھے، مرے سر پر بیٹھے"

اختتام: "کیونکہ غم ہونے نہ سلطان کو اور طاقت طاق
خوش ہونے بوئے چمن سے تو سبھی وفاق
بلکہ مسرور ہے شاداں ہے سارا کفاق
سیر کو باغ جہاں میں جو ہم آنے سبھی فراق
لے کے دامن (میں) یہاں سے گل حرماں نکلے"

مندرجات: یہ بیاض فراق، صبا، مظلوم اور چند نامعلوم شعراء کے انتخاب کلام پر مشتمل ہے۔ فراق کا مخمس بہت اہم ہے۔ راقم نے کلیات فراق مرتب کیا ہے اور اس سلسلہ میں دیوان فراق کے تمام معلوم نسخوں سے استفادہ کیا لیکن مذکورہ مخمس کسی بھی نسخہ میں شامل نہیں پایا۔ یہ مخمس صرف اس بیاض میں ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۰۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 259

مرتب: نامعلوم

Marfat.com

عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۱۷x ۳/۲ ۲۰، س م
اوراق: ۱۰۷
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق، بختہ
سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: بیاض میں دولت آبادی زرافشاں کاغذ استعمال کیا گیا ہے جو مختلف رنگوں کا ہے۔ کاغذ باریک اور چکنا ہے اور سبز، نیلا، گلابی، ہلکا بینگنی، نارنجی، فاختنی، زردی مائل رنگوں پر مشتمل ہے۔
روشنائی: سیاہ
مہریں: بیاض پر دو سیاہ بیضوی مہریں ثبت ہیں۔ پہلی مہر میں "۱۲۸۲، مندر سہانے" ثبت ہے۔ دوسری مہر میں صرف "۱۲۸۵" پڑھا جاسکا نام بہت دھندلا گیا تھا لہذا ناخواندہ ہو گیا ہے۔
کیفیت: چمڑے کے عمدہ جلد۔ کرم خوردہ۔ سرخ جدول۔ پیلا حاشیہ۔ چوہوں کے کترنے کے نشانات۔ یہ بیاض فارسی کے علاوہ اردو کے مندرجہ ذیل شعراء کے انتخابات پر مبنی ہے۔
نظامی، ولی، آبرو۔ مضمون، جعفر زٹلی، سودا، بیاض کا غالب حصہ آبرو اور مضمون کے کلام پر مشتمل ہے بقیہ شعراء کی چند غزلیں ہیں۔ مضمون کا پورا کلام اور آبرو کی چند غزلیں صرف اسی بیاض میں ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۰۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1414
مصنف: نامعلوم
عنوان: بیاض
تقطیع: ۱۵x ۱/۲ ۱۰، س م
اوراق: ۴۵
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: ۱۱۸۵ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: ناقص الطرفین۔ معمولی آب رسیدہ۔ کرم خوردہ۔ مستعد و اوراق دریدہ۔ کسی بیاض کے متفرق اوراق کا مجموعہ ہے۔

آغاز: "کبھی (کذا) دوپہر کر سو آنے آٹھ آنے
روپئے کی شکل ہی دیکھی نہیں خدا جانے
کہ اس زمانے میں جیتا بنا ہے وہ یا کول
زمانہ دیکھ کہ ہشیار ہم نے ڈالی کھول"

اختتام: "جو کوئی قصد کرے نوکری کا بہتیرا نہیں ہے فائدہ کچھ پاوے چھوڑ کر تیرا
جو نوکری ہے کہیں زیر چرخ نیلی فام تو جائیداد کا اس کے ہے پرگنہ سرسام"

ترقیمہ: ورق ۳، ب پر ایک بارہ ماسہ کے نیچے مرقوم ہے:

"جو تاریخ غرہ محرم روز یکشنبہ وقت سہ پہر ۱۱۸۵ ہجری"۔

مندرجات: یہ بیاض رافت، افضل، صادقی، اصغر اور سودا کے کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۰۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1964- 363

مصنف: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۱۳ x ۲۳، س م

اوراق: ۳۱۱

سطور: متفرق السطور

خط: نستعلیق، نستعلیق پختہ آمیز، شکستہ، نسخ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بیاض کو مختلف کاتبوں نے لکھا ہے۔

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ بیشتر اوراق آب رسیدہ، دریدہ، اور چوہوں کے کترے ہوئے ہیں۔ یہ مجموعہ مختلف بیاضوں کے متفرق اوراق پر مشتمل ہے۔

آغاز: "کفار -- کی صورت کے سامنے منت -- نے بھی اس بات کو دیکھ کر نفس اور شیطان کی --- سے ویسے -- اپنے۔ یہاں بھی بے دغدغہ خلاف شرع کے مقرر کیں"۔

اختتام: "در خدمت پروردگار باش عالم ریگنہ است باحق یار باش نمی گوئم (کذا) عالم جدا باش بہر حالے کہ باشے باخدا باش"۔

Marfat.com

مندرجات: یہ بیاض عربی وفارسی رسائل اور انتخاب کلام کے علاوہ اردو کی مندرجہ ذیل تخلیقات پر مشتمل ہے:
رباعیات، ورق ۱تا۸ ب۔ مختلف راگ اور ان کے گانے کے اوقات کا تعین، ورق ۹الف تا ۳۳الف۔ آتش وناسخ کی چند غزلیں، ورق ۳۳الف تا ۳۴ب۔ منقبت در مدح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورق ۵۵ الف۔ مناجات نامعلوم ورق ۸۷الف۔ معراج نامہ سید بلاقی ورق ۱۷۶، الف تا ۱۸۰، الف۔

سلسلہ نمبر: ۴۰۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1969- 234
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض
تقطیع: ۲/۱ ۳۶ x ۴/۳ ۱۳، س م
اوراق: ۳۶
سطور: متفرق السطور
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ مجلد۔ ہر ورق پر دونوں طرف بڑ پیپر چسپاں کر دیا گیا ہے۔
آغاز: "نہیں طاقت رہی اب دل کے تئیں غم کے اٹھانے کی
نہیں قدرت لبوں کو اب ... کے پاس آنے کی
... ... آنکھوں نے آنسو کے بہانے کی
... تاب دل کوں ہجر میں اب جی جلانے کی"
اختتام: "باز گردید بآں نور خاور خورشید
در اشارت تو شق کشد بر افلاک قمر"
یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے انتخاب کلام پر مشتمل ہے:
مخمس از سودا۔ مناجات، نامعلوم۔ مخمس عاجز۔ منقبت در مدح علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از نامعلوم۔ قصیدہ در مدح علی از نامعلوم۔ مرثیہ از نامعلوم۔ مدح در حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ از نامعلوم۔ مناجات در خدمت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از نامعلوم۔ غزلیات ولی۔
بیاض کا غالب حصہ مرثیہ، سلام و مناجات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۰۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 982/4

مصنف: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۱۲ x ۲/۱۰ س م

اوراق: ۱۴۸

سطور: ۱۸

خط: شکستہ، اوسط

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک، چکنا

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ مجلد۔ کرم خوردہ۔ یہ بیاض دو حصوں پر منقسم ہے اردو کا حصہ آغاز سے ورق ۱۰۰، ب تک ہے اس کے بعد فارسی کے مختلف شعراء کا انتخاب کلام ہے۔

آغاز: "تری ہر آن پہ حاتم سدا قربان ہوتا ہے
تری بج کے، اکڑ کے، چال کے اور زلف کے بل کے"

اختتام: "غنی فقیر سبھی مبتلا برنج برنج
دھیان ہوش نہیں ہر کسی، ہیں سب مضطر (درگاہ)"

مندرجات: یہ مجموعہ مندرجہ ذیل شعراء کے اردو کلام پر مشتمل ہے:

غزلیات: حاتم، خواجہ حمید خانی حمید، خاکسار، خاکی، درد، ذہین، درگاہ (درگاہ قلی خاں)، راقم، ذبیح، رونق، رضا، رسوا، رضی، زانی، میر سجاد، سلام، سید، سلمان، سعادت، سید، سوزاں، سعید، سائل، سراج، سمیع، سودا، شورش، شوق، شیدا، شاغل، طالع، ضیاء، صنعت، صاحب، ظہور، ظاہر، عاصی، عمدہ، عزیز، عارف، عمر، عاصی، عاشق، عظیم، غوثی، غریب، فغاں، فضلی، فدوی، فائز، فاضلی، قائم، قابل، قدر، قدرت، قاسم، کلیم، گوہر، کاہل، کاظم، کافر، کمترین، لسانی، گھانسی، مظہر، مضمون، مزمل، محسن، موزوں، میر، مخلص، متین، ممتاز، محبوب، ناجی، نثار، ناتواں، ولایت، وصل، وحشی، واصل، وفا والہ، ہمدم، ولی، ہنر، یکرو، یکرنگ، یونس، یادگار، یاور، یقین، مشتاق، محزون، عاجز، واقف، شاہ پروانہ، بے قید، عزلت ابہام، عشرت، دل، سالک، مفتون، دکا، یار، صادم، حیرت، نزار، ایمان، نصیر، تنہا، فائز، سحر، خواجہ، رسا بہان پوری، فسیا چینا پٹنی، دانا۔

قصاید: سودا: قصیدہ شہر آشوب، قصیدہ مدح بسنت خاں، قصیدہ در مدح غازی الدین خان۔ غبار علی بیگ۔ اشرف علی فغاں۔ واصل۔

ہجویات: سودا: ہجو بخیل، ہجو حکیم، ہجو سید فولاد خاں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۱۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/37
مصنف: نامعلوم
عنوان: بیاض
تقطیع: ۲۵x ۱۶ ۱/۲، س م
اوراق: ۴۰
سطور: متفرق السطور
خط: نستعلیق، رواں
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
مہریں: مخطوطہ پر دو سیاہ مہریں ثبت ہیں۔ پہلی مہر بیضوی ہے جس میں "محمد مظفر علی، ۱۲۳" درج ہے۔ دوسری مہر مستطیل ہے اس میں "خان بہادر" درج ہے۔
کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ درمیان کے بعض اوراق سادہ اور بعض پر دوہری سرخ حد ولیں ہیں۔ اس مجموعہ میں بیاض کا یہ نسخہ ورق ۱، الف سے ۴۰، الف تک ہے۔
آغاز: "میں نے تیرے کارن جو سہا جوگ زناخی
طعنے مجھے اب دیتے ہیں سب لوگ زناخی"
اختتام: "جن دنوں ان کے ہی دھوتے ہم جو اکثر پاؤں تھے
ان دنوں کاہے کو رکھتے ہم زمیں پر پاؤں تھے"
مندرجات: یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے انتخاب کلام پر مشتمل ہے:
رنگین، صاحبقران، میر تقی میر، غماد، مشتاق، تلخ، سودا، جراءت، وحشت، حفیظ، ایمان، سرمد، امجاد، محمد شاہ، نصیر، محمود، صاحبقران کی ریختی کے علاوہ فحش کلام کی خاصی مقدار ہے۔ ورق ۴۶، الف سے ۴۷، الف تک میر باقر امداد کی ایک فارسی مثنوی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۱۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/37
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض

Marfat.com

تقطیع: ۲۵x ۱۶ ۱/۲، س م

اوراق: ۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل چکنا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ اس مجموعہ میں یہ بیاض ورق ۱، الف سے ورق ۷، ب تک ہے۔

آغاز: "ہر نامہ توکل یاں نام ہے خدا کا
کرتا ہوں اللہ اللہ درویش ہوں صدا کا"

اختتام: "ابرو کی کروں یا صف مژگاں کی میں فریاد
بلوے میں ہوں مارا گیا قاتل نہیں معلوم"

مندرجات: یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے کلام پر مبنی ہے

میر، جراءت، سودا، ذوق، حاتم، سجاد، داود، میر حسن، فغاں، میر سوز، سراج، راقم، بہار، ولی، یقین، تاباں، کلیم، عزلت، یکرنگ۔

سلسلہ نمبر: ۴۱۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1403

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۴ ۱/۲x ۱۳ ۱/۲، س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۰

خط: شکستہ، نستعلیق رواں

سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

Marfat.com

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ مجلد۔ آب رسیدگی کی وجہ سے روشنائی پھیل گئی ہے۔ کنارے چوہوں کے کترے ہوئے۔

آغاز: "ناف گرداب بود چشمہ سیماب شکم
ہست بیتاب درو گشتی دہا نگزید"

اختتام: "پاس رہو تم یا رہو دور نظر میں اس کی ہو منظور
جب تو میاں کی من مانا نہ کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو"

مندرجات: یہ بیاض فارسی کے علاوہ اردو کے مندرجہ ذیل شعراء کے انتخاب پر مشتمل ہے: برہان، میر درد، سودا، غلام علی میر حسن، عاصی، انور ان کے علاوہ متعدد ایسے شعراء کے ابیات، رباعیات، پہلیاں ا چیستان وغیرہ بھی درج ہیں کہ جن کا نام یا تخلص معلوم نہیں۔ اس بیاض کے فارسی حصہ میں سودا کا فارسی کلام ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1976 - 108/1

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۱۳ x ۲۲ ، س م

اوراق: ۵۰

سطور: ۱۰

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: کاتب نے سراج اور خواجہ محمد یوسف کو سلمہ لکھا ہے۔ سراج کی وفات ۱۱۶۹ھ میں ہوئی۔ اس سے مستخرج ہوتا ہے بیاض کی کتابت ۱۱۶۹ھ سے قبل کی ہے۔

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

مہریں: ورق ۴۷، ب پر دو سیاہ مستطیل مہریں ثبت ہیں۔ پہلی مہر میں "غلام حسین ۱۱۷۹" درج ہے۔ دوسری مہر میں "عبد الرقیب خاں ۱۱" درج ہے دوسری مہر کی تاریخ کا دوسرا جز ناخوانا ہے۔

کیفیت: ناقص الطرفین۔ مجلد۔ کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ طلائی حد ولیں۔ نیلا حاشیہ اور سیاہ باریکا۔ بیشتر اوراق پر چٹ بندی کی گ ہے اس عمل میں بے احتیاطی کی گئی ہے اور بعض چٹیں متن پر بھی چسپاں کر دی گئی ہیں جس کی وجہ سے متن ناخو ہو گیا ہے

Marfat.com

"وکسواں میرا درونا سمندر ہوا ہوا ہے
کانی زبان سب مل گونی تو سب کباب ہوگا
روشن ہوں میں خیالی سن تونکی پیارے
یوں بے وفا نہ ہونا آخر حساب ہوگا"

شام: "اپنے پیا کے مکھ اور وار کیا عبدالرحیم
....ہونا قربان پڑیا"

درجات: یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے کلام پر مشتمل ہے۔
ولی،، رحمان، شاہ ولی، شاہ سراج، منصور، رسا، قاسم، یقین، اللہ یار بیگ، خواجہ محمد یوسف، اعظم، عبدالرحیم۔

سلسلہ نمبر: ۴۱۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1976- 108/2
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض
تقطیع: ۱۳ x ۲۲ س م
اوراق: ۵
سطور: ۸
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: ۱۱۶۵ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ مجلد۔ کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ سرخ حد ولیں۔ کسی بیاض کے متفرق اوراق جو اس مجموعہ میں ورق ۱، ب سے ۵، ب تک ہیں۔
آغاز: "عرق جب اس پری کے چہرہ پرنور سے ٹپکے
خجل ہو گل سے شبنم جیوں لہو ناسور ٹپکے"
اختتام: "کوئی سخا نہیں اس جانے کسی کی فریاد
واں بستی میں سب ہی رہ زن مایہ فساد"
ترقیمہ: "ایں کتاب در موضع کیسوارم نوشتہ ام ۱۱۶۵ ہجری"۔
مندرجات: اس بیاض میں عارف الدین خاں عاجز، جامی، ولی اورنگ آبادی اور مخلف نامعلوم شعراء کے کبت، فردیات، لطیفہ اور پچکورہ وغیرہ درج ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۱۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1976- 108/3
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض
تقطیع: ۱۲ x ۱۳، س م
اوراق: ۲۰
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: ۱۱۸۰ھ
کاتب: محمد حسین فقیہہ
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ دریدہ۔ مجلد۔ دوہری سرخ حدولیں۔ کسی بیاض کے متفرق اوراق ہیں جو اس مجموعہ میں ورق ۵۱، الف سے ۷۰، ب تک ہیں۔
آغاز: "سنو ہے یک نقل اک سامعہ خوب محوس کا علم ہے خوب اسلوب
پوچھے نواب دلاور خاں یک عروز سخن شیریں لگانت کا دل اذ
اختتام: "(کذا) تاریخ گفت زہاتف حق زیب ملک عدم ولی فیاض
ترقیمہ: "تمت الکتاب بروز چہار شنبہ در ذیحجہ ۱۱۸۰ ہجری در بنگلور تحریر یافت، کاتب کتاب محمد حسین فقیہ غفران اللہ"۔
مندرجات: یہ بیاض مندرجہ ذیل تخلیقات پر مبنی ہے:

۱۔ رسالہ منظوم از شاہ صدرالدین محمد۔ مراثی از حمزہ۔ رسالہ نصیحت النساء از صبا۔ واسوخت از سودا۔ تاریخ وفات میر د
فیاض (ولی ویلوری)۔

سلسلہ نمبر: ۴۱۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 257/4
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض مراثی
تقطیع: ۱۲ x ۲½، ۱۰ س م
اوراق: ۲۰۰

Marfat.com

طور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۶۴ھ

مرتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ بوسیدہ۔ معمولی سوختہ۔ بیاض کا متن مختلف کاتبوں کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔

آغاز: "صاحب تاج انما بھیجو احمد ذات کبریا بھیجو"

اختتام: "پر مدح غائبانہ سنی مدعا ہے یہ جلدی کریں حضور طلب مرتضی علی"

یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے کلام پر مشتمل ہے:

۱۔ مناقب: خلیفہ سکندر، حیدری، قطب الدین واقف، بشارت حسین، میرن، سید وارث علی۔ ۲۔ سلام: سعادت، ہزبر، بشارت حسین، حیدری، افسردہ، حافظ۔ ۳۔ مراثی: افسردہ، ذہین، دبیر، احسان، ہزبر، انیس۔ ۴۔ نوحے: ناظم۔ متفرقات: میرن

ان کے علاوہ متعدد نامعلوم شعراء کے قصائد، سلام، مراثی، نوحے اور مناقب وغیرہ بھی درج ہیں۔

مسلسلہ نمبر: ۴۱۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/26

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض مراثی

تقطیع: ۱۲ ۱/۲ x ۱۳ س م

اوراق: ۱۷۷

سطور: تقریباً ۱۲ سطور فی صفحہ

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن میں سیاہ و سرخ دونوں طرح کی روشنائی استعمال کی گئی ہے۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ آب رسیدگی کی وجہ سے روشنائی پھیل گئی ہے اور کہیں کہیں تو اس کی وجہ سے متن کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

Marfat.com

آغاز: "مدام پردہ عصمت میں وہ رہیں مستور — بعد ادب جنہیں مجرا مدام از د
سواد شام میں ہو جس گھڑی انہوں کا عبور — ہزار حیف و محمل نشین بالہ ز

اختتام: "ایک عباس چچا دوسرا مرا بابا جان — وہ دو موتی دے مرے جاؤں میں تیرے قربا

مندرجات: اس بیاض میں گدا، ذاکر، صوفی، حیدری کے مراثی بصورت مسدس ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۱۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1962- 205

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض مراثی

تقطیع: ۱۸ x ۲½، ۹ س م

اوراق: ۳۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مختلف قسم کا کاغذ استعمال کیا گیا ہے: مٹیالا، دبیز، باریک حنائی، باریک کتھئی، باریک گہرا نیلا۔

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ ہر ورق بڑ پیپر میں ملفوف۔ دراصل مختلف بیاضوں کے متفرق اوراق کو یکجا کر
سی دیا گیا ہے۔

آغاز: "میں نے کس دم بے یار تھا یاسید مرسل
میں دکھ میں گرفتار تھا یاسید مرسل
لیکر مجھے ظالم گئے تا شام پیادہ
میں ایسا گنہگار تھا یاسید مرسل"

اختتام: "چھاتی پہ تمہاری سوتی تھی ہر شام سحر میں اے بابا
اس اونچی نیچی جاگہ پہ سوتی ہے سکینہ واویلا
اکبر و سکینہ رو رو کر کہتے تھے یہ ہر دم زنداں میں
کس ظلم و ستم سے بابا کا سر تن سے اتارا واویلا"

مندرجات: یہ بیاض میر مظفر حسین، غریب، عجز، اصغر، افسوس، محشر اور متعدد دیگر شعراء کے مراثی، نوحوں اور سلاموں پر مشتمل ہے۔ بیاض میں شامل تمام مرثیے بصورت مربع ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۱۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 245/1

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۱۲x ۹½، س م

اوراق: ۱۵۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق عمدہ، نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۳۱۰ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الاول۔ کرم خوردہ۔ چوہوں نے کتر کتر کر متعدد اوراق کا متن ناخوانا کر دیا ہے۔ بیاض کے آخری ۳۵، اوراق میں فارسی کلام ہے۔

آغاز: "اے مونس تنہائی تجھ چشم کی چہلائی یہ سرمہ کی زبانی مژگاں کی صف آرائی"

اختتام: "دولت فعل صابری طلبید — — — نہ سروپائی"

مندرجات: یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے کلام پر مشتمل ہے:

ہمت، ایمان، نورجہاں بیگم، زیبا، ممتاز، مستغنی، آفت، غریق، سودا، آگاہ، خواجہ سیف الدین خاں، خموش، کفایت، فقیر، دین، الوداع، صائب، صنعت، قائم، یقین، خان، کمال، اشرف، فضہ، جوہر، محسن، ارشاد، ارشد، قاسم، افسوں۔

سلسلہ نمبر: ۴۲۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 245/11

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۱۳x ۱۰½، س م

اوراق: ۳۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی، اوسط

Marfat.com

سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ یہ کسی بیاض کے متفرق اوراق کا مجموعہ ہے۔
آغاز: "اس سرو خوش ادا کوں ہمارا سلام ہے اس یار بے وفا کوں ہمارا سلام ہے
اختتام: "راحتی ہے غلام سرور کا شعر پر سوز ہے یو کمتر کا
بلکہ قنبر ہے شہ کے قنبر کا ہر دو جگمیں بلند بخن تیرا
مندرجات: یہ بیاض ولی، ہاشمی، مظہر (دکنی)، میراں، صادق، سرّی، نصرتی، سلطان عبداللہ اور راحتی کے کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۲۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/7
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض
تقطیع: ۱۱½ x ۲۳، س م
اوراق: ۲
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق عمدہ
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ مختلف بیاضوں کے متفرق اوراق کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔
آغاز: "چل کے جب یار مورے گھر آوے غم سے چھاتی فلک کی بھر آوے"
اختتام: "چل شہر مدم پاس ہے پاردی سیں حیدر کیں انیا نہ کر رہ میں ایک شام کرے گا"
مندرجات: یہ بیاض موجودہ حالت میں عرشی اور حیدر کے کلام پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۲۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 245/4

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض

قطع: ۹½ x ۹½ س م

اوراق: ۲۰

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط، رواں

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، نیلا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ہر ورق کے درمیان ایک سادہ ورق رکھ کر جلد بندی کی گئی ہے۔ یہ کسی بیاض کا نامکمل حصہ ہے۔

آغاز: "اے میں جہاں میں افسر الشعراء تو ہوچکا سب شاعروں کا ہوش و خرد جملہ کھوچکا"

اختتام: "اسکے دریائے طبعیت میں جو ماہی زباں پیرتے لیکن موج وسنوں سے ہو غلیطدہ بساحل گاہ غواص طبعیت سے جو ارشاد ہو لولو تو یہ ہے زبانش مجروح کے اکلیل سخن پر"

مندرجات: یہ بیاض علامہ، سیّد، عاجز، شہاب، میر درد، میر، سودا، نذوی، سراج اور خواجہ محمد ماہ مجروح کے کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۲۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1394

مرتب: کریم

عنوان: نامعلوم

قطع: ۱۲ x ۱۶، س م

اوراق: ۳۶

سطور: ۲

خط: کغاز میں نستعلیق عمدہ اور بعد میں نستعلیق رواں۔

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: کریم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ بعض اوراق پر ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔

آغاز: "یاد آجاتا ہے جب دل کا گھر آنا اپنا لاکھ سمجھاو نہیں سنتا ہے کہنا
یہی کہتا ہے کہ صحرا کو نکل کر چل دو جانہ دیکھے کوئی اس طرح تڑپنا

اختتام: "نکل آوں لحد سے زندہ ہو کر گزر ہو گر سرمدفن کسی
سلیس آیا عیادت کو نہ کوئی ہوا کیوں اتنا دل بدظن کسی

مندرجات: یہ بیاض کریم، سلیس اور قیس کے کلام پر مشتمل ہے لیکن بیاض کا غالب حصہ کریم اور سلیس کے کلام کا احاطہ کرتا ہے قرائن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بیاض کا مرتب اور کاتب بھی کریم ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۲۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/8

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۲/۱ x ۲۱ ۲/۱ ۲۰، س م

اوراق: ۲۱

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ متعدد اوراق پر جگہ جگہ طبی نسخے وغیرہ درج ہیں۔

آغاز: "نام لے اللہ محمد کا اول کسب کا سب کو کہوں در سے

اختتام: "ہے غرض تری کہ میں یاں سے جاوں بالغرض ہم یاں سے گئے تو کب تک"

مندرجات: اس بیاض میں شاہ صدرالدین، جعفر زٹلی اور داغ کا کلام ہے لیکن بیاض کا غالب حصہ داغ اور جعفر زٹلی کے کلام پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۲۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 245/3
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض مرائی
تقطیع: ۱۳x ۱۱½ س م
اوراق: ۶۴
سطور: ۱۴
خط: نستعلیق و نسخ
سنہ کتابت: ۱۰۸۵ھ
کاتب: محمد کاظم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الاول۔ کرم خوردہ۔ خستہ و بوسیدہ۔ درمیان کے چند اوراق دریدہ۔ بیاض کا بیشتر حصہ فارسی کلام کے انتخاب پر مشتمل ہے درمیان میں کہیں کہیں اردو کلام بھی ہے۔
آغاز: "الٰہی گناہاں بسی کردہ ام بفضل تو نعمت بسی خوردہ ام"
اختتام: "الٰہی حاضراں و غایبان مجلس مارا بیا مرزی بحق ابروے ساقی فردا"
ترقیمہ: "کتبہ العبد الضعیف، محمد کاظم ابن محمد شریف، بحسب الفرمودہ سید السادات خلاصہ آل طٰہٰ و یٰسین اولاد سید المرسلین محمد زماں الحسینی ۱۰۸۵ھ تمت بخیر یافت"۔
مندرجات: اس بیاض میں علیم، منور، شرف، میرزا ابوالحسن اور شکور کے مرائی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۲۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 245/6
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض
تقطیع: ۲۹x ۱۱ س م
اوراق: ۴۵
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق اوسط

Marfat.com

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ چوہوں کا کترا ہوا۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ آخری نصف ورق غائب۔
آغاز: "تصویر پری تیری ہر کس پہ نہ جھنجھلاتا بس خوب نہیں ظالم ہر وقت کا یہ
اختتام: "جدائی تری کا میں غم کیا کروں فلک یوں ہی چاہے تو میں کیا کروں
مندرجات: یہ بیاض مندرجہ ذیل شعراء کے انتخاب کلام پر مشتمل ہے:
افسوں، بخشش، سراج، صائب، ولی، وزیری، سید، طالب، مولوی عبد الستار خاں، سودا، حاتم، منور، منیر، ارشاد، رنگین، ذوقی، یقین، وحشت، قاسم، ندوی، کامران، نور، انشا، میاں مصطفےٰ عرب۔ علاوہ ازیں بیاض مذکورہ میں مستعرق طبی کے فال نکالنے کے طریقے اور مختلف شعراء کا فارسی کلام بھی درج ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۲۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/13
مرتب: نامعلوم
عنوان: بیاض قصائد
تقطیع: ۲۲x ۱/۲ ۱۴، س م
اوراق: ۳۸
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ بوسیدہ
آغاز: "جوش عشرت ہے جو خاطر مری خورسند بھی ہے نخل امید ہے سرسبز برومند بھی ہے"
اختتام: "رہے قائم نشانی خضر کی یہ جب تلک چاہ آب حیواں ہے"
مندرجات: اس بیاض میں مندرجہ ذیل شعراء کا ۲۴ھ، ۱۲۴۳ھ تک کا کلام ہے۔
شہوار، جوہر، غلام رسول، محب۔ بیاض کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ جوہر کا تعلق "قمر نگر" سے تھا۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۲۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/19

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۱۲ x ۱۵، ۲/۱ س م

اوراق: ۲

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز، باریک حنائی، سز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ معمولی کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ یہ مجموعہ مختلف بیاضوں کے متفرق اوراق کو جمع کر کے تیار کیا گیا ہے

آغاز: "ناگاہ ہر یک لونڈی نے آواز دی رو رو
اے بی بی یہ سر چھونے سے بچے کا تو دیکھو"

اختتام: "اس غزل کا تیری جراءت کیا کہیں ہم بندوبست
تو نے ہر ہر شعر میں مضمون نوبعہ کیا"

مندرجات: اس بیاض میں دبیر، انشا، یقین، ندائی، عزم، جعفر زٹلی اور جراءت کے کلام کا انتخاب درج ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۲۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/5

مرتب: نامعلوم

عنوان: بیاض

تقطیع: ۱۲ x ۱۵، س م

اوراق: ۱۸

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط

Marfat.com

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ معمولی کرم خوردہ۔ کنارے چوہوں نے کتر لیے ہیں۔

آغاز: "تاریخ از شہوار کہ در ہر مصرع یک ہزار و دو صد و چہل و نہ ہجری است کہ ... از چنیاپٹن بہ قمر نگر تشریف آوردند"۔

اختتام: "فدائے شیر خدا ہستی و غلام رسول ہمیشہ باش تو خوش از طفیل نام رسول"

مندرجات: یہ بیاض شہوار اور جوہر کے کلام پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۳۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 230

مرتب: فدا علی عیش

عنوان: مجموعہ واسوخت

تقطیع: ۱۲½ x ۷½ س م

اوراق: ۱۱۶

سطور: ۱۰

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ چمڑے کی جلد پر سنہری حاشیے۔ آخری تین اوراق اصل مخطوطہ سے علیحدہ ہیں۔ ان کا کاغذ اور خط بھی مختلف ہے۔ ان اوراق پر حسینا نامی کسی شاعر کا ایک واسوخت درج ہے۔ آخری ورق دریدہ۔

آغاز: "پیشتر حسن سے یوں آپ خبردار نہ تھے فتنہ پرداز دو تھے یار دل آزار نہ تھے
آشنا ناز و ادا سے کبھی زنہار نہ تھے ہم ہی صحبت میں رہا کرتے تھے اغیار نہ تھے
حکم یوں کس کو چلے آنے کا خلوت میں تھا
غیر کو دخل کہاں آپ کی صحبت میں تھا"

Marfat.com

اختتام: "تجھ سیتی غیر تغافل کو نہیں دیکھتے ہم تجھ بنا غیر کی جاگل کو نہیں دیکھتے ہم
دل نادان سا بلبل کو نہیں دیکھتے ہم غیر تجھ زلف کے سنبل کو نہیں دیکھتے ہم"

مندرجات: اس مجموعے میں مندرجہ ذیل شعراء کے واسوخت درج ہیں۔

آباد (ان کے دو واسوخت ہیں)، شوق، جولاں۔ بحر، شیدا، برق، مجرم، زکی، نواب مرزا شوق، ہلال، سودا، حسینا، امانت (حاشیوں پر امانت کا ایک ترکیب بند بھی درج ہے)۔

مثنویاں

سلسلہ نمبر: ۴۳۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1411
مصنف: احمد
عنوان: اظہار عشق
تقطیع: ۱۱½ x ۱۵½ س م
اوراق: ۱۱
سطور: ۲
خط: نستعلیق معمولی
سنہ تصنیف: ۱۲۲۵ھ
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: اس مجموعے میں یہ مثنوی ورق ۱ب سے ۱۰ب تک ہے۔

آغاز: "لائق حمد ہے خدائے جہاں جس نے پیدا کیا ہے کون و مکاں
جس کی پیدائش عام ہے مخلوق خاص اس میں (کذا) عاشق و معشوق
عشق کو یاں تلک بڑائی ہے کہ اسے اپنے تک رسائی ہے"

اختتام: "ہے بخت احمد شکر دریں اشعار ہجو طولی ہی کند گفتار
لکر تاریخ کی جو میں نے کی ہاتف غیب نے ندا یوں دی
سال تاریخ کا کرے جو خیال کہہ دے اظہار عشق بے اشکال"

مندرجات: اس مثنوی میں ایک مسلمان لڑکے اور ہندو لڑکی کے عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۳۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 253
مصنف: ابن نشاطی
عنوان: پھول بن
تقطیع: ۲۰½ x ۳½ س م
اوراق: ۲۲
سطور: ۴
خط: نستعلیق پختہ
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: مجلد - ناقص الطرفین - ترک کا التزام - بے حد کرم خوردہ - دریدہ - ہر ورق کے دونوں جانب بڑ پیپر چسپاں کر کے محفوظ کیا گیا ہے۔
آغاز: ؎ تجھے جن پوجتا ہے تیوں نہ پوجے تجھے جوں پوجتا ہے تیوں نہ پوجے
ہے قائل جگ تری اس بات پر سب ہے عالم متفق اس بات پر سب
جہاں تک ہے سفیدی ہور سیاہی تری قدرت پہ دیتی ہے گواہی
اختتام: "تجل تھا اس سخاوت کے اگے سب اتھا بخشش ... ...
جو کھولے دان سوں ... ...

سلسلہ نمبر: ۴۳۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/34
مصنف: جوہر (دکھنی)
عنوان: اشتیاق نامہ
تقطیع: ۱۸ x ۲½ ۱۰، س م
اوراق: ۷
سطور: ۱۳ تا ۱۴
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ترک کاالتزام۔بے حد کرم خوردہ، جس کی وجہ سے متن مجروح ہوا ہے۔

آغاز: " غنچہ لب گلعذار سیمیں بر لالہ رو سروقد پری پیکر
شوق تیرا تو لبکہ ہے مجھ کو ماجرا اپنا کیا کہوں تجھ کو "

اختتام: " اب یہی ہے پیام جوہر کا تو سناکر کلام جوہر کا
کیا کہوں اور اپنے جی کی ہوس وصل کا اشتیاق ہے اور بس "

ترقیمہ: "تمام شد اشتیاق نامہ جوہر"۔

مندرجات: یہ ایک عشقیہ مثنوی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۳۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/33

مصنف: سیّد شہاب الدین

عنوان: شمع و پروانہ

تقطیع: ۱۰،س م ۲/۱ x ۱۷ ۲/۱

اوراق: ۱۱

سطور: ۱۱+۱

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: سید میراں عرف موسیٰ میاں

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔بے حد کرم خوردہ۔اس بیاض میں یہ نسخہ ورق ۸، ب سے ۱۸، الف تک ہے۔

آغاز: " شمع پروانہ سوں یک رات کہی بات بلوں
اے سجن کب لگوں میں بہ کی آتش سے جلوں
دیکھتا ہے تو مرا حال پریشاں و زبوں
ہر اکذا جانے ہیں سرستی مجھ پاوں لگوں "

Marfat.com

اختتام: "مجھ کو بھی مجھ دل پروانہ سے الہام ہوا
اے شہاب آج تجھے وصل دلارام ہوا
زانکہ پروانہ در آغوش دلارام خوش است
عاشق سوختہ امروز بآرام خوش است"

ترقیمہ: "تمت تمام شد۔ ایں کتاب مالک نعمت میاں بہ خط سید میراں عرف موسیٰ میاں"۔

مندرجات: یہ ایک عاشقانہ مثنوی ہے۔ سید شہاب الدین مہدوی عقائد سے تعلق رکھتے تھے اور لاہور میں کسی مذہبی مناقشے میں قتل ہوئے۔

سلسلہ نمبر: ۴۳۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/36
مصنف: سید حسین
عنوان: لگن نامہ
تقطیع: ۱۰½ x ۱۷½ س م
اوراق: ۹
سطور: ۱۱تا۱۴
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اوائل بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ ورق ۱، الف پر بڑپیر چسپاں کیا گیا ہے۔

آغاز: "تمنا کو اے سہیلیاں میٹھا بچن سناوں تک کان دھر سنو تو پیو سے لجا ملاوں"
اختتام: "سید حسین دل سوں پیو کا غلام ہے گا اس کی لگن کا نامہ تمت تمام ہے گا"
ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: یہ عاشقانہ مثنوی ۱۵۸، اشعار پر مشتمل ہے۔ سید حسین نے اپنے مرشد کا نام میراں میر تحریر کیا ہے اور ان کی مدح میں چند اشعار بھی لکھے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۳۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1964- 10/1

Marfat.com

مصنف: سعادت یار خاں رنگین

عنوان: انجادر نگین

تقطیع: ۱۱ ۱/۲ x ۲، س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۲۳۲ھ

کاتب: نور محمد

کاغذ: مٹیالا باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

مہریں: ورق ۱، الف پر ایک نیلی مہر ثبت ہے جس میں "رضی الدین بدایونی ۱۱۰۰" درج ہے۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ لیکن صحاف کی بے احتیاطی سے بیشتر ترک کٹ گئے ہیں۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱، الف سے ۳۳، الف تک ہے۔

آغاز: "ہو سکے ہے حمد کب اوس پاک کی — پاک کی جس نے یہ صورت خاک کی
سوخت ہو جس جا ملائک کے بھی پر — اوس جگہ میں کردیا اوس کا گزر
یہاں تلک رتبہ دیا اوس خاک کو — کردیا فرماں میں ہفت افلاک کو"

اختتام: "میرے اعمالوں پہ مت کیجو نظر — دھیان رکھیو تو خدا کی عفو پر
میری آمرزش طلب کرنا مدام — یاد رکھنا یہ نصیحت والسلام
شعر گر چاہے کرے اس کے شمار — تو تو پورے تین سو گن چار بار"

ترقیمہ: تمام شد نسخہ انجادر نگین تصنیف سعادت یار خاں رنگین پسر محکم الدولہ طہماس بیگ خاں بہادر اعتقاد جنگ برائے تفریح خود کہ پنجاہ و ہفت حکایات و یک ہزار و یک صد شعر دارد۔ تاریخ بست و نہم شہر جمادی الاول ۱۲۳۲ ہجری تحریر یافت۔ راقم الحروف نور محمد

مندرجات: اس مثنوی میں مختلف الاقوام افراد اور حیوانات کی حکایتیں بیان کی گئی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۳۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1963- 163

مصنف: سعادت یار خاں رنگین

عنوان: انجادر نگین

تقطیع: ۱۱ ۱/۴ x ۳ ۱/۴، س م

Marfat.com

اوراق: ۳۵
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، شکستہ آمیز
سنہ کتابت: ۱۲۶۸ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ کرم خوردہ۔ پہلے دو اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔
آغاز: " ہوسکے گی حمد کب اس پاک کی پاک کی جس نے یہ صورت خاک کی "
اختتام: " میری آمرزش طلب کرنا مدام یاد رکھنا یہ نصیحت والسلام "
ترقیمہ: "تمام شد ذیعقد تاریخ بست وہفتم مثنوی رنگین ۱۲۶۸ ہجری"۔

سلسلہ نمبر: ۴۳۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/13
مصنف: سعادت یار خاں رنگین
عنوان: ابجاد رنگین
تقطیع: ۱۶ x ۲۳ ½، س م
اوراق: ۳۲
سطور: ۱۶
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ تمام اوراق منتشر حالت میں ہیں۔
آغاز: " ہوسکے ہے حمد کب اس پاک کی پاک کی جس نے یہ صورت خاک کی "
اختتام: " میری آمرزش طلب کرنا مدام یاد رکھنا یہ نصیحت والسلام "
ترقیمہ: "الحمد للہ کہ نسخہ ابجاد رنگین تصنیف سعادت یار خاں رنگین ولد محکم الدولہ طہماس بیگ خاں اعتماد الدولہ بہادر" (بقیہ حصہ رگڑ کر مٹا دیا گیا ہے)۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۳۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1964_ 10/1

مصنف: سعادت یار خاں رنگین

عنوان: گلدستہ رنگین

تقطیع: ۱۲ ½ x ۱۲ ½ س م

اوراق: ۴

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: ۱۲۴۳ھ

کاتب: نور محمد

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

حالت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۲۳، ب سے ۴۷، ب تک ہے۔

آغاز: "حمد کہنے کی تجھے جب یار ہو — جب کہ تجھ پر رحمت جبّار ہو
اوس نے زک فرعون کو دی رود پر — ہے گا پشہ اوس کا ور نمرود پر
کر تو ورد اپنا کرے رب الودود — تو نہ وہاں تجھ کو لگے دوزخ کا دود"

اختتام: "ہے بجا گر یہ کہوں نوبت بجا — آنی قسمت سے میری —
مسنوی گلدستہ رنگیں ہے یہ — نظم رنگارنگ سے رنگین ہے یہ
مسنوی رنگین نے انشا یہ کی — سو تجھے ارسال اے انشا یہ کی"

ترقیمہ: "تمام شد نسخہ گلدستہ رنگین کہ نسخہ سویم از پنجہ رنگین است، تصنیف سعادت یار خاں رنگین ولد محکم الدولہ طہماس بیگ خاں بہادر اعتقاد۔ پنجاہ و دو مطلب و چہار شعر دارد۔ جارنج چہارم شہر جمادی الثانی روز چہار شنبہ بوقت سہ پہر ۱۲۴۳ ہجری بخط ایں احقر العباد نور محمد"۔

سلسلہ نمبر: ۴۴۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957_ 928/14

مصنف: ضیاء الدین عبرت و غلام علی عشرت

عنوان: شمع پروانہ

تقطیع: ۱۲ ½ x ۱۲ ½ س م

اوراق: ۱۶۰

Marfat.com

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الطرفین ۔پہلا ورق ضائع ہوگیا ہے ۔ترک کاالتزام۔ خستہ و بوسیدہ۔ شیرازہ بندی ختم ہوجانے کی وجہ سے اوراق منتشر ہوگئے ہیں۔

آغاز: " جو ہونے سکل محمد آسکارا ہوا آپ ہی وہ اپنے پہ پیارا
ہر اک عالم کوں گوناگوں بنایا وہ بیچون و چگوں چوں میں آیا "

اختتام: " ہوئی صبح قیامت جب نمودار ہوا تیار پھر برجنگ و پیکار
لیے ہمراہ اپنے لشکر و فوج کہے تو قلزم ہستی کی تھی موج "

مندرجات: یہ عاقل خاں رازی کی مثنوی قصہ پدماوت کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔ عبرت نے حمد و نعت کے بعد اپنے مرشد سید حسن شاہ، نواب فیض اللہ خاں والی رامپور، اپنے متعدد اساتذہ و مربیان کی مدح لکھی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۴۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1417

مصنف: میر ضیاء الدین عبرت و میر غلام علی عشرت

عنوان: شمع و پروانہ

تقطیع: ۲۳x ۱۷، س م

اوراق: ۱۷۸

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۶۴ھ

کاتب: ہدایت بیگم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: نسخہ بوسیدہ ہوگیا ہے ۔پہلا ورق دریدہ ہے ۔پہلے تین اوراق پر عنوانات کی فہرست درج ہے۔

Marfat.com

آغاز: "جاؤں عشق کے کیا اب میں نیرنگ — جو دیکھوں میں اسی نیرنگ کا رنگ
زدریا موج گوناگوں برامد — زہے چونی برنگ چوں برامد
گہے در کسوت لیلی فروشد — گہے بر صورت مجنوں برآمد"

اختتام: "لکھی یہ داستان عشق ساری — کہ ہے دنیا میں یہ ہی یادگاری
یہ کہہ کر دل میں کی میں نے جو پھر غور — کوئی تاریخ کہیے اس کی خوش طور
کہا دل نے اسے دیکھے جو شاعر — بلاشک جانے تصنیف دو شاعر"

ترقیمہ: "مسنوی (کذا) پدماوت تصنیف میر ضیاء الدین عبرت و میر غلام علی عشرت تاریخ ہفدہم شہر رجب المرجب ۱۲۶۴ ہجری مقدسہ نبویہ بموجب فرمودہ ارشاد دولت مدار سرکار فیض آثار، مالی خاندان، معدن جود و سخا و مخزن لطف و عطا ملکیہء مہر نگار حاتم دوراں، فیاض زماں، سرتاج شاہان و چشمہ حیات محبوباں یعنی عصمت پناہی شہزادی خدیجہ بیگم عرف دولہن بیگم صاحبہ معظمہ مکرمہ کے حضور میں یہ داستان پدماوت و رتن سین کا ہمیشہ سرگرم رہے گا۔ بروز پنج شنبہ یک پاس روز برآمدہ بود بانصرام رسید۔ تحریر عاجز دعاگو ہدایت بیگم فقیر زادی دعاگو سرکار حضور پرنور کی عنایت سے شب و روز دعائے خیر میں سرگرم رہتی ہے۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم — زاں کہ من بندہ گنہ گارم
تمت تمام شد"

مندرجات: اس مثنوی میں سنگلیپ کے راجہ کی بیٹی پدمنی اور چتوڑ کے راجہ رتن سین کے عشق کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۴۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1976_ 17

مصنف: نگار

عنوان: یوسف زلیخا

تقطیع: ۱۱½ x ۲½، س م

اوراق: ۱۱

سطور: ۲

خط: نستعلیق بہت عمدہ

سنہ تصنیف: ۱۲۶۲ھ

سنہ کتابت: ۱۲۶۳ھ

کاتب: نور محمد جوہری

کاغذ: زردی مائل چکنا باریک

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: چرمی جلد جس پر سنہری پھول بنائے گئے ہیں۔ سرخ حاشیے، سنہری و نیلی جدولیں۔ لوح پر لاجوردی، نیلے، سرخ، سنہر
اور سبز رنگوں سے گل کاری کی گئی ہے۔ بین السطور سنہری گل بوٹے بنائے گئے ہیں۔ ورق کے چاروں طرف طلائی گ
بوٹے بنائے گئے ہیں۔ ورق ۲، الف پر بھی یہی عمل کیا گیا ہے۔ بے حد اہتمام سے لکھا ہوا خوشخط اور عمدہ نسخہ ہے
ہر ورق پر ترک کا التزام کیا گیا ہے۔

آغاز: "الٰہی عشق سے اپنے تو کر شاد مرا دل کر تو اپنا عشق آبا
عناصر کی یہ میرے ہے جو ہستی بنا تو عشق کی اس بیچ بستی

اختتام: "فگار اب خامشی ہے تجھ کو بہتر بھلا ہے اب یہ قصہ مختصر کر
گئی آنکھوں سے نیند اب ناگہانی زباں کر بند بس کر یہ کہانی

ترقیمہ: "وقد تمت نسخہ معتبر کہ یوسف زلیخا اردو شخصے ہندی متخلص بہ فگار حسب الفرمان امیر محمد علی خاں مسند آرائے ممالک
ہندوستان۔ کاتب نور محمد الجوہری فی تاریخ بیست و نہم شہر رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ، مطابق بیست و پنجم ماہ مئی ۱۸۵۷ء
واقعہ مقام دمدمہ متعلق دار السلطنت کلکتہ صورت اختتام پذیر فت"۔

مندرجات: یہ ایک عشقیہ مثنوی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۴۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 247/16

مصنف: میر تجلی دہلوی

عنوان: لیلیٰ مجنوں

تقطیع: ۲۶ x ۱۴، س م

اوراق: ۸۸

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً) نسخہ کے آغاز میں ایک ورق لگا ہوا ہے جس پر دو تاریخیں درج ہیں پہلی اکتوبر ۱۸۵۲ء
اور دوسری ستمبر ۱۸۵۵ء

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا نیلا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ورق ۱، الف پر میر عظمت علی ساکن واسہ، ضلع میرٹھ نے اس مخطوطے کو اپنی ملکیت قرار دیا ہے اس کے نیچے دوسری
عبارت درج ہے۔ جس میں میر عظمت کے بیٹے محمد عبد المجید نے اس مخطوطے کو اپنی ملکیت جایا ہے۔

آغاز: "الٰہی یہ مجنوں دل زار ہے کہ خواہان لیلائے دیدار ہے
رہے تا کجا وادی فصل میں جگہ دے اسے محمل وصل میں

Marfat.com

نشا دے جنون محبت کا یوں — کہ جھوما کروں بید مجنوں کا جوں "

اختتام: "رکھی میں نے مدت یہ پوشیدہ بات — ولے یہ اشارت ہوئی ایک رات
کہ یہ بات پوشیدہ رہنی نہیں — عبث تو کہے ہے کہ کہنی نہیں
بہت مختصر کرکے بعد از دو سال — لکھا میں نے اب یہ جواب و سوال
یہ تاریخ جب پائی میں ہم نشیں — کہ گل دیکھے جنت میں میں ہم نشیں "

مندرجات: اس مثنوی میں لیلی و مجنوں کی مشہور داستان بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۴۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1964_ 426

مصنف: میر تجلی دہلوی

عنوان: لیلی مجنوں

تقطیع: ۱۳x ۱۶، س م

اوراق: ۱۷

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، چکنا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الآخر۔ بے حد کرم خوردہ۔ ورق ۱، الف پر کسی کے دستخط ہیں جس میں ۲، مارچ ۱۸۴۰ء کی تاریخ درج ہے۔ اس نسخے کا نسخہ منقول عنہ سے مقابلے کرکے کتابت کے دوران چھوٹ جانے والے اشعار کو حواشی پر تحریر کیا گیا ہے۔ ورق ۴، الف پر کاتب نے یہ عبارت لکھی ہے: "اشعار سر جزو... بودازیں جا موقوف نمودہ ام و بعد خاتمہ کتابت تحریر نمودہ اگر طبیعت خواہد..."۔

آغاز: "مسبب الاسباب

حکایت لیلی مجنوں تصنیف میر تجلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی یہ مجنوں دل زار ہے — کہ خواہان لیلائے دیدار ہے "

اختتام: "تجھے گلشن دہر میں اے حبیب — ملا سچ جا کون سا عندلیب
کہ تو لے نوا خوش نوا ہوگیا — ہزاروں کا دھاں سرا ہوگیا
سبب تصنیف ایں کتاب و آمدن طبیعت مصنف بہ نظم کردن"۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۴۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1408

مصنف: میر تقی میر

عنوان: دریائے عشق

تقطیع: ۲۵x ۱۷ ۱/۲ س م

اوراق: ۱

سطور: ۴

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۶۸ھ

کاتب: محمد عنایت الدین حیدر عرف محمد رجب علی

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات کے علاوہ مصرعوں پر بھی سرخ خط کھینچے گئے ہیں۔

مہریں: ترقیمے کے نیچے ایک مہر ثبت ہے جس میں "رجب علی ۱۲۶۱" درج ہے۔

کیفیت: ورق ۱، ب پر انگریزی میں "رجب علی" لکھا ہے۔ ہر مصرعہ کے شروع اور آخر میں سرخ روشنائی سے چار نقطے (:) ڈالے گئے ہیں۔

آغاز: "عشق ہے تازہ کار و تازہ خیال ہر جگہ اوس کی ایک نئی ہے چال
کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا کہیں سر میں جنون ہو کے رہا
دل میں جاکر کہیں تو درد ہوا کہیں سینے میں گہ سرد ہوا "

اختتام: "قدرت اپنی جہاں دکھاتا ہے اوس سے جو تو کہے سو آتا ہے
کتنی وسعت ترے بیاں میں ہے کتنی طاقت تری زباں میں ہے
لب پہ اب مہر خامشی بہتر یاں سخن کی فراموشی بہتر "

ترقیمہ: "الحمد للہ توفیقہ کہ مثنوی دریائے عشق از تصنیفات میر تقی مرحوم بتاریخ بست پنجم شہر شوال ۱۲۶۸ھ بروز جمعہ مطابق ۱۳ اگست ۱۸۵۲ء تحریر درآمد۔ تم تم تمام شد بخط خام خاکسار فقیر گنہ گار ندوت آگیں محمد عنایت الدین حیدر عرف محمد رجب علی ساکن قصبہ کیرت پور ضلع بجنور حال وارد شہر اکبر آباد بمحلہ نیل منڈی۔ فقط"۔

مندرجات: ۳۶۵ اشعار پر مشتمل اس مثنوی میں ایک عشقیہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۴۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1410

مصنف: میر تقی میر

Marfat.com

عنوان: دریائے عشق
تقطیع: ۱۵ ۱/۲ x ۱۰ ۱/۲ س م
اوراق: ۱
سطور: ۲
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱، الف سے ۱، ب تک ہے۔
آغاز: " کہیں آنسو کی یہ سرایت ہے کہیں یہ خوں چکاں حکایت ہے
تھا کسو دل میں نالہ جاں کا ہے کسو لب پہ مضطرب کی تو "
اختتام: " لب پر اب ہر خاموشی بہتر یاں سخن سے فراموشی بہتر "

سلسلہ نمبر: ۴۴۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/3
مصنف: میر تقی میر
عنوان: دریائے عشق
تقطیع: ۱۴ x ۱۰، س م
اوراق: ۴
سطور: ۴
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۱۲۷۰ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: خاکی، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: آب رسیدہ۔ معمولی کرم خوردہ۔ تمام اوراق کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔

Marfat.com

آغاز: "عشق ہے تازہ کار تازہ خیال ہر جگہ اوس کی ایک نئی ہے چال

اختتام: "لب پہ اب مہر خامشی بہتر یہاں سخن کی فرامشی بہتر

ترقیمہ: "تمام شد مثنوی میر تقی میر مرحوم موسوم بہ دریائے عشق بتاریخ ۸، ہشتم رجب ۱۲۷۰ھ بمقام الور"۔

سلسلہ نمبر: ۴۴۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/12

مصنف: میر تقی میر

عنوان: شعلہ عشق

تقطیع: ۱۷ x ۲۸ ½، س م

اوراق: ۴

سطور: ۲

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۷۰ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: آب رسیدہ، جس کی وجہ سے حروف پھیل گئے ہیں۔ ہر صفحہ پانچ کالمی ہے۔ تمام اوراق کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "محبت نے ظلمت سے کاڑھا ہے نور نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

محبت مسبّب محبت سبب محبت سے ہوتا ہے کار عجب

محبت بن اس جا نہ آیا کوئی محبت سے خالی نہ پایا کوئی

اختتام: "بہت جی جلائے ہیں اس عشق نے بہت گھر لٹائے ہیں اس عشق نے

فسانوں سے اس کے لبالب ہے زہر جلائے ہیں اس تند آتش نے شہر

محبت نہ ہو کاش مخلوق کو نہ چھوڑے یہ عاشق نہ معشوق کو"

ترقیمہ: "تمام شد مثنوی ثانی میر تقی میر مرحوم موسوم بہ شعلہ عشق مرقوم دہم رجب ۱۲۷۰ ہجری بمقام الور"۔

مندرجات: ۱۳۲، اشعار کی اس مثنوی میں ایک عشقیہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۴۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/32

Marfat.com

مصنف: عارف الدین خاں عاجز

عنوان: لعل و گوہر

تقطیع: ۱۸ x ۲/۱ ۱۰، س م

اوراق: ۲۲

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۵۷ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ تمام اوراق کی چٹ بندی کی گئی تھی لیکن وہ بھی کرم خوردہ ہو گئی۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ آغاز سے ورق ۱۸، ب تک ہے۔

آغاز: "الٰہی دے مجھے رنگیں بیانی عطا کر مجھ کو یاقوت معانی
سخن کا لعل دے میری زباں کو در معنی سے بھر میرے دہاں کو
مجھے در سخن کا جوہری کر سخن سنجوں کو میرا مشتری کر"

اختتام: "خموشی سے زباں کو آشنا کر ہوا افسانہ آخر اب دعا کر
الٰہی عاشقوں کی آبرو رکھ انہیں تو دو جہاں میں سرخ رو رکھ"

ترقیمہ: "تمت تمام شد قصہ لعل و گوہر چارشنبہ سیزدہم شہر جمادی الاول، ۱۲۵۷ ہجری در مقام — باتمام رسید"

مندرجات: اس مثنوی میں ایک عشقیہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۵۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1052/10

مصنف: عارف الدین خاں عاجز

عنوان: لعل و گوہر

تقطیع: ۲/۳ x ۱۱، ۱۶ س م

اوراق: ۵

سطور: ۳ تا ۵

خط: نستعلیق، معمولی

Marfat.com

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین مجلد۔ بوسیدہ۔ سات صفحات پر سات رنگین تصویریں بنی ہوئی ہیں۔

آغاز: "جواہر شاہ جب زنداں سے چھوٹا — عداوت کے گلے کو خوب گھونٹا
کمر کو باندھ کر خدمت کی بندی — نگینہ کو کیا آئینہ بندی"

اختتام: "ارے عاجز سخن کب لگ کرے گا — سخن کے فکر میں کب لگ رہے گا
خموشی سیں سخن کو آشنا کر — ہوا افسانہ آخر اب دعا کر"

سلسلہ نمبر: ۴۵۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1676

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۱۵، س م ۱/۴ x ۲۲

اوراق: ۹۶

سطور: جن صفحات پر تصاویر نہیں ان پر تقریباً ۱۶، بقیہ صفحات پر غیر معین۔

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، چکنا باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: چرمی جلد جو سنہرے نقش و نگار سے مزین ہے۔ پہلے صفحہ پر سنہرے نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ لوح پر پیلے، نیلے، سنہری اور سرخ رنگوں سے نقش و نگار بنے ہیں۔ بین السطور سنہری ہے۔ ہر صفحہ پر سرخ، نیلی اور سنہری جدولیں ہیں۔ اس مخطوطہ میں ۴۱، رنگین تصویریں بھی ہیں۔

آغاز: "کروں پہلے توحید یزداں رقم — جھکا جس کے سجدے کو اول قلم
سر لوح پر رکھ بیاض جبیں — کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہیں"

اختتام: "میاں مصحفی کو جو بھایا یہ طور — انہوں نے بھی کر فکر ازراہ غور
کہی اس کی تاریخ یوں برمحل — یہ بت خانہ چین ہے بے بدل"

Marfat.com

مندرجات: اس مثنوی میں شہزادہ بے نظیر اور بدر منیر کے عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۵۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965_ 135

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۱۶، س م ۱۳ ½ x

اوراق: ۹۷

سطور: ۱۳ دو کالمی

خط: نستعلیق پختہ رواں

سنہ کتابت: ۱۲۸۱ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ لیکن متن محفوظ۔ سرخ حد ولیں۔ کنارے چوہوں کے کترے ہوئے۔ آخری ورق دریدہ۔ نسخہ کے آخر میں فخرالدین ماہر کا قطعہ تاریخ بھی شامل ہے۔ اس قطعہ میں جابجا ترامیم و اضافے کیے گئے ہیں۔

آغاز: "کروں پہلے تو حمد یزداں رقم جھکا جس کے سجدے کو اول قلم
سر لوح پر رکھ بیاض جبیں کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہیں"

اختتام: "اے عاجز تو کیا ہے کیا اپنا حال کہ سرکار کو خود ہے تیرا خیال
یہ مرزا ہے امیدوار رحم اضافے سے ہو اس پہ فضل و کرم"

ترقیمہ: "تمت تمام شد۔ بتوفیق خدائے ذوالمنن وترقی بخش ہر علم وفن، کتاب لاجواب مثنوی میر حسن بتاریخ دوم صفر المظفر ۱۲۸۱ ہجری مقدسہ تحریر یافت"۔

مندرجات: سحرالبیان کے اس مخطوطے کی خصوصیت ۴۰ اشعار پر مشتمل فخرالدین ماہر کا قطعہ تاریخ ہے جو اپنی اہمیت کے پیش نظر درج کیا جاتا ہے:

"سنی جب کہ ماہر نے یہ مثنوی تو محظوظ ہو فکر تاریخ کی
یہ مصرع پڑا ان کے ہوگر فرح ہے اس مثنوی کی یہ نادر طرح
الٰہی مری عرض یہ کر قبول بحق نبی و بآل رسول
کہ سردار کو میرے صحت سے رکھ سدا دل کے تئیں اون کی فرحت سے رکھ

Marfat.com

نمکخوار ہوں جن کا میں اے خدا — نظر کر عنایت کی ان پر سدا
ترقی عمر اور دولت کی ہو — کہ ہر ہر گھڑی ان پہ فرحت کی ہو
شب و روز ہر پل ہو ان کا بھلا — کہ ان کے بھلے میں جہاں کا بھلا
فلک پر رہے مشتری جب تلک — یہ قائم گھرانا ہو زیر فلک
سدا شاد و آباد اولاد رکھ — دلوں کو انہوں کے سدا شاد رکھ
خصوصاً جو ہیں ان کے دل کے چمن — کہ ہیں چاند سورج وہ غنچہ دہن
کہ لطف علی خان والا گہر — شرافت نجابت میں یکتا ہے در
وہ دلدار علی خان عالی نسب — خدا ان کے تئیں خوش رکھے روزوشب
رہے باغ ہستی میں یہ نونہال — ہمیشہ سرسبز باصد کمال
مرادوں کی بیل ان کے منڈوے چڑھے — زیادہ عمر ہووے دولت بڑھے
مہ و مہر ہو جب تلک برسماں — کہ یہ چاند سورج ہو جلوہ کناں
جو ہو اقربا اور اولاد ہوں — الٰہی شب و روز وہ شاد ہوں
کہنے شعر شادی میں شیریں بیاں — لکھا اس کو فدوی نے محنت سے واں
خدایا تو مقبول سرکار کر — لکھا ہوں مشقت سے اس کو مگر
اے عاجز تو کہتا ہے کیا اپنا حال — کہ سرکار کو خود ہے تیرا خیال
یہ مرزا ہے امیدوار رحم — اضافہ سے ہو اس پو فضل و کرم

سلسلہ نمبر: ۴۵۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 134
مصنف: میر حسن دہلوی
عنوان: سحرالبیان
تقطیع: ۲/۱۲ x ۴/۱۵، س م
اوراق: ۸۶
سطور: ۱۳
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: ۱۲۰۶ھ
کاتب: دلاور خان
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ متن مکمل و محفوظ

Marfat.com

آغاز: "کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدے میں اول قلم"

اختتام: "کہی اس کی تاریخ یوں برمحل کہ بتخانہ چین ہے بے بدل"

ترقیمہ: "تحریر و اتمام گرفت تمام شد ۱۲۰۶ ہجری روز یکشنبہ تاریخ ہفدہم ماہ جمادی الاول بوقت یکپاس روز برامدہ یافت۔ فدوی دلاور خان ولد نادر خان"۔

سلسلہ نمبر: ۴۵۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 97

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۲۰x ۱۱، س م

اوراق: ۸۹

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: میاں قادر بخش

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: سرلوح مطلا، مشجّر اور میناکار۔ سنہری جدولیں۔ بین السطور طلائی نقش و نگار۔ سیاہ باریکا۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ آخری اوراق آب رسیدہ جس کی وجہ سے بعض عبارتیں متاثر ہوئی ہیں۔ سرلوح پر ایک ہشت پہلو سیاہ مہر ثبت ہے جس میں درج "قادر بخش" واضح ہے بقیہ عبارت دھندلا گئی ہے۔

آغاز: "کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدے میں اول قلم"

اختتام: "کہی اس کی تاریخ یوں برمحل یہ بتخانہ چین ہے بے بدل"

ترقیمہ: آب رسیدگی کی وجہ سے ترقیمہ کی بیشتر عبارت ناخواندہ ہو گئی ہے صرف "میاں قادر بخش" واضح ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۵۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969- 146

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحرالبیان

Marfat.com

تقطیع: ۱۸ x ۲/۳ ۱۲، س م

اوراق: ۶۰

سطور: مختلف السطور افقی، عمودی اور ترچھی سطور

خط: نستعلیق، پختہ

سنہ کتابت: ۱۲۳۸ھ

کاتب: محمد سیف اللہ

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ آب رسیدہ۔ دریدہ

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدے کو اول قلم

اختتام: "سنی جبکہ ماہر نے یہ مثنوی تو محفوظ ہو فکر تاریخ کی

ترقیمہ: "تمت تمام شد مثنوی غلام حسن، محمد سیف اللہ نارنولی برائے خواندن وسیر خود بتاریخ دوئم، شہر محرم الحرام روز ۱۲۳۸ ہجری نبوی صورت ارتقام یافت۔ مسنوی ہذا در مقام اودے پور تحریر نمود تمام شدہ"۔

سلسلہ نمبر: ۴۵۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1699

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحر البیان

تقطیع: ۱/۲ ۱۳ x ۱/۲ ۱۶، س م

اوراق: ۸۵

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، چکنا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ سرخ جدولیں۔ سنہری حاشیہ۔ نیلا باریکا۔ ورق ۲، الف کے درمیانی حاشیے پر سنہری، سبز اور لاجوردی گل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ ترک کا التزام۔ ۳۱، رنگین تصاویر بھی ہیں۔ آب رسیدہ۔ کنارے دریدہ۔ متن محفوظ۔ ناقص الآخر۔

Marfat.com

آغاز: " کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدے کو اول قلم "

اختتام: " غرض جس نے اس کو سنا یہ کہا حسن آفریں مرحبا مرحبا
جو منصف سنیں گے کہیں گے سبھی نہ ایسے ہوا ہے نہ ہوگی کبھی "

ترقیم: "تمت تمام شد مثنوی میر حسن"۔

سلسلہ نمبر: ۴۵۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 214

مصنف: میر حسن

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۱۱ ۱/۲ x ۱۳، س م

اوراق: ۲۱

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، اوسط

طور: ۱۱

ط: نستعلیق، اوسط

نہء کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

ب: نامعلوم

نذ: آسمانی، باریک

وشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

یفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ سیاہ حاشیے۔ دوہری سرخ جدولیں۔ کرم خوردہ۔ پہلے ورق پر بڑ پیپر چسپاں کیا گیا ہے۔ معمولی آب رسیدہ۔ متعدد اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔ آخری پانچ اوراق سادہ ہیں۔

غاز: " کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدہ کو اول قلم "

ختام: " کہی اس کی تاریخ یوں برمحل یہ بتخانہ چین ہے بے بدل "

سلسلہ نمبر: ۴۵۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 596

مصنف: میر حسن

Marfat.com

عنوان: بحرالبیان
تقطیع: ۱۲½ x ۲½ ۱۴، س م
اوراق: ۱۳
سطور: ۱۲
خط: نستعلیق عمدہ
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، حنائی، سبز، باریک
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الطرفین۔ دوہری طلائی حد ولیں۔ تین رنگین تصاویر جو نیلے، سرخ، سنہرے اور زرد رنگوں سے بنائی گئی ہیں۔
آغاز: ؎ لبوں سے ملے لب دہن سے دہن دلوں سے ملے دل بدن سے بدن
اختتام: ؎ کسی کی بدی تو نہ کر عیب ہے کہ اس کا خدا عالم الغیب ہے

سلسلہ نمبر: ۴۵۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 974/1
مصنف: میر حسن دہلوی
عنوان: بحرالبیان
تقطیع: ۲۱ x ۱۵، س م
اوراق: ۹۵
سطور: ۱۳
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: ۱۲۶۴ھ
کاتب: غلام حسین
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔
کیفیت: ہر صفحے پر سیاہ، نیلی اور سرخ حد ولیں ہیں۔ اس نسخہ میں ۳۵ رنگین تصویریں بھی ہیں۔ آب رسیدہ۔ بیشتر کونے کنارے دریدہ۔ بیشتر اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔ اوراق کی ترتیب غلط ہے۔

Marfat.com

آغاز: "کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدے کو اول قلم"

اختتام: "کہی اس کی تاریخ یوں برمحل یہ بتخانہ چین ہے بے بدل"

ترقیمہ: "تمام شد مثنوی میر حسن دہلوی بتاریخ نہست و ہشتم شہر جمادی الاول بخط غلام حسین ۱۲۱۴ ہجری"۔

سلسلہ نمبر: ۴۶۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 185

مصنف: میر حسن

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۱/۲ ۱۳ × ۱/۲ ۱۰، س م

اوراق: ۱۱۶

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، شکستہ مائل

سنہ کتابت: ۱۲۲۶ھ

کاتب: روڑمل

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: لوح منقش۔ ورق ۱، ب کے چاروں طرف منقش حدول ہے جس میں سرخ، نیلا، پیلا اور سیاہ رنگ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد اوراق پر سرخ، نیلے، پیلے اور سیاہ رنگوں سے نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ ورق ۵۳، ب، ورق ۹۹، الف اور ورق ۱۰۸، الف پر کاتب نے اپنے طور پر اضافے کیے ہیں۔ کل اضافہ شدہ اشعار کی تعداد ۲۵۸ ہے۔ یہ اہتمام سے لکھا ہوا نسخہ ہے۔

آغاز: "کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدے کو اول قلم"

اختتام: "کہی اس کی تاریخ یوں برمحل یہ بتخانہ چین ہے بے بدل"

ترقیمہ: "تمت تمام یافت مسنوی (کذا) تصنیف میر حسن شاعر دہلوی من خط حقیر پر تقصیر ہیچ مدان روڑمل ولد جیون مل، قوم اور سوال مشہور نام قوم بہادر بہلہ، ساکن قصبہ سلمانہ از ہند وارد ملک دکھن شدہ بود۔ در نوکری خان ذیشان صالح محمد خان بہادر در قصبہ انکولا۔ بپاس خاطر برخوردار سعادت اطوار یارو راو ولد رائے صاحب مشفق، پرورش فرمائے مخلصاں، استظہار نیازمنداں رائے بنسی لعل صاحب قوم کلتہ سکینہ، قانون گوئے قصبہ راہن خوش باش انبرن پور جاریخ نہست و ہفتم ۲۷، شہر صفر الظفر ۱۲۲۶ ہجری اختتام یافت"۔

سلسلہ نمبر: ۴۶۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1416

Marfat.com

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۲۰x ۳، س م

اوراق: ۵۵

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۳۱ھ

کاتب: عبداللہ شاہ

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ناقص الاول۔ ترک کا التزام۔ بوسیدہ، کرم خوردہ۔ بعض اشعار جو کاتب سے چھوٹ گئے تھے وہ جدید العہد خط میں اضافہ کیے گئے ہیں اور بعض اشعار کو قلمزد کر دیا گیا ہے۔

آغاز: "یہ مژدہ جو پہنچا تو نقارچی لگا ہر جگے بادلہ اور زری
بنا ٹھاٹھ نقار خانہ کا سب مہیا کر اسباب عیش و طرب

اختتام: "کہی اس کی تاریخ یوں برمحل یہ بتخانہ چین ہے بے بدل

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من تمام شد، نسخہ مثنوی میر حسن دہلوی از دست فقیر حقیر — التقصیر عبداللہ شاہ ساکن کھم بر پنجشنبہ جانب پنجم شوال در مقام اجرائے متصل اپو ایلور برائے پاس خاطر سعادت آثار نیکو کردار فقیر صاحب، تا یک یادگاری زمانہ قلمی نمودہ شد ۱۲۳۱ھ"

سلسلہ نمبر: ۴۶۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/15

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۲/۱ ۲۲x ۱۴، س م

اوراق: ۴۲

سطور: ۲

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

Marfat.com

غذ: بادامی، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ۱ ناقص الاوسط ولآخر۔ تمام اجزاء علیحدہ ہوگئے ہیں۔ مخطوطے کے آخری اشعار کو کسی نے زمانہ حال میں نیلے قلم سے لکھ کر مثنوی مکمل کی ہے۔

آغاز: ؎ کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدے کو اول قلم "

اختتام: ؎ سوار اپنے گھوڑے پہ ہوکر شتاب کہ جو صبح ہووے بلند آفتاب "

سلسلہ نمبر: ۴۶۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1415

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۱۸x ۱۱، س م

اوراق: ۹۶

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۳۳ھ

کاتب: محمد یوسف

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

مہریں: ورق ۱، الف پر ایک سیاہ مہر ثبت ہے جس میں "مرزا عباس حسین ۱۲۷۸ھ" درج ہے۔

آغاز: ؎ کروں پہلے توحید یزداں رقم جھکا جس کے سجدے کو اول قلم "

اختتام: ؎ کہی اس کی تاریخ یوں برمحل یہ بتخانہ چین ہے بے بدل "

ترقیمہ: "تمت تمام شد مثنوی میر غلام حسن روز پنج شنبہ بوقت سہ پہر تاریخ بستم ماہ شعبان ۱۲۳۳ ہجری بعون اللہ تعالی باتمام رسید۔ کتبہ محمد یوسف۔ تاریخ مثنوی میر غلام حسن از مصرع مرزا خلیل (کذا) یعنی بریں مثنوی باد ہر دل لد ۱۲۳۱ھ واز مصرعہ میاں مصحفی یعنی یہ بتخانہ چین ہے بے بدل ۱۲۳۱ھ"۔

سلسلہ نمبر: ۴۶۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 528- 222

Marfat.com

مصنف: میر حسن دہلوی

عنوان: سحرالبیان

تقطیع: ۲۵ ½ x ۳ ½ ۳، س م

اوراق: ۱۰

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بوسیدہ۔

آغاز: "غضب مونہہ سے ظاہر ولے جی میں چاہ نہاں آہ آہ اور عیاں واہ واہ"

اختتام: "کواہی اگر اس کا ہمدم رہے جو اوس سے سنے اور اوس سے کہے"

سلسلہ نمبر: ۴۶۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1406

مصنف: مرزا تصدق حسین شوق لکھنوی

عنوان: بہار عشق

تقطیع: ۲۳ x ۱۵ ½ ۱۵، س م

اوراق: ۳۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱۸، الف سے ۴۲، ب تک ہے۔

Marfat.com

ر: "کس زباں سے کروں صفات خدا کیا بشر سمجھے کیا ہے ذات خدا
نعت احمد لکھے گا کیا مداح خلق کے جس کا ہو خدا مداح "
خام: "منکشف اس کی کیا حقیقت ہو وہی دیکھے جسے بصیرت ہو
پردے اٹھ جائیں جب جدائی کے حال اس دم کہیں خدائی کے "
یہ: "مثنوی تصنیف تصدق حسین خاں صاحب"۔
درجات: اس میں ایک عشقیہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ نسخہ اصل مثنوی کی تلخیص پر مبنی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۶۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1413
مصنف: مرزا تصدق حسین شوق لکھنوی
عنوان: بہار عشق
تقطیع: ۱۲/۱ x ۲۵ ۱۲/۱، ۱۶ س م
اوراق: ۲۷
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق بختہ رواں
سنہ کتابت: ۱۹۰۹ء
کاتب: محمد عبد العزیز امین
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن میں سیاہ اور نیلی، دونوں قسم کی روشنائی استعمال کی گئی ہے۔
کیفیت: مجلد۔ جابجا تیل کے نشانات۔ پہلے ورق کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔
آغاز: "کس زباں سے کروں صفات خدا کیا بشر سمجھے کیا ہے ذات خدا "
اختتام: "کر کے آپس میں اس طرح سے کلام بھیجے شادی کے یہ پیام و سلام
تھی جو قسمت میں ہونے آبادی ہو گئی دھوم دھام سے شادی "
ترقیمہ: "تمام شد محمد عبد العزیز امین بقلم خود مورخہ ۱۲، جون ۱۹۰۹ء"

سلسلہ نمبر: ۴۶۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1406
مصنف: مرزا تصدق حسین شوق لکھنوی

Marfat.com

عنوان: فریب عشق
تقطیع: ۱۵، س م x۱۳ ۲/۱
اوراق: ۴
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ناقص الاخر ۔ترک کاالتزام۔ کرم خوردہ۔اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۴، الف سے ۱۶، ب تک ہے۔
آغاز: "اے قلم پہلے لکھ تو بسم اللہ بعدہ، لاالہ الا اللہ
بعد احمد کی مدح کر تحریر کہ وہ دنیا میں ہے خدا کا وزیر
پایا آدم نے ہے اسی سے شرف تاج فرق پیمبران سلف"
اختتام: "ان سے مل کر نہ جی گنوائے کوئی مرد کے فقرہ پہ نہ آئے کوئی
کرتے ہیں یہ دعا حسینوں سے الحذر ان تماش بینوں سے"
ترقیمہ: "تمت تمام شد"
مندرجات: اس مثنوی میں ایک عشقیہ داستان قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۶۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 138/4
مصنف: مقصود
عنوان: قصہ مقصود
تقطیع: ۱۳، ۲/۱ ۲۴x س م
اوراق: ۴
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱۳۱، الف سے ۱۳۷، ب تک ہے

آغاز: "مرے دل میں یوں رات گزرا خیال — کہ جھگنا کا تک چل کے دیکھوں جمال
کئی دن سے اس کے نہیں گھر گیا — کہے گی وہ دیوانہ کیا مرگیا"

اختتام: "پڑا ظالموں سے تھا پالا مجھے — ولیکن خدا نے نکالا مجھے
پکڑ کر مرا ہاتھ وہ ناز سے — گئی مجھ کوں لے کر وہ ایجاز سے"

مندرجات: اس مثنوی میں ایک عشقیہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۶۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 399

مصنف: ملا نصرتی

عنوان: گلشن عشق

تقطیع: ۳/۴ x ۱۷، ۱۳ س م

اوراق: ۹۸

سطور: ۱۱

خط: نسخ

سنہ کتابت: ۱۱۳۰ھ

کاتب: شیخ عبداللہ

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ۔ صرف ترقیمہ سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام لیکن جلد ساز کی بے احتیاطی کی وجہ سے بیشتر ترک کٹ گئے ہیں۔ تقریباً تمام اوراق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔ بے حد کرم خوردہ۔ اس وجہ سے متن بھی مجروح ہوا ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفت اس کی قدرت کی اول سراوں — دھریا جن نے یو گلشن عشق ناوں
لیا کر کرم عشق کا مجھ اجمال — یو باغ آفرنیش کا پکڑیا جمال"

اختتام: "تک جس میں مقبول اچھو یو مدام۔ — بحق محمد علیہ السلام"

ترقیمہ: "تمت تمام شد قصہ گلشن عشق جا تاریخ پنجم محرم الحرام ۱۱۳۰ ہجری مقدس تحریر یافت.. راقم الحروف بندہ درگاہ شیخ عبداللہ

Marfat.com

متوطن بندر بہاونگر الحال در بندر معمورہ مبع در سرکار فیض مدار نواب صاحب نواب فیاض علی خاں ولد نواب ایا
خاں برائے پاس خاطر شریف حسین تحریر یافت"۔

سلسلہ نمبر: ۴۷۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/27
مصنف: نامی
عنوان: قیس و لیلیٰ
تقطیع: ۱/۲ ۱۳ x ۲/۳ ۳، س م
اوراق: ۵۳
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: ۱۲۳۰ھ
کاتب: قادر غلام
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الاول۔ ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ
آغاز: "تھا سخاوت میں وہ ایسا بے نظیر جس کے دروازے کا تھا حاتم فقیر
روز و شب کرتا فقیروں سے سلوک دور کرتا ہر کسی کی پیاس و بھوک
اختتام: "غور سے یارو نظر کرنی ضرور مت کرو تم سرسری اس سے عبور
منصفی ہے گی شرافت کی دلیل ہو مت تحسین کرنے میں بخیل"
ترقیمہ: "تاریخ نہست و ہشتم شہر ربیع الثانی در قلعہ نیلور نوشتہ در سنہ یک ہزار دو صد و چہل ہجری۔ کتاب لیلی و مجنون تمام رسید
ایں کتاب قادر غلام ولد نوننده خاں سوداگر مرحوم۔ ہر کہ خواند دعا جمع دارم"
مندرجات: اس مثنوی میں ایک عشقیہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔ مصنف نے اپنے بابت یہ اطلاعات فراہم کی ہیں کہ اس کے اجداد
شمالی ہند کے رہنے والے تھے لیکن وہ چنیاپٹن میں پیدا ہوا اور اس مثنوی کی تصنیف کے وقت تک وہ چنیاپٹن ہی
میں مقیم تھا۔

سلسلہ نمبر: ۴۷۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 43

Marfat.com

مصنف: مولوی غلام سعد مجروح

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۳x ۱۵، س م

اوراق: ۵۲

سطور: ۱۰

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۷۳ھ

کاتب: محمد اسمعیل خاں

کاغذ: ہلکا سبز اور منیالا دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدہ لیکن متن محفوظ

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

جھکایا سر جو سجدے کو قلم نے — لکھی کاغذ پہ بسم اللہ ہم نے
ہوا جس دم در حمد خدا باز — کیا نام خدا کو ہم نے آغاز
ہور اس نام کا ہے ہر مکاں میں
ظہور اس نام کا ہے ہر مکاں میں — یہ ظاہر ہے زمین و آسماں میں "

اختتام: "ہوا جب یوں وصال ناگہانی — تو پھیلی اس کی دنیا میں کہانی
جو ہو اس طرح نیک انجام و آغاز — نہیں یہ عشق اسے کہتے ہیں اعجاز
ہے قصہ گرم افسردہ نہیں ہے — یہ زندہ ہے کوئی مردہ نہیں ہے "

ترقیمہ: "تمت تمام شد مثنوی تصنیف مولوی غلام سعد صاحب متخلص بہ مجروح۔ بہ دستخط شکستہ محمد اسمعیل خاں صوبہ دار۔ بپاس خاطر برخوردار نور چشم راحت جان فتح میر خاں تحریر ساختہ بتاریخ ۱۲، ماہ اکتوبر ۱۸۵۶ء مطابق ۱۲، رجب ۱۲۷۳ھ بمقام نولکھا ضلع لاہور"

مندرجات: اس مثنوی میں ایک عشقیہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔ مجروح، جہاج نگری من مضافات کانپور کے رہنے والے تھے اور انہوں نے مذکورہ مثنوی میں متعدد اشعار جہاج نگری کی تعریف میں لکھے ہیں۔

ملسلہ نمبر: ۴۷۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1960- 61

مصنف: مومن خاں مومن

عنوان: مثنوی مومن

تقطیع: ۱۱ ½ x ۱۳ ½ س م

Marfat.com

اوراق: ۷

سطور: مختلف السطور

خط: شکستہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: زردی مائل، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد - دوہری سرخ جدولیں۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۶، الف سے ۶۶، الف تک ہے۔

آغاز: " کھولیو ساقی منہہ کو سبو کے پیتے ہیں کب سے گھونٹ لہو کے "

اختتام: " طال حدیث العشق قاصر افقلنا ولوالک اصبر "

مراثی

سلسلہ نمبر: ۴۷۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/44

مصنف: ولی

عنوان: مرثیہ قاسم

تقطیع: ۱۸ ½ x ۲ ½ ۱۱ س م ع

اوراق: ۴۶

سطور: ۷

خط: نسخ

سنہ کتابت: ۱۲۶۳ھ

کاتب: عبداللہ

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد - ترک کا التزام - سرخ جدول - معمولی کرم خوردہ

Marfat.com

ز: "ایں مجلس امام قاسم فرزند امام حسین

ولی اتھے غم میں ست نکو ہوش انکیں دریائے ماتم کوں ہے لے جوش
انکھاں کی نہر سوں دیدہ کے پانی کر ایسے باغ غم کی باغبانی "
تمام: " تب اس غم کا حقیقت ہوئے ظاہر نکل باطن کا آوے راز باہر
اچھو قاسم پے نسدن رحمت اللہ اچھو قاتل اوسکے لعنت اللہ "

یمہ: "کاتب الحقیر فدوی سرکار فیض آثار بلا اشتباہ من بندہ درگاہ عاجز عبد اللہ ساکن بندر بھاونگر تحریر جا تاریخ دوازدہم شہر ربیع الثانی ۱۱۶۶ ہجری نوشتہ شد"

درجات: اس مرثیے میں حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۷۴

طوطہ نمبر: N.M. 1958_ 260/35

صنف: سکندر دکھنی

نوان: مرثیہ سکندر

طبع: ۱۵x ۱۶، س م

وراق: ۷

طور: ۱۵تا۱۶

خط: نستعلیق، معمولی

نہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

اتب: نامعلوم

اغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

یفیت: بے حد کرم خوردہ۔ چند اوراق کو دونوں طرف بڑ پیپر لگا کر محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: " عصر میں مونی کلیم اللہ کے یک شخص پیر
عارف و متوکل صاحب دل و روشن ضمیر
بے غرض بے عیب ۔۔ بے ریا و بے نظیر
کوہ کے نیچے سدا رہتا تھا اک مرد فقیر "

اختتام: " آخیوں دوزخ کی موسی نے دی اس کو خبر
وہ صدا سنتے ہی زاہد نے کیا تب در گذر

Marfat.com

یہ سکندر کی دعا ہے روبرو اللہ کے
پھر نہ نکلیں آنکھوں دوزخ سے قاتل شاہ کے "

مندرجات: اس مسدس مرثیے میں سکندر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ایک قصہ بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ دوزخ بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس شخص پہاڑ پر لے جاو۔ جب وہ بزرگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ پر پہنچے تو انہیں حضرت آدم علیہ السلام کے سے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ تک کے عہد کے مناظر دکھائے گئے۔ کربلا کے دردناک مناظر دیکھ کر ان بزرگ نے خدا سے دعا کی کہ جن لوگوں نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو قتل کیا ہے تو ان کے واسطے ایک دوزخ بنا۔

سلسلہ نمبر: ۴۷۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/3
مصنف: فضلی
عنوان: دہ مجلس
تقطیع: ۱۳x ۳،۳ س م
اوراق: ۶۸
سطور: ۱۷
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۹۱۱ ھ
کاتب: سید ملوک شاہ
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الاول۔ نہایت خستہ۔ دوہری سرخ حد ولیں۔ سوختہ ہونے کی وجہ سے شروع کے آٹھ اوراق کا متن ناخواندنی ہے۔
آغاز: "مطلق خیال نہ کرکے بہ نظر حصول ثواب اس کتاب کو۔۔۔ روایات و شب خوانی و چہلم امام مظلوم علیہ السلام میں پڑھی جائیں"۔
اختتام: " فاتحہ پڑھ تو دوستان رسول تو دعائیں فصیح کو ہوں قبول "
ترقیمہ: "تمام شد دہ مجلس تاریخ یازدہم ماہ کانک ۹۱۱ء دستخط سید ملوک شاہ ولد سید مہتاب شاہ ساکن موضع سید انوا تحریر یافت

مندرجات: اس نسخہ میں گیارہ مجلسیں ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۷۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/24

مصنف: قابل و حسرت

عنوان: مجموعہ مراثی و مناقب

تقطیع: ۱/۲ ۱۳ x ۱۵، س م

اوراق: ۳۰

سطور: ۱۲تا۱۳

خط: نستعلیق نہایت خراب

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد - ناقص الطرفین - بے حد کرم خوردہ - چوہوں نے کتر کر کچھ حصہ ضائع کر دیا ہے - یہ مخطوطہ بیاض معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں جابجا ترمیم و اضافوں کا عمل کیا گیا - علاوہ ازیں جہاں جگہ نہیں رہی وہاں اشعار اور مصرعے علیحدہ پرچیوں پر لکھ کر متعلقہ مقامات پر رکھ دیے گئے ہیں۔

آغاز: "لکھتا ہوں کچھ حسین علی کا میں ماجرا آنکھوں سے خوں رواں کرو سن کر یہ ماجرا
شبیر کے الم میں کرو اپنی چشم نم تم پر عذاب حشر نہ ہووے گا اور نہ غم"

اختتام: "قریب عرش الٰہی کے بے قراری سے کچھ ایسا روتی رہے گی وہ کہہ وزاری سے
کہ رونا دیکھ کے پیغمبر اور فرشتے تمام لکھیں گے رونے کو ہمراہ فاطمہ کے تمام"

مندرجات: اس مجموعے میں قابل و حسرت کے مندرجہ ذیل مراثی، مناقب اور قصاید ہیں:

(۱) مرثیہ امام حسین، (۲) شہادت امام حسین، (۳) مختصر نامہ شہادت امام حسین، (۴) مرثیہ امام حسین، (۵) احوال شہادت فرزند امام حسین، (۶) کرامت غوث الاعظم، (۷) احوال حضرت فاطمہ، (۸) کرامت غوث الاعظم، (۹) معجزہ آں حضرت۔

سلسلہ نمبر: ۴۷۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/33

مصنف: مشہر

عنوان: مرثیہ مناقب

تقطیع: ۱/۲ ۱۷ x ۱/۲ ۱۰، س م

Marfat.com

اوراق: ۳
سطور: ۱۰تا۱۲
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱۱، الف سے ۱۲، ب تک ہے۔
آغاز: ؎ قریب شام کے آیا جو کاروان حرم — ہر ایک کان میں پہنچی صدائے شیون
تماشا دیکھنے سب شہر سے نکل آئے — جو دیکھا کرتے ہیں شبیر کا سبھی ماتم
اختتام: ؎ جو وارثوں کے الم سے گیا جگر جل کر — سرشک چشم سے جاری تھے ان کے شام و
سوائے غم کے نہ ہمدم تھا ان کا کوئی بشر — مگر تھا داغ جدائی کا مشتہر دل پر
مندرجات: یہ مرثیہ ۳۱، اشعار پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۷۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1973_ 222
مصنف: میر ببر علی انیس
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۲/۱ ×۲۵ ۲/۱ ۱۶، س م
اوراق: ۸
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
مہر: سرلوح پر ایک چوکور سیاہ مہر ثبت ہے جس میں "سید عبدالواحد ۱۲۷۱" درج ہے۔
کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ کسی بیاض کے متفرق اوراق ہیں۔ سرلوح پر رواں خط میں یہ عبارت تحریر ہے۔
"مالک ایں کتاب سید عبدالوحید غفرلہ"۔

Marfat.com

آغاز: "مرمر کے مسافر نے بلایا ہے تجھے — رخ سب سے پھرا کے منہ دکھایا تجھے
کیونکر نہ تجھ سے لپٹ کر سوؤں اے قبر — میں نے بھی تو جان دے کے پایا ہے تجھے"

اختتام: "عطش نے گو دل سرور میں آگ بھڑکائی — مگر زباں پہ نہ حرف سوال آپ آیا
انیس عالم پیری میں اس قدر غفلت — اٹھو اٹھو کہ بس اب سر پہ آفتاب آیا"

رقیمہ: "تمام شد"

مندرجات: اس مجموعے میں انیس کی آٹھ رباعیاں، ایک سلام اور ۶۱ بند کا ایک مرثیہ شامل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۷۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1966_ 68
مصنف: مرزا سلامت علی دبیر
عنوان: مرثیہ دبیر
تقطیع: ۲۹ x ۱۷ ۱/۲، س م
اوراق: ۷
سطور: ۱۸
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ خستہ، کنارے دریدہ۔ تمام اوراق علیحدہ علیحدہ بڑے پیمانے کے لفافے میں رکھ کر محفوظ کیے گئے ہیں

آغاز: "شہ بولے میں کسی کی مدد چاہتا نہیں — بجز حق کسی کا بندہ احساں ہوا نہیں
سب کچھ ہے اس کے قبضہ قدرت میں کیا نہیں — لیکن بجز رضا کوئی اس کی رضا نہیں"

اختتام: "پانی کا نام بھی میں نہ لوں گی زبان سے — تشنہ دہن گیا مرا بچہ جہاں سے"

مندرجات: موجودہ صورت میں یہ مرثیہ ۸۵ بند پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۸۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 10

Marfat.com

مصنف: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

عنوان: مجموعہ مراثی صفیر

تقطیع: ۲/۱ x۱۲ ۱۴، س م

اوراق: ۲۵۶

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاسا)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: بادامی، چکنا دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ آغاز کے چھ اوراق سادہ۔ متن ورق ۷، الف سے شروع ہوتا ہے۔ صفیر نے نیلی روشنائی سے ترامیم و اضافے کیے ہیں۔ آخر کے متعدد اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: "دنیا سرا ہے اور مسافر مقیم ہیں — لیکن مقیم عالم امید و بیم ہیں
گو شاخ و گل میں رابطہ مستقیم ہیں — پر سب رواروی میں برنگ نسیم ہیں"

اختتام: "تو بس تما نہیں ہوا اے سید البشر — بلغت یعنی خلق میں پہنچایا عمر بھر
بے ریب و شک رسالۃ میرے حکم کا — کیا بات ہے مقام ہے یہ صم و بکم کا"

سلسلہ نمبر: ۴۸۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 31

مصنف: صفیر بلگرامی

عنوان: مراثی صفیر

تقطیع: ۲/۱ x۱۲ ۲/۱ ۱۳، س م

اوراق: ۱۲۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: ۱۳۲۹ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: گہرا بادامی چکنا دبیز

Marfat.com

روشنائی: متن کہیں سیاہ اور کہیں ہنگنی روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

کیفیت: کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ متعدد اوراق پر حوضہ بندی و پتہ بندی کی گئی ہے۔ آغاز و اختتام کے چھ چھ اوراق سادہ۔ متن سے قبل کے دو اوراق پر مرائی کی فہرست درج ہے۔

آغاز: "قرآن کا چھاپا ہے ورق میری زباں کا — ہے شور دو عالم میں مرے حسن بیاں کا
ذکر اس میں ہے اس بادشہ کون و مکاں کا — ہم نام ہے جو خاص خدائے دو جہاں کا"

اختتام: "اکبر کی خادمہ کو ... — بھولوں گی اب وفائیں تمہاری نہ عمر بھر
میرے لیے گذر گئے تم دو جہان سے — آخر وہی کیا جو کہا تھا زبان سے"

سلسلہ نمبر: ۴۸۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 67/2

مصنف: سید جواد حسین شمیم امروہوی

عنوان: نامعلوم

قطع: ۱۲½ x ۳۵½ س م

اوراق: ۲۳

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: برجیس امروہوی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ آب رسیدہ۔ دریدہ، کنارے شکستہ۔ ترک کا التزام۔ تمام اوراق کو بڑے پیمانے کے لفافے میں علیحدہ علیحدہ رکھ کر محفوظ کیا گیا ہے۔ اسی مصنف کے آٹھوں نسخوں میں یکسانیت کی وجہ سے مخطوطہ کی کیفیات آئندہ تحریر نہیں کی جائیں گی۔

آغاز: تسلیم ہیشہ فرمان خدا آتے ہیں — تیغ تو لے ہوئے صمصام خدا آتے ہیں
شور ہے ناشر احکام خدا آتے ہیں — لو نشاں لے کے وہ ہم نام خدا آتے ہیں"

اختتام: "میرے بے شیر کو پھر مجھ سے ملادو صاحب — ننھی تربت میں وہ سوتے ہیں جگادو صاحب"

مندرجات: ۳۵ بند کے اس مرثیہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شہادت کا احوال بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۸۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 67/5

مصنف: شمیم امروہوی

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۳۵x ۲½، ۱۱ س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: یکم مارچ ۱۹۰۸ء

کاتب: برجیس امروہوی

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

آغاز: ؎ بانو نے جب کہ خواب میں دیکھا حسین کو — چشم کرم کی عذر کیا دل کے چین کو
پایا جو مہربان شہ مشرقین کو — دیکھا بغور فاطمہ کے نورعین کو

اختتام: ؎ حضرت کا کیا گلہ یہ مقدر کا پھیر ہے — کیا جانے کیوں غلام نوازی میں دیر ہے

مندرجات: یہ نسخہ تین منظومات پر مشتمل ہے (۱) شادی جناب شہربانوؓ، (۲) جنگ و شہادت نامہ حضرت حسینؓ، (۳) ولادت شیریں

سلسلہ نمبر: ۴۸۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 67/6

مصنف: شمیم امروہوی

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲½ x۲۳ ½ ۲، ۱۱ س م

اوراق: ۵

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

Marfat.com

روشنائی: سیاہ

آغاز: "یوں لعینوں سے لڑا شیرِ خدا کا جانی — انسروں کو کبھی سکتہ تھا کبھی حیرانی"
"فتح سے یاس، زباں خشک، کلیجے پانی — یہ طلاطم تھا کہ وارد ہوا اک نصرانی"

اختتام: "تیغ کھا کر جو گرا آپ اٹھایا شہ نے — لاش کو پہلوے اکبر میں لٹایا شہ نے"

مندرجات: یہ مرثیہ ۱۲، بند پر مشتمل ہے۔ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کے لیے ایک نصرانی آیا تھا اس کی وفات کا احوال بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۸۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1966_ 67/7
مصنف: شمیم امروہوی
عنوان: مرثیہ حال حرؑ
تقطیع: ۲۲ ½ x ۱۱ ½، س م
اوراق: ۱۵
سطور: ۱۸
خط: نستعلیق عمدہ
سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: برجیس امروہوی
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ۔ آخری مصرع کا آخری لفظ کاتب لکھنا بھول گیا ہے۔
آغاز: "رن میں جب صبح شب قتل نمودار ہوئی — نور گردوں سے زمیں مطلع انوار ہوئی
جا کے ظلمات میں روپوش شب تار ہوئی — ارض صحرائے بلا غیرتِ گلزار ہوئی"
اختتام: "سعی اب تری کریں گے شہ ابرار سے حر — مدح شہ کی جو لکھی تو بھی ہوا تار سے"
مندرجات: ۱۲، بند پر مشتمل اس مرثیے میں جناب حرؑ کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۸۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1966_ 67/8
مصنف: شمیم امروہوی
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۲۲ x ۱۱ ½، س م

Marfat.com

اوراق: ۲۰

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: جعفر علی خاں

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ۔ مصنف نے جابجا اصلاحیں اور ترامیم کی ہیں۔

آغاز: " باغ مسموں کے لیے رحمت باری میں ہوں
گل پہ بار اور نہ کسی بار پہ بھاری میں ہوں
جس سے گل کھلتے ہیں وہ باد بہاری میں ہوں
بلبلیں جانتی ہیں پنج ہزاری میں ہوں "

اختتام: " روکے کہتا تھا کہ اس دیس میں کیوں آئے حسین
ہائے اکبر کبھی لب پر تھا کبھی ہائے حسین "

مندرجات: ۱۱۳ بند پر مشتمل اس نسخہ میں دو منظومات ہیں (۱) نعت سرور عالم، (۲) ولادت جناب علی اکبر۔

سلسلہ نمبر: ۴۸۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 67/10

مصنف: شمیم امروہوی

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۳x ۱۸ س م

اوراق: ۱۷

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

مہر: لوح پر ایک سرخ مہر ثبت ہے جس میں گل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

آغاز: "عرق میں تر ہے ترائی کہ شیر کہتا ہے وفور خوف سے گردوں بھی چرخ کھاتا ہے
اچھل کے آب رواں آسماں پہ جاتا ہے زمین کانپتی ہے عرش تھرتھراتا ہے"

اختتام: "زبانیں ان کی فصاحت سے کامیاب بھی ہوں
دل کو حظ بھی اٹھے اہل دل مثاب بھی ہوں"

مندرجات: ۲۷، بند کے اس مرثیے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۸۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 67/11
مصنف: شمیم امروہوی
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۳۴x ۲/۱ ۲۱، س م
اوراق: ۱۱
سطور: ۱۸
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الاول

آغاز: "غیروں کی خوشی کے لیے سر دے جو شہنشاہ اس شیر کی اولاد کو کیا شاد کیا واہ
پانی بھی کوئی چیز ہے یارو تمہیں واللہ دو روز سے پیاسے ہیں حسین ابن علی آہ"

اختتام: "گردش کو بدل دیں یہ انہیں بار نہیں ہے کچھ رجعت خورشید سے دشوار نہیں ہے"

مندرجات: ۱۱۸ بند پر مشتمل اس نسخہ میں دو مرثیے ہیں۔ (۱) نیرنگی دنیا بزبان حضرت حسین رضی اللہ عنہ، (۲) جنگ و شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ۔

سلسلہ نمبر: ۴۸۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1966- 67/12
مصنف: شمیم امروہوی
عنوان: نامعلوم

Marfat.com

تقطیع: ۳۰x ۲/۱ ۸، س م
اوراق: ۳
سطور: ۴
خط: نستعلیق، اوسط
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: بخط مصنف
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الاول
آغاز: " تنویر بخش دیدہ وجاں ہے خدا کی حمد — آدم کے تن میں روح اسی سے رواں ہوئی "
حمد خدا ہی وجہ بنانے جہاں ہوئی
اختتام: " مقتول (کذا) شمشیر الوداع — مجلس ہے ختم حضرت شبیر الوداع "
جاتا ہے گھر کو یز امام غیور کے — بس اب شمیم ہوتا ہے رخصت حضور سے "
مندرجات: ۸۸ بند کے اس مرثیہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

۶
قصص و حکایات

سلسلہ نمبر: ۴۹۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 202/22
مصنف: ملا وجہی
عنوان: سب رس
تقطیع: ۲۰ ۱/۴ x ۱۳، س م
اوراق: ۲۷۱
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: وسط بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم

Marfat.com

کاغذ: آسمانی باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: آغاز کے چند اوراق کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ دوہری سرخ حدولیں۔ ہر ورق کو الگ الگ بڑ پیپر کے لفافے میں رکھ کر محفوظ کیا گیا ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تمام مصحف کا معنی الحمد للہ میں ہے مستقیم ہو رتمام الحمد للہ کا.... بسم اللہ میں ہے"۔

اختتام: "رزق فراغ اچھو، ہمیشہ بدولت وتندرستی اچھو، عمر دراز اچھو، عاقبت بخیر اچھو، مدام بہ کمالات اچھو، آمین یارب العالمین، والسلام"۔

ترقیمہ: "تمت تمام"

سلسلہ نمبر: ۴۹۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 260/47

مصنف: مولوی اکرام علی

عنوان: ترجمہ رسالہ اخوان الصفا

تقطیع: ۱۶x ۱۰، س م

اوراق: ۳۷۶

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق معمولی

سنہ تصنیف: ۱۳۲۵ھ بمقام کلکتہ

سنہ کتابت: اواخر انیسویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

مہر: ورق ۱، الف پر ایک سیاہ ابھری ہوئی مہر ثبت ہے جس میں "۱۸۸۰" درج ہے۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ جلد کرم خوردہ لیکن متن محفوظ۔ پہلے دو اوراق کے کنارے شکستہ۔ پہلے ورق پر سیاہ اور دوسرے ورق پر سبز روشنائی سے "مسلم الثبوت" تحریر ہے۔ بعض اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم سپاس بے قیاس اس واجب الوجود کو لائق ہے جس نے اجسام ممکنات میں باوجود وحدت ہیولا کے مختلف صورتیں بخشیں"۔

اختتام: "غرض ہر ایک کرہ فوقانی کو کرہ تحتانی سے بھی نسبت ہے اور یہ کرّے سب خلائق روحانی سے بھرے ہیں۔ ایک بالشت بھر جگہ باقی نہیں ہے"۔

Marfat.com

مندرجات: اس میں انسانوں اور حیوانوں کے مابین افضلیت کے موضوع پر ایک مناظرہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے جس میں حیوانات بالاخر انسانوں کی افضلیت کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۴۹۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 113
مصنف: نامعلوم
عنوان: ریاض الشائقین
تقطیع: ۲۱.۱/۲ x ۸.۱/۲، س م
اوراق: ۳۶۴
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ تصنیف: ۹، ربیع الاول ۳۰۵ھ
سنہ کتابت: ۳۰۵ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ ابتدائی آٹھ اوراق پر دوہرا سرخ باریکا۔ بے حد کرم خوردہ۔ ابتدائی دو اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ ترقیمے کے بعد کی نچلی سطر کو گھس کر مٹا دیا گیا ہے۔
آغاز: "وحمد وافر وثنا متکاثر اوس قادر ذوالجلال کو زیبا و لائق ہے کہ جس نے انسان ضعیف البنیان کو دریائے مکرمت اپنے سے گوہر معنی بخشا اور زبان کو درفشان ثناء اپنے کا کیا"۔
اختتام: اگر عمل نیک ہے اپنے صاحب سے بھلائی کرتا ہے اور اگر بد ہوتا ہے وہ رنج دیتا ہے اس کو اپنے عامل کے عمل صالح بہتر ہوتا ہے اور اس کی قبر کو روشن کرتا ہے اور فراخ کرتا ہے اور شدائد سے بچاتا ہے اور عمل بد گھبراتا ہے اور ڈراتا ہے عامل کو اور تیرہ و تار کرتا ہے قبر کو اور رنج دیتا ہے اور ڈالتا ہے عذاب و وبال میں"۔
ترقیمہ: "والحمد للہ علی احسانہ، کہ یہ کتاب تمام ہوئی بتاریخ نہم ماہ ربیع الاول ۳۰۵ ہجری قدسی"۔
مندرجات: یہ کتاب اخلاقی نکات پر مشتمل قصوں اور حکایتوں کا مجموعہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۹۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1053/10
مصنف: ہدایت بیگم

Marfat.com

عنوان: قصہ اگر گل

تقطیع: ۲۱x ۳/۲ ۱۶، س م

اوراق: ۲۱۹

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۶۸ھ

کاتب: جعفر علی

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ تمام اوراق پر بڑ پیپر چسپاں کیا گیا ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ راویان اخبار و ناقلان آثار خوشہ چینی والے اور سخن جاننے والے زمانہ پیش کے ایسا بیان لکھتے ہیں کہ بیچ ملک خشخاص کے یک بادشاہ تھا۔ نام اس کا شہنشاہ عادل تھا اور چار وزیر رکھتا تھا۔ ایک کا نام وزیر مطلق دوسرا وزیر عنصر تیسرا وزیر مظفر چوتھا وزیر منصور"۔

اختتام: "دوسرے وہ ہے کہ اپنے قول پر عمل کرنا ویسا ہے کہ سوداگر دختر کشمیر کے ساتھ عہد کیا کہ تیرے تئیں کسی کو بھیجوں گا کہ تو جس کو چاہے گی۔ بیان حمد وثنا کے کہ بہت تنگ اور باریک ہے جو نا ویوے اس واسطے اپنے تئیں .... مقدمہ سے باز رکھ کر ختم کتاب کیا۔ جعفر علی ولد فتح علی"۔

ترقیمہ: "و تاریخ تو زدہم شہر ذی الحجہ ۱۲۶۸ ہجری نبوی
بندہ بارگاہ لم یزلی۔ عاصیہ کمترین جعفر علی"

مندرجات: اس قصے کی مصنفہ ہدایت بیگم نے لکھا ہے کہ اس نے دولہن بیگم کی فرمائش سے فارسی اگر گل کو ہندی میں لکھا اور زینت النساء بیگم کے حکم سے جعفر علی نے کتابت کی۔

سلسلہ نمبر: ۴۹۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 528/236

مصنف: نامعلوم

عنوان: قصہ فریدوں و شہزادہ کنلاق

تقطیع: ۲۱x ۱۱، س م

اوراق: ۳۳

سطور: ۲

خط: نستعلیق اوسط

Marfat.com

سنہ کتابت: ۱۲۵۸ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: زردی مائل، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ تمام اوراق دریدہ جن کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔
آغاز: "خدا کی قدرت سے ... ظہور میں آتا ہے کہ ایک ملک میں ایک بادشاہ تھا فریدوں نام اس کا... چند مدت کے بعد فریدوں کے دل میں آئی"۔
اختتام: "شہزادہ آفاق نے سرگذشت اپنے نکلنے کی اور دیو قرطاس و بیقرار کے مارنے کی اور لاناپریوں کا معہ ملکہ کے سب بیان کی۔ جیسی ان کی پھری ویسی کہتے سنتوں کی پھریں"۔
ترقیمہ: "تمام شد تاریخ بست و یکم ربیع الثانی بروز پنجشنبہ وقت چار گھڑی روز قصہ تمام شد"۔

سلسلہ نمبر: ۴۹۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 528- 216
مصنف: مہر
عنوان: آئین ہندی
تقطیع: ۱/۲ x۲۸ ۲/۳ ۱۶، س م
اوراق: ۱۴
سطور: ۹
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: بادامی، چکنا، باریک
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: ناقص الطرفین۔ مجلد۔ تمام اوراق کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔ کرم خوردہ۔ ترک کاالتزام۔ آخری ورق کا نصف حصہ ضائع ہو چکا ہے۔
آغاز: "سبب تالیف اس کتاب کا یہ ہے کہ اس چشم فیض کو اہل زبان سے کمال شوق پیدا ہوا سو ہر چند میں نے تلاش کی پر اس زبان میں کوئی کتاب روزمرہ بولنے کے موافق کہ خاص و عام کی سمجھ میں آوے"۔
اختتام: "... بلی کو گود میں اٹھالیا اور ... گوشہ میں اکیلا جا کے تھوڑی سی معجون کھلائی"۔
مندرجات: یہ فارسی داستان "آذر شاہ سمن رخ" کا ترجمہ ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۴۹۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/2

مصنف: میر سعادت اللہ

عنوان: لطائف السعادت

تقطیع: ۱۸x ۲۷، س م

اوراق: ۲

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: اواخر چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا مٹیالا، باریک عمدہ کشمیری

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد، عمدہ حالت۔ معمولی کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ لیکن متن محفوظ۔

آغاز: "حمد و سپاس اوس مظہر حقیقی کو نابت ہے جس نے بواسطہ عقل کل عالم امر و خلق کو بیک امر کن ظاہر و متبادر فرمایا"۔

اختتام: "و اوس چوتھی عاصمہ کو جس کی عصمت و پاکدامنی علی التواتر والتوالی نابت و محقق ہو گئی تھی۔ بخطاب بانوی بانواں ممتاز کر کی اوسی ایک عفیفہ پر عمر عزیز کو بعیش و آرام تمام و اختیام کیا"۔

مندرجات: یہ مجموعہ تین قصوں پر مشتمل ہے (۱) نقل حضرت علی، (۲) داستان بادشاہ سراندیپ، (۳) داستان پادشاہ ختن اور (۴) بیان علم نفس۔ بیان علم النفس میں سانس کے ذریعے مختلف بیماریوں کا علاج اور مختلف قوتوں کے حصول کی ترکیبیں درج ہیں۔ یہ رسالہ حیدرآباد، دکن کے وزیر اعظم مہاراجہ سر کشن پرشاد کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے لکھا گیا تھا۔

سلسلہ نمبر: ۴۹۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1964_ 11/1

مصنف: سید اسمٰعیل امروہوی

عنوان: وفات نامہ بی بی فاطمہ

تقطیع: ۲۲x ۴½، س م

اوراق: ۱۵

سطور: ۲

خط: نستعلیق، بختہ

سنہ کتابت: ۱۲۸۴ھ

Marfat.com

کاتب: سید حیدر حسن یکتا امروہوی
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: تمام اوراق الگ الگ بزپیپر کے لفافے میں رکھ کر فائل میں پرو دیے گئے ہیں۔
آغاز: "الٰہی توں صاحب ہے سنسار کا ہمن کوں ہے امید دیدار
ترا نام ہر دم کوئی لیوتا ٹھکانہ جنت بیچ اس
جو چاہے کرے توں جو سمرت دھنی بندے ہم جو عاجز تو قادر غنی
اختتام: "وفاتی بی بی کی پڑھی جو بچار توں بھی عاقبت نیک ہوے ہوش
کرو توشہ تم عاقبت کا بہوت وفات نامہ بی بی کا پڑھ کر تو
قصہ پورا کیتا جو سن کان دھر پڑو کلمہ خوش ہونے ہر وقت پ
ترقیمہ: "تمت بالخیر والعافیت"
مندرجات: ورق ۱، ب و ۲، الف پر اس نسخہ کے کاتب کی ایک تحریر ہے جس میں اس نے سید اسمٰعیل امروہوی کا شجرہ نسب تح
کیا ہے۔ کاتب نسخہ یکتا امروہوی نے اس قصہ کا سال تصنیف ۱۱۰۵ھ لکھا ہے۔ کاتب مذکور نے اس نسخہ کو ایک قد
نسخہ مکتوبہ ۱۱۰۶ھ برانے سید قربان حسین سے نقل کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۴۹۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 11/2
مصنف: سید اسمٰعیل امروہوی
عنوان: قصہ معجزہ انار
تقطیع: ۲۲x ۲۰ ۱/۲، س م
اوراق: ۸
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق، پختہ
سنہ کتابت: ۱۲۸۴ھ
کاتب: سید حیدر حسن یکتا امروہوی
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: متن ورق ۲، الف سے شروع ہوتا ہے۔ ورق ۱، الف پر کاتب کی ایک تحریر ہے جس میں اس نے جایا ہے کہ یہ نسخ
ایک قدیم نسخے مکتوبہ الیاس خاں ۱۱۲۱ھ سے نقل کیا گیا ہے۔ تمام اوراق الگ الگ بزپیپر کے لفافے میں رکھ کر ایک
فائل میں پرو دیے گئے ہیں۔

Marfat.com

آغاز: "الٰہی توں دانا ہے ہر کلج کا سرانجام دیتا ہے محتاج کا
ہر ایک آرزو کی پورا تا ہے آس کبیراں صغیراں فقیرا تراس
جیتے ہیں گے مخلوق ہر ایک جہاں تری نعمتاں کلج بولیں بکھاں"
اختتام: "کہیا بیتاں یک سو و چالیس آٹ نبی معجزے کا اسی میں ہے باٹ
گیارہ سو اوپر بست سن تھے نبی اوسی روز قصہ کیا میں سبھی
پڑھو کالما مل نبی کے نام برکت محمد علیہ السلام"
ترقیمہ: "وتمت بالخیر والعافیہ"

سلسلہ نمبر: ۴۹۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 271/2
مصنف: سید اسمٰعیل امروہوی
عنوان: معجزہ انار
تقطیع: ۱/۲ x۱۱ ۱/۲ ۱۵، س م
اوراق: ۶
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، عمدہ
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ خستہ، شکستہ، بوسیدہ۔ اب جدید طریقے کے مطابق اس نسخہ کو عمدہ طریقے سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱ب سے ۱۵الف تک ہے۔

آغاز: "الٰہی توں دانا ہے ہر کلج کا سرانجام دیتا ہے محتاج کا
ہر ایک آرزو کو پورا تا ہے آس کبیراں صغیراں فقیراں تراس
جیتی ہیں گی مخلوق ہر یک جہاں تری نعمتاں کلج بولیں بکھاں"
اختتام: "کہیا بیتا یک سو اور چالیس چار نبی معجزے کا اسی میں بچار
گیارہ سو اوپر بیست سن تھے نبی اوسی روز قصہ کہا میں سبھی
پڑھو کلمہ سب مل نبی کے جو نام زبرکت محمد علیہ السلام"
ترقیمہ: "وتمت تمام شد کار من نظام شد"

Marfat.com

مندرجات: ۱۳۸، اشعار کی اس نظم میں بلقیس شاہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 271/1
مصنف: عبداللہ
عنوان: قصہ چہار بے وقوف
تقطیع: ۱۱½ x ۲½ ۱۵، س م
اوراق: ۱۰
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ شکستہ و بوسیدہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱، ب سے ۱۰، الف تک ہے۔ اب جدید طریقے کے مطابق پورے نسخہ کو عمدہ طریقے سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔
آغاز: "توں واحد احد ہے ترا سب ہے نور نہ غائب کبھی ہور سب جگ حضور
توں ہے گا عاقل دیوانہ توں عقل سب کوں دیوے سیانہ توں
توں ہی سب پہ قادر ہے قدرت دھرے اپس میں سبھی خلق ہو بے پھرے"
اختتام: "مدد پیر کی لین دے مجھ کوں عقل تری معرفت کا پڑھاوے فضل
مرے پیر نے یو سکایا مجھے کہوں عاجزی کرکے یارب تجھے
مجے دونو جگ میں توں ممتاز کر مرا تیرے نزدیک اعجاز کر"
ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من نظام شد۔ ایں قصہ کے ابیات ۳۶۰ تمام ہوا"۔
مندرجات: یہ منظوم قصہ ۳۶۲، اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کا عنوان قصہ چہار بے وقوف ہے لیکن اس میں پانچ بے وقوفوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1980- 32
مترجم: سید فرزند احمد صفیر بلگرامی

Marfat.com

عنوان: ترجمہ بوستان خیال (جلد ششم)

تقطیع: ۲½x۳۷، ۸ س م

اوراق: ۹۸

سطور: ۲۷

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: چہار شنبہ ۲، جمادی الاول ۱۲۹۹ھ

کاتب: سید نور احمد بلگرامی

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ خستہ و بوسیدہ۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "داستان صاحبقران اصغر شاہزادہ بدر منیر اور اکھاڑ نامیل صورت کا، پھنسنا سحر ظلمانہ جادو میں، پھر کام آنا رنگ افروز کی محبت کا۔ خیال بند صورت گل رخان نو قلم دو زبان لکھتا ہے کہ صاحبقران جہانگیر شہزادہ بدر منیر نے جب سب کو رخصت فرمایا"۔

اختتام: "خواجہ نے کہا بالغرض۔ مگر تصویر کیا کہتی ہے اور تصویر ہاتھ میں دی۔ شہریار نے دیکھی تو ہو بہو آپ کو پایا، سر مو فرق نہ آیا۔ سر جھکا لیا مگر آنکھوں سے دریا بہا دیا لا اعلم۔ قفس میں جو تڑپا چمن یاد آیا۔ مصیبت زدہ کو وطن یاد آیا۔

خواجہ وزیر:

مر گئی بلبل جو کیا یاد چمن کو غربت میں خدا یاد دلانے نہ وطن کو "

مندرجات: یہ بوستان خیال کا ترجمہ ہے مترجم نے درمیان میں متعدد مقامات پر لکھنوی شعراء کے اشعار بھی داخل کر دیے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1980_ 39

مترجم: صغیر بلگرامی

عنوان: ترجمہ بوستان خیال

تقطیع: ۲۵x ۲½ ۱۵، س م

اوراق: ۳۴

سطور: ۴

خط: نستعلیق پختہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ خستہ۔ تمام اوراق کے دونوں جانب بڑپیپر چسپاں کیا گیا ہے۔

آغاز: "پھر سامان راونگی ساحتبران اکبر بہر فتح بقیہ طلسم بیفا کو۔ اور پہلے دیکھنا محبوبان مہر سیما کو۔ اور محبت صبح روشن گہر سے آپس کی دل لگی۔ عین وصل میں نااتفاقی اور روانہ ہونا بجانب طلسم"۔

اختتام: "مہتر نسیم اور شمیم او مہران شہزادہ اوراغ نے اس قدر گھوڑے رپٹانے کہ گھوڑے کام آنے مگر اوس سمند کے نشان نہ پانے۔ آخر نسیم دریانک جاکر اسپ کے نشان پاکر پھر آنے۔ سب نے"۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 138/1

مصنف: نجیب

عنوان: مجنوں و لیلی

تقطیع: ۱/۴ x۱۳ ۱/۲ ۱۵، س م

اوراق: ۴۸

سطور: ۹

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ تصنیف: ۱۲۰۸ھ

سنہ کتابت: ۱۲۲۳ھ

کاتب: سید قطب شاہ گیلانی

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱، الف سے ۴۸، الف تک ہے۔

آغاز: "ترا شکر ہے میرے پروردگار — تری ذات عالی پہ سب کچھ نثار
توں وہ ہے کہ سب کوں کیا آشکار — ہے تجھ نام پر سارا عالم نثار
تو قطرہ سے تابندہ گوہر کرے — کہ عالم میں اس کوں منور کرے"

اختتام: یہ تھا فکر دل میں مرے بس کمال — کہ ہو اس کی تاریخ کا کچھ خیال
کہا اس میں "تاریخ" بے آپ شاد — اجی مجھ سے سنیے یہ تاریخ یاد"

۱۲۰۸ھ — ۱۷۹۳ء

Marfat.com

ترقیمہ: "بدبست فقیر حقیر پر تقصیر سید قطب شاہ گیلانی ولد سید نیاز محمد گیلانی متوطن سلطان پور ساکن بستی کاتہ متصل قصبہ دلیوہہ بوقت فجر در شہر پٹیالہ تحریر یافت، نسخہ کتاب مجنوں و لیلی بعون اللہ تمام شد ۱۱۳۳ھ"

مندرجات: اس میں لیلی و مجنوں کی مشہور داستان کو منظوم کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1970- 271/4

مصنف: جعفر

عنوان: قصہ عجبہ بادشاہ

تقطیع: ۳/۲ x ۱۱ ۲/۱ ۱۵، س م

اوراق: ۷

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ بوسیدہ و شکستہ۔ اب جدید طریقے کے مطابق اس کو عمدگی سے محفوظ کیا گیا ہے۔
اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱۹، ب سے ۲۵، الف تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

قوی حکم ہے قادر ذوالجلال — کہ دائم صفت ہیچ ... کمال
نہ آدم نہ حوا نہ کچھ عرش تھا — نبی کے سبب سب گنے ہیں بجا
کیا حوض کوثر ستارے قمر — منور ہوا ہے سو تیرا امر
کہ حوراں قصوراں ملائک کیے — انوں کوں فضل ساتھ (الخ) دیے "

اختتام: "کہ تب چند مدت سو گذراں کیا — مرگ کا پیالہ سو آساں پیا
کرو عرض الحال میں یہ شتاب — خدایا مجھے رزق دے بے حساب
کہ فریاد کرتا ہوں میں (الخ) — کہ اونکوں کٹھن روز ہے محشری
کہ اس روز آساں لجیں سو توں — کہ جنت میں تب سو دائم رہوں
کہ جعفر امت ہیچ کمتر غلام — سو تیرے فضل سوں کرم کر مدام "

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من نظام شد ۱۸۱، ابیات"۔

مندرجات: ۱۸۱ اشعار کی اس نظم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۰۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1972- 34
مصنف: قربان علی
عنوان: داستان امیر حمزہ
تقطیع: ۴/۱ x ۲۶ ۲/۱ x ۱۷، س م
اوراق: ۵۶
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: بادامی چکنا باریک
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔
کیفیت: مجلد - ناقص الطرفین - ترک کا التزام - کرم خوردہ - معمولی آب رسیدہ - بیشتر اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی۔
آغاز: ؎ ... گندی کا کھیت سینہ جاگ ہوا برگ انجیر سرپوش باگ
نظر کرکے سب خاطراں ایک بار لگے ہنسنے برزخم جو دست
سو ہرمز دیکھت اس کو خنداں دہن ہوا نقش تصویر حیرت نمن
اختتام: ؎ سنیا جب خبر شاہ نوشیرواں مدائن کو آنے امیر جہا
پوچھے شہ نے بخنک کو کیا مصلحت کہوں کیا امیر کوں تو دے مشورت
مندرجات: اس نظم میں امیر حمزہ کی داستان بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 314
مصنف: مرزا جان طپش
عنوان: بہار دانش
تقطیع: ۱۷x ۱۳، س م
اوراق: ۳۴
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق اوسط

Marfat.com

سنہ تصنیف: ۱۲۱۶ھ

سنہ کتابت: ۱۲۵۸ھ

کاتب: مرزا فضل علی

کاغذ: منیالا، چکنا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد - ناقص الاول - پہلا ورق ضائع ہوگیا ہے - ترک کاالتزام - کرم خوردہ - آب رسیدہ - آخری ورق پر بڑ پیپر چسپاں کیا گیا ہے - ورق ۲، پر چٹ بندی کی گئی ہے - ابتدائی دو اوراق پر فہرست عنوانات درج ہے -

آغاز: "و ... بے رضا اس کی کب پھر سکے اجازت اسی کی ہو تب پھر سکے
اسی کا یہ سب فیض ہے عام کو نباتات کو اور اجرام کو
اسی نے کیا حسن و عشق آشکار ہوا کوئی دلدار کوئی دلفگار
رخ مہر و مہ اس نے تاباں کیا کتاں اور ذرّے کو نگراں کیا "

اختتام: "وہی ملک و مال و وہی سلطنت وہی تاج و تخت اور وہی تمکنت
طپش جیسے دی حق نے ان کی مراد بھر آوے ہماری تمہاری مراد
ہوا جس گھڑی ترجمہ یہ تمام بہ طرز لطیف وہ بہ حسن کلام
طپش نے وہیں فکر کر ایک بار کہی اس کی تاریخ "باغ و بہار" "

ترقیمہ: "تمام شد تاریخ بست و چہارم شہر محرم الحرام ۱۲۵۸ ہجری بقلم میر افضل علی برانے برخوردار میر حسن علی طول عمرہ"۔

مندرجات: یہ فارسی قصہ بہار دانش کا منظوم ترجمہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1976- 213

مصنف: محمد بخش مہجور

عنوان: انشاء نورتن

تقطیع: ۱۳½ x ۱۵½، س م

اوراق: ۱۸۴

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ تصنیف: ۱۳۳۰ھ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات واسماء سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ کناروں کو چوہوں نے کتر لیا ہے۔ پہلے اور آخری ورق کی حو
بندی وچٹ بندی کی گئی ہے۔ آخر میں دو قطعات تاریخ نظم پہلا مہجور کے بھانجے مسرور کا اور دوسرا قطعہ نسبط کا ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمد وسپاس بے نہایت وثنائے بے قیاس وبے غایت اوس جناب احدیت وشان الوہیت
کو کہ جس کا ظہور پرنور ہر جا جلوہ گر ہے فی الحقیقت بقول میر درد کے:
جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا۔ دو ہی آیا نظر جدھر دیکھا۔ اور امجد علی خاں ہر زمان یوں کہتے ہیں"۔

اختتام: "قطعہ تاریخ تواز ش علی خاں نسبط:

مہجور نے عبارت ہندی میں ایک کتاب رنگین کی فسانوں سے جوں سطحہ چمن
اوس نسخہ کے رکھے ہیں جو نوباب اس لیے انشاء نورتن اسے کہتے ہیں مردوزن
تاریخ خاتمہ یہ کہی اوس کی نسبط نے بے داد بے عدیل ہے انشاء نورتن"

مندرجات: یہ کتاب مختلف حکایات وقصص پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ میں غازی الدین حیدر کی مدح میں ایک قصیدہ بھی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965- 124

مصنف: فراسو کون فراسو

عنوان: قصہ عشق انزا

تقطیع: ۲۱/۲ x ۱۴، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا بادامی، چکنا دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات واشعار سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ ترک کا التزام۔ معمولی آب رسیدہ۔ پہلے اور دوسرے ورق کی حوضہ بندی وچٹ بندی کی گئی ہے۔
مصنف نے متعدد مقامات پر اپنی تصویر اور دیگر تصاویر مثلاً جامع مسجد دہلی، لال قلعہ اور دہلی شہر وغیرہ کے لیے جگہ
خالی رکھی تھی تاکہ ان جگہوں پر اہتمام سے تصاویر بنائی جائیں لیکن وہ مقامات خالی رہ گئے۔

آغاز: "حمد بے حد وثنائے لاتعد بادشاہ حسن وعشق کو سزاوار ہے کہ جن نے دار لملک ہستی میں بہ اشکال مختلفہ گل رخان
ماہ رو کو پیدا کیا وعاشقان لاابالی کو بہ جستجو نے جلوہ حسن گلو کے صحرا بصحرا دیا"۔

Marfat.com

اختتام: "واجرائے مہمات سلطنت وامضائے امور خلافت سرفراز کرکے فرمایا کہ فرمان سہ جبیں سے سرمو سرتابی نہ کرنا و بہ استرضائی ورضامندی اس کے معاملات ملکی میں آگاہی وہوشیاری بجالانا وایک دقیقہ ودقائق"۔

مندرجات: اس میں ایک عشقیہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس قصہ کو جابجا اپنے اشعار سے مزین کیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۰۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1418

مصنف: غلام رسول غلامی

عنوان: قصہ تمیم انصاری

تقطیع: ۳/۲ x۱۱ ۱۳، س م

اوراق: ۳۷

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۷۲ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ لیکن متن محفوظ ہے۔

آغاز: "ثنا و حمد مولا کی سنو تم — جواہر اور سچے موتی چنو تم
دیکھو کیا کھیل ہیں اس پاک رب کے — تماشے دیکھتا ہے آپ سب کے
عریاں اوس کی قدرت پر دھرو دل — کہ کس کس رنگ میں ہے گا وہ شامل"

اختتام: "خدا نے لادیا اوس کی اصل کوں — تتبع میں کیا ہندی نقل کوں
بہت تاکید میاں سعدالدین نے کی — میاں جعفر نے بھی کچھ کم نہیں کی
میں کی قصہ میں اس خاطر تا اول — خدا نے فضل دل کے کھول دی کل"

ترقیمہ: "جا تاریخ چہار دہم ذوالحجہ بوقت ظہر روز شنبہ باتمام رسید ۱۲۷۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم"

مندرجات: حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک واقعہ منسوب کیا گیا ہے جس میں بالاخر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد سے حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ غلام رسول نے اپنے بابت لکھا ہے کہ مختلف اصناف سخن میں علیحدہ علیحدہ تخلص کرتے تھے جس کی تفصیل درج ہے:

۱۔ مرثیوں میں: غلام رسول
۲۔ مناقب میں: انوار اور رامی
۳۔ قصوں میں: غلامی

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۱۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/18-A

مصنف: مدن قادری

عنوان: موش نامہ

تقطیع: ۱۳ x ۳ ۱/۲، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ہلکا بادامی، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۳، الف سے ۵، الف تک ہے۔

آغاز: "الٰہی کی توحید پہلے کروں دل اپنا شب و روز اس میں دھروں
زحکم الٰہی کہ یک دن چوا غروری کے پھندے میں پھنس کر موا"

اختتام: "ہوا یاں سے قصہ و سارا تمام مدن قادری نے کہے یہ پیام"

ترقیمہ: "تمت تمام شد کار من نظام شد"

مندرجات: اس نظم میں چوہے اور بلی کی کہانی بیان کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۱۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 834

مصنف: نامعلوم

عنوان: قصہ چور و قاضی

تقطیع: ۲۰ ۱/۲ x ۱۲ ۱/۲، س م

اوراق: ۴۲

سطور: ۱۶

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۴۰ھ

Marfat.com

ب: نامعلوم

د: آسمانی اور ہلکا بادامی، چکنا باریک

وشنائی: سیاہ

یفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ عنوانات بغلی حاشیوں پر تحریر ہیں۔

از: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اما بعد لاتی ہیں کہ بیچ زمانہ ہارون الرشید کے یک شخص تھا بہت مومن و پرہیز گار نام اس کا بشر اور لقب بشیر تھا اور بیچ شہر بغداد کے خدمت قاضی گری میں ساتھ راستی و بہتری کے بجالاتا تھا"۔

تمام: "بس اس دن سے چور جب تک جیتا رہا جو عورت کو کہ دیکھتا منہ اپنا پھیر لیتا اور اس شعر کو پڑھتا:

چنیں گفت شاہ جہاں کیقباد کہ نفرین بد برزن نیک یاد "

قیم: "تمام ہوئی کتاب بعون الملک الوہاب بیچ تاریخ تیسویں ماہ رجب المرجب ۱۲۹۰ھ دن منگل کا ڈیڑھ پہر دن چڑھے"۔

مندرجات: یہ فارسی قصہ "دزد و قاضی" کا ترجمہ ہے۔ ایک چور اور قاضی کے مابین بحث ہے جس میں دونوں اپنے اپنے کام کو درست ثابت کرتے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۱۲

محظوطہ نمبر: N.M. 1975_ 106

مصنف: نامعلوم

عنوان: قصہ چور و قاضی

تقطیع: ۱/۲ x ۱۳ ۱۵، س م

اوراق: ۸

سطور: ۱۳

خط: نسخ، معمولی

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ تمام اوراق کو علیحدہ علیحدہ بڑے پرچہ کے لفافے میں رکھ کر محفوظ کیا گیا ہے۔ کاتب بے حد غلط نویس ہے۔ ابتدائی دو اوراق پر غیر متعلق عبارت درج ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قصہ داستان چور و قاضی کا راویان خبر کرنے والے ایسے روایت کیے ہیں کہ بیچ زمانے ہارون رشید کے بغداد میں قاضی تھا طرح طرح کے علم اور کوشش سے آراستہ تھا اور لوگ شہر کے اوس سے آسودہ تھے۔ رات ایک قاضی کتاب مطالعہ کیا کہ یکایک نیند اس کے تئیں غلبہ کری"

Marfat.com

اختتام: "اور جان اپنے کا لکھوالیا اور آزاد کی اولاد سے قاضی کی بیچ عالم کے ہے جبکہ فرزند اں اس کے پیچھے مرنے سے بار
کے غلامی اوس ملک سے طرح دیے اور ۔۔۔قاضی ذکر کنی کے کی بیچ ہندوستان کے آنی پھر یہ قصہ یادگار رہا"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: یہ قصہ ایک چور اور قاضی کے مابین بحث پر مبنی ہے۔ چور جو کہ خود بڑا عالم بھی تھا بحث میں قاضی کو شکست دے کر
غلامی لکھواتا ہے اور پھر تین ہزار اشرفیاں لے کر آزاد کر دیتا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۱۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969- 141

مصنف: شیخ محمد اعظم

عنوان: گلستان ہند

تقطیع: ۱/۲ ۳۱ x ۱/۲ ۸، س م

اوراق: ۱۱۴

سطور: ۱۴

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ تصنیف: ۲۵، جون ۱۹۲۸ء بمقام پٹیالہ

سنہ کتابت: ۱۹۲۸ء

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، لکیر دار

روشنائی: متن نیلی اور سیاہ روشنائی سے اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ سرخ حاشیے۔ آب رسیدہ۔ خستہ۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔ دوسرے ورق پر ابواب
کی فہرست درج ہے۔

آغاز: "اے خدا ہر ایک کے خالق و مالک۔ ظاہر و باطن کے جاننے والے۔ سابق سے سابق اور بعد سے بعد موجودگی کا امتیاز
رکھنے والے۔ ہر بالا سے بالا۔ اور ہر نزدیک سے نزدیک تر ہونے والے"۔

اختتام: "دکھ سکھ میں پریشانی و بیماری میں لاچاری تہی دستی و ناداری میں
کام آتا ہے ہر حال میں تو ہی یارب کچھ شک نہیں داتا تری غفاری میں"

مندرجات: یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے، ان میں تاریخی کہانیاں بیان کی گئی ہے۔ کہانیوں کے درمیان موقع بہ موقع اردو شعرا
کے طویل انتخابات بھی درج کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۱۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 384

Marfat.com

مصنف: شیر علی افسوس

عنوان: باغ اردو

تقطیع: ۳۶x ۱۵، س م

اوراق: ۱۳۶

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۳۲ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے درج ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی آب رسیدہ لیکن متن محفوظ۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر اور احسان ہے خدا کا کہ غالب ہے سب پر اور بزرگ ہے سب سے طاعت اس کی سبب ہے قرب کا اور شکر اس کا زیادہ کرنے والا ہے نعمت کا"۔

اختتام: "جو صاحب چاہے اسے دیکھ کر کتاب صحیح کرے بناء بر اس کے بھی جو غلطی کہ اول میں رہ گئی تھی وہ جلد ثانی کے غلط نامے میں لکھ دی اور ہر ایک کو جلد کے آخر میں لگا دیا"۔

ترقیمہ: "تمام شد ترجمہ کتاب گلستان بتاریخ دوم ماہ صفر ۱۲۳۲ ہجری بوقت سہ پہر یوم جمعہ مطابق تمت تمام شد"۔

مندرجات: یہ شیخ سعدی کی مشہور کتاب "گلستان" کا ترجمہ ہے۔ اس کے آخری اوراق میں مترجم نے اپنے طرز املا سے اور فصاحت کے معیار سے بحث کی ہے علاوہ ازیں اس ضمن میں میر حسن پر طنز کیا ہے اور آرزو، شمس الدین فقیر، میر، سودا، منت اور فطرت کے مختصر احوال اور شیخ سعدی کے بھی حالات زندگی تحریر کیے ہیں۔ یہ نسخہ بوجوہ بہت اہم ہے

سلسلہ نمبر: ۵۱۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969_ 264

مصنف: آفا شاعر قزلباش دہلوی

عنوان: عروج وزوال

تقطیع: ۱/۲ ۲۳x ۱۱، س م

اوراق: ۱۰

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق معمولی

Marfat.com

سنہ کتابت: تقریباً پچاس برس قبل

کاتب: شیر علی

کاغذ: مٹیالا، چکنا دبیز

روشنائی: نیلی

کیفیت: ا خستہ، آب رسیدہ، آخری ورق کا نصف حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ تمام اوراق منتشر حالت میں ہیں۔

آغاز: "دو ہجراں زدہ دلوں کی آخری ملاقات

ہندوستان کے تاریخی اعتبار سے پندرہویں صدی کے اختتام پر شہنشاہ اکبر کو یہ چاچل جاتا ہے کہ اس کا چاہتا بیٹا شہزاد
نورالدین سلیم (جہانگیر) آجکل ایک ایرانی سردار مرزا غیاث کی بیٹی مہرالنساء (نورجہاں) سے شادی کرنے پر مصر ہے"۔

اختتام: "آنکھیں چار ہوتے ہی نورجہاں کی ایک لڑکھڑاتی ہوئی نگاہ ہجراں زدہ سلیم کے چہرے پر پڑی اور وہ تڑپ کر رہ گیا۔ لیکن
افسوس دوسرے سکینڈ پر پھر اسی کمرے میں اندھیرا تھا۔ چمکتے سورج کی کرنیں جو ابھی ابھی پھیل رہی تھیں، وہ پھر
کتاب برابر کرتے ہی پردہ خفا میں محفوظ ہو گئیں۔

دیواری نمائی و پرہیز می کنی
باز (کذا) خویش و آتش تاثیر می کنی"

مندرجات: یہ آغا شاعر کے ناول عروج و زوال کا ایک باب ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۱۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1419

مصنف: نہال چند لاہوری

عنوان: مذہب عشق

تقطیع: ۱۳x ۱۵، س م

اوراق: ۱۰۸

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، چکنا دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ خستہ۔ آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ متعدد اوراق پر تیل کے دھبے ہیں۔ آخری ورق کا نصف
حصہ ضائع ہو گیا ہے۔

Marfat.com

مہر: ورق ۶۴، ب اور ۶۵، الف پر ایک ابھری ہوئی مہر جس میں انگریزی ہندسوں میں "1854" درج ہے۔

طغرا: "اس کے ساتھ ہی جب بادشاہ کی نظر اس پر پڑی تو فوراً بادشاہ کی آنکھوں سے بینائی جاتی رہی۔ بادشاہ نے کچھ شاد کچھ ناشاد ہو کر ان کو تو رخصت کیا اور وزیروں سے یہ فرمایا کہ ایک محل میں بتفاوت تمام ہماری گزرگاہ سے اس کی ماں سمیت رکھو"۔

اختتام: وہ دو چار ہی دن کے عرصہ میں لے کر پہنچی، فی الفور متصل اپنی دولت سرا کے نہایت آہستگی کے ساتھ قائم کر کے روح افزا اور بہرام کے حوالے کیا"۔

تقریم: "... لکھا فضل سے کاتب قدرت کے چہرہ معشوق کتاب گل بکاولی کا۔ یہی سات غازہ تمام کے بخوبی تمام آراستہ اور منور ہوا۔ تمت تمام شد"۔

مندرجات: شیخ عزت اللہ بنگالی کی فارسی تصنیف گل بکاولی کو بنیاد بنا کر اک نئی داستان تیار کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۱۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 528- 32

مصنف: نہال چند لاہوری

عنوان: مذہب عشق

تقطیع: ۱۳x ۱۸، س م

اوراق: ۸۲

سطور: ۳

خط: نستعلیق معمولی

سنہ تصنیف: ۱۲۱۷ھ

سنہ کتابت: ۱۲۳۶ھ

کاتب: محمد اطہر علی خاں

کاغذ: بادامی دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: تمام اوراق پر بڑ پیپر چسپاں کر کے محفوظ کیا گیا ہے۔ مجلد۔ عمدہ حالت

آغاز: "الٰہی کر سخن میرے کو وہ پھول کہ ہو ہر ایک کے دل کا وہ مقبول
گلستان حمد و ثنا کی ہمیشہ بہار باغبان حقیقی کو سزاوار ہے کہ اس طرفہ بوستان جہاں نے آب و رنگ تازہ اور لطافت و طراوت بے اندازہ اس کے روضہ رضوان سے پائی"۔

اختتام: "ہوئی پھر یہ خواہش کہ کلک زباں کرے میوی سال کو بھی بیاں
تو پھر ہاتف غیب نے دی صدا کہ اس مذہب عشق میں کوئی آ
کرے مشرب جام گر اختیار تو راز نہاں ... ہو آشکار"

Marfat.com

ترقیمہ: "تمت تمام شد بتاریخ ہفتم شہر جمادی الثانی ۱۲۳۶ ہجری قصہ گل بکاولی از خط خام نحیف محمد اطہر علی خاں
تحریر یافت"۔

سلسلہ نمبر: ۵۱۸
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1420
مصنف: نہال چند لاہوری
عنوان: مذہب عشق
تقطیع: ۱۸ x ۲ ۱/۲، س م
اوراق: ۴۸
سطور: ۹
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: قبل از ۱۲۷۱ھ
کاتب: نامعلوم
کاغذ: زردی مائل، ولایتی دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الآخر۔ بوسیدہ و خستہ۔ ابتدائی اوراق بے حد کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ متعدد اوراق پر woocks نامی کسی انگریز کے دستخط ہیں۔ ورق ۴۲، ب کے اوپری کنارے پر کسی نے "۱۲۷۱ھ" لکھا ہے۔
آغاز: "الٰہی کر سخن میرے کو وہ پھول کہ ہو ہر ایک کے دل کا وہ مقبول
اختتام: "تو نے مجھے ایسی مزے دار چیز کھلائی کہ میرے باپ دادا نے بھی کبھی نہ کھائی۔ بلکہ کسی دیو نے آج تک ایسے طعام کی لذت نہیں چکھی تھی۔ لیکن اس روٹی کے ٹکڑے کا احسان... مانوں گا اور دل سے تیرا ممنون رہوں گا۔ شہزادے نے جواس کی"۔

سلسلہ نمبر: ۵۱۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/14
مصنف: نہال چند لاہوری
عنوان: مذہب عشق
تقطیع: ۱/۲ x ۲۸، ۸ س م
اوراق: ۳۱
سطور: ۱۷

Marfat.com

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۶۱ھ

کاتب: سدانند

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ، دریدہ اور نہایت بوسیدہ حالت میں ہے۔ ناقص الاول۔ متعدد جگہوں پر عنوانات بعد میں کسی دوسرے کاتب کے قلم سے اضافہ کیے گئے ہیں۔

آغاز: "جو سننے میں آجائے ان کو ... تو دل کا نگر ... زیر و زبر
خط سبز چہرے پہ تھا اس کے یوں ... ہو قرآن پر جدول نیل جوں"

اختتام: "تو پھر ہاتف غیب نے دی صدا ... کہ اس مذہب عشق میں کوئی آ
کرے شربت جام گر اختیار ... تو رازے نہاں اس پہ ہو آشکار"

ترقیمہ: "فقط تمام شد کار من نظام شد۔ تمام گردید قصہ گل بکاولی عہد سلطنت... حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی بہادر شاہ بادشاہ غازی، تحریر بتاریخ ۱۶، رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۱ ہجری و مطابق ۳ جنوری سنہ ۱۸۴۶ء و مطابق ... سدی ... سمت ۱۹۰۲ بروز سہ شنبہ بوقت یک پاس شب برآمدہ بربالاخانہ۔ بدستخط خام عاصی پر معاصی نیاز مند سدانند برائے خاطر دوست عزیز از جان کدار ناتھ و جگن ناتھ و جوالا ناتھ و برائے خواندن خود بمقام دہلی در ہنگام امید پرورش صورت اختتام یافت۔ اگر کسے دعوی گرفتن کند در محفل ہم سراں کاذب و باطل گردد۔ فقط"

سلسلہ نمبر: ۵۲۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 740/1

مصنف: نامعلوم

عنوان: بہار عشق

تقطیع: ۱۳ x ۳/۲ ۴، س م

اوراق: ۵۲

سطور: ۲۵

خط: نستعلیق پختہ رواں

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: دو طرح کا کاغذ استعمال ہوا ہے۔ مٹیالا دبیز اور ہلکا بادامی باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

Marfat.com

کیفیت: ناقص الآخر۔ مجلد۔ ترک کا التزام۔ دوہری سرخ حد ولیں۔ بے حد کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱، ب سے ۵۲، ب تک ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی کر سخن کو میرے وہ گل کہ جس پر مرغ دل ہو سب کا بلبل

حمد و ثنا... گلستان ہمیشہ بہار باغبان حقیقت کو سزاوار ہے کہ اس کے باغ لطف سے اس طرفہ بوستان جہان نے آب رنگ تازہ اور لطافت و طراوت بے اندازہ پائی"۔

اختتام: "مرزا سرفراز علی بحر شاگرد مرزا محمد رضا برق شاگرد ناسخ، نے اس قصے کو اول سے آخر تک کم فرصتی کے سبب بنظر اجمال ملاحظہ فرمایا اور جابجا اپنے محاورہ کے موافق بنایا۔ الحمد للہ اب ایسا درست ہوا کہ قابل سیر ہر اہل نظر ہے اور معجون مفرح انتشار خاطر مضطر اہل کمال سے امید عفو و سہو و خطا ہے اور اصلاح سقیم بے جا"۔

مندرجات: شیخ عزت اللہ بنگالی کی تصنیف گل بکاولی کا لکھنو کی کسی شخصیت نے ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ نہال چند لاہوری کے ترجمے سے مختلف ہے۔ اس میں لکھنوی محاورہ کو فوقیت دی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۲۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1052/10

مصنف: نہال چند لاہوری

عنوان: مذہب عشق

تقطیع: ۳/۴ x ۱۱ ۱۶، س م

اوراق: ۲۰

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الاخر۔ متعدد صفحات پر تصاویر بنانے کے لیے جگہ سادہ رکھی گئی تھی لیکن ان پر تصاویر نہ بنائی جا سکیں۔

آغاز: "الٰہی کر سخن میرے کو وہ پھول کہ ہو ہر ایک کے دل کا وہ مقبول

اختتام: میری طرف سے بعد سلام و نیاز کے راجہ کی خدمت میں عرض کر کہ جو کوئی قبا نے شاہی اور تاج شہنشاہی چھوڑ کر سفر اور خرقہ فقر کا اختیار کیا اور اپنے بیگانے سے کنارا پکڑا، اس کی پابندی کا"۔

Marfat.com

سلہ نمبر: ۵۲۲

وطہ نمبر: N.M. 398

نف: میر بہادر علی حسینی

وان: نثرِ بے نظیر

بع: ۱۸x ۱۳، س م

راق: ۱۳۴

ور: ۲

: نستعلیق، اوسط

ہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

ب: نامعلوم

نذ: آسمانی اور سفید باریک ولایتی

وشنائی: متن سیاہ اور علامات، عنوانات و اوراق نمبر سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

ریں: ورق ۱، الف پر دو مدور مہریں ثبت ہیں پہلی مہر میں انگریزی میں Municipal Free Reading Room and Library Bombay اور دوسری مہر میں Writers Emporium (Pakistan) Limited, Karachi درج ہے۔ (ان مواہیر کے غیر اہم اندراجات حذف کر دیے گئے ہیں)۔

یئیت: مخطوطہ ورق ۱، ب سے شروع ہو کر ورق ۱۳۴، ب پر ختم ہوتا ہے۔ ورق ۱۳۴، الف پر "فہرست نثرِ بے نظیر" درج ہے۔ پورے مخطوطے میں رموز و اوقاف کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ تمام علامات وقف سرخ روشنائی سے درج ہیں۔

ناز: "قلم سے لکھوں پہلے نام خدا کہ حاصل ہو دل کا مرے مدعا
وہ کیا ہے کہ ہو یہ کہانی تمام بحق نبی سرور خاص و عام
حمد کی زیبائش لائق ہے ایسے خالق کو جس نے مجرد و مادے پیدا کیے۔ ادراک و حواس جو ان میں قابل تھے ان کو دیے۔ انسان میں ان کو شریف تر بنایا۔ حسن و عشق اس کو عطا فرمایا"۔

اختتام: شہر پر فضل پروردگار کا ہوا۔ پھر ویسی ہی چہلیں اور دھومیں مچ گئیں۔ اور اس طرح کی خوشیاں اور شادیاں رچ گئیں۔ بلبلیں باغ میں بدستور چہچہے کرنے لگیں اور کلیاں سب کے دلوں کی کھل گئیں:
انہوں کے جہاں میں پھرے جیسے دن ہمارے تمہارے پھریں ویسے دن
ملیں سب کے بچھڑے الٰہی تمام بحق محمد علیہ السلام
جیسے کہ وے شاد ہونے، ہم بھی شاد ہوں۔ جیسے کہ وہ آباد ہونے، ہم بھی آباد ہوں"۔

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: میر حسن کی مثنوی سحر البیان کو نثر میں بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۲۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/4
مصنف: مرزا رجب علی بیگ سرور
عنوان: فسانہ عجائب
تقطیع: ۱۸ ½ x ۱۳، س م
اوراق: ۱۱۸
سطور: ۱۵
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: بادامی، باریک
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: ناقص الآخر
آغاز: "سزاوار حمد وثنا، خالق ارض وسما، جل وعلا، صانع بے چون وچرا ہے۔ جس نے رنگ بے ثباتی سے بایں رنگا رنگی چمن دنیا پُر از لالہ وگل جو گل بنایا"۔
اختتام: "واسی دم چلنے کا قصد کیا، وہ لوگ مانع ہوئے کہا ابھی جانے کی طاقت آپ میں آئی نہیں۔ پاوں میں راہ چلنے کی تاب توانائی نہیں، دو چار روز یہاں آرام"۔
مندرجات: یہ ایک معروف طبع زاد داستان ہے جس میں پانچ ضمنی کہانیاں بھی بیان کی گئی ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۲۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957_ 873
مصنف: محمد عطا حسین خاں تحسین
عنوان: نوطرز مرصع
تقطیع: ۱۳ x ۲۱ ½، س م
اوراق: ۱۶۶
سطور: ۳
خط: نستعلیق اوسط
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم

Marfat.com

ذ: سفید، دبیز

شائی: سیاہ

یت: بوسیدہ کرم خوردہ اور ناقص الطرفین۔ آخری ورق بہت زیادہ کرم خوردہ ہے۔ اوراق کے نچلے کنارے نہایت خستہ ہیں جن کی وجہ سے متن متاثر ہوا ہے۔ آخری ورق پر جلد ساز نے دبیز کاغذ چسپاں کر کے متن کو ناخوانا بنا دیا ہے۔

ز: "موہبت سر حلقہ سخن طرازان دقایق فصاحت وقابلیت سر دفتر نکتہ پردازان حقائق لطافت و اہلیت، فہرست مجموعہ سخنوری و سخندانی، بسم اللہ نسخہ، جامع الفاظ و معانی، انجمن آرائے شرایط فن رنگین شاعری و انشاپردازی، خطاط زبردست صاحب کمال، روشن قلم یعنی اعجاز رقم خاں صاحب"۔

تتام: "یہ مظلوم بے چارہ از خانماں آوارہ گرم و سرد ... رنج و راحت دہر چشیدہ تا بدامن دولت مستفیض ... اپنے کو پہونچے بعید از بندہ نوازی سے ہوگا"۔

درجات: اس کتاب میں چار درویشوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلہ نمبر: ۵۲۵

ظوطہ نمبر: N.M. 1985_ 119

صنف: محمد عطا حسین خاں تحسین

نوان: نوطرز مرصع

طبع: ۱۵، س م ×۱۳

راق: ۱۵۴

طور: ۱۳

ط: نستعلیق، پختہ

ہ کتابت: ۱۲۶۱ھ

ب: درگا پرشاد

ذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں

یت: مجلد۔ ناقص الاول۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ آب رسیدگی کی وجہ سے متعدد اجدانی اوراق کی روشنائی پھیل گئی ہے۔ کنارے خستہ، بوسیدہ اور دریدہ۔ متعدد اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔ اوراق کے گرد سرخ حد ولیں اور نیلا باریکا ہے۔ اس نسخہ میں متعدد رنگین تصاویر ہیں۔ کاتب کے نام کو کسی نے سیاہی پھیر کر مٹانے کی کوشش کی ہے لیکن بہت تیز روشنی میں پڑھا جاسکتا ہے۔ شروع کے ۱۶۔ اوراق ضائع ہونے ہیں۔

غاز: "ان چار درویشوں سے ایک شخص نے عندلیب زبان کے میں پیچ گلزار سخن آرائی کے نغمہ پرداز کیا کہ اے یاران ہمراز و اے رفیقان دمساز ہم چار شخص انقلاب روزگار ... دوار کیسے حیران و پریشان وارد اس مکان کے ہونے تھے"۔

Marfat.com

اختتام: "آخرالامر یہ جہان فانی ہے یہ جہان فانی ہے سب نے ندائے کل نفس ذائقہ الموت دے کر متوجہ عالم بقا کے ہوئے۔ الٰہی جس طرح یہ چار درویش اور پانچواں بادشاہ مراد کو پہنچے ہر ایک کا مدعا و مقصد برلاوے۔ بحق محمد وآل الامجاد"۔

ترقیمہ: "تمام شد قصہ نوطرز مرصع چار درویش بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر ۱۲۶۱ ہجری بروز پنجشنبہ وقت دوپہر در عہد دولت بادشاہ عالم شاہ امجد علی شاہ خلدہ اللہ ملکہ و سلطنت۔ بخط اضعف العباد شوریدہ نہاد، درگاہ پرشاد"۔

سلسلہ نمبر: ۵۲۶
مخطوطہ نمبر: N.M. 971- 138/2
مصنف: نامعلوم
عنوان: لیلیٰ مجنوں
تقطیع: ۱/۴ x۱۳ ۱/۲ ۱۵، س م
اوراق: ۳
سطور: ۹
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۱۲۳۳ھ
کاتب: سید قطب شاہ گیلانی
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔
کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۴۸، الف سے ۶۱، الف تک ہے۔

آغاز: "سنو مجھ سے مجنوں کی تم داستاں بلاتا ہوں میں بلبل بوستاں
ابوالقیس مجنوں وہ فرزند تھا کہ ماں باپ اپنے کا دلبند تھا"

اختتام: "لگے کھودنے شیر مجنوں کی گور دیا گور میں (کذا) کے لوگوں نے چھوڑ
کہانی ہوئی لیلیٰ مجنوں تمام تمہیں لیلیٰ مجنوں خدا کا ہے نام"

ترقیمہ: "بدستخط فقیر حقیر پر تقصیر سید قطب شاہ گیلانی ولد سید نیاز محمد گیلانی متوطن سلطان پور، ساکن بستی کاتنہ متصل قصبہ دیوہ در شہر پٹیالہ بعون اللہ تعالیٰ تحریر یافت ہجری ۱۲۳۳ھ"۔

مندرجات: اس میں لیلیٰ و مجنوں کا مشہور قصہ بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۲۷
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1053/10
مصنف: ہدایت بیگم

Marfat.com

عنوان: قصہ اگر گل

قطع: ۲۱x ۲/۳ ۱۶، س م

اوراق: ۲۰

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الاخر۔ مجلد۔ بے حد کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ تمام اوراق پر بڑپیپر چسپاں کیا گیا ہے۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۲۹، ب سے ۳۳۸، الف تک ہے۔

آغاز: "حمد بے حد خاص پروردگار کے تئیں سزاواری اور تعریف لائق رسول اوس کی وہ کیسے ہیں کہ نام پاک ان کا محمد اور درود و سلام اوپر ان کے"۔

اختتام: "دوسرے وہ ہے کہ اپنے قول پر عمل کرنا ویسا ہے کہ سوداگر دختر کشمیر کے ساتھ عہد کیا کہ تیرے تئیں کسی کو بھیجوں گا کہ تو جس کو چاہے گی"۔

مندرجات: یہ فارسی قصہ اگر گل کا تخمیس شدہ ترجمہ ہے۔

صرف و نحو و قواعد

سلسلہ نمبر: ۵۲۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/7

مصنف: میر بہادر علی حسینی

عنوان: رسالہ فی علم الصرف والنحو

تقطیع: ۱۳x ۱۶، س م

اوراق: ۲۷

سطور: ۱۸

خط: نسخ

سنہ کتابت: ۱۳۳۷ھ

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: نیلا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد ۔ عمدہ حالت۔ نسخہ کے کونوں پر تحریر شدہ بعض عبارتوں کو کھرچ کر مٹایا گیا ہے۔ ترک کا التزام۔ نسخہ کے حاشیہ پر رواں خط میں تشریحات درج ہیں ان حواشی کی روشنائی اور خط دونوں اصل متن سے علیحدہ ہیں۔ ان حواشی کی کتابت قسیف محمد اچکزئی نے ۱۲۶۸ھ میں کی۔

آغاز: "یہ رسالہ زبان ریختہ ہندی کے صرف و نحو پر مشتمل ہے دو مقالہ پر، مقالہ اول مفردات میں۔ کلمہ وہ لفظ ہے کہ موضوع ہے واسطے ایک معنی مفرد کے۔ یہ مقالہ شامل ہے تین بحث پر"۔

اختتام: "و کلمہ سبحان اللہ واسطے تعجب کے ہے اور لفظ واہ واہ شاباش و مرحبا و ماشاء اللہ کلمے تحسین کے ہیں۔ فائدہ دھسنا دھسکنا دونوں مترادف ہیں اور بطور تکیہ کلام اکثر یہ لفظ ذکر کرتے ہیں"۔

ترقیمہ: "و تمت ھذا النسخۃ فی علم الصرف و النحو علی لسان الھندی حسب الامر سرکار شرافت مدار سردار محمد علم خاں ادام اللہ فی یوم الجمعہ شہر ربیع الثانی، ۱۲۶۳ھ"

مندرجات: اس میں اردو صرف و نحو کے قواعد بیان کیے گئے ہیں۔ یہ رسالہ جان گلکرسٹ کی تصنیف A grammer of Hindoostani Language کے ترجمے و خلاصے پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۲۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 311

مصنف: عبدالعلی القاری

عنوان: مصطلحات صرفیہ تحفہ صادقیہ

تقطیع: ۲۱x ۱۳، س م

اوراق: ۴۵

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: ۱۳۰۳ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: گہرا بادامی، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد ۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ کنارے دریدہ

آغاز: "و اما بعد فقیر حقیر عاصی پر معاصی راجی رحمت ایزد باری ابو البشیر عبدالعلی القاری ارباب علم و ہنر کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ اکثر احباب کا مدت سے اصرار تھا کہ مصطلحات صرف معہ امثلہ و متعلقات نہایت واضح کر کے خوب سلیس کر کے عبارت اردو میں لکھے جاویں"۔

Marfat.com

اختتام: "کیا خوب ہو کہ رب العزت اس گناہگار روسیاہ عبد العلی القاری کو بنظر رحمت قیامت کے روز بصیغہ تصغیر یاد فرما کر ارشاد فرماوے یاعبیدی غفرت لک ورحمتک وادخلہ جنتی۔ اب ہم اس دعا پر ختم کرتے ہیں وآخر دعوینا ان الحمد رب العلمین وصل اللہ علی سید المرسلین محمد والہ اصحابہ اجمعین الی یوم الدین"۔

ترقیمہ: "تمام شد مصطلحات صرفیہ ملقبہ بہ تحفہ صادقیہ بتاریخ ہفدہم ماہ ذیقعد روز پنجشنبہ وقت عصر ۱۳۰۳ھ یکہزار وسہ صد وسہ ہجری تم فقط"۔

مندرجات: اس کتاب میں علم الصرف کی اصطلاحات کی شرح بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب نواب صادق محمد خان والی ریاست بہاولپور کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے تحریر کی گئی تھی۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1976- 158/2

مصنف: شوکت سبزواری

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۲½ x ۱۷½ س م

اوراق: ۵۵

سطور: ۹

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: تقریباً چالیس برس قبل

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید، چکنا دبیز

روشنائی: نیلی

کیفیت: جابجا ترامیم واضافے کیے گئے ہیں جو بخط مصنف ہونے کی دلیل ہے۔ یہ نسخہ ان کی کسی کتاب کی ابتدائی یاداشتوں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ نسخہ میں ترتیب نہیں ہے۔

آغاز: "بیا، چوہا، طوطا، کوا، الو، خرگوش، گدھ، لنگور، بھیڑیا، تیتر، گینڈا، چیتا، تیندوا، مچھر، مذکر ہیں"۔

اختتام: "انتیس، اکتیس، بتیس، تینتیس، چونتیس، پینتیس، چھتیس، سینتیس، اڑتیس، یہ نو اعداد تمیس کی مدد سے بنے ہیں"۔

مندرجات: اس میں اردو قواعد بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1976- 158/1

مصنف: شوکت سبزواری

Marfat.com

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۱½ x ۱۷½، س م

اوراق: ۴۲

سطور: ۱۹

خط: نستعلیق، اوسط

سنہ کتابت: تقریباً تیس سال قبل

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: سفید، دبیز

روشنائی: نیلی

کیفیت: چند اوراق پر تیل کے نشانات۔ جابجا ترامیم و اضافے کیے گئے ہیں۔

آغاز: ”۱۔ کلام۔ (بات) دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا مجموعہ ہے جو مفہوم کے اعتبار سے مکمل ہو اور جس میں کوئی ایک بات پوری پوری بیان ہو جائے“۔

اختتام: ”لیکن کچھ اسما اردو میں مذکر ہیں ان کے مقابل مونث نہیں۔ کچھ مونث ہیں ان کے مقابل مذکر نہیں۔ نر و مادہ کا امتیاز کر کے مذکر کے لیے مونث اور مونث کے لیے مذکر شاید اس لیے وضع نہیں ہوا کہ ان میں تذکیر و تانیث کا امتیاز مشکل تھا“۔

مندرجات: شوکت سبزواری کی اردو صرف پر تحریر کردہ مشہور کتاب (جو طبع ہو چکی ہے) کا مسودہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 122

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۱۷ x ۱۱، س م

اوراق: ۴۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: تقریباً تیس چالیس سال قبل

کاتب: نامعلوم

کاغذ: آسمانی، چکنا، دبیز

Marfat.com

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الآخر۔ مستعرق اوراق کو ایک فائل میں پرو دیا گیا ہے۔ ابتدائی دو اوراق پر فہرست مضامین درج ہے۔

آغاز: "یہ چند کام کی باتیں طالب علموں کو پہلے سمجھا دیں

۱۔ الف ممدودہ۔ یعنی وہ الف جس پر مد (یہ علامت آ) ہو۔ یہ الف کے شروع میں آتا ہے جیسے آنا۔ آپ۔ آنکھ وغیرہ ہیں۔"

اختتام: "۵۔ کھیلو خوب جب کر چکو مدرسے کا کام

۶۔ گھوڑا کا زید کھاتا ٹھوکر ہے

۷۔ سکول میں آو کرو سلام جی کو ماسٹر"

مندرجات: اس میں ابتدائی درجوں کے طالب علموں کے لیے اردو قواعد بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1965_ 145/1

مصنف: سید قاسم نوحی بالکنڈی

عنوان: قواعد فارسی

تقطیع: ۱۳ ۱/۲ x ۲۳ ۱/۲ س م

اوراق: ۳۴

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۱۰ھ

کاتب: محمد اسمٰعیل

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ اور بینگنی (متن دونوں طرح کی روشنائی سے لکھا گیا ہے)

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ کرم خوردہ۔ پہلے ورق کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا ہے جس سے متن بھی مجروح ہوا ہے۔ بیشتر اوراق کی حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم ... اللہ جل شانہ اور احسان کہ انسان کو قاعدہ دانی ہر زبان سے مشرف کر کے خطاب علم آدم الاسماء کا سرفراز فرمایا اور نبی نوع بشر کو خلعت خاص نطق کی پہنا کر جمع مخلوق و مجہول سے معزز و ممتاز کیا"۔

اختتام: "جو کہ اس قواعد کو خوب یاد رکھے گا اور تکرار و بحث کرے گا تو وہ شخص قواعد فارسی میں عبد الواسع، و چہار گلزار و تحفۃ العجم وغیرہ کتابوں کو اس گوشوارے کا گوشوارہ سمجھے گا۔ اور جو لفظ کہ اس قاعدے میں ہے (کذا) قاعدہ نظر آوے تو مولف پر طعن و طیش نہ کیا چاہیے کیونکہ اس قاعدے میں رد و بدل الفاظ کا مفصل نہ کیا کہ متبدی پر سمجھنا اس کا محال ہے:

یا الٰہی جو پڑھے یہ قاعدہ قاعدے سے اس کو ہووے فائدہ "

Marfat.com

ترقیمہ: "ایں قواعد قاسم بالکنڈی نقل کردہ از کتاب وزیر خاں غریب الوطن ساکن ہندوستان جنت نشان بہ شہر رامپور شاگرد میر دلاور علی صاحب متوطن حیدرآباد۔ کاتب الحروف عاصی غریب مسکین محمد اسمعیل ساکن فرخندہ بنیاد حیدرآباد، در محلہ مغل پورہ باختتام رسید بتاریخ یازدہم شہر جمادی الثانی بروز چہار شنبہ شب پنج شنبہ باتمام رسید ۱۲۱۰ھ"۔

مندرجات: اس کتاب میں فارسی زبان کے قواعد کو اردو میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی مصنف نے ایک اور کتاب ارمغان قاسمی کے عنوان سے لکھی ہے اس میں فارسی قواعد کو فارسی میں تحریر کیا گیا ہے۔ ارمغان قاسمی، قواعد قاسمی کے ساتھ ہی مجلد ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1475

مصنف: شیخ ظہور علی

عنوان: کثیر الفوائد

تقطیع: ۱۶ x ۱۲ ۱/۲، س م

اوراق: ۷

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، عمدہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ناقص الاخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام

آغاز: "بعد از حمد فاعلی کہ تعاریف خلایق را از قوہ بفعل آوردہ یکی مد کرد دیگر را مونث گردانیدہ، مخاطب بخطاب خلقناکم ازواجاً"

اختتام: "و لفظ کسے کہتے ہیں؟ جو بات منہ سے نکلے! کلمہ کسے کہتے ہیں؟ کلمہ وہ لفظ ہے کہ واسطے ایک معنی کے بنا ہو"۔

مندرجات: مبتدیوں کے واسطے فارسی قواعد کو اردو میں بطرز سوال و جواب بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1476

مصنف: میر عبدالغفور دہلوی

عنوان: ہدیہ ہند

Marfat.com

سع: ۲/۱ x۲۱ ۲/۱ ۱۳، س م

اق: ۳۲

ور: ۱۱

: نستعلیق، پختہ

تصنیف: ۱۳۴۵ھ بمقام حیدرآباد، دکن

کتابت: ۱۳۴۵ھ

ب: بخط مصنف

ذ: مٹیالا، دبیز

شائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشائی سے تحریر ہیں۔

یت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ تمام اوراق پر دونوں جانب بڑپیپر چسپاں کرکے انہیں محفوظ کیا گیا ہے۔ حاشیوں پر ترامیم وتوضیحات کی گئی ہیں جو بخط مصنف ہونے کی دلیل ہیں۔

از: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد کرتا ہوں اوس ملک العلوم کے کہ جس نے فرزندان آدم علیہ السلام کو خلعت فضائل اور کمالات سے متغلع کرکے جمع انام پر ترجیح اور تفصیل دی“۔

تتمام: ”حکیم کہنا اس شخص کو کہ جو ابھی علم طب پڑھتا ہے اور فارغ نہیں ہوا لیکن جو آمندہ کو فراغ کرے گا تو حکیم کہلاوے گا، سو ابھی سے کہنا شروع کیا ثابت ہوا کہ ذکر کیا لازم کو اور مراد ملزوم ہے“۔

قیمہ: ”یک ہزار و دو صد و چہل بودہ پنج دیگر شمار برسراو

کایں رسالہ ز فضل ربانی شد مرتب بساعت نیکو

جب یہ رسالہ رفتہ رفتہ جناب مخدومی غلامی صاحب اور مخلصاں پناہی شفیق دلی یگانہ آفاق حافظ مشتاق صاحب کے گوش زد ہوا تو ازراہ وفور کرم گستری اور نسبت ہم شہری کے ... جام جہاں نما کیا اگرچہ وہ اس نام کے لائق کہاں یہ محض ان کی خوبی ہے ... ہدیہ ہند مناسب ہے“۔

مندرجات: اس رسالہ میں فارسی زبان کے قواعد کو اردو میں بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 1/5

مصنف: کریم الدین

عنوان: تکریم ظہوری

تقطیع: ۱۳ x۲۳ س م

اوراق: ۶۰

سطور: ۱۳

Marfat.com

خط: نستعلیق شکستہ مائل

سنہ تصنیف: ۱۸۶۵ء

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: معمولی کرم خوردہ لیکن متن محفوظ ہے۔

آغاز: "تکریم ظہوری

دیباچہ شرح نثر دوم ملا ظہوری

اہل استعداد مصنفوں کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت لوگوں نے تینوں نثر ملا ظہور (کذا) کی شرح فارسی زبان میں ایسی لکھی ہے کہ بعض بعض مقام پر بڑی بڑی بحث واسطے توضیح اشتقاق اور اصالت الفاظ کے بھی کی اور اصطلاحات فن معانی سے اس کو ایسا پر کر دیا ہے کہ بجائے سمجھنے اصل مطالب کتاب کے مبتدی کی طبعیت منتشر ہو جاتی ہے"۔

اختتام: ۶۔ یکتا خدائے تعالیٰ است نام ہے۔ عقل کل مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام تقدیر عبارت ایں است کہ داستان ختم شد۔ برایں کہ چناں و چناں باد۔ فقط"۔

ترقیمہ: "تمام شد شرح نثر دوم ملا ظہوری"

مندرجات: اس میں ملا ظہوری کی نثر دوم شرح کی گئی ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/8

مصنف: نامعلوم

عنوان: رسالہ قواعد فارسی

تقطیع: ۱۷×۲۵ ½، س م

اوراق: ۴۸

سطور: ۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

Marfat.com

مہریں: ورق ۱، الف پر ایک مہر ثبت ہے جس میں "در مضان علی ۱۲۸۵" تحریر ہے۔

کیفیت: خستہ و بوسیدہ۔ مصادر کے معانی اور گردانوں کے لیے سرخ روشنائی سے خانے بنائے گئے ہیں۔ ورق ۱، ب کے حاشیے پر یہ عبارت درج ہے: "و مالک ایں کتاب بندہ احمد علی ۲۶، شوال ۱۲۸۶ ہجری"۔ نسخہ میں جابجا اصلاحیں اور اضافے کیے گئے ہیں جو بخط مصنف ہونے کی دلیل ہیں۔

آغاز: "تعریف خدا کو ہے مسلم پیدا کیا جس نے کن سے عالم
دی نطق کی آدمی کو قوت بخشا اوس کو شرف کا خلعت
مہر و مہ و آسمان و انجم حیوان و پری و دیو و مردم"

اختتام: "اس سے مبتدی کو ضرور اتنی استعداد حاصل ہو جائے گی کہ وہ سلیس فارسی عبارت کا صحیح ترجمہ کر لے گا بلکہ شاید آسان فارسی بھی صحت کے ساتھ لکھنے لگے۔ اور تجربے سے ایسا ثابت ہوا ہے کہ اگر اچھی طرح تعلیم ہو اور متعلم بھی مادہ قابل رکھتا ہو تو اتنی استعداد صرف چھ مہینے میں حاصل ہو جاتی ہے"۔

مندرجات: اس رسالے میں مبتدیوں کے لیے فارسی زبان کے قواعد بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۳۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1173

مصنف: راجہ شنکر ناتھ نادر

عنوان: گلشن خرد افزا

تقطیع: ۱/۲ x ۱۳ ۱/۲ ۱۶، س م

اوراق: ۵۱

سطور: ۱۶۲

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ تصنیف: ۱۲۰۴ھ

سنہ کتابت: ۱۲۰۵ھ

کاتب: خوشحال چند

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ اوراق کی نمبر شماری غلط کی گئی ہے۔ سیاہ باریکا۔ دوہری سرخ جدولیں۔ ورق ۴۸، ب سے ۵۱، الف تک سادہ ہے۔

آغاز: "و بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خالق نہ آسکے بہ بیاں ہر سہ موسیں گر کرے انساں
جن نے ایک دم میں کر کے سب موجود کر دیا جس کو چاہا پھر نابود

Marfat.com

خلق ہر دن ہزار پیدا کر کیا انساں خلیفہ ان سب پر "

اختتام: " پنے سال تاریخ ایں نسخہ من خرد ہوش افزا نمودیم فا
ھیر کشی کیم رقہ وتبہ مونی فاتحہ برلہ ساغگانی ینے "

ترقیمہ: "تاریخ بیست وسویم ذیحجہ ۳۲ھ شاہ عالم غازی باتمام رسید کاتب خوشحال چند"۔

مندرجات: اہل ہند کے واسطے ترکی زبان کے قواعد ولغات اردو وفارسی میں تحریر کیے گئے ہیں۔ ورق ۱، الف سے ۲، ب تک ترکی زبان کے قواعد اردو میں بیان کیے گئے ہیں اس کے بعد ترکی وفارسی کے لغات بطرز خالق باری تحریر کیے گئے ہیں۔

لغات

سلسلہ نمبر: ۵۳۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959_ 400

مصنف: امیر خسرو

عنوان: خالق باری

تقطیع: ۲۲ x ۱۳، س م

اوراق: ۱۰

سطور: ۱۵، دوکالمی

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۳۸ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، چکنا باریک

روشنائی: متن میں سیاہ اور سرخ، دونوں طرح کی روشنائی استعمال کی گئی ہے۔

کیفیت: مجلد۔ معمولی کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ دوہری سرخ حد ولیں۔ سیاہ باریکا۔

آغاز: " خالق باری سرجن ہار واحد ایک بداں کرتار "

اختتام: " خالق باری بھنی تمام دو جگ میں رہیو خسرو نام "

ترقیمہ: "تمت تمام شد نسخہ خالق باری من تصنیف حضرت امیر خسرو دہلوی بتاریخ بست وہفتم جمادی الاول بوقت سپر در عہد محمد اکبر شاہ بہادر خلد اللہ ملکہ وسلطنت سنہ ۱۶، جلوسی مطابق ۱۲۳۸ھ مقدسی"۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 245/27

Marfat.com

مصنف: امیر خسرو
عنوان: خالق باری
تقطیع: ۲/۱ ۲۱x ۲/۱ ۱۱، س م
اوراق: ۱۶
سطور: ۱۴تا۱۵
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: ۱۲۳۲ھ
کاتب: محمد قائم
کاغذ: زردی مائل دبیز
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔
کیفیت: ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ لوح پر ایک مستطیل سیاہ مہر جس میں "محمد عزیز الدین خاں" درج ہے۔
آغاز: "بحمداللہ کہ از فضل و عنایت ہدایت وارساند او نہایت"
اختتام: "دو جگ ہوا خسرو کا نام خالق باری ہوئی تمام"
ترقیمہ: تمام شد نسخہ خالق باری بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۳۲ ہجری در بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد در حویلی حافظ محمد علی سوداگر برائے خواندن برخوردار محمد عزیزالدین طولعمر، بخط ناکارہ احقر العباد محمد قائم تحریر یافت"۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 582- 30
مصنف: امیر خسرو
عنوان: خالق باری
تقطیع: ۴/۱ ۳۳x ۲/۱ ۱۷، س م
اوراق: ۶
سطور: ۶
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: ۱۸۵۴ء
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مجلد ۔ ناقص الاول ۔ تمام اوراق پر بٹر پیپر چسپاں کیا گیا ہے ۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱، الف سے ۶، ب تک ہے ۔

آغاز: ؎ چھانی غربال چکی اسیان ویکدان چولہہ و کندو کوٹھا

اختتام: ؎ مولوی صاحب سمرن پناہ گوا بھکاری خسرو شاہ

ترقیمہ: "تمت تمام شد برائے پاس خاطر لالہ گورو دیال سنگھ کتاب خالق باری تصنیف امیر خسرو، ۲۵ ماہ پوہ ۱۹۱۱ء ۱۸۵۴ تحریر یافت"۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 245

مصنف: نامعلوم

عنوان: رازق باری

تقطیع: ۲۱x ۳/۳ ۱۳، س م

اوراق: ۱۳

سطور: ۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الآخر۔ ترک کا التزام۔ دوہری سرخ جدولیں۔ معمولی کرم خوردہ۔

آغاز: "برائے ہر بنیش ارباب دانش مخفی نماند کہ مقصود از تالیف ایں نسخہ کہ مسمی بہ رازق باری است آنست کہ معنی الفاظ متعارفہ روزمرہ در زبان ہندی فہمیدہ شود"۔

اختتام: "تعریف کرنا بہ ستودن زیاد کرنا افزودن"

مندرجات: خالق باری کی طرز پر فارسی الفاظ کے اردو معانی بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1193

مصنف: والہ

Marfat.com

عنوان: رازق باری

قطع: ۱۱، س م x۲۰ ۱/۲

اوراق: ۱۳

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۳۳ھ

کاتب: بندہ علی شاہ

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ترک کا التزام۔ لوح پر سرخ رنگ سے بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ بے حد کرم خوردہ۔ تمام اوراق پر حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "رازق باری حق ہے جان اس کا نور نبی پہچان
آل اولاد یار اصحاب قرآن بھیجا حق نے کتاب"

اختتام: "والہ اتنے موتی رولا فرس لغت کے معنی بولا
جس نے پایا ذہن ہے صافی رازق باری اس کو کافی"

رقیمہ: "کاتب الحروف فقیر بندہ علی شاہ چشتی، خادم شاہ غلام محمد عدانی چشتی جا تاریخ ۱۵--، شہر جمادی الاول ۱۲۳۳ ہجری بروز دوشنبہ مالک ایں رازق باری مصطفی شریف ولد بندہ علی شاہ است کسے دعوی کند باطل است"۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/24

مصنف: نامعلوم

عنوان: صادق باری

تقطیع: ۱۵، س م x۱۳ ۱/۲

اوراق: ۸

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۳۲ھ

کاتب: سید عبدالجبار

کاغذ: ادامی، باریک

Marfat.com

روشنائی: سیاہ

مہر: آخری ورق پر ایک بیضوی ابھری ہوئی مہر جس میں انگریزی ہندسوں میں "1875" درج ہے۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ اس مجموعے میں زیر نظر نسخہ ورق ۱۶، الف سے ورق ۱۳، ب تک ہے۔

آغاز: "صادق باری حق ہے بوجھ رحیل مسافر رحلت کوچ

اختتام: "ہوئے رسول یعنی احمد پر آل اور اصحاب سب امت پر

ترقیمہ: (یہ ترقیمہ مخطوطہ کی لوح پر درج ہے)

"کتاب صادق باری ثور نمودہ شد تاریخ ۲، شہر صفر ۱۳۲ روز دوشنبہ بردست فقیر عبدالجبار"۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 114

مصنف: نامعلوم

عنوان: واحد باری

تقطیع: ۱۳x ۱۵، س م

اوراق: ۴

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ تصنیف: ۱۶۷۹، بکرمی۔ ۱۳۰۱ھ

سنہ کتابت: ۱۸۳۵، بکرمی

کاتب: شیخ سردار محمد

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ کنارے دریدہ

آغاز: "واحد باری ایکو سائیں ایک نام (کذا) نائیں

مادر ماں برادر بھائی پدر باپ بینگہ بھرجائی

اودر چاچا جد ہے دادا خواہر بہن کھڑا استادہ

اختتام: "واحد باری جگ جگ رہے پڑھے جو فارسی سبھ

سولاں سے اوناسی سمت واحد باری کرو یہ تمت

ترقیمہ: "تمام شد واحد باری بروز بدھوار بوقت ظہر برائے پاس خاطر برخوردار نور محمد سلطان، بدست فقیر شیخ سردار محمد بن احمد گھنا شاہ ساکن موضع چک بہاءالدین ۹، ماہ اسوج ۱۸۳۵ بکرمی"۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۴۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1191

مصنف: نامعلوم

عنوان: نصاب عالی

تقطیع: ۱۳ x ۱۳، س م

اوراق: ۱۶

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق پختہ رواں

سنہ کتابت: ۱۱۵۸ھ

کاتب: شیر علی خاں

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔ ایک لفظ سیاہ اور دوسرا لفظ سرخ اسی طرح سے تمام متن تحریر ہے۔

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ ترک کا التزام۔ ابتدائی اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔ ورق ۱۵، ب اور ۱۶، الف پر خانے بنا کر ان میں فارسی اور ہندی اوزان و رقوم حروف میں لکھی گئی ہیں۔

آغاز: "واز سے آیا گیا اکنوں انیک، اب اگر جو شرطیہ است ہے۔ ہے ایں یہ آں وہ اندر۔ ہیچ خاص۔ ب۔ بود تھا، ہوا باد، ہو جیو باساتھ قسم لے"۔

اختتام: "وج، تسبیح، پوت"۔

ترقیمہ: "تمام شد نصاب عالی بدست شیر علی خاں بمقام دالسرور بہانپور روز شنبہ ہفدہم شعبان ۱۱۵۸ ہجری النبوی"۔

مندرجات: خالق باری کی طرز پر فارسی اور اردو کے ہم معنی الفاظ جمع کیے ہیں لیکن یہ التزام کیا گیا ہے کہ جسم، پیشے، عناصر، میوہ جات وغیرہ کو موضوع بنا کر ان کے ذیل میں جو بھی مترادفات آئیں انہیں درج کیا جائے۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1190

مصنف: حکیم سعادت علی

عنوان: فرحت الصبیان

تقطیع: ۸ x ۲½، ۳، س م

اوراق: ۳

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، معمولی

Marfat.com

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: مجلد۔ ترک کاالتزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ متعدد اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "مبتدیوں کی خاطر سے جو میں نے لکھا ہے اس کو سن
سہو و خطا گر اس میں پاو ذیل کرم سے اس کو چھپا
ختم پر اس کا نام عیاں ہے اس جاسے اب اور عیاں ہے"

اختتام: "تاکہ پڑھ کے اس کو جوہوں مستفید چاہئیں یہ از حضرت
... ان کو اس کی پہنی جاوداں رحمت حق اور فلاح دوجہاں"

ترقیمہ: "تمت تمام شد"

مندرجات: اس لغت میں عربی وفارسی الفاظ کے معنی اردو میں بیان کیے گئے ہیں لیکن ورق ۲ اور ۳ پر خانے بنا کر ان میں عربی فارسی، رومی، ترکی اور ہندی الفاظ کے معنی بھی درج کیے گئے ہیں۔ حکیم سعادت علی، علی گڑھ کے رہنے والے تھے۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1194

مصنف: محمد سلیم صدیقی الحنفی

عنوان: معین الالفاظ

تقطیع: ۳۰x ۱۸، س م

اوراق: ۸

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات و معانی سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الطرفین۔ کرم خوردہ۔ خستہ، بوسیدہ اور دریدہ

آغاز: "یعنی کتاب گلستان، بوستان، سکندر نامہ اور یوسف زلیخا کی مختصر فرہنگ عہد حکومت میں گورنر الفنسٹن صاحب بہ
کے، کرنل جارج جرویس صاحب کی فرمائش سے ۱۲۴۰ ہجریہ مطابق ۱۸۲۴ عیسوی میں مرتب کی ہوئی مرحوم منشی سلیم
مغفور مولوی محمد قائم صدیقی الحنفی"۔

Marfat.com

اختتام: "دوروباہ۔روت۔روح۔رود۔روز۔روزگار۔روزنہ۔روستا۔روپسی"۔

مندرجات: اس میں گلستان، بوستان، سکندر نامہ اور یوسف زلیخا میں مستعمل اہم فارسی الفاظ کے اردو معانی تحریر کیے گئے ہیں۔ یہ لغت مصنف کے لڑکے حاجی عبدالرحمن نے ۱۸۴۵ء میں اپنے پریس واقع بمبئی سے طبع کرادی تھی۔

سلسلہ نمبر: ۵۴۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1959- 97

مصنف: سید اولاد حسین شاداں بلگرامی

عنوان: فرہنگ شاداں بلگرامی

تقطیع: ۲۲x ۱۲، س م

صفحات: ۴۵۵

سطور: ۳۰

خط: نستعلیق

سنہ کتابت: ۸، جولائی ۱۹۳۸ء

کاتب: بخط مؤلف

کاغذ: سفید۔چکنا باریک

روشنائی: سیاہ، نیلی و سرخ

کیفیت: متعدد اوراق دریدہ۔کنارے بوسیدہ۔تمام اوراق ایک فائل میں بندھے ہوئے ہیں۔

آغاز: "الف ممدودہ: مدرسہ متوسط، انجمن دانش، دارالعلوم، آکادمی۔Academy "

اختتام: "in a lump --یک جا"۔

مندرجات: یہ شادانی بلگرامی کی فارسی، انگریزی لغت کا مسودہ ہے۔شروع کے آٹھ اوراق پر سید اصغر علی شادانی نے شاداں بلگرامی کے احوال و آثار تحریر کیے ہیں۔

علم قافیہ

سلسلہ نمبر: ۵۵۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1229

مصنف: نامعلوم

عنوان: رسالہ قوافی

تقطیع: ۲۲x ۳/۲ ۱۱، س م

Marfat.com

اوراق: ۹

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الطرفین۔ بے حد کرم خوردہ۔ آب رسیدہ

آغاز: "دروبرو۔ جستجو۔ ابرو۔ کبجبو۔ آرزو۔ بو۔ گفتگو۔ دورو۔ نکو۔ وضو۔ گو۔ جو۔ سبو۔ سو۔ تو۔ خو۔ ہو۔ مو۔ لہو۔ گلو۔ اتو۔ کسو"۔

اختتام: "پھرکنت۔ نسمنت۔ احسنت۔ سرکنت۔ گھڈنت۔ کژنہت۔ ڈبنت۔ چورنت۔ دیکھنت۔ پشمنت۔ نجپت۔ انت بکھرنت۔ چھنکنت۔ لپنت۔ گنھنت"۔

مندرجات: اس رسالہ میں قوافی جمع کیے گئے ہیں۔

انشا

سلسلہ نمبر: ۵۵۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968- 22/6

مصنف: مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی

عنوان: بیاض نثر عزیز

تقطیع: ۲۰x ۲½، ۱۵ س م

اوراق: ۴۲

سطور: ۱۲

خط: نستعلیق، پختہ

سنہ کتابت: ۱۹۲۱ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، باریک، لکیر دار

روشنائی: نیلی و بینگنی

Marfat.com

کیفیت: مجلد۔ نسخہ میں آغاز سے ورق ۱۳، الف تک مختلف تحریریں ہیں، بقیہ اوراق سادہ ہیں۔
آغاز: ”میں نے نثریں بہت لکھیں علاوہ ادبی مضامین کے جو جرائد میں شائع ہوئے، احباب کو بکثرت ایسے خطوط لکھے جو ادبی نقطہ نگاہ سے محفوظ رکھنے کے قابل تھے“۔
اختتام: ”امید ہے کہ آپ معذور سمجھ کر اسی طرح نیاز مند کو معزز و مفتخر فرمائیں گے“۔
مندرجات: یہ عزیز لکھنوی کی متفرق نثری تحریروں کا مجموعہ ہے جس میں مکاتیب، مضامین، انشائیے، دعوت نامے تعزیت نامے وغیرہ شامل ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۵۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1478
مصنف: نامعلوم
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۲½ x ۱۸ ۴½ x ۱۳، س م
اوراق: ۵۱
سطور: ۲
خط: نستعلیق، معمولی
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: ہلکا زرد اور آسمانی
روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔
کیفیت: ناقص الطرفین۔ ترک کا التزام۔ معمولی کرم خوردہ۔ پہلے اور آخری ورق کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔
آغاز: ”کی تحریر میں، چوتھی قسم کے خط سب کاموں کے لیے لکھتے ہیں، پانچویں قسم نقطوں کی غلطی اور صحیح کے جان لینے میں، چھٹوں قسم شوخئی خط کی ترقیم میں“۔
اختتام: ”لہٰذا حرف الف کا موافق تین نقطے کے ہیں۔ حرف ... کا موافق نون، نقطوں کے ہے وہ حرف جیم کا موافق“۔
مندرجات: اس کتاب میں خطوط نویسی کے القاب، آداب اور نمونے وغیرہ جانے گئے ہیں۔

رسم الخط

سلسلہ نمبر: ۵۵۳
مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 162

Marfat.com

مصنف: راجہ راجیسور راو اصغر

عنوان: خط العربی

تقطیع: ۱/۴ x۲۹ ۱/۲ ۲۰، س م

اوراق: ۷۸

سطور: ۱۲

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ متن کے گرد سرخ حاشیہ۔ کرم خوردہ۔ متعدد دریدہ اوراق کو چٹ بندی کے ذریعے جوڑا گیا ہے۔

آغاز: "علم تاریخ ہزارہا برس سے رائج ہے لیکن پہلے زمانہ میں اس کا موضوع اقوام کے حالات اور سلطنتوں کے سوانحات تک محدود تھا۔ گزشتہ صدی میں اہل یورپ کے نکتہ سنج طبائع نے اس میں نئے نئے برگ و بار پیدا کیے"۔

اختتام: "آج کل ہندوستان، عرب و عجم میں عربی خط کے صرف تین اقسام رائج ہیں۔ نسخ، نستعلیق، شکستہ اور باقی کا رواج بہت کم بلکہ متروک ہو گیا ہے"۔

مندرجات: اس کتاب میں عربی رسم الخط کی تاریخ، عہد بہ عہد ارتقاء اور اس کی اصلاحات بیان کی گئی ہیں۔ عربی خط کے ۳، نمونے بھی دیے گئے ہیں۔ کتاب کے آغاز میں مسلم فیاضی نے ایک نوٹ لکھا ہے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے درج ذیل ہے:

"یہ کتاب مولوی شمس اللہ قادری کی تالیف ہے ان کی کئی تالیفیں ارانے حیدرآباد کے نام سے شائع ہوئی ہیں۔ یہ کتاب راجہ راجیسور راو اصغر کے لیے لکھی گئی لیکن شائع نہیں ہوئی۔ حاشیوں پر کہیں کہیں مرحوم شمس اللہ قادری کی تحریریں ہیں ۳، جولائی ۵۳ء"۔

سلسلہ نمبر: ۵۵۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971_ 163

مصنف: نامعلوم

عنوان: عربی رسم الخط

تقطیع: ۲/۳ x۲۰ ۱/۲ ۱۶، س م

اوراق: ۴۴

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق عمدہ

Marfat.com

ہ تصنیف: ۱۳۰۶ھ

ہ کتابت: اوائل چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

ب: نامعلوم

غذ: بادامی، دبیز

وشائی: سیاہ

یفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ عمدہ حالت اور مکمل نسخہ ہے۔

غاز: "عربی حروف اگرچہ عمر کے اعتبار سے سب سے چھوٹی عمر والے حروف میں شامل ہیں لیکن اس پر بھی جغرافیائی نشر و اشاعت کے نقطہ نظر سے رومن حروف کے بعد سب سے اول قرار پاتے ہیں"۔

ختتام "ابی سینا کا جدید خط قدیم سامی ابجد کی آخری نسل سے ہے جس نے تقریباً ۳۰۰۰ سال کے وقفہ کے بعد بھی اپنی خصوصیات کو برقرار رکھا ہے"۔

ترقیمہ "تمام شد"

مندرجات: اس کتاب میں عربی رسم الخط کی تاریخ اور اس کے عہد بہ عہد ارتقاء کو بیان کیا گیا ہے۔ پہلے صفحہ پر مسلم ضیائی کا مندرجہ ذیل نوٹ ہے:

"غالباً یہ کتاب سید علی بلگرامی مرحوم کی تالیف ہے"۔

معقولات

معمّا

سلسلہ نمبر: ۵۵۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1968_ 105

مصنف: سید اولاد حسین شاداں بلگرامی

عنوان: کشف المعضلات فی حل المعمیات

تقطیع: ۱/۲ ۱۲ × ۲/۳ ۳، س م

اوراق: ۷۵

سطور: ۸

خط: نستعلیق اوسط

سنہ تصنیف: ۱۳۲۸ھ بمقام رامپور

Marfat.com

سنہ کتابت: ۱۳۲۸ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ و بینگنی

مہریں: ورق ۶۷، ب پر مصنف کے نام کی تین مہریں ثبت ہیں دو مہریں اردو میں اور ایک انگریزی میں ہے۔ ورق ۶۹، الف پر ایک سیاہ مستطیل مہر ثبت ہے جس میں "فضل حق خیر ابادی" درج ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

اینست معاکہ زحسن نظام بیش و کم حرف برآرد دو نام
بہر کسے کش نظر انداز شکے ست میم بود نکتہ کہ ہر دو یکیست

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی و منقبت ائمہ ہدی۔ ہیچ مید ان سید اولاد حسین شاداں ولد سید تفضل حسین صاحب نقوی بخاری بلگرامی ثم لکھنوی ارباب علم و فن کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ جب میرے برادر نسبتی حجتہ الاسلام قبلہ و کعبہ جناب مولوی سید محمد حسین مرحوم"

اختتام: "پہلے جو حل کہ میں نے فارسی میں لکھی تھی اول تو مجمل تھی چنانچہ دو جزو پر ختم ہے دوسرے محض معمیات کو میں نے حل کیا تھا، فن معما اس میں یک لخت ترک کر دیا تھا برخلاف اس کے کہ یہ حل مفصل ہے اور فن معما بھی اس کے ساتھ ہے"۔

ترقیمہ: "فقط مورخہ ۱۷، جون ۱۹۱۰ مطابق ۸، جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ یوم جمعہ بدست خاص سید اولاد حسین شاداں نقوی بخاری بلگرامی۔ پرنسپن پروفیسر مدرسہ عالیہ ریاست رامپور بحالت قیام بریاست رامپور"۔

مندرجات: اس کتاب میں فن معما کے اصول و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔ آخری ۹ ورق پر مندرجہ ذیل اشخاص کی تقاریظ و قطعات تاریخ درج ہیں۔ مولوی فضل حق رامپوری، حامد حسن قادری بچھرایونی، مولوی فرخی، ابر لکھنوی، نظم طباطبائی، اکبر الہ آبادی عبد العزیز سیف (علامہ عبد العزیز میمن)، موجی رامپوری۔ اشہر لکھنوی، عابد حسین فریدی، فیاض الدین رامپوری، احمد حسین غازی پوری، محمد علی رامپوری، شوق قدوائی، شمشاد لکھنوی۔

جوتش و نجوم

سلسلہ نمبر: ۵۵۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 872

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۳/۲ x ۱۳ ۱/۲، ۱۵ س م

اوراق: ۴

Marfat.com

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۸۸۰ء

کاتب: محمد عبدالرحمن

کاغذ: زردی مائل، ولایتی باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: ناقص الطرفین، بے حد خستہ۔ تمام اجزاء الگ الگ ہو گئے ہیں۔ متعدد اوراق دریدہ ہیں۔

آغاز: "کیا وجہ ہے کہ جب لگن کو سپٹ کیا جاتا ہے کئی درجہ کم ہو جاتے ہیں بس یا تو گھڑیوں کا حساب غلط ہے"۔

اختتام: جب شن راس کا نقشہ مندرجہ صورت میں ہو ساٹھ کا ہندسہ لکھا اور اس کو ساٹھ سے ضرب"۔

مندرجات: اس رسالہ میں جوتش، نجوم اور فالنامے کے مبادیات بیان کیے گئے ہیں۔

ہئیت

سلسلہ نمبر: ۵۵۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 114

مصنف: شاہ علی

عنوان: شمس الہیت

تقطیع: ۲½ x ۱۲ ½ ۲، ۱۴ س م

اوراق: ۱۶۸

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، چکنا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: کرم خوردہ۔ پوری کتاب سوالاً و جواباً تحریر کی گئی ہے۔ حواشی میں اضافے کیے گئے ہیں۔ جلد ساز کی بے احتیاطی کی وجہ سے متعدد حواشی کٹ گئے ہیں۔ متعدد اشکال بھی بنائی گئی ہیں جن میں سے بعض رنگین ہیں۔

Marfat.com

آغاز: "سبحان اللہ کہ جس کی قدرت کا ذرہ سا نمونہ یہ ہے کہ اجرام علویہ اور اجرام سفلیہ کو عدم سے وجود میں لایا"۔

اختتام: "بطلیموس کی رائے کے مطابق دس یوم گیارہ ساعت تین خمس خمس ساعت سے، چنانچہ اس شخص پر پوشیدہ نہیں ہے جو یوم حساب کے اعمال نیک جانتا اور حساب اسرع الحاسبین کو ماننا ہووے۔ واللہ اعلم بیوم الحساب وصلوٰۃ الرسول والآل والاصحاب"۔

مندرجات: یہ عربی کی مشہور کتاب "شرح چغمنی" کا اردو ترجمہ ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۵۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 328

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲۱x ۱۳، س م

اوراق: ۱۸۶

سطور: ۱۸

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: آسمانی، چکنا باریک

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

مہر: بیشتر اوراق کے نچلے کونے پر آبی بیضوی ابھری ہوئی مہر جس میں "SBF- 1852" درج ہے۔

کیفیت: چرمی جلد - ناقص الآخر - بے حد کرم خوردہ - ترک کا التزام - متعدد اشکال و نقشہ جات بنائے گئے ہیں - آب رسیدہ، جس کی وجہ سے متعدد اوراق باہم پیوست ہو گئے ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ کتاب مشتمل ہے اوپر گیارہ بابوں اور ایک تتمہ کے - اول دس باب کا ترجمہ ہرشل صاحب کی علم ہئیت سے اور باقی اور باب کا ترجمہ --- صاحب کے رسالہ کشش سے اور تتمہ جو کہ مشتمل ہے اوپر چند نقشہ جات معہ ترکیب استعمال میں لانی اون نقشہ جات کے انسائیکلوپیڈیا برٹینکا سے ترجمہ کیا گیا ہے"۔

اختتام: "یہ بھی ایک فرق ہے کہ جس طرح سے کہ سیارے عام اپنی حرکات کو ایک خاص سمت سے طرف ایک خاص سمت کے کرتے ہیں یعنی مشرق سے مغرب کی طرف، یہ بات حرکات دمدار سیاروں کے میں نہیں پائی جاتی ہے - جس وقت"۔

مندرجات: اس کتاب میں ہئیت کے اصول و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

علم انظار

سلسلہ نمبر: ۵۵۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 1060/5

مصنف: رائے رتن لعل

عنوان: منتخب البصر

تقطیع: ۱۳ x ۱۵،۵ س م

اوراق: ۹

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ تصنیف: ۱۲۵۳ھ

سنہ کتابت: ۱۲۷۶ھ

کاتب: محمد فیاض الدین

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد کرم خوردہ۔ نہایت بوسیدہ و خستہ۔ تمام اوراق الگ الگ ہیں۔ اٹھارہ کاغذوں پر نقشے اور اشکال بنا کر متعلقہ اوراق کے ساتھ رکھ دیے گئے ہیں ورق ۲، الف سے ۳، الف تک فہرست مندرجات ہے۔ ورق ۱، ب مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے:

"رسالہ منتخب البصر جو دور نما کے علم میں ہے اوس میں ہندسی اعمال اور اصول دور نمائی اور اعمال سطوحات اور اجسام دور نمائی اور اعمال سایہ اجسام اور عکس اجسام کا بیان ہے"۔

آغاز: "بعد حمد اوس صانع کے جس نے اشکال گوناگوں سطح ہستی پر منقش کیا اور نعمت اوس کی چھپ کی کہ جس نے آب و رنگ شریعت سے اجسام جہاں کو جلوہ دیا۔ درود اوپر اوس کے اور آل و اصحاب اوس کے۔ اہل بصر پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ رسالہ ہے موسوم بہ منتخب البصر بیچ علم دور نما کے کہ اسے علم انظار بھی کہتے ہیں"۔

اختتام: "مرتب جب ہوا یہ سب رسالہ بحق سیّد ابرار نامی
تجسس کی جو میں نے اوس کی تاریخ کہی کل عقل نے انظار نامی
۱۲۵۳ھ"

ترقیمہ: "سپاس بے حساب جناب خداوند ذوالجلال کہ رسالہ منتخب البصر در علم دور نما کہ از تصنیفات رائے صاحب والا جناب، جامع ہر علم و کمال رائے رتن لعل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ است۔ تاریخ ہجدہم ذیعقد ۱۲۷۶ ہجری در بلدہ حیدرآباد دکن۔: بخط خام محمد فیاض الدین تعالہ عنہ باتمام رسید"۔

مندرجات: اس کتاب میں علم انظار کے اصول و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۶۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967- 1052/16

مصنف: نامعلوم

عنوان: فوائد الصبیان

تقطیع: ۱۳x ۱۷، س م

اوراق: ۱۴

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۷۷ھ

کاتب: محمد فیاض الدین

کاغذ: سفید دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: متعدد صفحات پر اشکال و گوشوارے بنائے گئے ہیں۔ ورق ۴، الف پر یہ عبارت درج ہے: ”یہ مجموعہ مرغوبہ مختصر چند علم ریاضی کا ہے جو حیدرآباد دکن میں بیچ سرکار نواب شمس الامرا امیر کبیر کے سنہ ۱۲۷۳ ہجری نبوی میں چھاپا گیا“۔

آغاز: ”علم حساب کا مختصر بیان۔ تعریف عدد کی۔ علم حساب میں بحث عدد کی ہے۔ عدد وہ چیز ہے کہ اپنے مجموعے حاشین کا نصف ہو۔ چنانچہ پانچ کہ اوس کا حاشیہ اول چار ہے اور حاشیہ دوم چھے۔ ان دونوں کا مجموعہ دس ہوا۔ اس کا نصف پانچ ہے“۔

اختتام: ”اول دفعہ ۴ یا ۵ ۶ یا ۷ سال

دوم دفعہ ۵ یا ۶ تمام عمر بچہ دہد

سیوم دفعہ ۷ یا ۸

یا ۱۲۔“

ترقیمہ: ”کتبہ محمد فیاض الدین عفا عنہ در ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۷۷ ہجری“۔

مندرجات: بارہ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں مندرجہ ذیل علوم کا بیان ہے:

۱۔ علم حساب، ۲۔ علم ہندسہ، ۳۔ علم جبر ثقیل، ۴۔ علم ہئیت، ۵۔ علم آب، ۶۔ علم ہوا، ۷۔ علم انثار، ۸۔ علم برقک، ۹۔ علم گیالوانک، ۱۰۔ علم کیمسٹری، ۱۱۔ علم جغرافیہ، ۱۲۔ علم موسیقی۔

سلسلہ نمبر: ۵۶۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1971- 179

Marfat.com

مصنف: محمد فیاض الدین فیاض

عنوان: غرائب حسابی

تقطیع: ۱/۲ ۲۰x ۱۴، س م

اوراق: ۳۱

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق رواں

سنہ تصنیف: ۱۳۹۴ھ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مختلف رنگوں کا کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔ آسمانی، ہلکا بادامی، ہلکا سبز، گلابی، زرد۔ کاغذوں پر آبی نشانات میں چاروں طرف گل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔

روشنائی: نیلی اور سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ بوسیدہ۔ آخری ورق پر حوضہ بندی و چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "و بعد حمد رب العالمین و نعت جناب خاتم المرسلین، قلیل البضاعت بندہ محمد فیاض الدین غفر اللہ لہ، گزارش کرتا ہے اگرچہ تعلیم علم عدد میں کہ یہ وہ علم ہے جس کے سب علم محتاج ہیں"۔

اختتام: "و ۱، ۸، ۹، ۱۶، ۱۷، ۲۴، ۲۵، ۳۲، ۳۳، ۴۰=۲۰۵"۔

مندرجات: یہ کتاب علم ہندسہ و اعداد کے بیان میں ہے۔ یہ میر عثمان علی خاں کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے لکھی گئی تھی۔

سلسلہ نمبر: ۵۶۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1584

مصنف: پنڈت اجودھیا پرشاد

عنوان: زبدۃ الحساب (حصہ اول)

تقطیع: ۱/۲ ۱۳x ۴، س م

اوراق: ۲۲

سطور: ۳

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ تصنیف: ۱۸۶۵ء

سنہ کتابت: ۱۸۶۵ء

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ بہت کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ متعدد اوراق باہم پیوست ہو گئے ہیں۔ (اس کتاب کی بقیہ جلدوں میں یکسانیت کی وجہ سے تقطیع، سطور، خط، سنہ کتابت، کاغذ، روشنائی اور مخطوطہ کی کیفیات وغیرہ درج نہیں ہوں گی)۔

آغاز: "وبسم اللہ الرحمن الرحیم

حساب ایک شاخ علم ریاضی کی ہے اوس میں اعداد سے بحث ہوتی ہے، اعداد کے لیے دس صورتیں مقرر ہیں"۔

اختتام: "اگر چار ہزار پانچ سو کتاب کی چھپوائی اور جلد بندھوائی کے ۴۲۱ روپیہ اور ۱۴، آنے ہوتے ہیں تو جاوکہ فی کتاب کیا خرچ اور اگر فی کتاب ۵۴ صفحہ ہیں تو فی صفحہ کیا خرچ ہوگا"۔

مندرجات: کپتان فلر ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن مدارس ممالک پنجاب کے حکم سے مدارس پنجاب کے لیے یہ کتاب ۱۸۶۵ء میں تالیف کی گئی۔

سلسلہ نمبر: ۵۶۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1584

مصنف: لالہ بوٹامل

عنوان: زبدۃ الحساب (حصہ دوم)

اوراق ۴۲

آغاز: "واضح ہو کہ اس سے پہلے مدارس پنجاب میں مبادی الحساب کا رواج تھا مگر چونکہ اس میں چند قاعدے مثل مقسوم علیہ"۔

اختتام: "(۳۰)۵ ۷ ۳ ۴۲+"۔

ترقیمہ: "تمت"

سلسلہ نمبر: ۵۶۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961_ 1584

مصنف: لالہ بوٹامل

عنوان: زبدۃ الحساب (حصہ سوم)

اوراق: ۵۴

آغاز: "اگرچہ جلد اول میں ہندوستانی ماپ تول کا بیان کیا گیا ہے مگر چونکہ طلباء کو پنجابی اور انگریزی ماپ تول سے آگاہی حاصل کرنی چاہیے"۔

Marfat.com

ختتام: " (۱۵) $\frac{۱+ل۳+۳+ل۳^{۰}}{۳+ل۳+ل۳}$ "

رقیمہ: "تمت"

موسیقی

سلسلہ نمبر: ۵۶۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 242

مصنف: میر مومن علی

عنوان: ترانہ عشق

مطبع: ۲۰x ۲/۱ ۱۳، س م

اوراق: ۴۸

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ تالیف: ۱۲۵۳ھ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: گہرا نیلا، دلائتی

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

دیر: مخطوطے کے کاغذ پر آبی نشان میں "۱۸۶۳" درج ہے۔

کیفیت: آخری ورق کی آخری سطر کے کچھ الفاظ کھرچ کر مٹا دیے گئے ہیں اور ان کی جگہ "تمت تمام شد" لکھا گیا ہے۔ ورق ۶، ب پر طنبورے کی شکل بنائی گئی ہے۔

آغاز: "زمر، سرود حمد اس بزم آرائے تکوین عیش و نشاط کو سزاوار ہے کہ جس نے نبی بشر کو یک مشت خاک سے ایجاد کر کے حسن قدرت سے علم ہر ایک علم گویا گوں کا دیا"۔

اختتام: شعبہ ششم۔ دربیان اصول بحور کہ بہندی تال گویند۔ باید دانست کہ بحسب قرار داد اغانی عجم ہفدہ اصول است و آنرا بحر و دائرہ نیز گویند۔ ۱۔ بحر مجمل، ۲۔ بحر ترکی، آنرا ترکی ضرب نیز گویند، ۳۔ بحر دوک، ۴۔ بحر مثمن، ۵۔ بحر یمن، ۶۔ بحر خفیف، ۷۔ بحر چار ضرب، ۸۔ بحر زرافشانی، ۹۔ بحر ماتمین، ۱۰۔ بحر ضرب الفتح، ۱۱۔ بحر فاختہ، ۱۲۔ بحر پناہ، ۱۳۔ بحر یلم، ۱۴۔ بحر وافر، ۱۵۔ بحر ارصد، ۱۶۔ بحر رمل، ۱۷۔ بحر وسیع"۔

مندرجات: اس رسالہ میں ہندوستانی موسیقی کے اصول و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۶۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 242

مصنف: میر مومن علی

عنوان: انتخاب موسیقی

تقطیع: ۲۰x ۳ ۱/۲، س م

اوراق: ۳۲۵

سطور: ۳

خط: نستعلیق عمدہ آخر میں نستعلیق شکستہ مائل

سنہ تالیف: ۱۲۷۰ھ

سنہ کتابت: ۱۲۷۲ھ

کاتب: بخط مولف

کاغذ: ولایتی، باریک، نیلا، پیلا، مٹیالا

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: حواشی پر متعدد اضافے کیے گئے ہیں۔ متعدد شبیہیں اور نقشے وغیرہ بنانے گئے ہیں۔ نسخہ میں مختلف مزامیر طنبورہ، ستار، سرد نگ وغیرہ کی اشکال بنائی گئی ہیں ان میں سے بعض اشکال رنگین ہیں۔ سر اور راگ راگنیوں کو ایک بنا کر سمجھایا گیا ہے۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

نغمہ نشاط حمد اس بزم آرائے موجودات کو اور زینت بخش محفل کائنات کو سزاوار ہے کہ جس نے الحان داودی کو قوت روح فرمایا اور صورت نغم کی کلید سے بستہ دلوں کو حلاوت تازہ بخش کے مفتوح کیا"۔

اختتام: "کیا ہی مشاطہ نے دیا ہے دم شادی کیسی کہ ہوگیا ہے
جان صاحب سے ناک میں ہے دم چھوڑتا ہی نہیں مجھے ایک
کیا کہوں بدگمان ہے کیسا آنے جانے کہیں نہیں دیتا

ترقیمہ: "تمت تمام شد بتاریخ ۲، ربیع الاول ۱۲۷۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ الراقم میر مومن علی"۔

مندرجات: اس کتاب میں موسیقی کی تعریف، اس کی ایجاد، سروں کے موجد، گراموں کے نام، تالوں کے نام، طنبورے کی شکل اور اس کے ٹھاٹھ، راگنیوں کے نام، دھرپت، خیال، چترنگ، پٹا، ترانہ، سرگم اور ٹھومری وغیرہ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ کتاب کے دوسرے حصہ میں پہلے جان صاحب، جعفر زٹلی، بے باک اور صاحب قرآن کا فحش کلام ہے، بعد میں متعدد شعراء کے کلام کا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔

طب و جنسیات

سلسلہ نمبر: ۵۶۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 260/11

Marfat.com

مصنف: حکیم مظفر حسین خاں بن محمد الحسنی الشفائی

عنوان: مجربات وبا

تقطیع: ۲۱x ۲/۱ ۱۳، س م

اوراق: ۱۶۴

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: ۱۲۶۱ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: ولایتی، باریک، آسمانی

روشنائی: سیاہ وسرخ

مہریں: نسخہ کے آخری پندرہ اوراق پر ایک ابھری ہوئی مہر ثبت ہے جس میں شیر کی دو تصویریں اور ان کے نیچے London لکھا ہے۔ اغلب گمان ہے کہ یہ واٹر مارک ہو لیکن صرف آخری پندرہ اوراق پر ہی کیسے، بقیہ ابتدائی اوراق پر کیوں نہیں؟

کیفیت: مکمل، مجلد، ہر ورق پر ترک کا التزام۔ نسخہ عمدہ حالت میں ہے۔

آغاز: "الحمد للہ رب العالمین۔۔۔الخ۔۔۔امابعد مخفی نہ رہے کہ یہ ایک مجموعہ ہے وبا کے نسخوں کا جو بڑی جستجو سے یونانی، مصری انگریزی، فرانسیسی اور پرتگالی حکما نے فراہم کیا ہے"۔

اختتام: "ہمیشہ صبح وشام ایک ایک قرص کھانا، پرہیز: ترشی کم کھانا، غرض بستر کا پرہیز کرنا"۔

ترقیمہ: "بعون اللہ تعالی بتاریخ سلخ شعبان روز دوشنبہ ۱۲۶۱ھ بہ اتمام رسید۔ تمت تمام شد"۔ یہ ترقیمہ ورق ۱۳۶، الف کی آخری سطر پر مرقوم ہے۔

درجات: جیسا کہ عنوان سے عیاں ہے اس مخطوطہ میں وبائی امراض اور ان کے علاج بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۶۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 39/1

مصنف: حکیم شیخ محمد اختر حسین قریشی چشتی۔

عنوان: بیاض شمسی (جلد اول)

تقطیع: ۱۵ ۱/۲x ۲۰، س م

اوراق: ۱۱۶

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق عمدہ، جلی قلم

سنہ تصنیف: ۱۳۲۸ء بہ مقام انبالہ (پنجاب)

Marfat.com

مقام تصنیف: انبالہ (پنجاب)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ولایتی، چکنا، سفید دبیز

روشنائی: متن سیاہ عنوانات شنگرفی

کیفیت: نسخہ عمدہ حالت میں ہے۔ چمڑے کی جلد بندھی ہوئی ہے۔ درمیان کے چند اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: "قاطون یعنی نوشادر۔ رماد یعنی خاکستر۔ ضماد یعنی کسی چیز پر لیپ کرنا"۔

اختتام: "حکیموں کی نگاہوں میں عجب تاثیر ہوتی ہے۔ نگاہ لطف سے دیکھیں تو خاک اکسیر ہوتی ہے"۔

مندرجات: نسخہ کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ آخری صفحہ پر مصنف نے اپنا شجرہ نسب تحریر کیا ہے۔ اس نسخہ میں مختلف دھاتوں کو مدبر کرنے کی تدابیر اور کشتہ جات بنانے کے مختلف طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۶۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 39/3

مصنف: حکیم شیخ محمد اختر حسین قریشی چشتی

عنوان: بیاض شمسی (جلد اول)

تقطیع: ۱۷½ x ۲۱½، س م

اوراق: ۱۷۶

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق رواں

مقام تصنیف: انبالہ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ولایتی سفید

روشنائی: متن سیاہ، حاشیہ شنگرفی

کیفیت: نسخہ عمدہ حالت میں اور مجلد ہے۔ جلد چمڑے کی ہے۔ درمیان کے چند اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: "شمسی بیاض قلمی جلد اول، بزبان اردو، تحریر کردہ ام، ایں فقیر و فقیر را بافاتحہ یاد کن، حکیم عامل شیخ محمد اختر حسین قریشی

اختتام: "حکیموں کی نگاہوں میں عجیب تاثیر ہوتی ہے۔ نگاہ لطف سے دیکھیں تو خاک اکسیر ہوتی ہے۔"

مندرجات: یہ نسخہ سابقہ نسخہ کی روایت اول ہے اور اس کی ترتیب بھی بدلی ہوئی ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۷۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 39/2

مصنف: حکیم شیخ محمد اختر حسین قریشی چشتی

عنوان: بیاض شمسی (جلد دوم)

تقطیع: ۱۵ ½ x ۲۰، س م

اوراق: ۱۶۰

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق (جلی قلم)

سنہ کتابت: ۱۹۳۸ء

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: ولایتی چکنا سفید

روشنائی: سیاہ

کیفیت: چمڑے کی جلد ۔ عمدہ حالت

آغاز: ''عامل حکیم و ڈینٹسٹ شیخ محمد اختر حسین چشتی، قدیم اکبر آبادی، حال موجود در انبالہ چھاونی''۔

اختتام: ''طلاء شمس یعنی آفتاب مزاج گرم و چرب و نرم است''۔

مندرجات: بیاض شمسی کی یہ جلد دو ابواب پر مشتمل ہے ۔ دونوں میں مختلف ادویات کو مدبر کرنے اور ان سے مختلف اجزا حاصل کرنے کے عملی طریقے باتصویر بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۷۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_ 39/4

مصنف: حکیم شیخ محمد اختر حسین قریشی چشتی

عنوان: بیاض شمسی (جلد پنجم)

تقطیع: ۱۵ ½ x ۲۰، س م

اوراق: ۱۵۶

سطور: ۱۱ سے پندرہ تک

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: ۱۹۴۳ء

کاتب: بخط مصنف

Marfat.com

کاغذ: دیسی خاکی

روشنائی: سیاہ، نیلی، سرخ

کیفیت: چمڑے کی جلد۔ عمدہ حالت

آغاز: "نسخہ بواسیر از بیاض مولوی نورالدین صاحب"۔

اختتام: "انسانی مزاج کے دو پہلو ہیں، ایک میں عشق والفت اور وعدے کی پختگی"۔

مندرجات: بیاض شمسی کی زیر نظر جلد کا بیشتر حصہ طبی نسخوں پر مشتمل ہے۔ اس کا آخری حصہ نجی بیاض کی صورت اختیار کر گیا ہے جس میں مختلف لوگوں کے نام خطوط، فارسی و اردو کے کچھ شعراء کے کلام کا انتخاب ہے۔ اجل انبالوی کے اشعار زیادہ نقل کیے ہیں۔ حکیم اختر حسین شاعری سے بھی شوق فرماتے تھے اور اختر تخلص تھا انہوں نے جابجا اپنے اشعار بھی لکھے ہیں۔ چند سہرے اور اپنے بچوں کی تواریخ پیدائش بھی لکھیں ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۷۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 39/5

مصنف: حکیم شیخ محمد اختر حسین چشتی

عنوان: بیاض طب

تقطیع: ۱۱ ½ x ۷ ½، ۱۵ س م

اوراق: ۱۲۰

سطور: ۲۰

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۹۴۰ء کے گرد و پیش

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ، نیلی

کیفیت: چمڑے کی جلد۔ عمدہ حالت

آغاز: "کشتہ عقیق سفید۔ عقیق سرخ کے چند ٹکڑے لے کر ایک بندق ہندی میں رکھیں اور حسب ہدایت بند کر کے"۔

اختتام: "صبح کو پانچ سیر عرق کھینچیں اور بقدر سات تولہ یا دس تولہ قبل طعام کے اور بعد اس کے تناول کریں"۔

مندرجات: اس بیاض میں حکیم اختر حسین نے بطور یادداشت جملہ امراض کے آزمودہ و کامیاب نسخہ جات تحریر کیے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۷۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 39/6

Marfat.com

مصنف: حکیم شیخ محمد اختر حسین قریشی چشتی

عنوان: بیاض طب

تقطیع: ۱۷ ۱/۲ ×۲۰ ۱/۲ س م

اوراق: ۱۵۵

سطور: ۱۳تا۱۷

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: ۱۹۴۰ء کے قریب کا زمانہ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: زردی مائل دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ عمدہ حالت۔ درمیان اور آخر کے متعدد اوراق سادہ ہیں۔

آغاز: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نسخہ ماء الحیات۔ شہد خالص، سہاگہ، روغن زرد تینوں اشیاء بہم وزن ملائیں“۔

اختتام: ”سنگرھنی ولایتی سرخ ایک تولہ، شیر ند ھارا دو رتی ۶، تولہ کھرل کریں“۔

مندرجات: یہ بیاض حکیم اختر حسین کے معمولات مطب کے نسخہ جات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۷۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_1/10

مصنف: حکیم محمود صمدانی

عنوان: کحل البصر

تقطیع: ۱۷ ۱/۲ ×۳۰ ۱/۲ ، س م

اوراق: ۳۰

سطور: ۱۳

خط: نستعلیق، رواں

سنہ تصنیف: ۱۳۳۸ھ

سنہ کتابت: ۱۳۳۸ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: پیلا، باریک، ولایتی

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مخطوطہ مکمل ہے۔ورق ۱، الف پر مصنف نے یہ تاریخ درج کی ہے ”۲ ربیع الاول ۳۸، ۲۱ دے ۲۹“۔

آغاز: ”زمانہ دراز سے ایک خیال بندھا ہوا تھا کہ علم الابصار کے متعلق کوئی مبسوط رسالہ لکھوں اور اس کے متعلقہ ابحا
کے اخلاقی مسائل پر فلسفہ قدیمہ اور علوم مشرقیہ کے خیالات کی روشنی ڈالوں“۔

اختتام: ”اگر علیل باوجود صفائی و لطافت آب پھر بھی آفتاب یا چراغ کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتا تو سمجھ لیا جائے کہ اس مر
کے عصبہ مجوفہ میں سدہ واقع ہے۔علاج نزول الماء“۔

مندرجات: اس مخطوطے میں آنکھ کی بیماریوں کے علاج بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۷۵

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958_1/9

مصنف: حکیم محمود صمدانی

عنوان: فن طب

تقطیع: ۲۲½ x ۲۰ س م

اوراق: ۹۰

سطور: ۱۱

خط: نستعلیق، رواں

سنہ تصنیف: ۱۳۲۰ھ کے قریب کا زمانہ

سنہ کتابت: ۱۳۲۰ھ (قیاساً)

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: پیلا۔باریک۔ولایتی

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مسودہ میں جابجا ترامیم و اضافے کیے گئے ہیں۔اصل نسخہ سے قبل سات اوراق پر غیر متعلق تحریریں درج ہیں۔

آغاز: ”حصہ اول: مقدمہ۔اس میں بحثیں کیے جائیں گے (کذا)۔تاریخ طبابت ہدایت اطبا، تعریف علم طب، تقسیم طب، فن طب اور اس کا موجد“۔

اختتام: ”قارورہ اشقر اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ حرارت کمال درجہ ہو اور رنگ قارورہ میں بہت ہی سرخی ہو (کذا) اور خلط بلغمی بھی اس میں مل جائے تو ان کے باہمی کسر و انکسار سے اشقریت آجائے گی۔غرض اس صورت میں بھی حرارت ہی پر دلالت کرتا ہے“۔

مندرجات: اس میں علم طب کی تاریخ اور بیماریوں کا علاج بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۷۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/10

مصنف: سید فضل علی شاہجہان آبادی

عنوان: مفید الاجسام

تقطیع: ۲۶ ½ x ۱۸ ½ ، س م

اوراق: ۴۰

سطور: ۹

خط: نستعلیق معمولی

سنہ تصنیف: ۱۲۵۷ھ تا ۱۲۵۹ھ

سنہ کتابت: ۱۲۷۶ھ

کاتب: نامعلوم

کاغذ: دبیز منیالا

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: بے حد بوسیدہ، کرم خوردہ۔ متن محفوظ چند صفحات سادہ

آغاز: "شکر اور احسان خدا کا کہ جس نے ایک مشت خاک سے ہم کو صورت انسان بنایا اور اشرف المخلوقات ہمارے حق میں فرمایا"۔

اختتام: "تاریخ تصنیف ایجاد:

جناب فضل علی نے فن جراحت میں — کمال شوق سے نسخے جو سب لکھے اچھے
کہا سروش نے ایجاد وقت ختم کتاب — معالجات جراحت یہ اب لکھے اچھے

۱۲۵۹ھ

ترقیمہ: "تاریخ ششم ماہ رمضان المبارک ۱۲۶۴ ہجری و نقل ہذا تاریخ ہفتم شہر ربیع الثانی ۱۲۷۶ ہجری"۔

مندرجات: یہ رسالہ چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ پہلا باب پھوڑے اور دانہ زہرباد کے بیان میں۔ دوسرا باب زخموں کے علاج کے بیان میں۔ تیسرا سوزاک اور آتشک کے بیان میں۔ چوتھا باب۔ وجع مفاصل کے علاج، ادویات مقوی باہ، جریان اور علاج فتق کے بیان میں ہے۔ خاتمہ میں پارہ کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں مصنف نے نہایت تفصیل سے اپنے ذاتی احوال بھی تحریر کیے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۷۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 38/7

مترجم: ؟: دیوی دیال

عنوان: کام شاستر

Marfat.com

تقطیع: ۲/۱ x۱۶ ۲/۱ ۲۱، س م

اوراق: ۲۱

سطور: ۲

خط: نستعلیق اوسط

سال ترجمہ: آغاز ۱۳، اگست ۱۸۸۹ء۔ اختتام ۳۰، اگست ۱۸۸۹ء بہ مقام گجرات

سنہ کتابت: ۱۸۸۹ء

کاتب: بخط مترجم

کاغذ: زرد، ولایتی

روشنائی: سیاہ

کیفیت: خستہ۔ دریدہ۔ بعض اوراق جلد سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

آغاز: ”باب اول۔ دربیان پدمنی۔ بنیاد پدمنی کی یہ ہے کہ اکثر سنگلدیپ میں پیدا ہوتی ہے“۔

اختتام: ”اس وقت وہ مٹھی بند کی ہوئی پر اسی معشوق کو دکھلاوے۔ بمجرد دیکھنے کے وہ پستان غائب اسی وقت باہر آجاویں گے جن کے سبب سینہ بند بھی ٹوٹیں، حقیقت میں یہی طلسم ہے“۔

ترقیمہ: ”ختم شد کتاب پنڈت کو کا بتاریخ ۳۰، اگست ۱۸۸۹ء“۔

مندرجات: اس کتاب میں عورتوں کی مختلف اقسام کا بیان، ان کی جسمانی ساخت اور اس کے لحاظ سے ان کی خصوصیات۔ ان سے مباشرت کرنے کے طریقے اور اس ضمن میں استعمال ہونے والی ادویات وغیرہ کا بیان ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۷۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 243/15

مترجم: نامعلوم

عنوان: کام شاستر

تقطیع: ۲/۱ x۱۳ ۲/۱ ۱۴، س م

اوراق: ۳۰

سطور: ۱۷

خط: نستعلیق معمولی

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: ناقص الاول۔ ہر ورق پر ترک کا التزام۔ آب رسیدہ ہونے کی وجہ سے روشنائی پھیل گئی ہے۔ شیرازہ بندی بھی منتشر ہو چکی ہے۔

آغاز: "کروں پہلے توحید پروردگار کروں بعد نعت رسول کبار
ہزاراں درود آل اطہار پر ہو اصحاب اور ساری احباب پر"

اختتام: "قوام تازہ آنے میں چپڑ کر جس مچھلی کو کھلاوے، فوراً باہر آجاوے گی"۔

ترقیمہ: "مول راج ولد بھگوان داس، ساکن قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ اگر کسے دعوی کند، باطل و کاذب گردد"۔

مندرجات: کوکا پنڈت نامی کسی شخص نے کسی سنسکرت کتاب کا ہندی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام "کام شاستر" رکھا۔ ضیائے نخشبی نے کام شاستر کا فارسی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام "لذت النسا" رکھا تھا۔ بعد کے لوگوں نے یا تو "لذت النسا" کے ترجمے کیے یا "کام شاستر" کے۔ مترجمین نے اپنی طبی استعداد کے مطابق اس میں اضافے بھی کیے ہیں۔ مخطوطہ نمبر 1958-38/7 اور زیر نظر نسخہ دونوں "کام شاستر" کے اردو تراجم ہیں۔ اس کتاب کے مندرجات بھی گذشتہ نسخہ کے مطابق ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۷۹
مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 110
مصنف: نامعلوم
عنوان: کوک شاستر
تقطیع: ۲۳ x ۲۵، س م
اوراق: ۱۱
سطور: ۱۷
خط: نستعلیق، پختہ رواں
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: منیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الآخر۔ کرم خوردہ۔ مجلد۔ کنارے خستہ و شکستہ۔ چوہوں کا کترا ہوا۔ آخری ورق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔ یہ نسخہ سابقہ نسخہ کی نامکمل نقل ہے۔

آغاز: "کروں پہلے توحید پروردگار کروں بعد نعت رسول کبار
ہزاروں درود آل اطہار پر ہو اصحاب اور سارے احباب پر"

اختتام: "وزخم درست ہو جاوے اور اس میں تری نہ رہے۔ آنبہ ہلدی کوٹ چھان کر گانے گوبر میں ملا کر مشانہ میں ملے فوراً"۔

مندرجات: اس نسخہ کے مندرجات بھی سابقہ نسخوں کے مطابق ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۸۰
مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 243/13
مصنف: نامعلوم
عنوان: بہار عیش
تقطیع: ۲½ x ۱۳ ۱۵، س م
اوراق: ۵۰
سطور: ۳
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: رگنات مل
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: ناقص الاول۔ آغاز کا پہلا ورق غائب۔ نہایت بوسیدہ ہے تمام اوراق منتشر حالت میں ہیں۔
آغاز: ”آگ میں نہیں جلاتی ہوں، آگ عشق کو کالی جلاتی ہے اور میں برداشت اس کی نہیں کر سکتی“۔
اختتام: ”پیپل اور شہد ہم وزن ملا کر دو تولہ اکیس دن کھائے۔ انشاءاللہ بال سیاہ نکلا“۔
ترقیمہ: ”خاتمہ بالخیر ... و کرمہ بعون اللہ تعالیٰ نسخہ کنز الفواید مسمی بہ بہار عیش کہ فی الحقیقت عیش ہے، بروز پنجشنبہ ۱۹، ماہ شعبان سنہ ۱۲۷۵ ہجری بوقت چار بجے وطالب علمی برمکان حکیم ... اللہ، ایں تحریر صورت پذیر معنی گردید۔ کاتب را اگرچہ منظور نوشتن نام بنودہ لیکن برائے یادداشت نوشتہ شد۔ در خط سراسر بے ربط نامحرم خطوطات ... بندہ رگنات مل ولد لالہ گوری لعل ساکن قصبہ دیوبند واقع محمد شاہ بچھولن نوشتہ شد:

نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید“

مندرجات: یہ کتاب اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب میں عورتوں کی پہچان، ان کو قابو کرنے کے طریقے، ان سے جماع کرنے کے طریقے، ان کی بیماریاں اور ان کے علاج وادویات کا بیان ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۸۱
مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 159
مصنف: احسان علی
عنوان: معالجات احسانی
تقطیع: ۲½ x ۲۰ ½ ۲ ۱۵، س م
اوراق: ۱۱۷

Marfat.com

سطور: ۱۱

خط: نسخ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: بادامی دبیز

روشنائی: متن سیاہ، عنوانات سرخ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ ناقص الآخر۔ کرم خوردہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ دوسرے ورق کا آدھا حصہ غائب۔ متعدد اوراق کی چٹ بندی کی گئی ہے۔

آغاز: "و بعد حمد و سپاس بے قیاس خالق اعزواجل کے عناصر اربعہ سے ایسے اجسام ذی روح بھی مخلوق کیا جن سے حالت صحت و مرض کے متعلق ہوئی وانہیں عناصر سے اشیاء حافظ صحت و مذیل امراض پیدا فرمایا"۔

اختتام: "دو ریوند چینی چھ ماشہ، زنجبیل تین ماشہ، گوند ببول دو ماشہ،... پانی میں سان کر بقدر مونگ کے گولیاں بنا رکھیں اور اقسام معائنہ... خوش رنگی کو پالے جاتے ہیں، غذا ان کی اکثر پھل پیدا"۔

مندرجات: یہ کتاب طیور بہائم کے تشخیص امراض و معالجات کے بیان میں ہے۔ مصنف نے ایک جگہ لکھا ہے کہ وہ اس سے قبل طب احسانی، اور ادا حسانی اور قرابادین احسانی نامی کتب تصنیف کر چکے ہیں۔

تیر اندازی

سلسلہ نمبر: ۵۸۲

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1653

مصنف: کلب حسین

عنوان: تسہیل الرمی

تقطیع: ۱۳ x ۲۲، س م

اوراق: ۳۱

سطور: ۳

خط: نستعلیق، رواں

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: حنائی، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: مجلد۔ ناقص الآخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ عبارت کی روشنائی مدہم ہو گئی ہے۔

آغاز: "حمد بیحد اوس خدائے بزرگ و برتر کو کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے بدست خاص کالبد انسان کو آب و آتش باد خاک سے ترکیب دے کر بنایا"۔

اختتام: "کنارہ دریائے جمن سے سوار ہو کر جعفر خاں کے باغ کو تشریف لے جاتے تھے اور فقیر بھی ہمراہ رکاب فلک احتساب حاضر تھا"۔

مندرجات: اس کتاب میں تیر اندازی کے فن اور قواعد بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف کے والد کا نام مرزا امداد علی بیگ تھا۔ مصنف جیاجی راو سندھیا کے دربار سے متعلق تھے انہوں نے مذکورہ کتاب میں سندھیا کی شان میں قصاید لکھے ہیں اور اس کی درازی عمر کی دعائیں مانگی ہیں۔ یہ کتاب سندھیا کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے لکھی گئی تھی۔

انتظام و قوانین

سلسلہ نمبر: ۵۸۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/17

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۲/۳ x ۱۳ ۱/۴، ۱۶ س م

اوراق: ۸۶

سطور: ۱۰تا۱۶

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: ناقص الاول۔ کرم خوردہ۔ جزبندی ختم ہو جانے کی وجہ سے تمام اوراق الگ الگ ہو گئے ہیں۔

آغاز: "نوشت و خواند صاحبان کمشنر اور ان کے تحت حکومت افسران کی انگریزی میں ہونی چاہیے"۔

اختتام: "دستخط ہنری الیٹ صاحب سکریٹری کچہری صدر بورڈ آف ریونیو اضلاع پچھانہ بمقام الہ آباد مورخہ ۲۸، اگست ۱۸۴۰ء"

مندرجات: انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں کا انتظام چلانے کے لیے اپنے عہدیداروں کو جو فرائض تفویض کیے تھے اس کتاب میں ان کی تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔ نیز گورنر کے متعدد سرکاری سرکلر بھی درج ہیں اور مختلف

Marfat.com

قسم کے فارموں کے نمونے بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت کے ابتدائی عہد کی تفہیم کے لحاظ سے یہ مخطوطہ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۸۴
مخطوطہ نمبر: N.M. 1957- 654/18
مصنف: نامعلوم
عنوان: نامعلوم
تقطیع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲ ۱۶، س م
اوراق: ۸۵
سطور: مختلف السطور
خط: نستعلیق معمولی
سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: زردی مائل، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: کرم خوردہ۔ ترک کا التزام۔ جزبندی ختم ہو جانے کی وجہ سے تمام اوراق الگ الگ ہو گئے ہیں۔ ناقص الطرفین۔
آغاز: "چٹھی سرکیولر مورخہ ۹، اپریل ۱۸۳۹ء پیشگاہ صاحبان عالی شان صدر بورڈ آف ریونیو"۔
اختتام: "محال دولت پور میں دو قطعات اراضی کے شامل ہیں جن کی پیمائش ساتھ دیگر مواضعات کے ہوئی"۔
مندرجات: یہ مخطوطہ صدر بورڈ آف ریونیو کے متعدد سرکولروں پر مشتمل ہے جن میں سرکاری ملازمین کے عہدے اور ان کے اختیارات وغیرہ کی تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔ نسخہ کے آخری حصہ میں بندوبست اراضی وغیرہ کی معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔ یہ مخطوطہ بھی ہندوستان میں انگریزی حکومت کے ابتدائی دور کی تفہیم کے لحاظ سے بوجوہ اہمیت کا حامل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۸۵
مخطوطہ نمبر: N.M. 1972- 28
مصنف: عبدالرزاق وکیل
عنوان: خلاصہ اصول قانون
تقطیع: ۱/۲ x۱۳ ۱/۲ ۱۶، س م
اوراق: ۵۱
سطور: ۱۱

Marfat.com

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: ۱۳۲۴ھ

کاتب: بخط مصنف

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد ۔ خستہ۔ متعدد اوراق دریدہ۔ معمولی آب رسیدہ۔ متعدد اوراق کی حوضہ بندی وچٹ بندی کی گئی ہے ۔ پہلے ورق پر فہرست مضامین درج ہے۔

آغاز: "تعریف قانون ۔ قانون: نصفت وعدالت کی اصطلاح میں اوس قاعدہ کو کہتے ہیں جس کو ریاست نے بذریعہ اپنی سرکار کے اپنی رعایا کے واسطے تجویز کیا ہو۔ جس پر ریاست اپنی قوت سے عمل کراوے اور دادرسی کرے یا مرتکب خلاف ورزی کو سزا دے"۔

اختتام: "مقدمات کی تجویز ثانی اون وجوہ پر پیش ہو سکتی ہے جس کا ذکر ضابطہ دیوانی میں ہے ۔ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی تجویز ثانی صرف بربنائے غلطی قانونی اور پریوی کونسل کے فیصلے کی تجویز ثانی غلطی یا سہو کتابت کی بناپر ہو سکتی ہے"۔

ترقیمہ: "تمت بالخیر ۔ تاریخ ختم تحریرے ۔ مہر ۱۳۱۵ف مطابق ۲۲، جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مرقومہ سید شرف الدین وکیل"۔

مندرجات: اصول قانون پر میجلس کی انگریزی کتاب کا ترجمہ وخلاصہ ہے ۔ مترجم حیدرآباد دکن کے باشندے تھے۔

سلسلہ نمبر: ۵۸۶

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973_ 199

مصنف: نامعلوم

عنوان: نامعلوم

تقطیع: ۳۳x ۱/۲ ۱۲، س م

اوراق: ۹۳

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق رواں

سنہ کتابت: وسط چودھویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: متن سیاہ ونیلی اور عنوانات واہم مندرجات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

کیفیت: مجلد ۔ معمولی کرم خوردہ۔ متعدد اوراق پر مختلف علاقوں کے نقشے بنائے گئے ہیں اور جدولوں کے ذریعے اوقات و نقشہ

Marfat.com

کار بیان کیے گئے ہیں۔

آغاز: "خانہ (۱) اس کتاب کے خانہ (۲) میں ابتدائی و انتہائی ٹپہ خانہ جات، شاخ ہائے ٹپہ کے نام لکھے گئے ہیں۔ اوس میں جو نام خط جلی سے لکھا گیا ہے اس نام سے شاخ موسوم ہوگی"۔

اختتام: "جو حاصل تفریق ہو وہی موجودہ قطعات برنگ کے برابر ہونا چاہیے ورنہ یہ سمجھیے کہ بیرنگ تقسیم شدہ کی رقم برابر جمع نہیں ہوئی"۔

مندرجات: اس کتاب میں ڈاک خانے سے متعلق قوانین و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔

اخلاقیات

سلسلہ نمبر: ۵۸۷

مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1003

مصنف: ہدایت علی

عنوان: کریما دکھنی

تقطیع: ۴/۱ x۲۱ ۱۳، س م

اوراق: ۲

سطور: ۹

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: ۱۲۵۳ھ

کاتب: منشی مراد بیگ

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد۔ ترک کا التزام۔ بے حد کرم خوردہ۔ تمام اوراق کو علیحدہ علیحدہ بڑے پیپر کے لفافے میں رکھ کر محفوظ کیا گیا ہے۔ ناقص الآخر۔

آغاز: "مرے حال پر کر تو بخشش خدا کہ تئیں ہم گرفتار حرص و ہوا
نہیں ہے ہمیں داد رس تجھ سوا بخش دے تو نی عاصیوں کی خطا"

اختتام: "بہت بہرور اور بہت نامور بہت سروقد اور بہت لب شکر
کیا عمر کا پیرہن سب نے چاک ہوے ناگہاں وے گرفتار خاک"

مندرجات: سعدی کی کریما کا منظوم ترجمہ ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۸۸

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 1/15

مصنف: نامعلوم

عنوان: ترجمہ کریما

تقطیع: ۱۳ x ۲۲، س م

اوراق: ۱۶

سطور: ۱۵

خط: نستعلیق اوسط

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: شیر محمد

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات و اشعار کے مطالب سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: معمولی کرم خوردہ۔ کنارے دریدہ۔ ترک کا التزام۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم

کریما بہ بخشائی برحال ما کہ ہستم اسیري کمندي

کرم ي ہمیں اپني بخش اے خدا کہ ہم ہیں گرفتار حرص و ہوا

اختتام: "نہ رکھ ایس دنیا پہ فانی یہ یار کہ یہہ بات رکھ یاد سعدی سیں یار

ترقیمہ: "تمت تمام شد نسخہ کریما تصنیف شیخ سعدی برائے برخوردار ارشد علی، بخط شیر محمد ولد محمد عیسیٰ قلمی یافت"۔

مندرجات: سعدی کی مشہور نظم کریما کا منظوم ترجمہ ہے۔ سیاہ روشنائی سے فارسی شعر لکھے گئے ہیں اور ان کے نیچے سرخ روشنائی سے ان اشعار کا ترجمہ درج ہے۔

متفرقات

سلسلہ نمبر: ۵۸۹

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 257/5

مصنف: نامعلوم

عنوان: شہر آشوب

تقطیع: ۲۰ x ۱۳ ۱/۲، س م

اوراق: ۷

Marfat.com

سطور: ۱۰تا۹

خط: نستعلیق، شکستہ آمیز

سنہ کتابت: اوائل تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: متن سیاہ اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔

کیفیت: ناقص الاخر۔ معمولی کرم خوردہ۔ آب رسیدہ۔ متعدد اوراق پر چٹ بندی کی گئی ہے۔ اس مجموعے میں یہ نسخہ ورق ۱، ب سے ۱۳، ب تک ہے۔

آغاز: "ورب یسر بسم اللہ الرحمن تم بالخیر

گردوں دوں میں دور قیامت اشد کیا — تقدیر کے لکھے کو کسونے نہ رد کیا
منظور بدکا نام شماری عدد کیا — جن ظالموں سے قول و قسم منجمد کیا
پردہ میں خوف کھانے کے اس نے مدد کیا — حضرت نے (کذا) سے بھی حدوکد کیا
باطن میں موذیوں نے غبارو حسد کیا — ظالم یزید جوروستم لاتعد کیا
عالم میں چشم دیکھ کے افسوس حد کیا — ناظر نمکحرام نے کیا کار بد کیا "

بند بیست وچہارم

اختتام: ہندوستاں تمام تھا ظلم سے زار زار — یہ رانے خاں کا سالا تھا عالم کا چار یار
مادھوجی نام جپتے تھے ہر ہر ہزار بار — ہے جس تلک (کذا) مہاراجہ آشکار "

مندرجات: ۲۴ بند پر مشتمل اس شہر آشوب میں قلعہ دہلی، قلعہ سلیم گڑھ اور میرٹھ کے حالات اور مذکورہ مقامات کی بیگمات و شریف زادیوں کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔

سلسلہ نمبر: ۵۹۰

مخطوطہ نمبر: N.M. 1958- 245/28

مصنف: نامعلوم

عنوان: نوحہ ٹیپو سلطان

تقطیع: ۲/۳ x ۲۲، ۲ س م

ورق: ۱

سطور: کل اٹھاون سطریں ہیں

خط: نستعلیق، شکستہ آمیز

سنہ کتابت: اواخر بارہویں صدی ہجری (قیاساً)

Marfat.com

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، باریک

روشنائی: سیاہ

کیفیت: بے حد خستہ۔ کرم خوردہ۔ دایاں کنارہ ضائع ہونے کی وجہ سے متن متاثر ہوا ہے۔ متن بے حد باریک۔ قلم سے انفا عوداً تحریر کیا گیا ہے۔ یہ ورق کسی بیاض کا حصہ ہے۔

آغاز: "لی ابتداء احمد خدا نعت محمد ...
کرتا ہوں میں سلطان کے ذکر شہادت کا بیاں
ثانی سکندر تھا شہ احمد کے دیں کا پاسباں
حشمت کا جس کی دبدبہ از شام تا تھا اصفہاں
صد حیف ہے اس دور میں ٹیپو سا سلطاں پھر کہاں"

اختتام: اس زمانے کا وہی اوتار تھا الامم
نے لکھی جاتی ہے شہ تعریف تیری از قلم
اس ملک میں دیکھا کہیں کا تجھ سا بادشاہ پھر کہاں

ترقیمہ: "تمام شد در موضع دھرم واں"

مندرجات: سترہ بند پر مشتمل اس مخمس میں ٹیپو سلطان کی شہادت پر نوحہ کیا گیا ہے۔ پورے نوحے کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مصنف ٹیپو کی فوج کا سپاہی تھا اور اس جنگ میں خود بھی شامل تھا۔

سلسلہ نمبر: ۵۹۱

مخطوطہ نمبر: N.M. 1967 - 41

مصنف: سید محمد جواد حسین شمیم امروہوی

عنوان: شعلہ انتقام

تقطیع: ۲۳ x ۲/۱ ۱۶، س م

اوراق: ۱۳

سطور: ۶

خط: نستعلیق

سنہ تصنیف: ۱۲۷۶ھ

سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: منیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

Marfat.com

کیفیت: تمام اوراق کو بڑ پیپر کے لفافے میں رکھ کر فائل میں پرو دیا گیا ہے۔

آغاز: "مست مہبانے ظرافت ہے طبیعت میری
سارے بدطنیتوں کا رزق ہے شہوت میری
قحبہ خانوں میں ہمیشہ سے ہے شہرت میری
آج مستی سے مگر غیر ہے حالت میری
بی حکیمن کی طرف آس لگائے ہونے ہوں
چھوٹے ستید کو میں رانوں میں دبائے ہونے ہوں"

اختتام: "کیا حال تمیم نے کیا نظم زاہد کے گناہ جاں گسل کا
تاریخ کہی یہ فرقتی نے واسوخت ہے سوز جان و دل کا
۱۲۷۶ھ

مندرجات: ۸۱، بند پر مشتمل اس واسوخت میں زاہد کلو کی ہجو کی گئی ہے۔ اس واسوخت کے مطابق زاہد کلو نے ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ ظفر سے غداری کر کے انگریزوں کا ساتھ دیا تھا جس کے انتقام میں ایک غیرت مند ہندوستانی نے اسے قتل کر دیا تھا۔

سلسلہ نمبر: ۵۹۲
مخطوطہ نمبر: N.M. 1961- 1406
مصنف: فدوی
عنوان: مسدس فدوی
تقطیع: ۲۳ x ۱۵ ۱/۲، س م
ورق: ایک
سطور: کل پندرہ سطریں ہیں
خط: نستعلیق رواں
سنہ کتابت: اواخر تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)
کاتب: نامعلوم
کاغذ: مٹیالا، دبیز
روشنائی: سیاہ
کیفیت: مجلد۔ کرم خوردہ۔ اس مجموعے میں یہ مسدس ورق ۳، الف سے ۳، ب تک ہے۔
آغاز: "سینو ذرا یہ گفتگو شب کو بروئے آب جو
پیتے تھے سے سبو سبو مل کر صنم سے دوبدو

Marfat.com

مشعل مہ تھی روبرو ہم تھے وہ یار خوبرو
لیک ہوئے یہ سب رفو آخر شب نہ من نہ او "

اختتام: " اس کے سخن میں التزا اس کی ادا میں اختراع
باتوں میں شب گزر گئی صبح کو پکارا الوداع
صبح دمیدہ شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت
رونے سحر سیہ کنید یار ایں بہانہ رفت "

مندرجات: فدوی کا یہ مسدس سات بند پر مشتمل ہے۔

سلسلہ نمبر: ۵۹۳

مخطوطہ نمبر: N.M. 1973- 221

مصنف: گنا بیگم

عنوان: غزل

تقطیع: ۱۲ ½ x ۱۴، س م

ورق: ۱

سطور: کل چھ سطریں ہیں

خط: نستعلیق عمدہ

سنہ کتابت: وسط تیرہویں صدی ہجری (قیاساً)

کاتب: نامعلوم

کاغذ: مٹیالا، دبیز

روشنائی: سیاہ

کیفیت: مجلد - بے حد کرم خوردہ - کنارے شکستہ و دریدہ - مجموعے کے تمام اوراق پر دونوں طرف بڑ پیپر چسپاں کیا گیا ہے
اس مجموعے میں یہ غزل ورق ۳، ب پر ہے۔

آغاز: " کچھ کے دیکھا تو نچا ہے کچھ گلہ دل کا
یہ چشم تر نے ڈبویا ہے معاملہ دل کا
فغاں ہے اشک ہے حسرت ہے آہ و نالہ ہے
یہ کس شکوہ سے جاتا ہے قافلہ دل کا "

اختتام: " کہاں ہے شیشہ مے محتسب خدا سے ڈر
مری بغل میں جھلکتا ہے آبلہ دل کا "

مندرجات: گنا بیگم کی یہ غزل صرف تین اشعار پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سلسلہ نمبر: ۵۹۴

مخطوطہ نمبر: N.M. 1969_ 263

مصنف: آغا شاعر قزلباش دہلوی

عنوان: جنت تلواروں کی چھاؤں میں

تقطیع: ۱/۲ x۳۴ ۱۳، س م

اوراق: ۷

سطور: مختلف السطور

خط: نستعلیق، معمولی

سنہ کتابت: تقریباً پچاس برس قبل

کاتب: علی شیر

کاغذ: مٹیالا، چکنا دبیز

روشنائی: نیلی

کیفیت: تمام اوراق الگ الگ ہیں۔ خستہ۔ کنارے دریدہ ہیں۔

آغاز: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محرم تہوار نہیں ہے

برادران ملک ۔ مسلمانوں کے نئے سال کا پہلا مہینہ محرم تیوہار نہیں ہے بلکہ ۶۱ھ کے بعد سے وہ پاک و پاکیزہ ماہ ہے جو کبھی متبرک خیال کیا جاتا تھا۔ اب وہ تصویر مصیبت اور عاشقان الٰہی بلکہ حق و انصاف کے فدایوں کی عظیم المثال یادگار بن گیا ہے"۔

اختتام: "آپ نے بجائے کوئی جواب دینے یا دفاع کی کوئی تجویز جانے کے، قطعی سکوت کیا، اپنی چادر کندھے پر ڈالی، عصائے مبارک ہاتھ میں لیا اور صحرا کی طرف نکل گئے"۔

مندرجات: اس مضمون میں محرم الحرام کی عظمت اور فوقیت بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

عنوانی اشاریہ

(اس اشاریہ کی ترتیب حروف ہجا کے مطابق کی گئی ہے۔ جن اندراجات پر عنوان موجود نہیں تھے انہیں آخر میں شامل کیا گیا ہے)

آ

آثار محشر۔ ۲۱۸
آخرت نامہ۔ ۴۹
آرائش محفل۔ ۱۹۱۔۱۹۳
آئنہ حق نما۔ ۱۱۷
آئین اختر۔ ۱۹۹
آئین ہندی۔ ۴۹۵

ا

ابوالحسن اشعری (حصہ اول) ۲۶۲
ابوالحسن اشعری (حصہ دوم) ۲۶۳
ابوالحسن اشعری (حصہ سوم) ۲۶۴
ابوالحسن اشعری (حصہ چہارم) ۲۶۵
ابوالحسن اشعری (حصہ پنجم) ۲۶۶
ابوالحسن اشعری (حصہ ششم) ۲۶۷
ابوالحسن اشعری (حصہ ہفتم) ۲۶۸
ابوالحسن اشعری (حصہ ہشتم) ۲۶۹
احسن الکتاب وصفات الانساب۔ ۲۸۲
احقاق الحق۔ ۱۵۱
اسرار خفی۔ ۱۳۵
اشتیاق نامہ۔ ۴۳۳
اصول شرع شریف۔ ۸
اظہار عشق۔ ۴۲۱
اعجاز احمدی۔ ۲۲۳
اعجاز بندگی میاں۔ ۲۵۶
افہام الغافل۔ ۱۵۲
الحق الجلی۔ ۱۴۷
امیر نامہ۔ ۲۰۳
انتخاب دیوان خواجتا دولہا۔ ۳۱۶
انتخاب دیوان درد۔ ۳۱۷
انتخاب دیوان سودا۔ ۳۲۵
انتخاب موسیقی۔ ۵۶۶
انجم کدہ۔ ۳۵۸
انشاء نورتن۔ ۵۰۷
ایجاد رنگین۔ ۴۳۶۔۴۳۸

ب

بارہ ماسہ۔ ۳۱۳
باغ اردو۔ ۵۱۴
برق لامع۔ ۱۵۷، ۱۶۳
برکات مغرب وتاریخ طوائف الملوکی ہندوستان۔ ۱۹۰
برہان الاسرار فی کشف الاخیار۔ ۱۴۰
بکٹ کہانی۔ ۳۱۹
بنیاد عقائد۔ ۴۷
بوستان بے خار۔ ۳۶۵
بہار خلد۔ ۲۲۰
بہار دانش۔ ۵۰۶
بہار عشق۔ ۴۶۵۔۴۶۶، ۵۲۰

Marfat.com

بہار عیش۔ ۵۸۰
بھاگوت منظوم۔ ۱۷۴
بیاض۔ ۳۴، ۴۰۶۔۴۱۵، ۴۲۲۔۴۲۴، ۴۲۶۔۴۲۸، ۴۳۹
بیاض رضا۔ ۳۲۰
بیاض شمسی (جلد اول)۔ ۵۶۸، ۵۶۹
بیاض شمسی (جلد دوم)۔ ۵۷۰
بیاض شمسی (جلد پنجم)۔ ۵۷۱
بیاض صغیر۔ ۳۴۱، ۳۹۵
بیاض طب۔ ۵۷۲، ۵۷۳
بیاض طرب۔ ۳۴۹
بیاض عزیز۔ ۳۵۲، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۶۳، ۳۶۴۔۳۶۸
بیاض علی۔ ۳۹۹
بیاض فخر دین۔ ۳۷۳
بیاض فراقی۔ ۴۰۰
بیاض قادر۔ ۴۰۱
بیاض قصائد۔ ۴۲۷
بیاض قطعات۔ ۳۶۲
بیاض قطعات و رباعیات۔ ۳۵۵
بیاض مرائی۔ ۴۱۶۔ ۴۱۸، ۴۲۵
بیاض مسیر۔ ۴۰۲
بیاض نبی بخش۔ ۴۰۳
بیاض نشر عزیز۔ ۵۵۱
بیان عقیقہ میں۔ ۸۷

پ

پچاس برس پہلے کی دلی۔ ۸۷
پچھی باچا۔ ۱۲۴۔ ۱۲۸
پند آخرت۔ ۵۰
پھول بن۔ ۴۳۲

ت

تاریخ اسلام (جلد سوم، حصہ اول)۔ ۱۷۹
تاریخ اسلام (جلد سوم، حصہ دوم)۔ ۱۸۰
تاریخ اسلام (جلد سوم، حصہ سوم)۔ ۱۸۱
تاریخ اسلام (جلد چہارم، حصہ اول)۔ ۱۸۲
تاریخ اسلام (جلد چہارم، حصہ دوم)۔ ۱۸۳
تاریخ اسلام (جلد چہارم، حصہ سوم)۔ ۱۸۴
تاریخ اسلام (جلد چہارم، حصہ چہارم)۔ ۱۸۵
تاریخ اسلام (جلد پنجم، حصہ اول)۔ ۱۸۶
تاریخ اسلام (جلد پنجم، حصہ دوم)۔ ۱۸۷
تاریخ اسلام (جلد پنجم، حصہ سوم)۔ ۱۸۸
تاریخ عالم المعروف بہ جامع التواریخ۔ ۱۷۷
تاریخ غریبی۔ ۲۴۴
تاریخ قصبہ تھانہ بھون۔ ۲۰۴
تالیف غوث۔ ۲۲۶
تحفۃ العوام۔ ۹۷
تحفۃ النساء۔ ۲۳۱
تحفۃ الہند۔ ۱۷۰
تحفۃ العارفین۔ ۵۸
تحفۃ العجم فی فقہ امام الاعظم۔ ۸۵
تحفۂ حنفیہ۔ ۱۵۹
تحفۂ محمدیہ۔ ۱۵۰
تذکرہ الفواد فی ذکر المعاد۔ ۹۵
تذکرہ الوجودات۔ ۱۲۳
تذکرہ تحفۃ الشعراء۔ ۲۹۲
تذکرہ عمدہ منتخبہ۔ ۲۹۴
تذکرہ مخزن نکات۔ ۲۹۳

Marfat.com

ترانہ۔ ۳۹۱
ترانہ عشق۔ ۵۶۵
ترجمہ احکام النساء۔ ۹۲
ترجمہ الحجۃ بالکتاب والسنۃ۔ ۴۶
ترجمہ بوستان خیال۔ ۵۰۲
ترجمہ بوستان خیال (جلد ششم) ۵۰۱
ترجمہ دقائق الاخبار۔ ۵۴
ترجمہ رسالہ اخوان الصفا۔ ۴۹۱
ترجمہ رسالہ چار باب۔ ۴۳
ترجمہ سفینۃ النجات۔ ۳۴
ترجمہ کریما۔ ۵۸۸
ترجمہ مآثر الامرا۔ ۲۷۵
ترجمہ محب الاتقیا۔ ۷۵
تسہیل الرمی۔ ۵۸۲
تشریح القرآن۔ ۱۱
تصدیق الایمان۔ ۱۶۸
تصنیف رنگین۔ ۱۰۶
تفسیر تنزیل۔ ۹
تفسیر جدید (جلد اول)۔ ۱۹
تفسیر جدید (جلد دوم)۔ ۲۰
تفسیر جدید (جلد سوم)۔ ۲۱
تفسیر جدید (جلد چہارم)۔ ۲۲
تفسیر جدید (جلد پنجم)۔ ۲۳
تفسیر جدید (جلد ششم)۔ ۲۴
تفسیر جدید (جلد ہفتم)۔ ۲۵
تفسیر جدید (جلد ہشتم)۔ ۲۶
تفسیر جدید (جلد نہم)۔ ۲۷
تفسیر جدید (جلد دہم)۔ ۲۸
تفسیر جدید (جلد یازدہم)۔ ۲۹
تفسیر سورہ رحمٰن۔ ۸
تفسیر سورہ یٰسین۔ ۱۰
تقریر الصلوۃ۔ ۴۷
تقویت الایمان۔ ۱۴۸
تکریم ظہوری۔ ۵۳۶
تواریخ ضلع بریلی۔ ۲۰۲
توشہ آخرت۔ ۲۴۵، ۳۶۶
توضیح الآیات فی رکعات الصلوات۔ ۹۳

ج

جامع العجائب۔ ۱۰۷
جذبات عزیز۔ ۳۶۷
جنات الخلود۔ ۲۵۲۔۲۵۳
جنت تلواروں کی چھاؤں میں۔ ۵۹۴
جنونیہ۔ ۱۲۱
جوابات شبہات۔ ۸۹
جواہر اسرار اللہ۔ ۱۱۶
جواہر القرآن۔ ۱۲

چ

چار کرسی۔ ۱۰۳، ۱۰۴
چراغ محبوبیہ۔ ۲۵۸
چراغ مدفن۔ ۳۳۲
چمنستان۔ ۳۵۰
چمنستان شعرا۔ ۳۹۸

ح

حارق الاسرار۔ ۳۹۳
حال امام مہدی۔ ۲۵۵
حالیہ کلام۔ ۳۴۳
حدائق اثنا عشری۔ ۹۹
حدیث نور۔ ۲۳۹

Marfat.com

حشر نامہ۔ ۴۸
حق نامہ۔ ۵۹
حمد و نعت و میلاد سرور عالم۔ ۲۲۹
حیات عالمگیر۔ ۲۷۳

خ

خالق باری۔ ۵۳۹۔۵۴۱
ختم نامہ۔ ۳۹
خزانۃ الفوائد۔ ۸۷
خط العربی۔ ۵۵۳
خلاصہ احیاء العلوم (جلد اول)۔ ۶۷
خلاصہ احیاء العلوم (جلد دوم)۔ ۶۸
خلاصہ احیاء العلوم (جلد سوم)۔ ۶۹
خلاصہ احیاء العلوم (جلد چہارم)۔ ۷۰
خلاصہ احیاء العلوم (جلد پنجم)۔ ۷۱
خلاصہ اصول قانون۔ ۵۸۵
خیام المترجم (۲)۔ ۳۴۶
خیام المترجم (۳)۔ ۳۴۷
خیام المترجم (۴)۔ ۳۴۸
خیر الزواجر فی بیان الکبائر۔ ۴۲

د

داستان امیر حمزہ۔ ۵۰۵
داستان صادقاں۔ ۲۲۸
درّ الاسرار۔ ۱۳۶
دریائے عشق۔ ۴۴۵۔۴۴۷
دلہن بیگم۔ ۳۳۵
دہلی کی رپورٹ۔ ۱۹۵
دہ مجلس۔ ۴۷۵
دہ مخزن۔ ۲۵۰
دیوان احسن۔ ۲۹۵
دیوان اشرف گجراتی۔ ۲۹۹
دیوان اکبر۔ ۲۹۸
دیوان اکبری۔ ۲۹۷
دیوان انشا۔ ۳۰۱۔۳۰۲
دیوان باسط۔ ۳۰۴
دیوان تقی۔ ۳۰۸
دیوان جاوید۔ ۳۰۹
دیوان جعفر زٹلی۔ ۳۱۲
دیوان خبیر۔ ۳۱۴
دیوان خمسہ جات صفیر۔ ۳۴۰
دیوان رباعیات۔ ۳۴۴
دیوان سنی۔ ۳۳۰
دیوان سودا۔ ۳۲۳
دیوان شاہ خاموش۔ ۳۱۵
دیوان شاہ نصیر۔ ۳۸۶
دیوان شرر۔ ۳۳۶
دیوان طرح گلدستہ۔ ۳۳۸
دیوان ظفر (اول)۔ ۳۰۵۔۳۰۶
دیوان غالب۔ ۳۷۰
دیوان قدرت۔ ۳۷۴
دیوان مرمت۔ ۳۷۶
دیوان مزاج۔ ۳۷۵
دیوان معروف۔ ۳۷۷
دیوان مقصد۔ ۳۷۸
دیوان میر۔ ۳۸۰
دیوان ناسخ۔ ۳۸۲۔۳۸۴
دیوان ناطق۔ ۳۸۵
دیوان نعت۔ ۳۹۲
دیوان ولی۔ ۳۸۷۔۳۸۹
دیوان ہوس۔ ۳۹۰

Marfat.com

ر

راحت افزا۔ ۲۷۲
رازق باری۔ ۵۴۲-۵۴۳
راماین۔ ۱۷۵
رپورٹ جامع مسجد دہلی۔ ۱۹۶
ردّ ہندو۔ ۱۷۲
رسالہ تجوید۔ ۲
رسالہ حسینیہ۔ ۱۶۲
رسالہ در شرک و بدعت۔ ۴۰
رسالہ در فضائل۔ ۳۵
رسالہ ردروافض۔ ۱۵۸
رسالہ فقیراں۔ ۲۸۵
رسالہ فی علم الصرف و نحو۔ ۵۲۸
رسالہ قرأت۔ ۱
رسالہ قواعد فارسی۔ ۵۳۷
رسالہ توانی۔ ۵۵۰
رسالہ کبائر۔ ۴۷
رسالہ معین العاشقین۔ ۱۳۸
رسالہ وجودیہ۔ ۱۲۹
رمز العشق۔ ۱۱۹
روح نغمہ۔ ۳۳۱
روزنامچہ غدر۔ ۱۹۴
روضہ الشہدا۔ ۲۴۶
ریاض الجناں۔ ۲۳۲
ریاض الشائقین۔ ۴۹۲
ریویو کتاب المامون۔ ۱۶۶

ز

زاد العقبیٰ فی شرح اسماء الحسنیٰ۔ ۳۳
زبدۃ الاخبار۔ ۲۱۰-۲۱۲
زبدۃ الحساب (حصہ اول)۔ ۵۶۲
زبدۃ الحساب (حصہ دوم)۔ ۵۶۳
زبدۃ الحساب (حصہ سوم)۔ ۵۶۴

س

سب رس۔ ۴۹۰
سحر البیان۔ ۴۵۱-۴۶۴
سر الشہادتین۔ ۲۴۸
سر الغنا۔ ۱۳۹
سرودہا۔ ۱۴۵
سفرنامہ شمالی عربستان۔ ۲۸۶
سوانح شیخ اکبر۔ ۲۷۰
سوانح نواب نور الحسن خاں۔ ۲۷۸
سید متقدمین۔ ۱۸۹

ش

شجرات اولیا۔ ۲۸۱
شرح بیت خواجہ بہلول قدس سرہ۔ ۴۴
شعلہ انتقام۔ ۵۹۱
شعلہ عشق۔ ۴۴۸
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل۔ ۳۶
شکارنامہ۔ ۱۱۴
شمائل نبی۔ ۲۰۹
شمس الہیت۔ ۵۵۷
شمع و پروانہ۔ ۴۳۴، ۴۴۰-۴۴۱
شوق احمد۔ ۲۱۹
شہر آشوب۔ ۵۸۹

Marfat.com

ص

صادق باری۔ ۵۴۴

ض

ضیاالعیون۔ ۲۴۷

ط

طبقات کرام سادات بلگرام۔ ۲۸۳

ظ

ظفرنامہ ۔ ۲۰۵

ع

عبرت الناظرین۔ ۲۰۰-۲۰۱
عبرت نامہ۔ ۲۸۷
عجالہ نافعہ۔ ۱۰۸
عربی رسم الخط۔ ۵۵۴
عروج وزوال۔ ۵۱۵
عروس المجلس۔ ۲۲۲
عشق اللہ۔ ۱۱۱
عمدۃ التحقیق فی آل سیدنا الصدیق۔ ۲۸۰

غ

غدر ۵۷ء (۱۸۵۷ء)۔ ۱۹۸
غرائب حسابی۔ ۵۶۱
غزل۔ ۵۹۳
غزلیات صغیر۔ ۳۳۹

ف

فاتحہ ائمہ طاہرات۔ ۲۵۴
فاختہ نامہ۔ ۲۱۴
فتاوی مولوی وحید الدین۔ ۸۶
فتوی ضریح۔ ۱۵۶
فرحت العبیان۔ ۵۴۷
فرہنگ شاداں بلگرامی۔ ۵۴۹
فریب عشق۔ ۴۶۷
فسانہ عجائب۔ ۵۲۳
فقہ شریف۔ ۷۹
فقہ نورایماں۔ ۱۱۰
فقہ ہندی۔ ۱۰۱
فن طب۔ ۵۷۵
فوائد العبیان۔ ۵۶۰

ق

قبقاب لآل الکذاب۔ ۱۵۵
قرب فرائض۔ ۱۳۳
قصائد سودا۔ ۳۲۷
قصائد عزیز۔ ۳۵۳
قصہ اگر گل۔ ۴۹۳، ۵۲۷
قصہ تمیم انصاری۔ ۵۰۹
قصہ حجمہ بادشاہ۔ ۵۰۴
قصہ چور وقاضی۔ ۵۱۱-۵۱۲
قصہ چہار بے وقوف۔ ۵۰۰
قصہ حضرت بلال۔ ۲۳۳
قصہ عشق افزا۔ ۵۰۸
قصہ فریدوں وشہزادہ آلاق۔ ۴۹۴
قصہ معجزہ انار۔ ۴۹۸
قصہ مقصود۔ ۴۶۸

Marfat.com

قصہ ملّاں با ہمن کا۔ ۱۷۳
قصیدہ باب الجنت۔ ۲۴۳
قصیدہ بنوع مناجات۔ ۲۲۱
قصیدہ سودا۔ ۳۲۹
قواعد قاسمی۔ ۵۳۳
قوت ایمان۔ ۱۶۱
قیس و لیلیٰ۔ ۴۷۰

ک

کام شاستر۔ ۵۷۷۔۵۷۸
کان جواہر۔ ۳۳۴
کتاب الایمان۔ ۵۶
کتاب النساء۔ ۱۰۹
کتاب نخبہ۔ ۹۴
کثیر الفوائد۔ ۵۳۴
کحل البصر۔ ۵۷۴
کریما دکھنی۔ ۵۸۷
کشف المعضلات فی حلّ المعمیات۔ ۵۵۵
کفایت المومنین۔ ۷۷
کلام صغیر بلگرامی۔ ۳۴۲
کلمات نادرہ دررو شبہات غادرہ۔ ۱۶۵
کلیات انشاء۔ ۳۰۳
کلیات جرأت۔ ۳۱۰
کلیات جعفر زٹلی۔ ۳۱۱
کلیات ریاض خیرآبادی۔ ۳۱۸
کلیات سخن۔ ۳۲۱
کلیات سودا۔ ۳۲۲، ۳۲۴، ۳۲۶
کلیات عشق۔ ۳۶۹
کلیات فائز۔ ۳۷۲
کلیات منور۔ ۳۷۹
کلیات ناسخ۔ ۳۸۱
کنٹاب۔ ۱۶۴
کنزالمعلّی۔ ۷۲
کوک شاستر۔ ۵۷۹

گ

گلدستہ رنگین۔ ۴۳۹
گلدستہ مشاعرہ۔ ۳۹۶۔۳۹۷
گل رعنا۔ ۳۷۱
گلستان ہند۔ ۵۱۳
گلشن اسرار۔ ۱۱۲
گلشن خرد افزا۔ ۵۳۸
گلشن راز جنت۔ ۱۱۸
گلشن عشق۔ ۴۶۹
گنجینہ نعمت دارین۔ ۲۵۱

ل

لذت الہند۔ ۱۷۱
لطائف السعادت۔ ۴۹۶
لعل و گوہر۔ ۴۴۹۔۴۵۰
لگن نامہ۔ ۴۳۵
لمعات اختر معروف بہ انکار اختر۔ ۲۹۶
لیلا مجنوں (سوانگیت)۔ ۱۷۶
لیلیٰ مجنوں۔ ۴۴۳۔۴۴۴، ۵۲۶

م

متعمد فی المعتقد۔ ۵۱
متقدمین، سیر۔ ۱۸۹
مثنوی دعوت احباب۔ ۲۸۹
مثنوی شہید عشق در بیان حضرت بلال۔ ۲۴۲

Marfat.com

مثنوی صحبت احباب وقند مکرر۔ ۸۸ ۴
مثنوی مومن۔ ۴۷۲
مجربات وبا۔ ۵۶۷
مجذوب السالکین۔ ۱۳۷
مجموعہ ردروافض۔ ۱۵۳
مجموعہ رسائل ومسائل۔ ۸۲
مجموعہ سوانح۔ ۲۸۴
مجموعہ مراثی صغیر۔ ۴۸۰
مجموعہ مراثی ومناقب۔ ۴۷۶
مجموعہ مناقب۔ ۲۳۵۔۲۳۷
مجموعہ منظومات۔ ۳۰۷، ۳۳۳، ۳۳۷، ۳۶۱
مجموعہ نظم ونثر۔ ۳۱
مجموعہ واسوخت۔ ۴۳۰
مجنوں ولیلیٰ۔ ۵۰۳
مچھلی کاشکار۔ ۲۹۰
محمود بیگڑہ۔ ۲۷۱
مختار نامہ۔ ۲۷۶
مخمس در ترک شرک وبدعت۔ ۱۴۹
مراۃ الخیال۔ ۳۴۵
مراثی صغیر۔ ۴۸۱
مرثیہ حال حر۔ ۴۸۵
مرثیہ دبیر۔ ۴۷۹
مرثیہ سکندر۔ ۴۷۴
مرثیہ قاسم۔ ۴۷۳
مرثیہ مناقب۔ ۴۷۷
مذہب عشق۔ ۵۱۶۔۵۱۹، ۵۲۱
مستقبل اسلام۔ ۱۷۸
مسدس ندوی۔ ۵۹۲
مصطلحات صرفیہ تحفہ صادقیہ۔ ۵۲۹
مطالب القرآن (مطالب قرآن) (جلد اول)۔ ۱۳
مطالب القرآن (مطالب قرآن) (جلد دوم)۔ ۱۴
مطالب القرآن (جلد سوم)۔ ۱۵
مطالب القرآن (جلد چہارم)۔ ۱۶
مطالب القرآن (جلد پنجم)۔ ۱۷
مطالب القرآن (جلد ششم)۔ ۱۸
معالجات احسانی۔ ۵۸۱
معجز عیسوی۔ ۱۲۲
معجزہ انار۔ ۴۹۹
معجزہ خرمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۲۳۰
معجزہ علی۔ ۲۳۶
معراج نامہ۔ ۲۲۴-۲۲۵
معرفت الٰہی۔ ۱۱۳
معین الالفاظ۔ ۵۴۸
مفید الاحسام۔ ۵۷۶
مکاتیب رشیدیہ وفتاوی رشیدیہ۔ ۸۸
منتخب البصر۔ ۵۵۹
منجی المومنین۔ ۱۰۲
منظومات عزیز۔ ۳۵۴، ۳۶۰
منقبت۔ ۲۳۸
منقبت حیدری۔ ۲۳۴
منقول الاخبار۔ ۲۵۷
منہۃ البدعات۔ ۴۵
مواعظ حسنہ۔ ۵۷
موش نامہ۔ ۵۱۰
موضع القرآن (موضع القرآن)۔ ۵۔ ۷
موضع القرآن (جلد اول)۔ ۳
موضع القرآن (موضع القرآن) (جلد دوم)۔ ۴
مولود شریف بہاریہ۔ ۲۱۳
مولود نامہ۔ ۲۲۷
میلاد شریف ومعراج نامہ۔ ۲۰۶
میلاد معصومین۔ ۲۴۹

Marfat.com

ن

نثر بے نظیر۔ ۵۲۲
نجات الایمان۔ ۱۰۰
نسخہ رمضان شریف۔ ۳۸
نعاب عالی۔ ۵۴۶
نصیحت المسلمین۔ ۵۲۔۵۳
نصیحہ الغربا۔ ۱۱۵
نگارستان۔ ۳۵۱
نوٹ بک (جلد اول)۔ ۶۲
نوٹ بک (جلد دوم) ۶۳
نوٹ بک (جلد سوم)۔ ۶۴
نوٹ بک (جلد چہارم)۔ ۶۵
نوٹ بک (پنجم)۔ ۶۶
نوحہ ٹیپو سلطان۔ ۵۹۰
نورنامہ۔ ۲۰۷، ۲۱۶۔۲۱۷
نو طرز مرصع۔ ۵۲۴۔۵۲۵

و

واحد باری۔ ۵۴۵
واقعات صفیر۔ ۲۷۹
وصیت نامہ۔ ۳۷
وفات نامہ بی بی فاطمہ۔ ۲۹۷
وقائع شاہ عالم المعروف بہ عبرت نامہ۔ ۲۷۴
وقائع عبد العلی مرادابادی۔ ۲۷۷

ہ

ہجوۃ الکافرین۔ ۳۹
ہجویات سودا۔ ۳۲۸
ہدایت المومنین۔ ۳۶
ہدیہ حنفیہ۔ ۲۰
ہدیہ ہند۔ ۵۳۵

ی

یوسف زلیخا۔ ۴۴۲
(نامعلوم)۔ ۳۰، ۳۲، ۴۱، ۵۵، ۶۰۔۶۱، ۷۶، ۸۱، ۸۳۔۸۴، ۹۰۔۹۲، ۹۸، ۱۰۰، ۱۲۰، ۱۳۰۔۱۳۲، ۱۴۲، ۱۴۱۔۱۴۳، ۱۵۴، ۲۰۸، ۲۱۵، ۲۵۹، ۲۶۰، ۳۰۴۔۳۰۵، ۳۱۳، ۳۶۱۔۳۶۸، ۳۸۴۔۳۸۶، ۳۸۶۔۳۸۹، ۵۳۲، ۵۵۲، ۵۵۶، ۵۵۸، ۵۸۴۔۵۸۶

Marfat.com

اسمی اشاریہ

(مصنفین، شعراء، مؤلفین، مترجمین کے نام حروف ہجا کے مطابق ترتیب دیے گئے ہیں۔ ناموں کا اندراج پاکستانی ناموں کی کیٹلاگ سازی کے مروجہ طریقوں کے مطابق کیا گیا ہے۔ آخر میں وہ اندراج ہیں جن کے مصنفین، مترجم یا مؤلف نامعلوم ہیں)

آ

آگاہ، محمد باقر۔ ۲۳۱-۲۳۲

ا

ابن نشاطی۔ ۴۳۲
احسان علی۔ ۸، ۵۸۱
احسن دہلوی، حافظ حکیم آغا جان۔ ۳۲۱، ۳۹۵
احمد۔ ۴۳۱
اختر امروہوی، حیدر حسن۔ ۴۹۶
اسماعیل۔ ۱۷۲
اسمعیل امروہوی، سید۔ ۴۹۷-۴۹۹
اسمعیل شہید، شاہ محمد۔ ۱۴۸
اشرف گجراتی، سید محمد اشرف۔ ۲۹۹
اصغر، راجہ راجیسور راؤ۔ ۵۵۳
اعظم، شیخ محمد۔ ۵۱۳
افسوس، میر شیر علی۔ ۱۹۱-۱۹۳، ۵۱۴
اقدس، سید پیر محمد قادری۔ ۱۱۱
اکبر الہ آبادی، سید اکبر حسین۔ ۱۷۸، ۲۹۸
اکبری، دیوان اوم ناتھ۔ ۲۹۷
اکرام علی، مولوی۔ ۴۹۱
الحاں۔ ۳۰۰
الحنفی، محمد سلیم صدیقی۔ ۵۴۸

الطاف۔ ۲۰۸
الہامی، شیخ۔ ۱۱۲
الٰہی بخش، مولوی۔ ۷۴
امام الدین، مولوی۔ ۱۳-۱۸
امام علی بن سید نجف علی اکبر آبادی۔ ۱۲
امامی، سید مہدی۔ ۹۵
امیر، محی الدین۔ ۲۳۶
انشا، انشاء اللہ خان۔ ۳۰۱-۳۰۳
انیس، میر ببر علی۔ ۴۷۸

ب

باسط، میر باسط علی۔ ۳۰۴
برکت علی۔ ۲۱۵
بلاقی، سید۔ ۲۲۴-۲۲۵
بونا مل، لالہ۔ ۵۶۳-۵۶۴
بیگ، میرزا نور علی۔ ۸۷

پ

پرشاد، پنڈت اجودھیا۔ ۵۶۲
پیر بخش۔ ۲۵۱

Marfat.com

ت

تجلی دہلوی، میر۔ ۴۴۳۔۴۴۴
تحسین، محمد عطا حسین خاں۔ ۵۲۴۔۵۲۵
ترین، عبدالحمید۔ ۲۰۹
تسلی، شجاعت علی۔ ۳۰۷
تقی، محمد تقی علی خاں۔ ۳۰۸
توتیر، وجیہ الدین علی۔ ۱۶۱
تھانوی، شیخ محمد۔ ۲۰۴
تھانیسری۔ ۱۱۳

ج

جامعی، خواجہ محمد عبید اللہ۔ ۵۶۔۵۷
جامعی، محمد عبید اللہ۔ ۲۷۱
جاوید۔ ۳۰۹
جرأت، شیخ قلندر بخش۔ ۳۱۰
جعفر۔ ۵۰۴
جعفری، سید دلاور حسین۔ ۹۳
جلی۔ ۲۵۶
جمجاہ، شاہ محمد نور دریائی۔ ۱۲۳
جواں، کاظم علی۔ ۳۱۳
جوہر (دکھنی)۔ ۴۳۳
جیو گام دھنی، شاہ علی۔ ۱۱۶

چ

چشتی، حکیم شیخ محمد اختر حسین (قریشی)۔ ۵۶۸۔۵۷۳

ح

حجو، شیخ (مرتب)۔ ۳۹۴
حسن، اولاد حسن قنوجی۔ ۱۴۶
حسن، سید فیض۔ ۱۶۷
حسن علی، حاجی۔ ۹۷
حسن، مولوی سید علی۔ ۱۶۵
حسن، میر حسن (دہلوی)۔ ۴۵۱۔ ۴۶۴
حسین، سید۔ ۴۳۵
حسین، سید امداد۔ ۵۸
حسینی۔ ۲۰۷
حسینی، سید اسد علی خان۔ ۲۴۷
حسینی، سید صدرالدین۔ ۳۹۸
حسینی، سید محمد، گیسو دراز۔ ۱۱۴
حسینی، منشی۔ ۸۰
حسینی، مولوی سید فیض حسین۔ ۲۵۲۔۲۵۳
حسینی، میر بہادر علی۔ ۵۲۲، ۵۲۸
حمید الدین، حافظ محمد۔ ۲۸۰
حیدر، سیف الدین، (مترجم)۔ ۹۹
حیدر، مولوی۔ ۱۵۸
حیدری۔ ۲۳۴، ۲۵۹

خ

خاموش، شاہ معین الدین۔ ۳۱۵
خاں، زین الدین۔ ۱۵۹
خاں، عبدالعلی۔ ۲۷۷
خاں، کلیم مظفر حسین بن محمد المحسنی الشفائی۔ ۵۶۷
خاں، محمد عبدالواحد۔ ۲۱۹
خان، محمد قطب الدین۔ ۳۳
خان، محی الدین۔ ۲۵۷
خان، معین الدین حسن۔ ۱۹۴
خبیر، غلام محمد خاں۔ ۳۱۴

Marfat.com

خرم علی بلہوری۔ ۳۶، ۵۲۔۵۳
خسرو، امیر۔ ۵۳۹-۵۴۱
خواجنا دولہا، فقیر قلندر۔ ۳۱۶
خوشتر، جگن ناتھ۔ ۱۷۵
خوش دل، دل سکھ۔ ۱۷۴

د

دبیر، مرزا سلامت علی۔ ۴۷۹
درد، خواجہ میر۔ ۳۱۷
دیوی دیال (مترجم)۔ ۵۷۷

ر

رافت، شاہ رؤف احمد۔ ۲۰۶
رتن لعل، رائے۔ ۵۵۹
رحیمی۔ ۳۱۹
رشید احمد گنگوہی۔ ۸۸۔۸۹
رضا۔ ۳۲۰
رفیق احمد و رام پرشاد۔ ۱۴۵
رمضان علی، مولوی۔ ۴۸
رنگین، سعادت یار خاں۔ ۱۰۶، ۴۳۶۔۴۳۹
ریاض خیرآبادی۔ ۳۱۸

ز

زٹلی، جعفر۔ ۳۱۱، ۳۱۲

س

سبزواری، شوکت۔ ۵۳۰۔۵۳۱
سخن، میر غلام مصطفیٰ۔ ۳۲۱
سرور، مرزا رجب علی بیگ۔ ۵۲۳
سرور، میر محمد خاں (اعظم الدولہ)۔ ۲۹۴
سریر، مہر عباس۔ ۲۴۰
سعادت علی، حکیم۔ ۵۴۷
سکندر دکھنی۔ ۴۷۴
سلیم، شیخ۔ ۱۷۰
سنی۔ ۳۳۰
سودا، مرزا محمد رفیع۔ ۲۴۳، ۳۲۲۔۳۲۹

ش

شاداں بلگرامی، سید اولاد حسین۔ ۵۴۹، ۵۵۵
شاہ، علی۔ ۱۱۵، ۵۵۷
شاہ، مرزا محمد سلمان۔ ۱۹۶
شائق۔ ۳۹۲
شرر رامپوری، مصطفیٰ علی خاں۔ ۳۳۶
شرر، عبدالحلیم۔ ۱۷۹۔ ۱۸۸، ۲۶۲۔۲۶۹
شفیق، لچھمی نرائن وصاحب۔ ۲۴۵
شمیم امروہوی، سید (محمد) جواد حسین۔ ۱۷۶، ۲۲۹، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۵۵، ۳۳۷، ۳۸۲، ۴۸۳۔۴۸۵، ۴۸۹، ۵۹۱
شوق لکھنوی، مرزا تصدق حسین۔ ۴۶۵۔۴۶۷
شہاب الدین۔ ۲۳۷
شہاب الدین، سید۔ ۴۳۴
شیدا (محمد سلطان خاں)۔ ۸۵، ۲۲۳
شیرانی، احمد خان۔ ۱۰۳، ۱۰۴
شیر علی۔ ۴۵، ۳۹۹

Marfat.com

ص

صغیر حیدر۔ ۱۹۹
صغیر بلگرامی، (سید فرزند احمد)۔ ۱۶۶، ۱۶۸، ۲۰۰-۲۰۱، ۲۴۹، ۲۷۸، ۲۸۳-۲۸۴، ۲۸۸-۲۸۹، ۳۳۸-۳۴۴، ۳۹۵-۳۹۷، ۴۸۰، ۴۸۱-(مترجم): ۵۰۱-۵۰۲
صفیر، محمد نور خان۔ ۳۴۵
صفی لکھنوی۔ ۳۴۶-۳۴۸
صمدانی، حکیم محمود۔ ۵۷۴-۵۷۵
صونی، میر سجاد علی۔ ۱۰۵

ض

ضامن کنتوری، سید محمد (مترجم)۔ ۲۸۶

ط

طالب دکھنی۔ ۲۱۴
طپش، مرزا جان۔ ۵۰۶
طرب۔ ۳۴۹

ظ

ظفر، بہادر شاہ۔ ۳۰۵-۳۰۶
ظفر علی خان، مولانا۔ ۳۵۰-۳۵۱

ع

عابدین۔ ۲۳۰
عاجز، عارف الدین خاں۔ ۴۴۹-۴۵۰
عاشق، شاہ کریم اللہ۔ ۱۱۸
عبدالباقی، صوفی۔ ۱۱۷، ۲۸۵
عبدالحئی۔ ۱۵۴
عبدالرحیم۔ ۲۸۲
عبدالعلی القاری۔ ۵۲۹
عبدالغفور دہلوی، میر۔ ۵۳۵
عبدالقادر جیلانی، شیخ (مترجم کا نام ندارد)۔ ۳۷
عبدالقادر (دہلوی، شاہ)۔ ۳-۶، ۱۴۷
عبدالکریم، (شیخ)۔ ۱۰۰، ۱۴۹
عبداللہ۔ ۵۰۰
عبدی۔ ۱۰۱
عبرت، میر ضیاء الدین و عشرت، میر غلام علی۔ ۴۰۰، ۴۴۱
عثمان۔ ۳۹
عثمانی، محمد سلیم الدین تسلیم۔ ۱۱
عزیز لکھنوی، (مرزا محمد ہادی)۔ ۳۵۲-۳۶۸، ۵۵۱
علی، سید احمد۔ ۲۰۳
علی شاہجہان آبادی، سید فضل۔ ۵۷۶
علی، شیخ ظہور۔ ۵۳۴
علی، میر سعادت۔ ۴۹۶
علی، میر مومن۔ ۵۶۵-۵۶۶
عنایت، شاہ دکھنی۔ ۲۱۶-۲۱۷
عیش (لکھنوی)، شیخ ندا علی۔ ۱۹۸، ۳۶۹ (مرتب)۔ ۴۳۰

غ

غالب، (مرزا اسد اللہ خاں) ۷۰-۳۷۱
غریب مہدوی۔ ۲۴۴
غلام بنالوی، غلام قادر شاہ۔ ۱۱۹
غلام حسن۔ ۱۰۷

Marfat.com

غلامی، غلام رسول۔ ۵۰۹
غواصی۔ ۱۲۰
غوث۔ ۲۲۶، ۲۳۵
غوثی، شاہ۔ ۵۹

ف

فاروق۔ ۲۵۴
فاضل۔ ۳۵
فاضل ندوی (لکھنوی)، مولانا احمد حسن۔ ۱۹۔ ۲۹۔
مترجم: ۶۷۔ ۷۱
فائز، صدرالدین۔ ۳۷۲
فتاحی ورفعتی۔ ۲۲۷
فتح اللہ، مولانا۔ ۳۹۳
فخرالدین، میر۔ ۳۷۳
ندوی۔ ۵۹۲
فراسو، فراسوکوین۔ ۵۰۸
فراقی۔ ۴۰۰
فصیح لکھنوی، مرزا جعفر علی۔ ۱۶۳
فضلی۔ ۴۷۵
نگار۔ ۴۴۲
فیاض، محمد فیاض الدین۔ ۵۶۱

ق

قابل وحسرت۔ ۴۷۶
قادر۔ ۴۰۱
قادری، سید احسان علی۔ ۷۲۔ ۷۳
قادری، سید سلطان محی الدین بادشاہ، غوث نما سالک۔ ۲۵۸
قادری، سید عبدالفتاح الحسینی۔ ۱۵۰
قادری، شاہ صدرالدین۔ ۷۷
قادری، شاہ ولی اللہ۔ ۱۲۹
قادری، مدن۔ ۵۱۰
قاسم نوحی بالکنڈی، سید۔ ۵۳۳
قاسم، (میر قدرت اللہ خاں) ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۲۲
قاقشال، افضل بیگ۔ ۲۹۲
قائم، قیام الدین۔ ۲۹۳
قدرت، شاہ قدرت اللہ۔ ۳۷۴
قربان علی۔ ۵۰۵
قزلباش (دہلوی)، آغا شاعر۔ ۱۹۷، ۲۷۳، ۳۳۱۔ ۳۳۵، ۵۱۵، ۵۹۴

ک

کافی مرادابادی، (محمد) کفایت علی۔ ۲۱۳، ۲۲۰، ۲۲۸
کرامت علی جونپوری۔ ۱۵۱
کریم (مرتب)۔ ۴۲۳
کریم الدین۔ ۵۳۶
کلب حسین۔ ۵۸۲
کلیم بلگرامی، سید خورشید احمد۔ ۲۷۹
کمال۔ ۴۴، (مترجم)۔ ۴۳

گ

گلزاری لعل۔ ۲۰۲
گنا بیگم۔ ۵۹۳

م

مجروح، مولوی غلام سعد۔ ۴۷۱
محب اللہ، چوہدری محمد (مترجم)۔ ۲۸۷
محسن، بدرالدین۔ ۳۱

Marfat.com

محمد اشرف۔ ۱۲۲
محمد عبدالحکیم۔ ۱۰۸
محمد علی بن محمد صادق حسینی۔ ۲۷۲
محمد عنایت اللہ۔ ۸۷
محمد، محمد علی۔ ۲۱۸
محمد نور۔ ۱۹۰
محمد وفا۔ ۱۲۱
محی الدین۔ ۱۷۱
مراد۔ ۱۶۹
مرتضیٰ، سید۔ ۹۸
مرمت، مرمت خان۔ ۳۷۶
مزاج، نواب مظفر الدین خاں۔ ۳۷۵
مسیر، نبی بخش (مرتب)۔ ۴۰۲
مشتہر۔ ۴۷۷
مشیر لکھنوی۔ ۱۶۴
معروف، نواب الٰہی بخش خاں۔ ۳۷۷
مقصد۔ ۳۷۸
مقصود۔ ۴۶۸
منور۔ ۳۷۹
مومن، مومن خاں۔ ۴۷۲
مہانمی، مولوی محمد رمضان۔ ۴۹
مہجور، محمد بخش۔ ۵۰۷
مہر۔ ۴۹۵
مہر، محمد حسین۔ ۲۴۸
میر، میر تقی۔ ۳۸۰، ۴۲۵، ۴۴۶-۴۴۸

ن

نادر، راجہ شنکر ناتھ۔ ۵۳۸
ناسخ، (شیخ امام بخش)۔ ۳۸۱ - ۳۸۴
ناطق بدایونی، مولوی نظام الدین۔ ۳۸۵
نامی۔ ۴۷۰
نامی نصیر آبادی۔ میاں محمد یحییٰ۔ ۱۵۳
نبی بخش (مرتب)۔ ۴۰۳
نجف علی۔ ۱۶۰
نجیب۔ ۵۰۳
نصرتی، ملا۔ ۴۶۹
نصیر دہلوی، شاہ۔ ۳۸۶
نورالہدیٰ، مولانا۔ ۱۰۲
نہال چند لاہوری۔ ۵۱۶ - ۵۱۹، ۵۲۱

و

واحد علی۔ ۲۷۴
والہ۔ ۵۴۳
وحدی، وجیہ الدین۔ ۱۲۴ - ۱۲۸
وجہی، ملا۔ ۴۹۰
وحید الدین، مولوی۔ ۸۶
وصال، حکیم نصر اللہ خان۔ ۲۵۰
وکیل، عبدالرزاق۔ ۵۸۵
ولی، شیخ محمد ولی الدین (مترجم)۔ ۵۰
ولی گجراتی (محمد ولی اللہ)۔ ۳۸۷ - ۳۸۹، ۴۷۳
ولی ویلوری، محمد فیاض۔ ۲۴۶

ہ

ہاشم۔ ۱۷۳
ہدایت بیگم۔ ۴۹۳، ۵۲۷
ہدایت علی۔ ۵۸۷
ہوس، مرزا محمد تقی خاں۔ ۳۹۰

Marfat.com

ی

یقین دکھنی-۱۰۰

یگانہ چنگیزی، میرزا یاس-۳۹۱

(مترجم نامعلوم)-۵۷۸

(مرتب نامعلوم)-۴۰۴،۴۰۵،۴۰۸،۴۱۱-۴۲۲،۴۲۴-

۴۲۹

(مصنف نامعلوم)-۱-۲،۷،۹-۱۰،۳۰،۳۲،۳۴،۳۸،۴۰-۴۲،۴۶-

۴۷،۵۱،۵۴-۵۵،۶۰-۶۶،۷۵-۷۶،۷۹،۸۱-۸۴،۹۰-۹۴،۹۶،

۱۰۹،۱۳۰-۱۴۲،۱۵۲،۱۵۵-۱۵۷،۱۶۳،۱۷۷-۱۷۸،۱۸۵،۲۰۵،

۲۰۶،۲۸۱-۲۸۹،۲۹۰-۲۹۱،۲۶۰-۲۶۱،۲۷۰،۲۷۵-۲۷۶،۳۳۱-۳۳۳،

۴۰۷،۴۰۹-۴۱۰،۴۹۳،۴۹۴،۵۱۱-۵۱۴،۵۲۰،۵۲۶،۵۳۲،۵۳۷،۵۴۲،

۵۴۴،۵۴۵-۵۴۶،۵۰۰،۵۵۲،۵۵۴،۵۵۶،۵۵۸،۵۶۰،۵۷۹-

۵۸۰،۵۸۳-۵۸۴،۵۸۶،۵۸۸-۵۹۰

Marfat.com

Marfat.com

9. Paintings, figures and charts and their numbers have been mentioned (if any).

10. First and last lines of every manuscript have been reproduced as samples, and original spelling has been retained, and no punctuation have been added because in this way the historical value is reduced. In some manuscripts Arabic portions has been abbreviated.

11. The ending remarks (Tarqeema, giving the name of the writer, date of writing or copying, places where the manuscript was writing) have been given as written in the manuscript. in some manuscripts. Tarqeema has been written in inner pages in place of the last page. We have put such entries at the end, but this fact has been made clear.

12. **Contents:** Under this heading a brief summary of the manuscript have been presented. if the author has given any important information about himself or any other person, we have also included it.

I feel that some portions need a few more details. Some manuscripts do not have any title or the title is not complete. Due to absence of refrence books in Japan, I could not do more research about it. I could have postponed the publication of this catalogue, but many respected scholars were of opinion that in its present forms the catalogue is serving its purpose well. I have no choice but to follow this advice.

I assure my readers that I have worked as hard as was possible for me. In the National Museum of Pakistan, Karachi, thousands of Arabic, Persian, Hindi, Sunskist, Pushto, Sindhi and Punjabi manuscripts have been jumbled up in the form of confused mass of books I sepreted Urdu manuscripts with great deal of labour and spent much time. Then inspected each and every manuscript, as many Arabic or Persian Manuscript were labelled as Urdu manuscripts or Urdu manuscripts were bound with Persian and Arabic manuscripts and no mention was made. My efforts was not "Louis Labour Lost". After continuous work I could gather 596 manuscript, and their catelogue is in your hand. I have benefitted my self from Mr. Mushfiq Khawaja's "Jaeza-e-Makhtuat-e-Urdu first volume" in which he has mentioned 84 Urdu Manuscripts of National Museum of Pakistan.

I am great full to Mr. Kamaluddin, Incharge of the manuscript section of the National Museum who provided me facilities — and did so with love.

Tokyo Japan
8th Jan, 1990.

Zafar Iqbal

Marfat.com

PREFACE

The following points and principals have been observed in the arrangement of present catalogue.

1. All catalogue numbers have been given in English (as in manuscripts).

2. The names of Author/Compiler are according to the manuscripts.

3. Great care have been taken about the basic information of the manuscripts (size, number of pages/folios, lines per page, number of folios have been recounted for the sake of correction.

4. If the year of manuscripts have been indicated in the beginning, or at the end of manuscripts or Qata-Tarikh (based in the numerical value of letters), it has been mentioned in the catalogue.

5. Water marks or seals (personel or official) have been reproduced.

6. The type of the paper used in the manuscripts have been mentioned (as it also helps in determining the period, if not mentioned in the manuscripts.

7. How many inks (colours) have been used? What type of ink or inks have been used in writing text or dividing chapters and portions - care have been taken to give all the details about it.

8. External conditions of the manuscripts have been given in detail. For marginal repair with paper and minor repair through small pieces of papers the terms of (Hauza bandi) and (Chit bandi) have been used to present the condition. If any folio is broken, or the decay of the paper has reached its last limits, or the manuscripts have been dangered by water, fire, time, or eaten by warms and the text has suffered — it has stated. If the text has faced all the losts and hard circumstances its mention has not been ignored. Where extreme absence words have been used or words were not possible to be read due to reasons mention above, the mark of dots ..... have been used.

Marfat.com

Marfat.com

Idara Kitabyat-i-Pakistan Series No. 1

Catalogue of Urdu Manuscripts

in National Museum of Pakistan, Karachi

Dr. ZAFAR IQBAL

Idara Kitabyat-i-Pakistan
Post Box 8421, Karachi 75270, Pakistan
1991

Marfat.com